وضو کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
جلد اول
الف - س
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی

وضو

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

(حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

(جلد اول)

بیت العمار کراچی

وضو کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف : مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت : پنجم ۱۴۴۲-۲۰۲۰

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے پتے

ملک بھر کے مشہور کتب

خانوں میں دستیاب ہیں

ناشر

بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰

0333-3136872, 0302-2205466

0333-3845224

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۸	پاخانہ کرتے ہوئے کچھ کھانا پینا
۱۴۹	پاخانہ کی طرف دیکھنا
۱۴۹	پاخانہ کے تقاضا کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ
۱۴۹	پاخانہ کے لئے جانے کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے
۱۵۰	پاخانہ کے مقام پر انگلی ڈال لی
۱۵۰	پاخانہ کے مقام سے کیڑا نکلنے کا حکم
۱۵۰	پاخانہ مسجد میں کرنا
۱۵۰	پاخانہ نہر اور تالاب کے کنارے پر کرنا
۱۵۰	پاکی میں وسوسہ کو ختم کرنے کی ترکیب
۱۵۱	پاکی ناپاکی کا قاعدہ
۱۵۱	پاگل
۱۵۱	پانی
۱۵۲	پانی آہستہ آہستہ آتا ہے
۱۵۲	پانی آہستہ سے مارے چہرہ پر
۱۵۲	پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہیں
۱۵۳	پانی اور مٹی نہ ملے تو
۱۵۴	پانی بہنے کی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا
۱۵۴	پانی پونچھنا

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا........	۳۲۹
درود شریف پڑھنا وضو کے بعد........	۳۲۹
دریا........	۳۳۰
دستانے پہن کر بلا وضو قرآن چھونا........	۳۳۰
دس نیکیاں ملتی ہیں وضو پر وضو کرنے سے........	۳۳۱
دعا پڑھنا بھول گیا........	۳۳۱
دعا توبہ پڑھنے کا راز........	۳۳۲
دعا کب پڑھے........	۳۳۲
دعا کے لئے وضو کرنا........	۳۳۲
دعا وضو کے شروع میں........	۳۳۳
دواء ڈالنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا........	۳۳۳
دواء سے ناپاک پانی کو صاف کیا........	۳۳۳
دواء لگائی گئی ہے........	۳۳۳
دوائی الگ ہوگئی........	۳۳۳
دوائی وغیرہ خاص حصہ سے نکل آئی........	۳۳۵
دوپٹہ........	۳۳۵
دوپٹہ کے اوپر مسح کرنا........	۳۳۵
دودھ پانی میں مل گیا........	۳۳۶

صفحہ نمبر	عنوان
۳۷۰	❁ رمضان میں مسواک کرنا
۳۷۰	❁ رنگریز
۳۷۱	❁ رنگ کی بُو آتی ہے
۳۷۲	❁ روپیہ پر آیت لکھی ہوئی ہو
۳۷۲	❁ روٹ کنال
۳۷۲	❁ روحانی نور واپس آتا ہے
۳۷۲	❁ روزہ کی حالت ہو تو
۳۷۳	❁ رومال زمین پر مارا
۳۷۴	❁ رومال سے پانی خشک کرنا
۳۷۴	❁ رومال سے ہاتھ منہ پونچھنا
۳۷۴	❁ رومال کے اوپر مسح کرنا
۳۷۴	❁ رومال پر پانی چھڑکنا
۳۷۵	❁ روئی پاخانہ کی جگہ میں ڈال لی
۳۷۵	❁ روئی شرمگاہ میں ڈال لے
۳۷۵	❁ ریح
۳۷۶	❁ ریح خارج ہو
۳۷۷	❁ ریح نکلنے سے وضو ٹوٹنے کی وجہ
۳۷۷	❁ ریح نکلنے کی صورت میں وضو کا حکم ہے جگہ کو دھونے کا حکم کیوں نہیں ہے؟

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
سوراخ سے پیشاب ادھر ادھر نہیں پھیلا	۴۲۱
سوراخ مشترک حصہ کے قریب ہو	۴۲۱
سوراخ میں پیشاب کرنا	۴۲۱
سورج بادل کی آڑ میں ہو	۴۲۱
سورج کو سامنے لے کر پیشاب پاخانہ کرنا	۴۲۲
سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا	۴۲۲
سونا	۴۲۲
"سونا" ناقض وضو ہے یا نہیں؟	۴۲۷
سونے سے پہلے وضو کرنا	۴۲۷
سونے کے برتن سے وضو کرنا	۴۲۷
سونے کے لوٹے سے وضو کرنا	۴۲۸
سونے کے وقت تیمم کرنا	۴۲۸
سوئی چبھ گئی	۴۲۹
سوئی کی نوک چبھوئی	۴۲۹
سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنا	۴۲۹
سی ڈی	۴۳۰
سینٹ	۴۳۰
سیلان	۴۳۱

باسمہ تعالیٰ

عرضِ مؤلف

دین اسلام میں وضو کا بہت بڑا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے بارے میں آیت نازل فرمائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث بیان فرمائیں، ائمہ کرام اور مجتہدین نے بے شمار مسائل نکالے، ان سے وضو کی اہمیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو نماز کی کنجی ہے، اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی، اگر کوئی شخص وضو کے بغیر نماز پڑھنے کو جائز سمجھے گا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اور اگر بے وضو نماز کو جائز تو نہیں سمجھتا لیکن سستی کی وجہ سے وضو کے بغیر نماز پڑھ لیتا ہے تو قبر میں سخت عذاب ہوگا، اس لئے وضو کے مسائل کو سمجھنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے، ورنہ وضو شریعت کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی، اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور آخرت کے عذاب کو برداشت کرنا کسی فرد بشر کے بس کی بات نہیں ہے۔

موجودہ دور میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں خاطر خواہ دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے عمر گزر جاتی ہے، آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے، ڈاڑھی سفید ہو جاتی ہے، اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں، دنیا کے سرد و گرم کا پختہ تجربہ ہوتا ہے، مگر دینی مسائل کے بارے میں صفر اور زیرو ہوتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وضو اور غسل اور نماز صحیح نہیں ہوتی، مگر صحیح نہ ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا، مثلاً ایک مسجد کے ایک نمازی کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ وہ نماز تو پڑھتا ہے، لیکن نماز کے درمیان کبھی کبھار اگر گیس خارج ہو جائے تو وضو نہیں کرتا، بلکہ نماز کو جاری رکھتا ہے، اور سنت، نوافل وغیرہ پوری نماز سے فارغ ہو کر گھر جاتا ہے، آخر اس کے

[illegible]
[illegible] نے اس [illegible]
[illegible]
[illegible] ٹوٹ جاتا ہے [illegible] آپ نے وضو نہیں کیا اور
[illegible] ہے تو اس بوڑھے میاں نے تعجب سے جواب دیا کہ اچھا یہی
خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، میں
نے تو پوری زندگی گزار دی، اور نماز بھی پڑھتا رہا، اور نماز کے دوران یا اس سے پہلے یا بعد
میں گیس خارج ہوئی تو کبھی بھی دوبارہ وضو نہیں کیا۔

اس کے برعکس ایک بوڑھا آدمی دارالافتاء میں حاضر ہوا، اور ایک مسئلہ دریافت کیا، اور وہ مسئلہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا، البتہ اس نے بہت ہی زیادہ اہمیت کے ساتھ پوچھا، کہنے لگے کہ آج کل نئے نئے مولوی بن رہے ہیں اور نئے نئے مسائل بیان کر رہے ہیں، ہم اس کی بات اور انداز سے محسوس کرنے لگے کہ شاید کوئی بہت ہی زیادہ اہم مسئلہ ہوگا جس کی وجہ سے بڑے میاں جوش میں ہیں۔ ہم نے پوچھا وہ نئے نئے مسائل کیا بیان کر رہے ہیں؟ تو اس نے بڑے تعجب سے کہا کہ ایک نئے مولوی صاحب نے مسئلہ بیان کیا کہ گیس خارج ہونے کے بعد غسل کرنے کی ضرورت نہیں، صرف وضو کرنا کافی ہے، حالانکہ ہم تو پوری زندگی گیس خارج ہونے کے بعد غسل کرتے آ رہے ہیں۔

یہ ہمارے لوگوں کا حال ہے، ایک تو گیس خارج ہونے کے بعد وضو بھی نہیں کر رہا ہے اور دوسرا گیس خارج ہونے کے بعد غسل کر رہا ہے، حالانکہ ہم مسلمان ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے دعوے دار ہیں، لیکن دین وشریعت کے مسائل سے اتنے زیادہ ناآشنا ہیں کہ جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے! حالانکہ ایک دینی مسئلہ معلوم کرنے کا اجر وثواب ایک ہزار رکعات نفل نماز سے زیادہ ہے، اور دینی مسائل کی ایک مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے، حدیث شریف ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ جس سے خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے''، اور وہ دینی مسائل کا عالم بنتا ہے۔

اس لئے بندہ نے وضو کے مسائل کو اپنی استطاعت کے مطابق حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو قبول فرمائے، اوراس سے افادہ اوراستفادہ عام فرمائے، آمین۔

حضرات ائمہ کرام اور خطبۂ عظام سے التماس ہے کہ روزانہ مساجد میں فجر یا عصر کی نماز کے بعد نمازیوں کے مجمع میں صرف ایک مسئلہ بیان کریں، اور جمعہ کی نماز میں خطبہ کی اذان سے پہلے پانچ منٹ مسائل بیان کریں ان شاء اللہ بہت ہی زیادہ فائدہ ہوگا اور عوام کی تربیت بھی ہوگی اور دنیا وآخرت دونوں جہاں میں کامیابی بھی ہوگی، اور ثواب کا بہت بڑا ذخیرہ بھی جمع ہوگا۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جن کے تعاون سے یہ کتاب طباعت کے قابل ہوئی، خاص طور پر مفتی عمران ممتاز صاحب کا کہ انہوں نے پوری کتاب کی تخریج میں تعاون کیا، اور مفتی غلام مصطفیٰ صاحب کا کہ انہوں نے کمپوز کرنے میں تعاون کیا، اور مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب کا کہ انہوں نے تصحیح کرنے میں تعاون کیا، اور عزیزم محمد مرزوق انعام سلمہ کا کہ انہوں نے سیٹنگ کرنے میں تعاون کیا، اسی طرح دیگر ان تمام افراد کا جنہوں نے کسی بھی اعتبار سے تعاون کیا، ان سب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائیں، آمین!

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۴/۱۱/۱۴۳۷ھ

مقدمہ

ایمانیات کے بعد اسلام کے اعمال میں سب سے اہم عمل نماز ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لیے طہارت شرط ہے، طہارت انسان کا کمال ہے اور ایمان کا آدھا حصہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ طہارت اور پاکیزگی کی حالت کو پسند فرماتے ہیں، چنانچہ مسواک کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ وہ منہ کی صفائی کا اور پروردگار کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

طہارت کی وجہ سے اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور انسان فرشتوں کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مقدس بارگاہ کے انوارات سے ہم کنار ہوجاتا ہے، جس سے دل میں خوشی اور سرور کی ایک کیفیت حاصل ہوجاتی ہے۔

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں

طہارت میں بے شمار فوائد ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

① طہارت ایک فطری چیز ہے، کیونکہ یہ ترقی یافتہ شہری تمدن وتہذیب کا ایک اہم مسئلہ ہے۔

② طہارت فرشتوں کے قریب کرنے والی اور شیاطین سے دور کرنے والی ایک صفت ہے، اور انسان کی معراج کا کمال یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں شامل ہوجائے اور شیاطین سے دور ہوجائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے پاک مخلوق ہیں، وہ پاکی کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں، ناپاک رہنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور شیطان پاک نہیں ہے اس لئے وہ ناپاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

③ طہارت قبر کے عذاب کو ہٹاتی ہے، اور ناپاکی قبر کے عذاب میں گرفتار کرتی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ پیشاب سے بچو، کیونکہ قبر کا زیادہ تر عذاب اس

[illegible]

[illegible]

(٤) طہارت [illegible] اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے [illegible] (١٠٢) [illegible] اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند فرماتے ہیں اور تمام اعمال سے [illegible] اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل کرنا ہے، لہٰذا ہمیشہ طہارت اور پاکی کا اہتمام [illegible] چاہئے۔

⑤ وضو اور غسل کی طہارت کی وجہ سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں، متعدد احادیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے، کیونکہ جب طہارت کی صفت انسان کی فطرت بن جاتی ہے تو انسان میں ملکوتی انوار کا ایک بڑا حصہ جمع ہو جاتا ہے، یہ ان نیکیوں کا نتیجہ ہے جو طہارت کے حصول پر عطا کی جاتی ہیں، اور حیوانیت اور بہیمیت کی تاریکی کا بڑا حصہ مغلوب ہو جاتا ہے، یہ ان گناہوں کی معافی کا اثر ہے۔

⑥ طہارت، سعادت اور نیک بختی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور طہارت کا اہتمام دنیا کے کاموں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھولنے سے بچاتا ہے۔

⑦ طہارت کے اہتمام سے طبیعت، عقل کے تابع ہو جاتی ہے۔ [1]

---

(١) والطهارة: باب من أبواب الارتفاق الثاني، الّذي يتوقف كمال الإنسان عليه، وصار من جبلتهم، وفيها قرب من الملائكة، وبعد من الشيطان وتدفع عذاب القبر، وهو قوله صلى الله عليه وسلم: " استنزهوا من البول، فإنّ عامة عذاب القبر منه " ولها مدخل عظيم في قبول النفس لون الإحسان، وهو قوله تعالى: ﴿ والله يحبّ المطّهّرين ﴾ وإذا استقرّت في النفس وتمكّنت منها، تقررت فيها شعبة من نور الملائكة، وانقهرت شعبة من ظلمة البهيمية وهو معنى كتابة الحسنات، وتكفير الخطايا، وإذا جعلت رسما نفعت من غوائل الرسول، وإذا حافظ صاحبها على مافيها من هيئات يؤاخذ النّاس بها أنفسهم عند الدّخول على الملوك، وعلى النيّة المستصحبة، والأذكار، نفعت من سوء المعرفة، وإذا عقل الإنسان، ان هذا كماله، فأداب جوارحه حسبما عقل، من غير داعية حسية، وأكثر من ذلك، كانت تمرينا على انقياد الطبيعة للعقل. والله أعلم (حجة الله البالغة: (٢/ ٤٧) باب أسرار الوضوء والغسل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي)

آخری امت کا حساب کتاب سب سے پہلے

ایک حدیث میں ہے کہ:

ہم دنیا والوں کے لحاظ سے آخری امت ہیں، مگر قیامت میں ہم سب سے پہلے لوگ ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب وکتاب کیا جائے گا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ہم آخری امت ہیں، لیکن ہمارا حساب کتاب سب سے پہلے ہوگا، دوسری تمام امتیں ہمارے لیے راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جائیں گی، اور ہم پاکیزگی اور طہارت کے اثر سے بڑی آسانی سے وہاں گزریں گے۔

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: وضو کی برکت اور اثر سے ہم وہاں سے سہولت سے گزر جائیں گے، تب دوسری امتیں کہیں گی، یہ ساری امت تو ایسی ہے جیسے سب نبی ہوں۔ (۱)

ایک اور روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ "ہم سجدوں کے اثر سے روشن اور وضو کے اثر سے جگمگاتے ہوئے چہرے لئے وہاں سے بڑھتے جائیں گے"۔ (۲)

بے وضو نماز پڑھی تھی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

۱. وفي رواية: نحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون يوم القيامة، المقضي لهم قبل الخلائق.

وفي رواية: نحن آخر الأمم، وأوّل من يحاسب، تنفرج لنا الأمم عن طريقنا فنمضي غرّ محجلين من أثر الطهور.

وفي رواية من آثار الوضوء، فتقول الأمم: كادت هذه الأمة أن تكون أنبياء كلها.

(السيرة الحلبية: (۱/۳۲۹) باب بيان حين المبعث، وعموم بعثه صلى الله عليه وسلم، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

۲. وفي رواية: "غرا من أثر السجود محجلين من أثر السجود. (السيرة الحلبية: (۱/۳۲۹) باب بيان حين المبعث وعموم بعثه صلى الله عليه وسلم، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تھا جو بہت نیک تھا، جب اس کا انتقال ہوا اور دفن کر کے سب لوگ روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے فرشتے بھیجے کہ اسے سو درے مارو، فرشتوں نے درہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا تابعدار اور عبادت گزار بندہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا اسے پچاس درے مارو، پھر دعا کی اور درہ میں کمی ہوئی، یہاں تک کہ حکم ہوا کہ ایک درہ مارو، فرشتے نے ایک درہ مارا تو اس کی قبر آگ سے بھرگئی اور عذاب قبر میں مبتلا ہوا، جب پھر افاقہ ہوا تو فرشتے سے پوچھا کہ مجھے کس گناہ کے عوض درہ مارا گیا ہے، فرشتے نے جواب دیا کہ ایک دن تو نے وضو کے بغیر نماز پڑھی تھی، اور تو ایک دن مظلوم کے پاس سے گزرا وہ فریاد کرتا تھا، تو نے اس کی مدد نہیں کی۔ (1)

وضو، غسل کا حکم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں بھی تھا

وضو اور غسل کا طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں موجود تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کافی لمبا زمانہ گزرنے کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت آہستہ آہستہ مٹ گئی، اور عربوں میں رواج کی صورت میں تھوڑی تھوڑی چیزیں باقی رہ گئی تھیں، اسلام نے ملت ابراہیمی کو

---

(1) واخرج ابن ابی شیبة، وهناد، وابن ابی الدنیا، عن عمرو بن شرحبیل، قال: مات رجل، يرون ان عنده ورعا، فاتی فی قبره، فقيل: انا جالدوک مائة جلدة من عذاب الله، فقال: فيم تجلدونی؟ لقد كنت اتوقی اتورع، فقيل: خمسون، فلم يزالوا يناقصون حتى صار إلى جلدة، فجلد، فالتهب القبر عليه نارًا، وهلک الرجل ثم اعيد فقال: فيم جلدتمونی؟ قال: صليت يومًا وانت على غير وضوء، ومررت بمظلوم يستغيث فلم تغثه.

واخرج البخاری وابو الشيخ فی كتاب التوبيخ، عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال: أمر بعبد من عباد الله ان يضرب فی قبره مائة جلدة، فلم يزل يسال الله ويدعوه حتى صارت واحدة، فامتلأ قبره عليه نارًا، فلما ارتفع عنه افاق، فقال: علام جلدتمونی؟ قالوا انک صليت صلاة بغير طهور ومررت على مظلوم فلم تنصر. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ٢٠٩) باب عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

ختم نہیں کیا جا سکا، اس پر عمل کیا ہے، اس لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی عرب ناپاکی کی حالت میں غسل کیا کرتے تھے، اور غسل کے دوران کلی کرنے، ناک میں پانی دینے اور مسواک کرنے کی پابندی کیا کرتے تھے۔ [1]

اسلام میں وضو کی ابتداء

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ بعض علماء نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض ہوئی یعنی معراج سے کافی پہلے، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت آپ مکہ کے بالائی حصے میں تھے، جبرئیل علیہ السلام نے وادی کے ایک حصے میں اپنی ایڑی ماری، جس سے اسی وقت وہاں پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا، پھر جبرئیل علیہ السلام نے اس چشمے سے وضو کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے کہ نماز کے لیے کیسے پاکی حاصل کی جاتی ہے، جبرئیل علیہ السلام نے وضو میں اپنا منہ دھویا، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور ٹخنوں تک اپنے پیر دھوئے، جب کہ بعض روایات میں یہی الفاظ ہیں۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پہلے تین مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر منہ دھویا، پھر کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، اور پھر اپنے پیر دھوئے، اور یہ سب کام تین تین بار کیے، اس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا، اور جبرئیل علیہ السلام کی طرح آپ نے بھی وضو کیا۔

اسکے بعد جبرئیل علیہ السلام نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ

---

(۱) وفي كلام بعضهم: كانت العرب في الجاهلية يغتسلون من الجنابة ويداومون على المضمضة والاستنشاق والسواك، والله اعلم. (السيرة الحلبية: (۳۷٦/۱) باب ذكر وضوئه و صلاته صلى الله عليه وسلم اوّل البعثة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ (۱)

ابتداء میں ہر نماز کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر الگ الگ وضو کرنا ضروری تھا

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کیا کرتے تھے، جیسا کہ آیت کے ظاہری الفاظ سے یہ مطلب نکلتا ہے، آیت کے الفاظ یہ ہیں کہ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہرے دھولیا کرو اور کہنیوں تک ہاتھ بھی......الخ''، ان الفاظ سے ظاہری مطلب یہی نکلتا ہے کہ جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوں تو وضو کرنا چاہیے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کیا کرتے تھے، لیکن فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نئی بات دیکھی تو آپ سے عرض کیا: ''آپ نے آج ایک ایسی بات کی ہے جو پہلے آپ نے کبھی نہیں کی!'' آپ نے فرمایا: ''اے عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے''۔

یعنی جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تا کہ امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اگر وضو توڑنے والی کوئی بات پیش نہ آئے تو ایک وضو سے پانچوں نمازیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

اس بات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کرنے کا جو حکم تھا وہ

---

(۱) فعن ابن اسحٰق : حدثني بعض أهل العلم " ان الصلاة حين افترضت على النبى صلى الله عليه وسلم : اى قبل الاسراء اتاه جبرئيل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بنظر ليريه كيف الطهور ـ اي الوضوء للصلاة ـ اي فغسل وجهه ويديه إلى المرفقين ومسح برأسه وغسل رجليه إلى الكعبين " كما في بعض الروايات اي وفي رواية : " فغسل كفيه ثلاثًا " ثم تمضمض واستنشق ، ثم غسل وجهه ، ثم غسل يديه إلى المرفقين ، ثم مسح رأسه ، ثم غسل رجليه ثلاثًا ثلاثًا، ثم امر النبىّ صلى الله عليه وسلم فتوضا مثل وضوئه ..... ثم قام جبرئيل فصلى به صلى الله عليه وسلم ركعتين الخ . (السيرة الحلبية : (۳۷۶/۱) ، باب ذكر وضوئه و صلاته صلى الله عليه وسلم أوّل البعثة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

اس وقت منسوخ ہو گیا۔ (۱)

وضو کب فرض ہوا؟

حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "اقرا ء باسم ربک الله الذی خلق پڑھوا" چکے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: "پہاڑ سے نیچے اتر آئیے!"

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پہاڑ سے اتر کر نیچے میدانی جگہ پر آگئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایک قالین پر بٹھایا اور پھر اپنا پیر زمین پر مارا جس سے فوراً اس جگہ سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا اور جبرئیل علیہ السلام نے اسے وضو کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پانچ نمازوں سے پہلے جو نماز فرض ہوئی اس کے ساتھ ہی وضو بھی فرض ہوا، اور یہ اس وقت کی بات ہے جب جبرئیل علیہ السلام "اقراء.....الخ" لے کر آئے تھے۔

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس پر تمام سیرت نگاروں کا اتفاق

---

(۱) وجاء انه صلى الله عليه وسلم كان يتوضا لكل صلاة، اي عملاً بظاهر قوله تعالى: ﴿إذا قمتم إلى الصلاة﴾ [المائدة: ٦] فلما كان يوم الفتح صلى الصلوات الخمس بوضوء واحد، فقال له سيدنا عمر رضي الله تعالى عنه: لقد صنعت شيئاً لم تكن تفعله، فقال عمداً فعلته يا عمر" اي للإشارة إلى جواز الاقتصار على وضوء واحد للصلوات الخمس، وجواز ذلك ظاهر في نسخ وجوب الوضوء عليه لكل صلاة، ويوافقه قول بعضهم: قيل كان ذلك الوضوء لكل صلاة واجبا عليه ثم نسخ، هذا كلامه: اي ويؤيد ذلك ظاهر ماجاء انه امر بالوضوء لكل صلاة طاهرًا كان او غير طاهر، فلما شق ذلك عليه صلى الله عليه وسلم وضع عنه الوضوء الا من حدث، اي ويكون وقت المشقة يوم فتح مكة، لما علمت انه لم يترك الوضوء لكل صلاة الاحتياط وهذا السياق يدل على ان وجوب الوضوء لكل صلاة كان من خصوصياته صلى الله عليه وسلم. (السيرة الحلبية: ١/ ٣٤٩ باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وضو کے بغیر نماز نہیں پڑھی، اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو مکہ میں فرض ہوا تھا، اور اسی وقت فرض ہوا تھا جب معراج سے پہلے دو نمازیں فرض ہوئی تھیں، البتہ سورۂ مائدہ کی آیت: ۶، مدینہ منورہ میں نازل ہوئی، اور وہ آیت یہ ہے:

﴿یایها الّذین آمنوا إذا قمتم إلی الصلوۃ فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم إلی المرافق وامسحوا برؤوسکم وأرجلکم إلی الکعبین﴾

[المائدۃ: ۶، رکوع: ۵، بارہ: ۲]

اس سے معلوم ہوا کہ وضو ہجرت سے تیرہ سال پہلے مکہ میں فرض ہوا، لیکن قرآن مجید کی آیت تیرہ سال بعد مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوئی اس سے بظاہر اختلاف نظر آتا ہے۔

اس اختلاف کا جواب دیتے ہوئے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''الاتقان'' میں لکھا ہے کہ سورۂ مائدہ کی یہ آیت ان آیتوں میں سے ہے جن کا حکم پہلے آ چکا تھا، اور آیت بعد میں نازل ہوئی۔

بہر حال علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سورۂ مائدہ کی یہ آیت مدنی ہے، یعنی مدینہ میں نازل ہوئی اور وضو مکہ میں نماز کے ساتھ فرض ہوا، اب یہ کہنا پڑے گا کہ وضو فرضیت کے لحاظ سے تو مکی ہے، اور آیت تلاوت کے لحاظ سے مدنی ہے۔

واضح رہے کہ ایک چیز کا حکم پہلے نازل ہونے کے بعد اس کے متعلق بعد میں آیت نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اس حکم کا قرآنی ہونا ثابت ہو جائے۔ (1)

= وما جاء "أنه لما اقرأه" ﴿اقرأ باسم ربک﴾ [العلق: ۱] قال له جبرئیل: انزل عن الجبل، فنزل معه إلی قرار الأرض قال: فاجلسني علی درنوک ـ بالدال المهملة والراء والنون: أي وهو نوع من البسط ذو حمل ـ ثم ضرب برجله الأرض فنبعت عین ماء، فتوضأ منها جبرئیل" الحدیث. =

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو وضو اور نماز کی تعلیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جبرئیل علیہ السلام سے وضو اور نماز کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گھر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سارا واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سنایا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر (اپنے عظیم شوہر پر اللہ کی رحمت اور یہ اعزاز دیکھ کر) خوشی سے پھولی نہیں سمائی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے وضو کیا تا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتلا دیں کہ نماز پڑھنے کے لئے کس طرح پاکی حاصل کی جاتی ہے، جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بتلایا تھا۔

یہ دیکھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی طرح وضو کیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، پھر آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ کھڑا

= لمشروعية الوضوء، كانت مشروعية الصلاة التي هي غير الخمس، وان ذلك كان في يوم نزول جبرئيل بإقرأ، وهو مخالف لقول ابن حزم: لم يشرع الوضوء الا بالمدينة.

ومما يرد ما قاله ابن حزم نقل ابن عبد البرّ اتفاق أهل السير على انه لم يصل صلى الله عليه وسلم قط الا بوضوء، قال: وهذا مما لايجهله عالم. هذا كلامه، الا أن يقال مراد ابن حزم انه لم يشرع وجوبا الا في المدينة، وهو الموافق لقول بعض المالكية انه كان قبل الهجرة مندوبًا: أي وانما وجب بالمدينة بآية المائدة: ﴿ يايها الذين آمنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم ﴾ [المائدة: ٦] الآية.

ويرده ما في الاتقان ان هذه الآية تأخر نزوله عن حكمه يعني قوله تعالى: ﴿يايها الذين آمنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا﴾ [المائدة: ٦] الى قوله: ﴿لعلكم تشكرون﴾ [المائدة: ٦] فالآية مدنية إجماعا، وفرض الوضوء كان بمكة مع فرض الصلاة: أي فالوضوء على هذا مكي بالفرض، مدني بالتلاوة.

قال: والحكمة في ذلك: أي في نزول الآية بعد تقدم العمل ليتعبدنّ عليه ان تكون قرآنيته متلوة هذا كلامه. (السيرة الحلبية: (١/٣٧٧، ٣٧٨) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم أول البعثة. ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

کر کے نماز پڑھائی جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو پڑھوائی تھی۔ (۱)

حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس دن کا ہے جس دن جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ''اقراء'' کی وحی لے کر آئے تھے۔ اس لئے کہ حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (یعنی نبوت کا ظہور) پیر کے دن ہوا، اور پیر کے دن کے آخری حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ نے نماز پڑھی۔ (۲)

غسل اور وضو میں اعضاء کو دھونے کے اعتبار سے فرق

جنابت سے پاک ہونے کے لئے تمام اعضاء کو دھونا ضروری ہے، اور حدث سے پاک ہونے کے لیے پورے بدن کو دھونا ضروری نہیں، صرف تین اعضاء کو دھونا اور ایک عضو پر مسح کرنا ضروری ہے، حالانکہ دونوں حالتوں میں جسم سے نجاست باہر آتی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ جنابت کی حالت میں چونکہ آدمی سر سے لے کر پیر تک لذت میں غرق ہوجاتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غفلت میں گم ہوجاتا ہے، اس لیے جنابت کو دور کرنے کے لیے تمام بدن کا دھونا فرض ہوا، اور وضو میں صرف تین اعضاء کو دھو کر اور ایک عضو کو مسح کرکے پاکی حاصل کرنے کا حکم ہوا، کیونکہ پیشاب اور پاخانہ میں جنابت جیسی لذت اور غفلت نہیں ہوتی، اس لیے دونوں کے حکم میں فرق ہے۔

(۱) ولما صلى رسول الله عليه وسلم بصلاة جبرئيل، قال جبريل هكذا الصلاة يا محمد، ثم انصرف جبريل، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة واخبرها، فغشي عليها الفرح، فتوضا لها ليريها كيف الطهور للصلاة كما اراه جبريل فتوضات كما توضا رسول الله عليه وسلم، ثم صلى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم كما صلى به جبريل عليه الصلاة والسلام.

(۲) وفي سيرة الحافظ الدمياطي مايفيد ان ذلك كان في يوم نزول جبريل عليه الصلاة والسلام له بـ ﴿اقرا باسم ربك﴾ [العلق: ۱] حيث قال: بعث النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلى فيه، وصلت خديجة آخر يوم الاثنين. (السيرة الحلبية: (۳۷۷/۱) باب ذكر وضوئه وصلاته صلى الله عليه وسلم اول البعثة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

جنابت والا سونے سے پہلے غسل کرے ورنہ کم سے کم وضو کرکے سوئے

انسان کے انتقال کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے ہیں، اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہے اور سونے سے پہلے غسل کرنا ممکن نہ ہو تو کم سے کم وضو کرے، تاکہ اگر موت مقدر ہے تو استقبال کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاسکیں، جنابت والے آدمی کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے، اس لیے ایسا نہ ہو کہ دنیا سے جاتے ہوئے آخری وقت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام روح کے استقبال کے لیے نہ آئیں۔ [1]

کتبہ

محمد النعمان الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۷/۱۱/۲۴ھ

---

(۱) واخرج الطبراني عن ميمونة بنت سعد قالت: قلت: يا رسول الله! أينام الجنب؟ قال ما أحب ان ينام الجنب حتى يتوضأ، إني أخاف ان يتوفى فلا يحضره جبريل، فدلّ هذا الحديث بمفهومه على ان جبريل عليه الصلاة والسلام يحضر الموتى، وعلى ان الجنابة مانعة لحضوره دون الحدث الأصغر الخ. (الفتاوى الحديثية: (ص: ۲۲۰)، مطلب: في ان جبريل يحضر الموتى، ط: قديمي كتب خانه)

آبدست کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا

پیشاب، پاخانہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے کرنا منع ہے، البتہ آبدست کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (١)

آبدست کے وقت وہم نہ کرے

"وہم نہ کرے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٣٨٦/٣)

آبِ زمزم سے وضو کا حکم

"زمزم" عنوان کے تحت دیکھیں۔(٣٩٢/١)

(١)(كما كره) تحريما(استقبال قبلة واستدبارها لـ) اجل (بول او غائط) فلو للاستجاء لم يكره.

وفي الرد: (قوله :لم يكره) اى تحريما لما في المنية : ان تركه ادب ولما مر في الغسل ان من آدابه ان لا يستقبل القبلة لانه يكون غالبا مع كشف العورة حتى لو كانت مستورة لا باس به ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة في النوم وغيره عمدا وكذا في حال مواقعة أهله.

ردالمحتار: (٣٤١/١) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، قبيل مطلب: القول مرجح على الفعل ط: سعيد

(٢) ومن الآداب أن يجلس للاستنجاء متوجها (إلى يمين القبلة أو إلى يسارها) كيلا يستقبل القبلة أو يستدبرها حال كشف العورة فاستقبالها أو استدبارها حالة الاستنجاء ترك أدب و مكروه كراهة تنزيه.

حلبي كبير: (ص:٢٨) آداب الوضوء ط: سهيل اكيڈمی

(٣) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس : (٢٣٣/١) ط: سعيد

(٤) چوں کہ کوئی دلیل نہی کی نہیں، اس لیے جائز ہے (مگر نہ کرنا موجب ثواب ہے)

(٥) امداد الفتاوی، (١٤١/١) نجاست کے احکام، فصل فی الاستنجاء، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

آداب

''آداب''ادب کی جمع ہے،اس کا معنی عقلمندی، قاعدہ، طریقہ، ڈھنگ ہے۔اور اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے ڈھنگ سے کرنا جو اچھا ہو، اور وہ چیز خواہ بولنے کی ہو یا کرنے کی، اور ہر اس کام کو بھی کہتے ہیں جو احتیاط، سلیقہ، دوراندیشی اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا جائے۔''[۱]

آرام کی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا

جہاں پرلوگوں کے آرام کے لئے درخت وغیرہ کا سایہ موجود ہو وہاں پر پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔[۲]

---

(۱) والادب ادب النفس والدرس والادب الظرف وحسن التناول
(لسان العرب: (۲۴۵/۱) حرف الباء، المادة: ا، د، ب، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت
ح مظاہر حق: (۳۱۵/۳) کتاب الآداب ط: دار الاشاعت

(۲) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز في الموارد وقارعة الطريق والظل. (سنن ابی داود: (۱۵/۱) کتاب الطهارة، باب المواضع التی نهی عن البول فیها ط: رحمانیه)
ویکره علی طرف نهر......او فی ظل ینتفع بالجلوس فیه. (البحر الرائق: (۲۴۳/۱) کتاب الطهارة، باب الانجاس، قبیل کتاب الصلاة ط: سعید)
ح الفتاوی الهندیة: (۵۰/۱) کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط: رشیدیه
و کذا یکره ...... وعلی طرف نهر او بئر او حوض او عین او تحت شجرة مثمرة أو فی زرع أو فی ظل. (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۴۳/۱) کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل فی الاستنجاء ط: سعید)
ح (ویکره تحریمًا استقبال القبلة) بالفرج حال قضاء الحاجة ...... (واستدبارها ...... وأن یبول في الماء ...... والظل) الّذي یجلس فیه ...... والطریق والمقبرة ؛ لقوله علیه السلام: " اتقوا الملاعنین" قالوا: وما اللاعنان یا رسول اللّٰه ؟ قال: الّذي یتخلی فی طریق النّاس ، أو ظلهم. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوي: (ص: ۵۲ ، ۵۳) کتاب الطهارة ، فصل فیما یجوز به الاستنجاء، ط: قدیمی)

آسمان کی طرف دیکھنا

وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (۱)

آسمان کی طرف دیکھنا وضو کے بعد

وضو مکمل کرنے کے بعد مسنون دعائیں پڑھتے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا مستحب ہے۔ (۲)

آسمان کی طرف منہ اٹھانا

پاخانہ پیشاب کرتے وقت آسمان کی طرف سر نہ اٹھائے۔ (۳)

آسمانی کتابوں کو چھونا

قرآن مجید کے علاوہ اور آسمانی کتابوں میں مثلاً توریت، انجیل اور زبور

---

(۱) عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله ﷺ: من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيها شاء. (سنن الترمذي: (۱/ ۱۸) كتاب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء ط: قديمي)

سنن النسائي: (۱/ ۳۵) كتاب الطهارة، القول بعد الفراغ من الوضوء ط: قديمي.

(۲) وأن يقول بعد فراغه "سبحانك اللهم وبحمدك، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرك وأتوب إليك وأشهد أن محمداً عبدك ورسولك ناظراً إلى السماء". (رد المحتار: كتاب الطهارة، مندوبات الوضوء (۱/ ۱۲۸) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث (۱/ ۹) ط: رشيدية.

البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۲۸) ط: سعيد.

(۳) ولا يرفع بصره إلى السماء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس (۱/ ۲۰۳) ط: سعيد.

رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء (۱/ ۳۴۵) ط: سعيد.

وغیرہ کے صرف اس مقام کو چھونا مکروہ ہے جہاں لکھا ہوا ہو، سادے مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ [۱]

آشوبِ چشم

آشوبِ چشم کی وجہ سے آنکھ سے جو صاف پانی آتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ آشوبِ چشم کے پانی کا زخم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز یہ کہ منہ کی طرح آنکھ اصلی رطوبت کا محل ہے، منہ میں زخم ہونے کی صورت میں جب تک پیپ کا یقین نہ ہو، یا خون نظر نہ آئے اس وقت تک لعاب کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، اگر چہ کسی بیماری کی وجہ سے لعاب کثرت سے خارج ہو، یہی حکم آنکھ کے پانی کا بھی ہے۔ [۲]

---

(۱) (قوله: ومسه) اى مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية. قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغى ولايجوز مس التوراة والانجيل والزبور وكتب التفسير اهـ وبه علم انه لايجوز مس القرآن المنسوخ تلاوة وإن لم يسم قرآنا متعبدا بتلاوته خلافا لما بحثه الرملي فان التوراة ونحوها مما نسخ تلاوته وحكمه معا، فافهم. (ردالمحتار: (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة، باب الحيض مطلب: يطلق الدعاء على ما يشتمل الثناء ط: سعيد)

(ويحرم مسها) أي الآية، لقوله تعالى: ﴿ لايمسّه إلّا المطهرون ﴾، سواء كتب على القرطاس او درهم او حائط (إلّا بغلاف). (قوله: ويحرم مسها) ...... وكذا سائر الكتب السماوية كما في القهستاني عن الذخيرة، نعم ينبغي أن يخص ما لم يبدل منها، وفيما عدا المصحف إنّما يحرم مس الكتابة لا الحواشي، ويحرم الكل في المصحف؛ لأنّ الكل تبع له. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۱۴۳) كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي)

؛ لايجوز مس المصحف كله المكتوبة و غيره بخلاف غيره فإنّه لايمنع إلّا يمنع المكتوب. (البحرالرائق: (۱/۲۰۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

(۲) ولو كان في عينيه رمد او عمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال ان يكون صديدا أو قيحا اهـ وهذا التعليل يقتضي انه امر استحباب فان الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض اذاليقين لا يزول بالشك، نعم اذا علم من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او بعلامات تغلب على ظن المبتلى يجب. (البحرالرائق، =

آگ پر پکی ہوئی چیز

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

آگے کے مقام کو پہلے دھوئے یا پیچھے کے

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پہلے پاخانے کے مقام کو دھویا جائے، کیونکہ وہ جگہ زیادہ گندی ہے، نیز یہ کہ پاخانہ کے مقام اور اس کے ساتھ کی جگہ کو ملنے سے پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اس لئے پہلے پاخانے کے مقام کو دھویا جائے پھر اس کے بعد اگلے مقام کو دھویا جائے، ورنہ اگلے مقام کو پہلے دھونے کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ (۲)

= كتاب الطهارة ۱/۳۳-۳۲ ط: سعيد)

د تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، ۱/۳۹ ط: سعيد.

ھ الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ۱/۱۱ ط: رشيديه.

(۱) حدثنا عبدالله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبدالله بن عباس ان رسول الله اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ. (صحيح البخاري: (۱/۳۴) كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق ط: قديمي)

ھ بيان الحكم وهو اكل ما مسته النار لا يوجب الوضوء وهو قول الثوري والاوزاعي وابي حنيفة ومالك واحمد واسحاق وابي ثور واهل الشام واهل الكوفة والحسن بن الحسن والليث بن سعد وابو عبيد وداؤد بن علي وابن جرير الطبري. (عمدة القاري: (۳/۱۱۸) كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق ط: رشيدية)

ت حدثنا شعيب عن محمد بن المنكدر قال: سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: كان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النّار. (إعلاء السنن: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، باب ترك الوضوء مما مست النّار، ط: إدارة القرآن)

(۲) الفتاوى الحجة: ثم عند ابي حنيفة رحمه الله يغسل دبره اولا ثم يغسل قبله بعده، وعندهما يغسل قبله اولاً. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء، ومن السنة الاستنجاء (۱/۱۰۲) ط: ادارة القرآن)

د الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۴۹) ط: رشيدية.

ھ ويبدأ بالقبل ثم الدبر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۳۳۵) ط: سعيد)

آمدورفت کی جگہ

لوگوں کی آمدورفت کی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ (۱)

آنت

پیچھے کے راستے سے آنت کا کوئی حصہ نکل کر دوبارہ اندر چلا جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

آنسو

آنسو پاک ہے اس لئے آنکھ سے آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۳)

(۱) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللہ ﷺ: اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل. (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المواضع التی نهی عن البول فیها (۱/۱۵) ط: رحمانیه)

☜ ویکره ...... فی طرق المسلمین. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۲۴۳) ط: سعید)

☜ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۵۰) ط: رشیدیه.

☜ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء (۱/۳۴۳) ط: سعید.

(۲) اذا خرج دبره ان عالجه بیده او بخرقة حتی ادخله تنتقض طهارته لانه یلتزق بیده شیء من النجاسة، وذکر الشیخ الامام شمس الائمة الحلوانی رحمه اللہ تعالی ان بنفس خروج الدبر ینتقض وضوءه. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/۱۰) ط: رشیدیة)

☜ الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی بیان ما یوجب الوضوء، (۱/۱۲۶) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

☜ رد المحتار، کتاب الطهارة (۱/۱۳۶) ط: سعید.

(۳) ثم المراد بالخروج من السبیلین مجرد الظهور وفی غیرهما عین السیلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم کلما خرج ولو ترکه لسال نقض وإلا لا، کما لو سال فی باطن عین ..... وکدمع وعرق وفی الرد: ای بلا علة. (ردالمحتار مع الدر: (۱/۱۳۵) کتاب الطهارة ط: سعید)

☜ فالعلة للنقض هی النجاسة بشرط الخروج. (البحر الرائق: (۱/۳۰) کتاب الطهارة، ط: سعید)

☜ تبیین الحقائق، کتاب الطهارة (۱/۳۵) ط: سعید.

آنکھ

وضو میں آنکھ کے اندر دھونا فرض نہیں ہے، البتہ دونوں اطراف جہاں میل جمع ہوتا ہے اس کو صاف کر کے دھونا لازم ہے۔ (۱)

☆ اگر آنکھ سے درد کے ساتھ پانی نکلتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ آشوبِ چشم کی وجہ سے آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے وہ ناپاک نہیں ہے اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

واضح رہے کہ آشوبِ چشم کے پانی کا زخم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وإيصال الماء الى داخل العين ليس بواجب ولا سنة ..... ويجب ايصال الماء الى المآقي، كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/۳) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۱۱) ط: سعيد.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۹۷) ط: سعيد.

(۲) وفي التبيين: والقيح الخارج من الاذن او الصديد ان كان بدون الوجع لا ينقض ومع الوجع ينقض لانه دليل الجرح روى ذلك عن الحلواني اهـ وفيه نظر بل الظاهر اذا كان الخارج قيحاً او صديداً ينقض سواء كان مع وجع او بدونه لانهما لا يخرجان الا عن علة نعم هذا التفصيل حسن فيما اذا كان الخارج ماء ليس غير وفيه ايضاً ولو كان في عينيه رمد او عمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال ان يكون صديداً او قيحاً اهـ وهذا التعليل يقتضي انه امر استحباب فان الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض اذ اليقين لا يزول بالشك، نعم اذا علم من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او بعلامات تغلب على ظن المبتلى يجب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۳۳-۳۲) ط: سعيد)

☆ ولو خرج دم من قرحة في عينه ولم يخرج من العين لا يفسد وضوءه. (كشف الاسرار: (۱/۸۳) الدليل الأوّل: الكتاب، المشكل، ط: دار الكتب العلمية)

☆ (كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه وثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين (لا بوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض)؛ لأنه دليل الجرح، فدمع من بعينه رمد أعمش ناقض. وفي الرد: (قوله: لا بوجع) تقييد لعدم الوجع بخروج ذلك. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۱۴۷، ۱۴۸) كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد)

☆ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة (۱/۴۹) ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس (۱/۱۱) ط: رشيديه.

☆ تیز روشنی، دھوپ کی تپش، پیاز کاٹنے اور کھانسی روکنے سے آنکھوں سے جو پانی نکل آتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ اگر آنکھ دکھنے لگی، اور اس وقت چکنا پانی یا پیپ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ آنکھ سے درد اور تکلیف کے بغیر پانی نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

☆ آنکھ سے آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ آنسو پاک ہے۔ (۲)

☆ آنکھ کے اندر اگر کوئی پھنسی، دانہ وغیرہ ٹوٹ گیا اور باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر باہر نکل آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا اور وہ ٹوٹ گیا، یا خود اس نے توڑ دیا، اور اس کا پانی بہہ کر آنکھ میں تو پھیل گیا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر وہ پانی آنکھ سے باہر نکل آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (۳)

☆ سرمہ کی تیزی یا اس کی چوٹ سے جو پانی آنکھ سے نکلتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۴)

☆ آنکھوں سے جو پانی درد کے ساتھ نکلتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے جب تک اس میں تغیر نہ ہو مثلاً اس میں سرخی وغیرہ نہ ہو بلکہ صاف پانی ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور نا پاک بھی نہیں ہوگا۔

☆ اگر نزلہ کی وجہ سے آنکھ سے پانی بہتا ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ٦٧، (في التبيين: والقيح الخارج).

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة: ٦٦، (عن معاذ بن جبل).

(۳) اذا كان في عينه قرحة ووصل الدم منها الى جانب آخر من عينه لا ينقض الوضوء لانه لا يصل الى موضع يجب غسله، كذا في الكفاية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول الفصل الثالث (۱/۱۱) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۳۵) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۳۲) ط: سعيد.

(۴) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة: ٦٧، (وايصال الماء الى داخل العين).

اگر آنکھ سے کسی زخم کی وجہ سے پانی نکلتا ہے تو وضوٹوٹ جائے گا، خواہ وہ زخم ظاہر میں معلوم ہوتا ہو یا کسی طبیب اور ڈاکٹر وغیرہ کی تشخیص سے معلوم ہو۔ (۱)

آنکھ سے پانی خارج ہوتا ہے

اگر آنکھ میں تکلیف اور درد کی وجہ سے مواد یا پانی خارج ہو کر ایسی جگہ تک آجاتا ہے جس کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا، اور نماز پڑھنے کیلئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر درد اور تکلیف کے بغیر پانی نکلے گا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

آنکھ سے مواد خارج ہوتا ہے

''آنکھ سے پانی خارج ہوتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۹/۱)

آہستہ سے چہرہ پر پانی مارے

''چہرہ پر پانی آہستہ سے مارے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۵/۱)

''آیۃ الکرسی'' پڑھنا وضو کے بعد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو وضو کے بعد ''آیۃ الکرسی'' پڑھے گا اللہ پاک اسے چالیس عالم کا ثواب دے گا، اور چالیس درجہ بلند کرے گا اور چالیس حوروں سے اس کی شادی ہوگی۔ (۳)

آیت لکھی ہوئی ہو

''قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۲/۱)

(۱، ۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة: ۶۷، (وإیصال الماء إلی داخل العین)

(۳) عن نافع عن ابن عمر رفعه: "من قرأ آیة الکرسي علی إثر وضوئه أعطاه الله عز وجلّ أربعین عالمًا ورفع له أربعین درجة وزوجه أربعین حوراء. (کنز العمال: (۹/ ۲۶۵م) رقم الحدیث: ۲۶۹۸۹، کتاب الطهارة من قسم الأفعال، باب الوضوء، أذکار الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة) =

﴿......الف......﴾

احترام کے قابل چیزوں سے استنجاء کرنا

وہ چیزیں جو شریعت کی رو سے احترام کے قابل ہیں ان سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور قابل احترام چیزیں یہ ہیں:

① آدمی کے بدن کا کوئی بھی حصہ، خواہ کسی مسلمان کا ہو یا کافر کا دونوں قابل احترام ہیں۔ (۱)

② لکھا ہوا کاغذ، کیونکہ وہ بھی قابل احترام ہیں چاہے کسی بھی زبان کے الفاظ لکھے ہوئے ہوں۔

③ اور ایسا کاغذ جس پر کچھ بھی تحریر نہ ہو، لیکن اس پر لکھا جا سکتا ہو۔

البتہ ایسے کاغذ جن پر لکھائی نہ کی جا سکے ان سے استنجاء کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

= تذكرة الموضوعات للفتنی: (۷۹/۱) كتاب العلم، باب فضل القرآن والنظر فيه ... الخ، ط: إدارة الطباعة المنيرية.

الفوائد المجموعة: (۳۱۲/۱) كتاب الفضائل، باب فضائل القرآن، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

(۱) (وكره) تحريما (بعظم ... و) شيء محترم

وفي الرد: (قوله وشيء محترم) اي ماله احترام واعتبار شرعا فيدخل فيه كل متقوم الا الماء كما قدمناه ويدخل فيه جزء الآدمي ولو كافرا او ميتا. (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۴۰/۱) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط: سعيد)

(۲) ومفاده الحرمة بالمكتوب مطلقا واذا كانت العلة في الابيض كونه آلة للكتابة كما ذكرناه يؤخذ منها عدم الكراهة فيما لا يصلح لها اذا كان قالعا للنجاسة غير متقوم كما قدمناه من جوازه بالخرق البوالي (رد المحتار: (۳۴۰/۱) كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء ط: سعيد)

ولا يستنجي بكاغذ وان كانت بيضاء، كذا في المضمرات. (الفتاوى الهندية: (۵۰/۱) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط: رشيدية) =

④ جس چیز کی مال ہونے کے اعتبار سے کوئی قیمت ہے ... اس کے لیے استعمال کرنے سے تلف ہو جائے گا یا اس کی قیمت کم ہو جائے گی تو اس سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ اس طرح مال ضائع کرنا لازم آئے گا اور مال ضائع کرنا منع ہے۔

ہاں اگر وہ چیز ایسی ہے کہ استعمال کے بعد دھونے یا خشک ہونے کے بعد پہلے کی طرح پاک صاف ہو جائے گی تو اس کے استعمال میں کراہت نہیں ہے۔ (۱)

⑤ پختہ اینٹ، ٹھیکرا، شیشہ، کوئلہ اور چکنے پتھر سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور اگر اس کا استعمال نقصان دہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ نقصان دینے والی چیزوں کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر ان چیزوں کے استعمال سے نقصان نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

ان چیزوں کو استنجا کے لئے استعمال کرنا مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے ان کے استعمال سے وہ جگہ صاف نہیں ہوتی، اور سنت یہ ہے کہ اس جگہ کو صاف ستھرا کیا جائے۔ (۲)

= ⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۲۲۳) ط: سعيد.

(۱) (وكره) تحريما (بعظم...... و) شيء محترم

وفي الرد: ينبغي تقييد الكراهة فيما له قيمة بما اذا أدى إلى إتلافه اما لو استجى به من بول او مني مثلا وكان يغسل بعده فلا كراهة الا اذا كان شيئا ثمينا تنقص قيمته بغسله.... (ردالمحتار: (۱/ ۳۴۰) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشيدية

⇐ فتح القدير: (۱/ ۱۸۷) كتاب الطهارة، باب الأنجاس وتطهيرها، فصل في الاستنجاء، ط: رشيدية.

(۲) (وكره) تحريما (بعظم..... وآجر وخزف وزجاج...... وفحم)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۳۳۹- ۳۴۱) ط: سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ۱/ ۵۰ ط: رشيدية

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء، ومن السنة الاستنجاء (۱/ ۹۹) ط: ادارة القرآن. =

احتلام بلاناغہ ہونے پر تیمم کرنا

اگر کسی آدمی کو سردی کے موسم میں ہر رات بلاناغہ احتلام ہوتا ہے، اور روزانہ صبح کو غسل کرنے سے نمونیہ کا اندیشہ ہو تو اگر ایسی حالت میں گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت میں بیمار ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو گرم پانی سے غسل کرکے صبح کی نماز کو وقت پر ادا کرے، اور اگر گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت میں بیمار ہونے کا خوف گمانِ غالب کے ساتھ ہو، یا گرم پانی مضر نہ ہو مگر اس کا انتظام نہ ہو، تو تیمم کرکے صبح کی نماز وقت پر ادا کرے اور بعد میں ظہر سے پہلے غسل کرے اور باقی نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کرے۔ (۱)

احتلام مسجد میں ہوگیا

''مسجد میں احتلام ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۱/۲)

= ويكره الاستجاء بعظم...... وخزف...... وفحم...... و زجاج، وجص، لأنه يضر المحل. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۰) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستجاء، ط: قديمي)

الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۰۵/۱) الباب الأوّل: الطهارة، الفصل الثالث: الاستجاء، رابعًا: مندوبات الاستجاء، ط: دار الفكر.

البحر الرائق: (۲۴۳/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: سعيد.

وليستنجي بعظم و روث ...... وكذا بخزف وآجر و فحم و زجاج فلو استجى بهذه الأشياء جاز مع الكراهة لما يكون مغيّرًا للسنة. (مجمع الأنهر: (۱۰۰/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: دار الكتب العلمية)

(۱) (من عجز)...... (عن استعمال الماء)......(او لمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك...... (او برد) يهلك الجنب او يمرضه ولو في المصر اذا لم تكن له اجرة حمام ولا ما يدفئه ...... (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/ ۲۳۲-۲۳۳) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول (۲۸/۱) ط: رشيدية.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/ ۱۴۰-۱۴۱) ط: سعيد.

اخبار میں لکھی ہوئی آیات

مسئلہ: اخبار وغیرہ میں جہاں پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی ہو، صرف اس جگہ کو بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے دوسری جگہوں کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے۔ (۱)

ازالہ نجاست

''مخرج نجاست'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۹۱)

استبراء

''استبراء'' کا مطلب باہر نکلنے والی چیز سے برأت طلب کرنا۔

اور اس سے مراد یہ ہے کہ پیشاب کا قطرہ یا پاخانہ جو ابھی تک مخرج پر لگا ہوا ہے اس کو پورے طور پر خارج ہونے دیا جائے، یہاں تک کہ یہ گمان غالب ہو جائے کہ اس جگہ کچھ باقی نہیں ہے، عورت پر یہ عمل واجب نہیں ہے البتہ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر توقف کرے جلد بازی نہ کرے تاکہ قطرات ٹپک جائیں اس کے بعد صرف ڈھیلہ یا صرف پانی یا دونوں سے استنجا کرے۔

اور استبراء کیلئے کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے جس سے نجاست کا اثر زائل ہونے کا یقین ہو جائے۔

اور نجاست کا اثر زائل ہونے کا اطمینان لوگوں کی طبیعت میں اختلاف ہونے

---

(۱) لا یجوز مس المصحف کله المکتوب وغیره بخلاف غیره فانه لا یمنع الا مس المکتوب. (البحر الرائق: (۱/۲۰۱) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط:سعید)

وفی رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الحیض (۱/۲۹۳) ط:سعید.

ویکره ایضا للمحدث ونحوه مس تفسیر القرآن وکتب الفقه وکذا کتب السنن، لأنها لاتخلوا عن آیات، وهذا التعلیل یمنع مس شروح النحو ایضا والأصح انه لایکره عند ابی حنیفة رحمه الله تعالی. (کبیری: (ص:۵۲) فی آخر باب الغسل ط:مکتبه نعمانیه)

وفی امداد الفتاوی، کتاب الطهارة، مسائل منثورة (۱/۱۴۷) ط:مکتبه دار العلوم.

کی وجہ سے مختلف ہے، کسی کو جلدی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور کسی کو دیر سے، اور بعض کو چلنے سے حاصل ہوتی ہے کسی کو کھنکھارنے سے۔ (۱)

☆ پیشاب و پاخانہ کے بعد جو کچھ رہ جائے اس کو خارج کرنا یہاں تک کہ یہ گمان غالب ہو جائے کہ اب کچھ باقی نہیں ہے، یہ واجب ہے۔

بعض لوگوں کی عادت میں داخل ہے کہ چلنے، پھرنے، کھڑے ہونے، یا کسی حرکت کرنے سے جس کے وہ عادی ہیں پیشاب کے رکے ہوئے قطرے نکل جاتے ہیں ایسے لوگوں پر اپنی عادت کے مطابق استبراء کرنا واجب ہے، اگر پیشاب کے قطرے بند ہوئے یا نہیں اس میں شبہ ہو تو وضو کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے تسلی کے بغیر اسی حالت میں وضو کر لیا اور پیشاب کا قطرہ آ گیا تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔

غرض کہ نجاست رکی ہوئی ہونے کا شبہ ہو تو اس کو خارج کرنا واجب ہے یہاں تک کہ یہ گمان غالب ہو جائے کہ اب کچھ باقی نہیں رہا۔ (۲)

---

(۱) يجب الاستبراء بمشي او تنحنح او نوم على شقه الايسر، ويختلف بطباع الناس.

(قوله: يجب الاستبراء الخ) هو طلب البراءة من الخارج بشي مما ذكره الشارح حتى يستيقن بزوال الاثر---ومحله اذا امن خروج شي بعده فيندب ذلک مبالغة في الاستبراء او المراد الاستبراء بخصوص هذه الاشياء من نحو المشي والتنحنح، اما نفس الاستبراء حتى يطمئن قل بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالي: يلزم الرجل الاستبراء حتى يزول اثر البول ويطمئن قلبه. (رد المحتار: (۱/۳۴۵-۳۴۴) كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء ط:سعيد)

:: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۲۳۰) ط:سعيد.

:: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۴۹) ط:رشيدية.

:: ان المرأة كالرجل إلّا في الاستبراء فإنّه لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجي. (شامي: ۱/۳۴۴) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء، ط: سعيد)

(۲) والاستبراء واجب حتى يستقر قلبه على انقطاع العود، كذا في الظهيرية، قال بعضهم يستنجي بعد ما يخطو خطوات، وقال بعضهم يركض برجله على الارض ويتنحنح ويلف رجله

استبراء مردوں کے لئے

پاخانہ پیشاب سے پاکی کے مسائل مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں ہیں البتہ استبراء مردوں پر واجب ہے عورتوں پر واجب نہیں ہے، اور استبراء سے مراد یہ ہے کہ پیشاب کا قطرہ یا پاخانہ جو ابھی تک مخرج پر لگا ہوا ہے اس کو پورے طور پر خارج ہونے دیا جائے، یہاں تک کہ یہ گمان غالب ہو جائے کہ اس جگہ کچھ باقی نہیں ہے، عورت پر یہ عمل واجب نہیں ہے البتہ یہ واجب ہے کہ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر توقف کرے جلد بازی نہ کرے تاکہ قطرات ٹپک جائیں، اس کے بعد ڈھیلہ استعمال کرے، یا پانی سے استنجاء کرے، یا دونوں استعمال کرے۔ (۱)

استجمار

☆ اگر نجاست کو پانی کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ سے

= اليمنى على اليسرى وينزل من الصعود إلى الهبوط ، والصحيح ان طباع الناس مختلفة فمتى وقع في قلبه انه تم استفراغ ما في السبيل يستنجي ، هكذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج والمضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۴۹) ط: رشيدية)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط:سعيد.

: ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء (۱/ ۳۴۵-۳۴۴) ط:سعيد.

. ان المرأة كالرجل الا في الاستبراء فانه لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجي. (ردالمحتار: (۱/ ۳۴۴) كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء ط:سعيد)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط:سعيد

: فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الانجاس وتطهيرها، فصل في الاستنجاء (۱/ ۱۸۸) ط: رشيدية. وانظر أيضًا الحاشية السابقة.

(۱)
صرف کیا ہو ہے تو اس و ''تیمم'' کہتے ہیں۔

مزید ''مخرج نجاست'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۹۱)

استعمال کیا ہوا ڈھیلہ

ڈھیلہ استعمال کیا ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۵۹)

استنجاء

☆ اگر نجاست کو پانی سے زائل کیا جائے تو اسے ''استنجاء'' کہتے ہیں۔ (۲)

☆ مزید ''مخرج نجاست'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲/ ۱۹۱)

استنجاء ان چیزوں سے بلا کراہت درست ہے

پانی، مٹی کا ڈھیلہ اور ہر وہ چیز جو پاک ہو اور نجاست کو دور کردے بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہو، ایسی تمام چیزوں سے استنجا کرنا بلا کراہت درست ہے۔ (۳)

والاستجمار فی الاستنجاء استعمال الجمرات و الجمار وھی الصغار من الاحجار، جمع جمرۃ (المغرب فی ترتیب المعرب، باب الجیم، الجیم مع المیم (ص: ۱۵۶) ط: ادارۃ دعوۃ الاسلام)

۲ النجو ما یخرج من البطن... یقال "نجا" و "انجی" اذا احدث واصله من النجوۃ لانه یستتر بها وقت قضاء الحاجۃ ثم قالوا: استنجی اذا مسح موضع النجو او غسله. (المغرب فی ترتیب المعرب، باب النون، النون مع الجیم (ص: ۴۹۱) ط: ادارۃ دعوۃ الاسلام)

۳ ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء (۱/ ۳۳۴) ط: سعید.

۔ البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۲۳۰) ط: سعید.

۔ ویجوز فیه الحجر وما قام مقامه یمسحه حتی ینقیه) لان المقصود ھو الانقاء فیعتبر ما ھو المقصود.

وفی الفتح: فان کان للمزال به حرمة او قیمة کره کقرطاس وخرقة وقطنة وخل قیل: یورث ذلک الفقر. (الھدایة مع فتح القدیر: (۱/ ۱۸۷) کتاب الطھارۃ، باب الانجاس وتطھیرھا فصل فی الاستنجاء ط: رشیدیة)

الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۴۸) ط: رشیدیة.

البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۲۴۱) ط: سعید.

استنجاء ان چیزوں سے درست نہیں

☆ہڈی، کھانے کی چیزیں، لید، گوبر، پختہ اینٹ، ٹھیکرا، شیشہ، لوہا، چاندی، سونا، پیتل، کوئلہ، چونا اور ہر ناپاک چیز سے استنجاء کرنا درست نہیں ہے۔

☆اور وہ ڈھیلہ یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجاء ہو چکا ہو، اس سے بھی استنجاء کرنا درست نہیں۔

☆ایسی چیزوں سے بھی استنجاء کرنا درست نہیں جو نجاست کو صاف نہ کرسکیں جیسے سرکہ وغیرہ۔

☆وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمتی ہوں خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا وغیرہ ان سے استنجاء کرنا درست نہیں، البتہ جو کپڑا اور کاغذ استنجاء کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں ان سے استنجاء کرنا جائز ہے۔ [1]

استنجاء ان چیزوں سے مکروہ ہے

☆آدمی کے اجزاء جیسے بال، ہڈی، گوشت وغیرہ، حیوان کا وہ جزء جو اس

---

[1] (وکرہ) تحریما (بعظم..... وآجر وخزف وزجاج..... وفحم). (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۳۳۱-۳۳۹) کتاب الطھارۃ، باب الانجاس ط: سعید)

[2] الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطھارۃ، الفصل الاول، نوع منه فی بیان سنن الوضوء، ومن السنة الاستنجاء (۱/ ۹۹) ط: ادارۃ القرآن.

[3] فان ما یکرہ الاستنجاء به ثلاثة عشر کما فی السراج الوھاج: العظم والروث والرجیع والفحم والطعام والزجاج والورق والخزف والقصب والشعر والقطن والخرقة وعلف الدواب مثل الحشیش وغیرہ　وقیل: الحجر الذی قد استجی به. (البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۲۳۳) ط: سعید)

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۳۳۱-۳۳۹) ط: سعید.

الفتاوی الھندیة، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشیدیة.

سے متصل ہو، مسجد کی چٹائی وغیرہ، درختوں کے پتّوں سے، کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ، زمزم کا پانی، وضو کا بچا ہوا پانی، اور دوسرے کی چیزوں سے اجازت کے بغیر، اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا ان کے جانور نفع اٹھائیں، ان تمام چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

☆ سادہ کاغذ یا کچھ لکھے ہوئے کاغذ سے ڈھیلے کا کام لینا مکروہ ہے۔ (۲)

استنجاء بائیں ہاتھ سے کرے

☆ استنجاء دائیں ہاتھ سے نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے کرے، کیونکہ دایاں ہاتھ عام طور پر کھانا وغیرہ کھانے کے لئے ہے۔ (۳)

---

(۱) (وکرہ) تحریما (بعظم...... و) شیء محترم

وفی الرد: (قولہ: وشیء محترم) ای مالہ احترام واعتبار شرعا فیدخل فیہ کل متقوم الا الماء کما قدمناہ...... ویدخل فیہ جزء الآدمی ولو کافرا او میتا...... وصرح بعض الشافعیۃ بان من المحترم جزء حیوان متصل بہ ولو فارۃ بخلاف المنفصل عن حیوان غیر آدمی اھ وینبغی ان یدخل فیہ کناسۃ مسجد ولذا لا تلقی فی محل ممتھن ودخل ایضا ماء زمزم کما قدمنا اول فصل المیاہ ویدخل ایضا الورق، قال فی السراج: قیل انہ ورق الکتابۃ وقیل ورق الشجر وایھما کان فانہ مکروہ اھ و اقرہ فی البحر وغیرہ وانظر ما العلۃ فی ورق الشجر ولعلھا کونہ علفا للدواب او نعومتہ فیکون ملوثا غیر مزیل. (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۳۳۹) ط: سعید)

☆ البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعید.

☆ الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشیدیۃ.

(۲) ولا یستنجی بکاغذ وان کانت بیضاء، کذا فی المضمرات. (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشیدیۃ)

☆ البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعید.

☆ ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء (۱/ ۳۴۰) ط: سعید.

(۳) (ولا) یستنجی ...... (ولا بیمینہ) لان النبی ﷺ نھی عن الاستنجاء بالیمین. (الھدایۃ مع فتح القدیر، کتاب الطھارات، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء (۱/ ۱۹۰) ط: رشیدیۃ)

☆ الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشیدیۃ.

☆ البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعید.

☆ استنجاء کے وقت طہارت کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو تر کرلیا جائے تاکہ دھوتے وقت نجاست اس سے زیادہ نہ لگے، اسی طرح فراغت کے بعد بائیں ہاتھ کو کسی پاک کرنے والی چیز سے دھولینا بھی مستحب ہے۔ (۱)

☆ استنجاء کے وقت اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ دینا مستحب ہے، تاکہ آسانی کے ساتھ نجاست کو زائل کیا جاسکے۔ (۲)

استنجاء خود نہیں کرسکتا

اگر کوئی آدمی بیمار یا لاغر ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے خود استنجاء نہیں کرسکتا تو بیوی استنجاء کراسکتی ہے، اگر بیوی کے علاوہ کوئی اور کرائے تو اس کو کپڑے وغیرہ کے بغیر ہاتھ لگانا اور دیکھنا درست نہیں ہے۔ (۳)

استنجاء ڈھیلے سے سکھانے کے وقت سلام کرنا

"ڈھیلے سے استنجاء سکھانے کے وقت سلام کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱) ويبدأ بغسل يديه ثلاثا ......ثم يدلك يده على حائط او ارض طاهرة ثم يغسلها ثلاثا. (رد المحتار: (۱/ ۳۳۶-۳۳۵) كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۴۹) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط: سعيد.

(۲) فالاولى ان يقعد مسترخيا كل الاسترخاء الا ان يكون صائما وكان الاستنجاء بالماء. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشيدية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء (۱/ ۳۴۵) ط: سعيد.

(۳) الرجل المريض اذا لم يكن له امرأة ولا امة وله ابن او اخ وهو لا يقدر على الوضوء فانه يوضئه ابنه او اخوه غير الاستنجاء فانه لا يمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

☆ فتاوى قاضيخان، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل في صفة الوضوء، (۱/ ۳۳) ط: رشيدية.

☆ الحلبي الكبير، شرائط الصلاة، الشرط الاول، فروع في بعض الفوائد (ص: ۳۵) مكتبه نعمانيه.

استنجاء سے عاجز کا حکم

اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ شل ہیں، یا ایک ہاتھ شل ہے مگر استنجاء کے وقت پانی ڈالنے والا کوئی نہیں ہے، اور جاری پانی بھی نہیں ہے جس میں بیٹھ کر صحیح ہاتھ سے استنجاء کر سکے، اور استنجاء کرنے کے لئے عورت کا شوہر، یا مرد کی بیوی بھی نہیں ہے تو استنجاء معاف ہے، اور اگر استنجاء کرانے کی کوئی صورت ہوگی تو استنجاء معاف نہیں ہوگا۔ (۱)

استنجاء سے مراد

☆استنجاء سے مراد آگے یا پیچھے کی راہ یعنی پیشاب، یا پاخانہ، کے مقام سے جو گندگی اور نجاست خارج ہوئی ہے، اس کو ان مقامات سے دور کرنا، اس کو پانی، ڈھیلے اور ٹشو وغیرہ سے بھی دور کیا جاسکتا ہے۔

☆پیٹ سے دونوں راستوں کے ذریعے جو نکلتا ہے اس کو "نجو" کہتے ہیں، استنجاء کا معنی ہے گندگی کی جگہ کا صاف کرنا، خواہ پونچھ کر، خواہ دھو کر دونوں طرح ہوسکتا ہے، یعنی پیشاب و پاخانہ کی جگہ سے پانی، ڈھیلہ، اور ٹشو وغیرہ سے نجاست کو دور کرنا۔ (۲)

---

(۱) فلو مشلولة ولم يجد ماء جاريا ولا صابا ترك الماء ولو شلتا سقط اصلا كمريض و مريضة لم يجدا من يحل جماعه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۳۴۰-۳۴۱) كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء ط:سعيد)

ﺤ الفتاوى الهندية: (۱/ ۴۹) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط:رشيدية.

ﻭ فتاوى قاضيخان: (۱/ ۳۳) كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل في صفة الوضوء، ط: رشيدية

(۲) النجو مايخرج من البطن...... يقال "نجا" و "انجى" اذا احدث واصله من النجوة لانه يستتر بها وقت قضاء الحاجة ثم قالوا: استنجى اذا مسح موضع النجو او غسله. (المغرب في ترتيب المعرب: (ص: ۲۹۱) باب النون، النون مع الجيم ط:ادارة دعوة الاسلام)

ﻭ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء (۱/ ۳۳۴) ط:سعيد.

ﻭ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۰) ط: سعيد.

استنجاء کا افضل طریقہ

استنجاء کا افضل طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے نجاست زائل کی جائے اور اس کے بعد پانی استعمال کیا جائے، اور یہ گاؤں دیہات میں ٹھیک ہے۔

البتہ آج کل شہروں میں گٹر سسٹم فلش، کموڈ، ڈبلیوسی وغیرہ کی وجہ سے ڈھیلے کا استعمال بہت ہی تکلیف کا باعث ہے، ڈھیلے پھینکنے سے پانی اور گٹر کا راستہ بند ہو جاتا ہے جو بہت ہی زیادہ سخت تعفن اور ایذاء کا باعث بنتا ہے۔ پھر ان کی صفائی میں بھی بہت وقت پیش آتی ہے، لہذا ایسے مواقع میں ڈھیلے کا استعمال ہرگز نہ کریں بلکہ ڈھیلے کی جگہ ٹشو وغیرہ استعمال کریں کیونکہ ڈھیلا استعمال کرنا سنت ہے، متبادل ٹشو وغیرہ موجود ہونے کی صورت میں اپنے آپ کو اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالنا حرام ہے، کسی سنت کام کی خاطر حرام کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے پہلے ٹشو پیپر استعمال کریں پھر اس کے بعد پانی استعمال کریں۔ (1)

---

(1) وعن أنس أخرجه ابن أبي شيبة من حديث قتادة عنه ، قال : كانت شجرة على طريق النّاس لكانت تؤذيهم فعزلها رجل عن طريقهم ، قال النّبي صلى الله عليه وسلم : رايته يتقلب في ظلها في الجنّة . واعلم أن الشخص يؤجر على إماطة الأذى وكل مايؤذى في الطريق . وفيه دلالة على أن طرح الشوك في الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطريق وكل مايؤذي النّاس يخشى عليه في الدنيا والآخرة . (عمدة القاري : (٢٣/١٣) كتاب المظالم والغصب ، باب من أخذ الغصن ومايؤذى النّاس في الطريق فرمى به ، ط: دار إحياء التراث العربي)

(٢) فاذا فرغ يعصر ذكره من اسفله الى الحشفة ثم يمسح بثلاثة احجار ......فاذا استيقن بانقطاع اثر البول يقعد للاستجاء بالماء موضعا آخر . (ردالمحتار : (٣٣٥/١) كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستجاء ط:سعيد)

(٣) والافضل ان يجمع بينهما ، كذا في التبيين قيل هو سنة في زماننا وقيل على الاطلاق وهو الصحيح وعليه الفتوى، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (١/ ٤٨) ط: رشيدية)

(٤) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (٢٤١/١) ط: سعيد. =

استنجاء کا حکم

☆اگر پاخانہ، پیشاب مخرج یعنی جس جگہ سے نکلا ہے اس سے آگے پیچھے لگا ہو تو پانی سے دھونا، یا پانی کے بجائے صرف ڈھیلے سے صاف کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے، چنانچہ اگر کوئی عاقل و بالغ انسان گندگی نکلنے کی جگہ کو پانی سے بھی نہیں دھوئے گا اور ڈھیلے سے بھی صاف نہیں کرے گا تو مکروہ ہوگا۔

اور "مخرج" سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے نجاست خارج ہو اور وہ جگہ اس میں شامل ہے، جیسے پاخانہ کے مقام کا وہ حلقہ جو کھڑے ہونے کے وقت چھپ جاتا ہے، اور اس کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا، اسی طرح مردوں کے عضو مخصوص کا وہ حلقہ جو سوراخ کے اردگرد ہوتا ہے اور جہاں سے پیشاب خارج ہوتا ہے۔[1]

استنجاء کا طریقہ

استنجاء یعنی طہارت کا اصل طریقہ تو یہ ہے کہ پانی استعمال کیا جائے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سابقہ انبیاء کرام کی امتوں پر صرف پانی سے پاکی

= ← درء المفاسد مقدم على جلب المصالح غالبا، واعتناء الشرع بالمنهيات أشد من اعتنائه بالمامورات، ولذا قال عليه الصلاة والسلام: ما نهيتكم عنه فاجتنبوه، وما أمرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۳۹) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي)

(۱) (ويجب) اى يفرض غسله (ان جاوز المخرج نجس) مانع ويعتبر القدر المانع لصلاة (فيما وراء موضع الاستنجاء) لان ما على المخرج ساقط شرعا وان كثر ولهذا لا تكره الصلاة معه (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء (۱/ ۳۳۸ و ۳۳۹) ط: سعيد)

← الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۴۸) ط: رشيدية.

← البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۲) ط: سعيد.

حاصل کرنے کا حکم تھا، لیکن دین اسلام نے عوام کی سہولت کے پیشِ نظر ڈھیلے اور ایسی چیزوں سے پاکی حاصل کرنے کی اجازت دی ہے جن سے کوئی ضرر نہ ہو۔ (۱)

استنجاء کرتے وقت جسم ڈھیلا چھوڑنا

☆ اگر آدمی روزہ دار نہیں ہے تو استنجاء کرتے وقت جسم کو ڈھیلا چھوڑنا مستحب ہے۔

☆ اور اگر آدمی روزہ دار ہے تو استنجاء کرتے وقت جسم کو ڈھیلا نہ چھوڑے کیونکہ پانی اندر پہونچانے میں زیادہ مبالغہ سے کام لیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

(۱) (وقیل هو) ای استعمال الماء سنة فی زماننا قاله الحسن البصری...... الاستنجاء بالماء سنة مؤكدة في كل زمان لانعقاده المواظبة. (فتح القدير: (۱۸۹/۱) كتاب الطهارات، باب الانجاس وتطهيرها، فصل في الاستنجاء ط: رشيديه)

☆ البحر الرائق: (۲۴۱/۱) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط: سعيد.

☆ ردالمحتار: (۳۳۸/۱) كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء ط:سعيد.

☆ والأصل في الاستنجاء أن يكون بالماء فقد كان الاستنجاء بالماء فقط مشروعا في الأمم التي من قبلنا روى أنّ أوّل من استنجى بالماء وهو سيدنا إبراهيم عليه وعلى نبينا الصلاة والسلام ولكن سماحة الدين الإسلامي، وسهولته قد قضت بإباحة الاستنجاء بالأحجار ونحو ذلك من كل مالايضر. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۳/۱) كتاب الطهارة، مباحث الاستنجاء، تعريف الاستنجاء، المكتبة الحقيقية)

☆ فصح أن الاستنجاء بالحجر من خصوصيات هذه الأمة كما ذكره ابن سراقة والسيوطي. وعبارة السيوطي نصها: قلت: ذكر ابن سراقة في الاعداد وغيره أن أجزاء الحجر في الاستنجاء من خصوصيات هذه الأمة الشريفة. (نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج: (۱۴۴/۱) فصل في أحكام الاستنجاء وآدابه، ط: دار الفكر)

☆ السيرة الحلبية: (۳۸۷/۳) باب ذكر نبذ من معجزاته صلى الله عليه وسلم، ط: دار المعرفة)

☆ الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۳/۱) كتاب الطهارة، مباحث الاستنجاء، تعريف الاستنجاء، ط: المكتبة الحقيقية.

(۲) فالاولى ان يقعد مسترخيا كل الاسترخاء الا ان يكون صائما لو كان الاستنجاء بالماء. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس ۲۳۰/۱ ط: سعيد) =

استنجاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا

استنجاء کرتے وقت بھی قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[1]

استنجاء کرتے وقت کلمہ یا آیات پڑھنا

استنجاء کرتے وقت زبان سے کلمہ یا کوئی آیت یا حدیث پڑھنا مکروہ ہے۔[2]

= الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ۱/ ۴۹ ط: رشيدية.

= ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستجاء ۱/ ۳۴۵ ط: سعيد.

(۱) وكره استقبال القبلة بالفرج فی الخلاء واستدبارها...... ولا يختلف هذا عندنا فی البنيان والصحراء، كذا فی شرح الوقاية. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۰) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط: سعيد)

= الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۳۴۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس ط: سعيد

= البحر الرائق: (۱/ ۲۴۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس ط: سعيد

= (كما كره) تحريما (استقبال قبلة واستدبارها لـ) اجل (بول او غائط) فلو للاستنجاء لم يكره وفی الرد: (قوله: لم يكره) ای تحريما لما فی المنية ان تركه ادب ولما مر فی الغسل ان من آدابه ان لا يستقبل القبلة لانه يكون غالبا مع كشف العورة حتى لو كانت مستورة لا بأس به ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة فی النوم وغيره عمدا وكذا فی حال مواقعة أهله. (رد المحتار: (۱/ ۳۴۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل فی الاستنجاء، قبيل مطلب: القول مرجح على الفعل، ط: سعيد)

= ومن الآداب أن يجلس للاستنجاء متوجها (الى يمين القبلة أو الى يسارها) كيلا يستقبل القبلة أو يستدبرها حال كشف العورة فاستقبالها أو استدبارها حالة الاستنجاء ترك ادب و مكروه كراهة تنزيه.

حلبی كبير، آداب الوضوء (ص:۲۸) ط: سهيل اكيڈمی.

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد

= چوں کہ کوئی دلیل نہی کی نہیں، اس لیے جائز ہے (مگر نہ کرنا موجب ثواب ہے.....)

= امداد الفتاویٰ، نجاست کے احکام، فصل فی الاستنجاء، (۱/ ۱۴۱) ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) ولا يذكر الله. (البحر الرائق: (۱/ ۲۴۳) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط: سعيد)

= الفتاوی الهندية: (۱/ ۵۰) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط: رشيدية.

= ويستحب ان لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس او غيره ..... واما غيره من الذكر والدعاء فلأنه فی مصب الماء المستعمل ومحل الأوساخ والأقذار. (حلبی كبير: (ص: ۴۵) كتاب الطهارة، الغسل ط: نعمانيه)

استنجاء کے بعد تری کا نکلنا

''تری نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۵/۱)

استنجاء کے بعد ہاتھ کو صابن سے دھونا

''صابن سے ہاتھ دھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۲/۲)

استنجاء کیسے کرے؟

استنجاء اس طرح کیا جائے کہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اڑیں [1]، اور قطرے کپڑے اور بدن پر نہ لگیں، قطرے بند ہونے کی جو تدبیریں ہیں انہیں اور ان کے علاوہ تجربہ سے جو مفید معلوم ہو اس کو اختیار کیا جائے، تاکہ دل مطمئن ہو جائے۔ [2]

غرض یہ کہ اس سلسلے میں بڑے اہتمام، توجہ اور فکر کی ضرورت ہے، اس کو ہرگز ہلکا نہیں سمجھنا چاہئے۔

فاذا اراد ان يبول وكانت الارض صلبة دلها بحجر او حفر حفيرة حتى لا يترشرش عليه البول. (الفتاوى الهندية : (۱/ ۵۰) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط:رشيديه)

البحر الرائق : (۱/ ۲۴۳) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط:سعيد.

ردالمحتار : (۱/ ۳۴۳) كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء ط:سعيد.

[2] والاستبراء واجب حتى يستقر قلبه على انقطاع العود، كذا في الظهيرية، قال بعضهم يستنجي بعد ما يخطو خطوات، وقال بعضهم يركض برجله على الارض ويتنحنح ويلف رجله اليمنى على اليسرى وينزل من الصعود الى الهبوط والصحيح ان طباع الناس مختلفة فمتى وقع في قلبه انه تمّ استفراغ ما في السبيل يستنجي، هكذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج والمضمرات. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۴۹) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱/ ۲۴۰) كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط:سعيد.

ردالمحتار : (۱/ ۳۴۵-۳۴۴) كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء و الاستنجاء ط:سعيد.

استنجاء کی وجہ تسمیہ

☆ "استنجاء" کا لفظ عربی زبان کے ایک لفظ سے لیا گیا ہے، جب درخت کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو عرب کے لوگ کہتے ہیں "نجوت الشجرۃ" یعنی درخت کو جڑ سے کاٹ دیا ہے، اور استنجاء کا مفہوم بھی یہی ہے کہ ناپاکی اور گندگی کو اس کی جڑ سے کاٹ دیا جائے۔ (۱)

☆ پیٹ کے دونوں راستوں سے جو کچھ نکلتا ہے اس کو "نجو" کہتے ہیں۔ (۲)

استنجاء کے چار ارکان

استنجاء کے ارکان چار ہیں، اور استنجاء کی بنیاد ان چار چیزوں پر ہے۔

① استنجاء کرنے والا۔ ② وہ گندگی جس سے پیشاب پاخانہ کی جگہ گندہ ہو

③ وہ جگہ جس کو صاف کرنا ہے یعنی پیشاب پاخانہ کا مقام۔ ④ پانی اور ڈھیلے ٹشو وغیرہ۔

یہ چار چیزیں ہیں جن کے بغیر استنجاء نہیں ہوسکتا۔ (۳)

---

(۱) واستنجیت الشجرۃ قطعتها من اصلها ونجا غصون الشجرۃ نجوا واستجاها قطعها، قال شمر: واری الاستنجاء فی الوضوء من هذا لقطعه العذرۃ بالماء. (لسان العرب: (۱۵/۳۰۲م باب الواو والیاء، المادۃ: نجا ط: دار صادر بیروت)

(۲) النجو مایخرج من البطن...... یقال "نجا" و "انجی" اذا احدث واصله من النجوۃ لانه یستتر بها وقت قضاء الحاجة ثم قالوا: استنجی اذا مسح موضع النجو او غسله. (المغرب فی ترتیب المعرب: (ص: ۲۹۱) باب النون، النون مع الجیم ط: ادارۃ دعوۃ الاسلام)

: رد المحتار: (۱/۳۳۵) کتاب الطهارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء ط: سعید.

: البحر الرائق: (۱/۲۴۰) کتاب الطهارۃ، باب الانجاس ط: سعید.

(۳) (وارکانه) اربعة شخص (مستنج و) شیء (مستنجی به) کماء وحجر (و) نجس (خارج) من احد السبیلین وکذا لو اصابه من خارج وان قام من موضعه علی المعتمد. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۳۳۶) کتاب الطهارۃ، باب الان... فصل فی الاستنجاء ط: سعید) =

استنجاء میت

"میت کا استنجاء" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۵۱/۲)

استنجاء میں وسوسہ آئے

حضرت خواجہؒ نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ مجھے استنجاء میں بڑے وسوسے آتے ہیں، بہت دیر میں مشکل سے پورا خشک ہوتا ہے، اور مقام استنجاء (عضو مخصوص) ملنے سے کچھ نہ کچھ نکلتا ہی رہتا ہے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا ایسا ہرگز مت کیجئے، معمولی طور سے استنجاء کر کے دھولینا چاہئے۔(ملنا نہیں چاہئے)

عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ اس کا حال تھن جیسا ہے کہ جب تک ملتے ہیں کچھ نہ کچھ نکلتا رہتا ہے (یعنی جیسا دودھ تھن سے دوہا (نکالا) جاتا ہے، تو دودھ جانور کے تھن میں آتا ہے اور دوہنا بند کردیا جاتا ہے تو دودھ بھی آنا بند ہوجاتا ہے، اگر یوں ہی چھوڑ دیں تو کچھ نہیں نکلتا یہی حال پیشاب کا بھی ہے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ نے عرض کیا کہ بعد کو قطرہ نکل آتا ہے، فرمایا کہ کچھ خیال نہ کیجئے، چاہے بعد کو نمازوں کا اعادہ کر لیجئے گا لیکن جب تک جبر کر کے وسوسہ کے خلاف نہیں کریں گے یہ مرض نہیں جائے گا، اس وجہ سے تو آپ بڑی تکلیف میں ہیں۔

=: وأركان الاستنجاء أربعة: مستنج، وهو الشخص ومستنجى به: وهو الخارج النجس الذي يلوث القبل أو الدبر ومستنجى به: وهو الماء أو الحجر ومستنجى فيه وهو القبلة أو الدبر فهذه هي الأركان التي لايتحقق الاستجاء إلاّ بتحققها. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۳/۱) كتاب الطهارة، مباحث الاستنجاء وآداب قضاء الحاجة، ط: المكتبة الحقيقية)

: حاشية الطحطاوي على الدر: (۱۶۳/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: المكتبة العربية.

خواجہ صاحب نے کہا طوبت کی وجہ سے ایک وقت کے وضو میں دو مرتبہ وقت کے وضو کیلئے شک پڑ جاتا ہے، اس کی وجہ سے پاجامہ کا رومال بھی دھونا پڑتا ہے؟ حضرت تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا نہ وضو کیجئے نہ رومال دھویا کیجئے، چند روز بتکلف بے التفاتی کرنے سے وسوسے جاتے رہیں گے۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ استبراء (پاکی حاصل کرنے) میں زیادہ غلو اور شدت مذموم ہونے کے علاوہ صحت کے لئے بھی مضر ہے، اور ذہنی انتشار اور دماغی پریشانی کا باعث بھی ہے۔ (۲)

استنجے کا افضل طریقہ

استنجے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے استنجا کرے پھر پانی سے استنجا کرے، اور اگر صرف ڈھیلے سے یا صرف پانی سے استنجا کرے تو یہ بھی کافی ہے اور استنجا کی سنت بھی ادا ہو جائے گی۔ (۳)

استنجے کا بچا ہوا پانی

استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے، اور وضو کے بچے ہوئے

---

(۱) (کمالات اشرفیہ: (ص:۲۶۵) عنوان: وسوسہ طہارت کا علاج، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ)

(۲) احسن الفتاوی: (۲/۱۰۷-۱۰۶) کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، ط: سعید.

(۳) اذا اراد أن یتوضا بعد ما احدث فانه يغسل موضع النجاسة فان ترک الاستنجاء بالماء واستنجى بالحجر او بالمدر جاز. (فتاوى قاضی خان: (۱/۳۲) کتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل فی صفة الوضوء، ط: رشيدية

الفتاوى الهندية: (۱/ ۴۸) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ط: رشيدية

الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۳۳۷) کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء ط: سعید.

پانی سے استنجاء کرنا بھی درست ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔ (١)

استنجے کا ڈھیلہ

اگر استنجاء کا استعمال کیا ہوا ڈھیلا تھوڑی مقدار پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (٢)

استنجے میں ڈھیلے طاق عدد ہونے چاہئیں

''ڈھیلے کا عدد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(١/٣٦٥)

اسٹیشن کا پانی

''غیر مسلم پانی دینے والا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢/٨٩)

اسٹیل کے برتن میں بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا

''برتن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(١/١٢٣)

اسراف

''اسراف'' کا مفہوم یہ ہے کہ کسی وجہ اور خاص نفع کے بغیر ضرورت سے زائد

---

(١) بہشتی زیور، استنجے کا بیان: (ص:١٢٣)، دوسرا حصہ، ط: دار الاشاعت۔

(٢) فتاوی دار العلوم دیوبند: (١/١٣٨ و ١٣٠) كتاب الطهارة، الباب الثالث، فصل اول، ط: دار الاشاعت.

وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به، دل بعبارته على كون ماء المطر مطهرا و بدلالته على كون سائر المياه المطلقة مثله مطهرة مالم يعرض لها عارض يزيل ذلك الحكم عنها. (الحلبي الكبير: (ص: ٧٧) الشرط الاول الطهارة من الحدث، فصل في بيان احكام المياه، ط: مكتبه نعمانيه)

ولو وقع في البئر خرقة أو خشبة نجسة ، ينزح كل الماء . (الخانية على هامش الهندية (١/ ٩) كتاب الطهارة ، فصل : فيما يقع في البئر ، ط: رشيديه)

وإذا وقعت في البئر نجاسة نزحت وكان نزح ما فيها من الماء طهارة لها بإجماع السلف (الهداية: (١/ ٢١) كتاب الطهارة ، فصل في البئر ، ط: المصباح)

حلبي كبير : (ص: ١٥٦) كتاب الطهارة ، فصل في البئر ، ط: سهيل اكيذمى لاهور.

خرچ کرنا۔

کھانے کا اسراف یہ ہے کہ پیٹ بھرا ہوا ہے پھر بھی کھانے پر لگا ہوا ہے، مکان اور تعمیر کا اسراف یہ ہے کہ ضرورت کے موافق مکان ہے، پھر بھی ضرورت کے بغیر کمرہ پر کمرہ بنا رہا ہے، اسی طرح پانی کا اسراف یہ ہے کہ ضرورت سے زائد پانی بہاتا جاتا ہے، اور نلوں سے وضو کرتے وقت عام طور پر نل کھلا رکھتا ہے، پانی گرتا رہتا ہے، اسے پروہ ہی نہیں ہے، پانی کے اسراف کا خیال نہیں رکھتا، بالفرض اگر پانی خرید کر وضو کرنا پڑتا تو جس احتیاط سے بچت کرکے وضو کرتا نل کے پانی سے وضو کرتے وقت بھی اسی طرح احتیاط کرنی چاہیے۔[1]

اسکارف کے اوپر مسح کرنا

''عمامہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۶/۲)

اسلام پر موت ہوتی ہے

''سوتے وقت وضو کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

---

(۱) ومکروهه : لطم الوجه ...... بالماء ...... والإسراف ...... فيه تحريما ولو بماء النهر والمملوک له. أمّا الموقوف على من يتطهر به، ومنه ماء المدارس فحرام.

(قوله : والإسراف) أي بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية، لما أخرج ابن ماجه وغيره عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم : مر بسعد وهو يتوضأ فقال : ما هذا السرف ؟ فقال : أفي الوضوء إسراف ؟ فقال نعم، وإن كنت على نهر جار. (الدر مع الرد: (۱/ ۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الطهارة، مطلب في الإسراف، ط: سعيد)

﴿ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۸۰) كتاب الطهارة، فصل في المكروهات، ط: قديمي.

﴿ ومن الآيات الدالة على منع الإسراف قوله : ولا تسرفوا انّه لايحب المسرفين فإنّه بعمومه يدلّ على انّ الإسراف مطلقًا منهي عنه، فثبت من هذا كله أنّ نفس الإسراف في الوضوء حرام. (السعاية : (۱/ ۱۸۳) البحث في حكم الطهارة، استحباب مسح الرقبة، ط: سعيد)

اعضاء پر کوئی چیز لگ جائے

وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے اگر ان پر کوئی چیز لگ جائے جو پانی کو پہنچنے سے منع نہ کرے تو اس کو چھڑانا فرض نہیں ہے، مثلاً منہ یا ہاتھ پیر پر مٹی وغیرہ لگ جائے تو اس کا چھڑانا فرض نہیں ہے جب کہ پانی پہنچ جائے، اور اگر ایسی چیز لگی ہے جو پانی کو پہنچنے سے منع کرتی ہے تو اس کو چھڑانا اور صاف کرنا لازم ہوگا ورنہ پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے وضو نہیں ہوگا۔ (۱)

اعضاء پھٹ گئے

"اعضاء وضو میں زخم ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۹۵)

اعضاء کو خشک کرتے جانا

☆ وضو اور غسل میں پہلا عضو دھونے کے بعد خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونا سنت ہے، اسی طرح مسح کے بعد اور تیمم میں اتنی دیر کرنا کہ اس وقت اگر کوئی عضو دھویا ہوتا تو وہ خشک ہو جاتا سنت کے خلاف ہے۔

☆ وضو کے اعضاء دھونے میں موالات (پے در پے) سنت ہے فرض نہیں، اس لئے پہلے عضو کو پانی سے دھونے کے بعد خشک ہونے پر دوسرے عضو کو دھونا

---

(۱) (ويجب) اى يفرض (غسل) كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة كاذن و (سرة وشارب وحاجب و) اثناء (لحية) ...... (ولا يمنع) الطهارة (ونيم) اى خرء ذباب و برغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به يفتى (ودرن ووسخ) عطف تفسير وكذا دهن ودسومة (وتراب) وطين ولو (فى ظفر مطلقا) ...... (و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين اسنانه) او فى سنه المجوف، به يفتى، وقيل ان صلبا منع وهو الاصح. ((الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۱۵۴- ۱۵۲) كتاب الطهارة ط: سعيد)

: الفتاوى الهندية: (۱/ ۴) كتاب الطهارة، الباب الاول ط: رشيدية.

: البحر الرائق: (۱/ ۱۳) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

مکروہ تو ہے تاہم وضو درست ہو جائے گا۔

سنت یہ ہے کہ مثلاً چہرہ دھولیا، تو فوراً ہی ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا جائے اور ہاتھوں کے خشک ہونے سے پہلے سر کا مسح کیا جائے، پھر اس کے بعد فوراً دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولیا جائے، اگر چہرہ دھو کر اتنا وقفہ کیا کہ چہرہ پر جو وضو کا پانی تھا وہ خشک ہو گیا تو وضو صحیح ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا۔

☆ وضو کے دوران عذر کی وجہ سے اعضاء کا خشک کرتے جانا بلا کراہت جائز ہے، وضو مکمل ہو جائے گا اور اس سے نماز پڑھنا درست ہوگا، البتہ عذر کے بغیر ایسا کرنا سنت کے خلاف ہوگا، نماز پھر بھی اس وضو سے صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

اعضاء میں درد ہو

''اعضاء وضو میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۵/۱)

اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا

وضو کرتے ہوئے سر کے مسح کے علاوہ باقی تمام اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے، اگر اتفاق سے پانی کم ہو، وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونے سے دوسری ضرورتوں میں حرج ہو، یا وقت کی تنگی ہو، مثلاً سفر کے مختصر اور محدود وقفہ میں وضو کر کے جلدی سے نماز پڑھنی ہو، تو ایسے موقع پر ایک ایک مرتبہ عضو دھونے پر اکتفا

(۱) ومنها الموالاة وهي التتابع، وحده ان لايجف الماء على العضو قبل ان يغسل ما بعده في زمان معتدل ولا اعتبار بشدة الحر والرياح ولا شدة البرد ويعتبر ايضا استواء حالة المتوضئ كذا في الجوهرة النيرة. و انما يكره التفريق في الوضوء اذا كان بغير عذر اما اذا كان بعذر بان فرغ ماء الوضوء فيذهب لطلب الماء او ما اشبه ذلك فلا باس بالتفريق على الصحيح وهكذا اذا فرق في الغسل والتيمم، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية: (۸/۱) كتاب الطهارة الباب الاول، الفصل الثاني ط:رشيدية)

(۲) البحر الرائق: (۲۷/۱) كتاب الطهارة ط:سعيد.

(۳) ردالمحتار: (۱۲۲/۱) كتاب الطهارة ط:سعيد.

کر کے جلدی سے نماز پڑھنا سنت کے خلاف نہیں ہوگا اور کسی قسم کی کراہت اور قباحت بھی نہیں ہوگی۔ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک مرتبہ (اعضاء کو) دھویا۔ (۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا۔ (۳)

اعضاءِ وضو کی دعاؤں کی تحقیق

وضو کے دوران مختلف اعضاء دھوتے وقت جو دعائیں کتابوں میں منقول ہیں، وہ ضعیف ہیں، مضبوط سند والی احادیث سے ثابت نہیں ہیں، اگر ضعیف حدیث متعدد سندوں سے منقول ہو تو فضائل اعمال میں اس کا اعتبار کرنا درست ہے، نیز یہ کہ یہ تمام دعائیں سلف صالحین سے پڑھنا ثابت ہے، لہٰذا ان کو پڑھنے میں کوئی حرج

(۱) (ومنها تكرار الغسل ثلاثًا فيما يفرض غسله نحو اليدين والوجه والرجلين...... ولو توضأ مرة لعزة الماء أو للبرد أو لحاجة لايكره ولا يأثم وإلاّ فيأثم. (الفتاوى الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الثاني في سنن الوضوء ، ط: رشيديه)

☆ الدر مع الرد : (۱۱۸/۱) كتاب الطهارة ، مطلب في منافع السواك ، ط: سعيد.

☆ المحيط البرهاني: (۱۶۸/۱) كتاب الطهارات، الفصل الأوّل في الوضوء، ط: إدارة القرآن.

(۲) عن ابن عباس قال : توضأ النبيّ صلى الله عليه وسلم مرّة مرة . (صحيح البخاري : (۲۷/۱) كتاب الوضوء ، باب الوضوء مرة ، ط: قديمي)

☆ جامع الترمذي: (۱۶/۱) أبواب الطهارة ، باب ماجاء في الوضوء مرة مرة ، ط: قديمي .

☆ سنن أبي داود : (۳۰/۱) كتاب الطهارة ، باب الوضوء مرة مرة ، ط: رحمانيه .

(۳) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرّة مرّة. (الطحاوي: (۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء للصلوة مرة مرة وثلثا و ثلثا، ط: مكتبة حقانيه.

☆ جامع الترمذي : (۱۶/۱) أبواب الطهارة ، باب ماجاء في الوضوء مرّة مرّة ، ط: قديمي .

☆ مسند أحمد : (۲۹۳/۱) رقم الحديث : ۱۴۹ ، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، ط: مؤسسة الرسالة.

نہیں ہے، اور اسلاف سے دعا منقول ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔ (۱)

نوٹ: حدیث قوی یا ضعیف ہونے کا مدار نص پر نہیں بلکہ اجتہاد پر ہے اور اجتہاد میں اختلاف ہوسکتا ہے، اس لئے ایک حدیث کچھ محققین کی تحقیق کے مطابق ضعیف ہونے کے باوجود دوسرے محققین کی تحقیق کے مطابق قوی ہوسکتی ہے۔ (۲)

(۱) أمّا الدعاء على أعضاء الوضوء فلم يجئ فيه شيء عن النّبيّ صلى الله عليه وسلم، جاء عن السلف. (كتاب الأذكار: (ص: ۱۱۷) باب مايقول على وضوئه، ط: دار ابن كثير)

☆ أمّا الدعاء على أعضاء الوضوء فلم يجئ فيه شيء عن النّبي صلى الله عليه وسلم، وقال في الروضة لاأصل له. (اتحاف السادة: (۳۵۲/۲) كتاب اسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسّسة التاريخ العربي)

☆ عن علي من طرق ضعيفة جدًا أوردها المستغفري في الدعوات وابن عساكر في أماليه وفي اسناده من لايعرف. ورواه ابن حبان في الضعفاء وفيه عباد بن صهيب وهو متروك. وروى المستغفري من حديث البراء بن عازب وليس بطوله وإسناده واه. (تلخيص الحبير: (۱/ ۲۹۸،۲۹۷) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الكتب العلمية)

☆ انها ضعيفة ولم يثبت منها شئ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا من قوله ولا من فعله؛ طرقه كلها لا تخلوا عن متهم بوضع. ونسبة هذه الأدعية إلى السلف الصالح أولىٰ من نسبتها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۷٦) كتاب الطهارة، باب آداب الوضوء، ط: قديمي)

☆ (والدعاء الوارد عنده) أى عند كل عضو وقد رواه ابن حبان وغيره عنه عليه السلام من طرق، وقال محقق الشافعية الرملي فيعمل به فضائل الأعمال وإن أنكره النووي. (الدر المختار مع الرد: (۱/ ۱۲۷، ۱۲۸) كتاب الطهارة، ط: سعيد)

☆ وقد تعقبه صاحب المهمات فقال ليس كذلك بل روى من طرق. (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: (۳۵۲/۲) كتاب اسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسّسة التاريخ العربي)

(۲) ويجوز عند أهل الحديث وغيرهم التساهل في الأسانيد و رواية ما سوى الموضوع من الضعيف، والعمل به من غير بيان ضعفه في غير صفات الله تعالىٰ والأحكام كالحلال والحرام ومما لايتعلق له بالعقائد والأحكام. (تدريب الراوي: (ص: ۲۵۲) أنواع الحديث، النوع الثالث والعشرون: المقلوب، شروط العمل بالأحاديث الضعيفة، ط: قديمي) =

اعضاء وضو میں زخم ہے

وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے، اگران میں زخم ہو یا پھٹ گئے ہوں یا درد وغیرہ ہو تو اگر ایسی حالت میں ان اعضاء کو پانی سے دھونے سے تکلیف نہیں ہوتی ہے اور نقصان بھی نہیں ہوتا ہے تو دھونا فرض ہے، اور اگر تکلیف ہوتی ہے یا نقصان ہوتا ہے تو مسح کرے، اور اگر مسح کرنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے، یا نقصان ہوتا ہے تو مسح بھی نہ کرے اور اسی حالت میں نماز پڑھ لے۔ [1]

اعوذ باللہ وضو سے پہلے پڑھنا

وضو سے پہلے "اعوذ باللہ" پڑھنا سنت کے خلاف نہیں بلکہ افضل ہے۔ [2]

= رسائل لکھنوی : (۳/ ۱۰۳) الرسالة الخامسة : الأجوبة الفاضلة ، ط: إدارة القرآن.

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم : يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف مالم يكن موضوعا . (الأذكار للنووي : (ص: ٦٦) فصل في الأمر بالإخلاص وحسن النيات ، ط: دار ابن كثير ، بيروت)

(۱) في أعضائه شقاق غسله ان قدر والا مسحه والا تركه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۱۰۲) كتاب الطهارة ط: سعيد)

وفي مجموع النوازل اذا كان برجله شقاق فجعل فيه الشحم وغسل الرجلين ولم يصل الماء الى ما تحته ينظر ان كان يضره ايصال الماء الى ما تحته يجوز وان كان لا يضره لا يجوز . (المحيط البرهاني: (۱/ ۱۶۹) كتاب الطهارات، الفصل الأول ط: ادارة القرآن)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۵) كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول في فرائض الوضوء ط: رشيدية.

(۲) وقيل الافضل بسم الله الرحمن الرحيم بعد التعوذ وفي المجتبى يجمع بينهما. (رد المحتار: (۱/ ۱۰۹) كتاب الطهارة ط:سعيد)

وعن الوبرى يتعوذ ثم يبسمل وذكر الزاهدى انه ان جمع بين ما تقدم والبسملة فحسن وفي المحيط السنة مطلق الذكر كالحمدلله او لا اله الا الله. (البحر الرائق: (۱/ ۱۸) كتاب الطهارة ط: سعيد)

فتح القدير: (۱/ ۱۹) كتاب الطهارة ط: رشيديه.

التقاء ختانین

التقاء ختانین (مردعورت کی شرمگاہوں کے ملاپ) سے دونوں پر غسل واجب ہوجاتا ہے، بشرطیکہ سپاری فرج میں غائب ہوجائے۔ (١)

الٹالیٹ کرسونا

الٹالیٹ کرسونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) باقی نہیں رہتی، اوراگرایسی نیند ہوکہ اس سے قوت ماسکہ باقی رہتی ہے تو وضونہیں ٹوٹے گا۔ (٢)

الٹاہاتھ زمین پر مارا

اگرکسی نے تیمم کرتے وقت الٹاہاتھ زمین پر مارکر چہرے اور ہاتھوں پر مسح

(١) عن عائشة رضي الله عنها قالت: اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتسلنا. (سنن الترمذي: (١/٣٠) كتاب الطهارة، باب ماجاء اذا التقى الختان وجب الغسل ط: قديمي)

⇦ (و) عند (ايلاج حشفة) هي مافوق الختان (آدمي) احترازعن الجني يعني اذا لم تنزل.....(او) ايلاج (قدرها من مقطوعها) ولولم يبق منه قدرها.....(في احد سبيلي آدمي) حي (يجامع مثله) عليهما. (الدرالمختارمع الرد: (١/١٦١، ٦٢) كتاب الطهارة ط: سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية: (١/١٥) كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث ط: رشيدية.

⇦ البحرالرائق: (١/٥٨) كتاب الطهارة ط: سعيد.

(٢) وعن معاوية بن ابي سفيان ان النبي ﷺ قال: انما العينان وكاء السه فاذا نامت العين استطلق الوكاء، رواه الدارمي. (مشكاة المصابيح: (١/٣١) كتاب الطهارة، باب ما يوجب الوضوء، ط: قديمي)

⇦ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ: ان الوضوء على من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله، رواه الترمذي وابوداؤد. (ايضا)

⇦ (ونوم مضطجع و متورك) بيان للنواقض الحكمية بعد الحقيقية.....ويلحق به المستلقي على قفاه والنائم المستلقي على وجهه. (البحرالرائق: (١/٣٧) كتاب الطهارة ط: سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية: (١/١٢) كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس ط: رشيدية.

⇦ رد المحتار: (١/١٣١) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

کرلیا، تب بھی تیمم ہو جائے گا لیکن سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔ (١)

الگ الگ پانی لینا ہر مرتبہ کلی میں

"کلی میں ہر مرتبہ الگ الگ پانی لینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (١٤٠/٢)

اللہ خوش ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے وضو کرتا ہے (سنتوں کی رعایت کے ساتھ) اچھی طرح کامل وضو کرتا ہے، پھر نماز ہی کے واسطے مسجد آتا ہے، تو اس سے اللہ تعالیٰ اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح کوئی اپنے غائب کے آنے سے خوش ہوتا ہے۔ (٢)

---

(١) الحنفية قالوا: إذا كان المسح بيده فإنه يشترط ان يمسح بجميع يده او اكثرها والمفروض إنما هو المسح سواء كان باليد أو لما يقوم مقامها ...... ويكون المسح بضربتين او بما يقوم مقامها ركن من اركان التيمم، وإن لم يذكر الضرب في الآية الكريمة إلا أنه ذكر في الحديث قال: التيمم ضربتان: مسح جميع الوجه ولو بيد واحدة أو إصبع. (الفقه على المذاهب الأربعة: (١٦٦/١) مباحث التيمم، اركان التيمم، ...... ط: المكتبة الحقيقية)

ولكن الوجه الصحيح انّ المفروض هو المسح باليد فاكثر الأصابع يقوم مقام الكل فإذا استعمل في مسح الراس او الخف او التيمم ثلاثة أصابع كان كالماسح بجميع يده فيجوز، وإلّا فلا. (المبسوط للسرخسي: (٦٣/١) باب الوضوء والغسل، ط: دار المعرفة)

(٢) عن سعيد بن يسار أنه سمع ابا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لايتوضأ احدكم فيحسن وضوءه ويسبغه، ثم يأتي بالمسجد لايريد إلّا الصلاة فيه، إلّا تبشبش الله إليه كما يتبشبش أهل الغائب بطلعته. (صحيح ابن خزيمة: (٣٧٣/٢) رقم الحديث: ١٤٩١، كتاب الإمامة في الصلاة، باب ذكر فرح الرب تعالىٰ بمشي عبده إلى المسجد متوضئا، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

مسند احمد: (٣٢٧/١٣) رقم الحديث: ٨٠٦٥، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

كنز العمال: (٥٧٥/٧) رقم الحديث: ٢٠٣١٩، كتاب الصلاة، من قسم الأقوال، الباب الخامس: الفصل الأوّل في الترغيب فيها، ط: مؤسسة الرسالة.

''اللہ'' کا نام دوسری زبانوں میں تحریر ہو

اگر اللہ کا نام دوسری زبانوں میں تحریر ہو تو اس کی تعظیم کرنا بھی واجب ہے۔ (۱)

اللہ کے نام کی برکت

''بسم اللہ سے پورے جسم کی طہارت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۷)

''اللہ'' کے نام والا لاکٹ

''لاکٹ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۸۰)

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان

قیامت کے دن لاکھوں نبیوں کی امتیں ہوں گی، ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے وضو کے اعضاء وضو کرنے کی وجہ سے چمکدار اور روشن ہو جائیں گے، اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو پہچان لیں گے، وضو کرنے کی وجہ

(۱) من الأسماء التوقيفية علم، ومنها ألقاب وأوصاف و ترجمة اللفظ بمنزلته، فالأسماء العجمية ترجمة تلك الألقاب والأوصاف، ولذا انعقد الإجماع على إطلاقها. (امداد الفتاح: (۳/ ۵۱۳) مسائل شتى، ...... ، ط: دار العلوم كراچي)

(۲) قال الله تعالى: ﴿ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها﴾ ...... عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالى تسعة و تسعين اسمًا، مائة إلا واحدة من احصاها دخل الجنة. (التفسير المظهري: (۳/ ۳۳۶) سورة الأعراف، الآية: ۱۷۹، ط: حافظ كتب خانه)

(۳) هي معظمة في كل لغة مرجعها إلى ذات واحدة، فإن اسم الله لا يعرف العرب وغيره، وهو بلسان فارسي "خدا" وبلسان الحبشة "واق" وبلسان الفرنجي "كريطرد روا" بحث على ذلك في سائر الألسن، تجد ذلك الإسم الإلهي معظمًا في كل لسان من حيث لا يدل عليه. (المبواقيت والجواهر: (ص: ۷۸) ...، ط: مصر)

(۴) (امداد الاحكام، كتاب العلم، فصل في تعليم القرآن وتلاوته ومتعلقاته (۱/ ۲۴۳) ط: دار العلوم كراچي)

سے اعضاء کا روشن ہونا صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خصوصیت ہوگی، وضو اور طہارت کا حکم تو تمام امتوں کے لئے ہے لیکن وضو کے اعضاء کا روشن ہونا صرف اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی لمبائی ''ایلہ'' سے ''عدن'' تک ہے اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں سے زائد، اپنے حوض سے لوگوں ہٹاؤں گا جیسا کہ لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے ہٹایا جاتا ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول: اس دن آپ (اپنی امت کو) پہچان لیں گے، کہا ہاں، ایسے نشانات ہوں گے جو دوسری امتوں کے نہیں ہوں گے، وضو کے چمکتے ہوئے سفید نشانات کے ساتھ تم حوض پر آؤ گے۔ (۲)

---

(۱) قوله صلى الله عليه وسلم: "لكم سيما ليست لأحد من الأمم تردون عليّ غرًا محجلين من أثر الوضوء" أما السيما فهي العلامة..... وقد استدلّ جماعة من أهل العلم بهذا الحديث على أنّ الوضوء من خصائص هذه الأمة زادها الله تعالىٰ شرفًا وقال آخرون: ليس الوضوء مختصًا وإنّما الّذي اختصت به هذه الأمة الغرة والتحجيل واحتجوا بالحديث الآخر هذا وضوئي و وضوء الأنبياء قبلي. (شرح النووي على مسلم: (۱/ ۱۲۶) كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ط: قديمي)

(۲) قيل: إنّ الوضوء لم يكن في الأمم السابقة، وقيل كان ولكن الغرة والتحجيل من خصائص الأمة المرحومة، والمختار القول الثاني فإنّ التوضي في الأمم السابقة ثابت بلا ريب بالروايات المستفيضة. (عرف الشذي: (۱/ ۱۳۳) أبواب السفر، باب ماذكر من سيماء هذه الأمة من آثار السجود والطهور يوم القيامة، ط: سعيد)

(۳) مرقاة المفاتيح: (۱۰/ ۲۲۶) كتاب أحوال القيامة و بدء الخلق، باب الحوض والشفاعة، الفصل الأوّل، ط: دار الكتب العلمية.

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنّ حوضي أبعد من أيلة من عدن لهو أشد بياضًا من الثلج، وأحلى من العسل باللبن، ولآنيته أكثر من عدد النجوم وإنّي لأصد الناس عنه، كما يصد الرجل إبل النّاس عن حوضه، قالوا: يا رسول اللّٰه أتعرفنا يومئذٍ؟ قال: نعم، لكم سيما ليست لأحد من الأمم تردون عليّ غرا محجلين من أثر الوضوء. (الصحيح لمسلم: (۱/ ۱۲۶) كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ط: قديمي) =

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا امت کے جن لوگوں کو آپ نے نہیں دیکھا انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چمک کے نشانات سے، وضو کے نشانات سے کہ وہ مقام چمکدار ہوں گے۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہماری امت کو نشانات کے چمکنے سے پہچانا جائے گا، بس جو چاہے اس کے نشانات بڑھے ہوئے ہوں تو وہ ایسا کرے۔ (۲)

انتظار میں نماز کا ثواب

وضو کے ساتھ مسجد میں نماز کا انتظار کرنے سے جتنا وقت انتظار میں گزرتا ہے

= ⇦ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۸۷) كتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

⇦ كنز العمال: (۴۲۲/۱۴) رقم الحديث: ۳۹۱۴۲، كتاب القيامة، من قسم الأقوال، البعث والحشر، الحوض، ط: مؤسّسة الرسالة.

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله! كيف تعرف من لم تر من أمّتك، قال: غرًا أحسبه قال: محجلون من آثار الوضوء. (كشف الأستار: (۱۳۴/۱) رقم الحديث: ۲۵۴، كتاب الطهارة، باب مايجزئ من الماء للوضوء والغسل، ط: مؤسّسة الرسالة، بيروت)

⇦ مجمع الزوائد: (۲۲۵/۱) رقم الحديث: ۱۱۴۲، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

⇦ مسند أحمد: (۳۷۱/۶) رقم الحديث: ۳۸۲۰، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، ط: مؤسّسة الرسالة.

(۲) عن نعيم المجمر قال: رقيت مع أبي هريرة على ظهر المسجد، فتوضأ، فقال: إنّي سمعت النّبي صلى الله عنه وسلم يقول: إنّ أمّتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل. (الصحيح للبخاري: (۲۵/۱) كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء، ط: قديمي)

⇦ الصحيح لمسلم: (۱۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ط: قديمي.

⇦ مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے، اور نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (۱)

انجکشن

☆ وریدی انجکشن (INTERAYENDUS) یعنی وہ انجکشن جو رگ میں لگایا جاتا ہے اس سے وضوٹوٹ جائے گا کیونکہ سوئی رگ میں پہونچنے کا یقین اس وقت ہوتا ہے جب سرنج (SYRINGE) پچکاری میں خون آجائے، جب تک سرنج میں خون نہیں آتا اس وقت تک دوابدن میں داخل نہیں کی جاتی، اس لئے رگ میں انجکشن لگانے سے وضوٹوٹ جائے گا۔

☆ عام طور پر عضلاتی (MUSCULLAR) اور جلدی انجکشن (SUBQUITENIUS) میں خون نہیں نکلتا اس لئے اگر عضلاتی اور جلدی انجکشن میں خون نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون نکلے گا تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (۲)

(۱) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال: الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ قال اسحاق فی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلاۃ بعد الصلاۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط. (مسند احمد: (۳۰۳/۲) مسند ابی ھریرۃ، رقم الحدیث: ۸۰۰۸ ط: مؤسسۃ القرطبۃ، القاھرۃ)

☆ صحیح ابن حبان: (۳۱۳/۳) کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ذکر حط الخطایا ورفع الدرجات باسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم الحدیث: ۱۰۳۸، ط: مؤسسۃ الرسالۃ.

☆ المؤطا للامام مالک: (۱۶۱/۱) کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب انتظار الصلاۃ والمشی الیھا، رقم الحدیث: ۳۸۴، ط: داراحیاء التراث العربی، مصر.

(۲) (وینقضہ خروج) کل خارج (نجس) بالفتح ویکسر (منہ) ای من المتوضی الحی معتادا اولا من السبیلین اولا (الی مایطھر) بالبناء للمفعول ای یلحقہ حکم التطھیر ..... (وکذا ینقضہ علقۃ مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلھا القراد ان) کان (کبیرا) لانہ حینئذ (یخرج منہ دم مسفوح) سائل (والا) تکن العلقۃ والقراد کذلک (لا) ینقض. (الدرالمختار مع رد المحتار: (۱۳۹/۱ - ۱۴۴) کتاب الطھارۃ، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعید)

☆ البحرالرائق: (۲۹/۱) کتاب الطھارۃ، ط: سعید.

☆ الفتاوی الھندیۃ: (۱۰-۱۱/۱) کتاب الطھارۃ، الباب الاول، الفصل الخامس ط: رشیدیۃ.

☆ رگ میں لگائے جانے والے انجکشن میں خون نکل کر سرنج میں دوائی کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے، اور دواء ناپاک ہو جاتی ہے تو یہ علاج کے لئے جائز ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ انجکشن خارجی استعمال میں داخل ہے یہی وجہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور خارجی طور پر حرام چیز سے دواء کرنا جائز ہے۔ (۱)

☆ پہلے زمانے میں آلہ فصد انجکشن کی طرح ایک سینگی ہوتی تھی، آج کے جدید دور میں انجکشن اسی آلہ فصد کی بدلی ہوئی صورت ہے، اسی طرح جونک (خون چوسنے والے جانور) کے ذریعہ خون نکالا جاتا تھا اس کا بھی یہی حکم ہے، موجودہ دور میں ان سب کا ترقی یافتہ طریقہ حجامہ ہے۔ (۲)

انجکشن سے خون نکالا

انجکشن کے ذریعہ خون نکالنے سے اگر نکلا ہوا خون بہہ پڑنے کی مقدار ہو تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (۳)

انجکشن کے ذریعہ خون نکالنا

انجکشن کے ذریعہ بدن سے خون نکالنے سے وضوٹوٹ جائے گا، خواہ وہ خون نکلنے کے بعد بدن کے کسی حصہ پر لگے یا نہ لگے دونوں صورتوں میں وضوٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ خون اگر سرنج یا تھیلے میں نہ جاتا تو وہ یقیناً جسم پر بہہ جاتا، تھیلا اور سیرنج ہونا

(۱) الفارة لو ماتت في السمن ان كان جامدا..... وان كان مائعا لم يؤكل وينتفع به من غير جهة الاكل مثل الاستصباح ودبغ الجلد، هكذا في الخلاصة (الفتاوى الهندية: (۱/۴۵) كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، ط: رشيدية)

(۲) البحر الرائق: (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة، باب الانجاس ط: سعيد.

(۳) المبسوط للسرخسي: (۱/۲۲۴) ط: غفاريه.

(۴) انظر إلى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۱۰۱، ((وبقيه حوالہ))

ایک خارجی مانع ہے اس سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

انگلی شرم گاہ کے باہر کے حصہ پر لگائی

''شرم گاہ کے باہر کے حصہ پر انگلی لگائی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۸/۲)

انگلی شرم گاہ میں داخل کی

''شرم گاہ میں انگلی داخل کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۹/۲)

انگلی مقعد میں ڈالی

''مقعد میں انگلی ڈالی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

انگلیوں کو کشادہ نہیں رکھا

اگر تیمم کرتے وقت ہاتھوں کو زمین پر مارتے ہوئے انگلیوں کو کشادہ نہیں رکھا لیکن دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ان کے اندر خلال اور مسح کر لیا تب بھی تیمم صحیح ہو جائے گا۔ (۲)

---

(۱) أنظر إلى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ??????، ((وينقضه خروج))

فالاحسن مافي النهر عن بعض المتاخرين من ان المراد السيلان ولو بالقوة: أى فان دم الفصد ونحوه سائل الى مايلحقه حكم التطهير حكماً تامل. (رد المحتار: (۱۳۴/۱) كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد)

: القراد اذا مص عضو الإنسان فامتلأ دماان كان صغيراً لاينقض وضوءه كمالومصت الذباب أو البعوض، وان كان كبيراً ينقض وكذا العلقة اذا مصت عضو انسان حتى امتلأت من دمه انتقض وضوءه كذا في المحيط السرخسي. (الفتاوى الهندية: (۱۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، ط: رشيديه)

: خلاصة الفتاوى: (۱۷/۱) الفصل الثالث: نواقض الوضوء، ط: قديمي.

(۲) وسننه ثمانية..... وتفريج اصابعه وفي الرد: (قوله: وتفريج اصابعه) تعليلهم سنية التفريج بدخول الغبار اثناء اصابعه يفيد انه لو ضرب على حجر املس لا يفرج الا ان يقال العلة تراعى في الجنس. (ردالمحتار: (۲۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد) =

انگوٹھی

تیمم میں بھی تنگ انگوٹھی اور کنگن کو ہلالینا کافی ہے کیونکہ اس کے ہلانے ہی سے اس کے نیچے کی جگہ کا تیمم ہو جاتا ہے، اور فرض صرف مسح کرنا ہے، گرد وغبار دھول کا وہاں پہونچانا ضروری نہیں ہے۔ (۱)

اوڑھنی کے اوپر مسح کرنا

''عمامہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۶/۲)

اونٹ کا گوشت

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲)

= ☜ الفتاوى الهندية: (۳۰/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: رشيدية.

☜ البحر الرائق: (۱۳۶/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

☜ ويجب تخليل الاصابع ان لم يدخل بينها غبار، كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: (۲۶/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ط: رشيدية)

(۱) ولابد من نزع الخاتم والسوار، هكذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: (۲۶/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ط: رشيدية)

☜ الحلبي الكبير: (ص: ۶۳) فصل في التيمم ط: سهيل اكيڈمی.

☜ خلاصة الفتاوى: (۳۵/۱) جنس آخر في كيفية التيمم ط: امجد اكيڈمی.

(۲) عن جابر بن سمرة ان عمر بن الخطاب اكل من لحوم الابل ثم صلى ولم يتوضا. (مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب الصلاة في مراح الدواب، ولحوم الابل هل يتوضا، رقم الحديث ۱۵۹۸، (۸۰/۱)، المجلس العلمي)

☜ بيان الحكم وهو اكل ما مسته النار لا يوجب الوضوء وهو قول الثوري والاوزاعي وابي حنيفة ومالك واحمد واسحاق وابي ثور واهل الشام واهل الكوفة والحسن بن الحسن والليث بن سعد وابو عبيد وداؤد بن علي وابن جرير الطبري. (عمدة القارى: (۱۱۸/۳) كتاب الوضوء، باب من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق ط: رشيدية)

☜ سنن أبي داود: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب في ترك الوضوء مما مسّت النّار، ط: رحمانية

اونگھنا

اگر کوئی شخص اس طرح اونگھتا ہے کہ وہ اپنے پاس کی جانے والی بات چیت کا اکثر حصہ سمجھتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

ایڑی

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کر چکے تھے، مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا'' (ایڑیاں خشک رہنے والوں پر جہنم کا بڑا عذاب ہوگا اس لئے وضو کرتے وقت دوسرے اعضاء کی طرح پاؤں کو بھی اچھی طرح دھونا ضروری ہے ورنہ وضو صحیح نہیں ہوگا، اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی اور آخرت میں عذاب ہوگا اس لئے سردی کے زمانہ میں خاص طور پر اس کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے)۔ (۲)

---

(۱) النعاس لا ينقض الوضوء وهو قليل نوم لايشتبه عليه اكثر ما يقال ويجرى عنده. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل فى النوم ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار: (۱/۱۴۳) كتاب الطهارة، ط:سعيد.

☆ الفتاوى الهندية: (۱/۱۲) الباب الاول، الفصل الخامس ط:رشيدية.

(۲) عن عبد الله بن عمرو قال تخلف عنا النبى صلى الله عليه وسلم فى سفرة سافرناها فادركنا وقد ارهقتنا الصلاة ونحن نتوضا فجعلنا نمسح على ارجلنا فنادى باعلى صوته :ويل للاعقاب من النار مرتين او ثلاثا. (صحيح البخارى : (۱/۱۴) كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم ط: قديمى)

☆ الصحيح لمسلم: (۱/۱۲۴) كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما ط: قديمى.

☆ سنن ابى داود: (۱/۲۴) كتاب الطهارة، باب فى اسباغ الوضوء ط: رحمانية.

☆ اگر وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پر پانی نہیں پہونچا اور وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا تو وہاں صرف گیلا ہاتھ پھیرنا کافی نہیں ہے بلکہ پانی پہونچانا اور بہانا ضروری ہے۔ (۱)

ایڑیوں کو رگڑنا

وضو کے دوران پاؤں دھوتے وقت ایڑیوں کو رگڑ کے دھونا چاہیے، خاص طور پر سردی کے موسم میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو انگلیوں کا خلال فرماتے، ایڑیوں کو رگڑتے، اور فرماتے انگلیوں کا خلال کرو، اللہ تعالی ان کے درمیان جہنم کی آگ داخل نہیں کرے گا۔ (۲)

---

(۱) ولو بقيت على العضو لمعة لم يصبها الماء فصرف البلل الذي على ذلك العضو الى اللمعة جاز، كذا في الخلاصة. واذا حول بلة عضو الى عضو في الوضوء لايجوز وفي الغسل يجوز ان كانت البلة متقاطرة، كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵) كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول ، ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية: (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة، الفصل الاول في الوضوء ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

(۲) عن عائشة قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ويخلل بين اصابعه ويدلك عقبيه، ويقول: خللوا اصابعكم، لايخلل الله تعالىٰ بينها بالنّار ويل للأعقاب من النّار . (سنن الدار قطني: (۱/ ۱۶۶) رقم الحديث : ۳۱۷) كتاب الطهارة ، باب وجوب غسل القدمين والعقبين، ط: مؤسسة الرسالة بيروت)

☆ عن ابي ذر قال : اشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتوضأ ، فقال : ويل للعراقيب من النّار . فطفقت اغسلها غسلاً وادلكها دلكًا . (كنز العمال : (۹/ ۳۳۰) رقم الحديث : ۲۶۸۲۷ ، حرف الطاء ، كتاب الطهارة ، من قسم الأفعال ، باب الوضوء ، فرائض الوضوء ، ط: مؤسسة الرسالة)

☆ مصنف عبد الرزاق : (۱/ ۲۲) رقم الحديث : ۶۳) كتاب الطهارة ، باب غسل الرجلين ، ط: المكتب الإسلامي ، بيروت .

ایسی جگہ پر بند ہو جہاں پانی نہیں ہے

''بند ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۱/۱)

ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

''اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۲/۱)

ایک تیمم وضو اور غسل دونوں کے لئے کافی ہے

''وضو اور غسل کے لئے ایک تیمم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۱/۲)

ایک جگہ پر متعدد بار تیمم کرنا

ایک جگہ پر بار بار تیمم کرنا صحیح ہے۔(۱)

ایک ڈھیلہ پر متعدد بار تیمم کرنا

ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔(۲)

ایک ڈھیلہ کو دو مرتبہ استعمال کرنا

جس ڈھیلہ سے ایک مرتبہ استنجاء کرلیا ہے وہ ناپاک ہوگیا، اس کو دوبارہ استعمال کرنا منع ہے البتہ اگر اس کی دوسری جانب استعمال نہ کی ہو تو اس کو دوسری جانب سے استعمال کرنا درست ہے، اسی طرح اگر اس کو گھس دیا جائے تب استعمال

(۱) ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز لانه لم يصر مستعملا لان التيمم انما يتادى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الاناء بعد وضوء الاول. (البحر الرائق: (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد)

(۲) ردالمحتار: (۲۵۴/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم ، ط:سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث ، ط:رشيدية.

کرنا درست ہوگا۔ [1]

ایک ڈھیلے سے چند آدمیوں کا تیمم کرنا

ایک ڈھیلے سے چند آدمیوں کے لئے یکے بعد دیگرے تیمم کرنا درست ہے۔ [2]

ایک مقام سے چند آدمیوں کا تیمم کرنا

ایک مقام سے چند آدمیوں کے لئے یکے بعد دیگرے تیمم کرنا درست ہے۔ [3]

ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا

وضو ہونے کے باوجود ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا مستحب ہے، اس پر دس
نیکیاں ملتی ہیں، [4] اور ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا بھی جائز ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ایک وضو سے پانچ نمازیں

(۱) وكذا لا يستنجى بحجر استنجى به مرة هو أو غيره الا اذا كان حجرا له احرف له أن يستنجي كل مرة بطرف لم يستنج به فيجوز من غير كراهة، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

☆ رد المحتار: (۱/ ۳۳۹) كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

(۲، ۳) ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز لانه لم يصر مستعملا لان التيمم انما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الاناء بعد وضوء الاول. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۱۴۷) ط: سعيد)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/ ۲۵۳) ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث (۱/ ۳۱) ط: رشيدية.

(۴) عن أبي غطيف الهذلي: قال كنت عند عبد الله بن عمر فلما نودي بالظهر توضأ فصلى فلما نودي بالعصر توضأ فقلت له فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات. (سنن أبي داود: (۱/ ۲۰) كتاب الطهارة، باب الرجل يجدد الوضوء من غير حدث، ط: رحمانيه)

☆ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۹) كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء على طهارة، ط: قديمي

☆ سنن الترمذي: (۱/ ۱۹) أبواب الطهارة، باب الوضوء لكل صلاة، ط: قديمي.

پڑھی تھیں۔ (۱)

ایک ہاتھ سے مسح کرنا

معذوری کے وقت صرف ایک ہاتھ سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کر سکتا ہے۔ (۲)

ایک ہاتھ سے منہ دھونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو میں دونوں ہاتھوں سے چہرہ مبارک کو دھونا

---

(۱) عن سليمان بن بردة عن أبيه قال: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة خمس صلوات بوضوء واحد، ومسح على خفيه، فقال له عمر: صنعت شيئاً يا رسول الله لم تكن تصنعه، فقال: عمداً فعلته يا عمر. (شرح معاني الآثار: (۱/۳۵) كتاب الطهارة، باب الوضوء هل يجب لكل صلاة أم لا؟ ط: حقانيه)

د مشكاة المصابيح: (ص: ۳۰) كتاب الطهارة، باب مايوجب الوضوء، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

ۃ وفيه دليل على أن من قدر أن يصلي صلوات كثيرة بوضوء واحد لاتكره صلاته إلاّ أن يغلب عليه الأخبثان. (مرقاة المفاتيح: (۲/۳۱) كتاب الطهارة، باب مايوجب الوضوء، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

(۲) وليس في أعضاء الطهارة عضوان لا يستحب تقديم الأيمن منهما على الأيسر الا الأذنان ولو لم يكن له الا يد واحدة أو بإحدى يديه علة ولا يمكنه مسحهما معا يبدأ بالأذن اليمنى ثم باليسرى، كذا في الجوهرة النيرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث (۱/۸) ط: رشيدية)

: البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۲۸) ط: سعيد.

: رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۲۲) ط: سعيد.

: سوال: فقط داہنے ہاتھ سے بلا عذر وضو تمام کرے جائز ہے یا مکروہ؟
الجواب: اس کی کراہت کی نہ کوئی روایت نظر سے گزری نہ درایت اس کی موجب معلوم ہوتی ہے بلکہ بعضے اعضاء تو دونوں ہاتھوں سے دھل بھی نہیں سکتے، جیسے یدین الی المرفقین اور بعضے اعضاء میں تعسر ہے جیسے رجلین اور روایت بھی اکتفاء کے مجوز کی موید ہے۔ في الدر المختار في الآداب غسل رجليه بيساره في رد المحتار عن شرح الشيخ اسمعيل قال يفرغ الماء بيمينه على رجليه ويغسلهما بيساره. (امداد الفتاوی، كتاب الطهارة، (۱/۶۵-۶۶) ط: مكتبه دار العلوم)

ثابت ہے اس لئے بلا عذر ایک ہاتھ سے منہ دھونا سنت کے مطابق نہیں۔ (۱)

ایک ہاتھ سے وضو کرنا

بلا عذر صرف ایک ہاتھ سے وضو کرنا مکروہ نہیں ہے، بلکہ بعض اعضاء مثلاً ہاتھ کو کبھی تک دونوں ہاتھ سے دھو نہیں سکتے، خاص طور پر اگر گاؤں دیہات میں لوٹے سے وضو کرنے کا رواج ہے تو ایک ہاتھ سے لوٹا پکڑنے کی صورت میں دونوں ہاتھ سے دھونے میں مشکلات اور دشواری ہے۔ (۲)

ایک ہاتھ والا کانوں کا مسح کیسے کرے؟

''کانوں کا مسح ایک ساتھ کرنے پر قادر نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱۳۳/۲)

اینٹ

''پکی اینٹ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۱۸۰)

---

(۱) باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة عن ابن عباس انه توضأ فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا اضافها الى يده الاخرى فغسل بهما وجهه ...... ، ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ. (الجامع الصحيح للبخاری کتاب الطهارة باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة (۱/ ۲٦) ط: قديمی)

☆ السنن الكبرى: (۱/ ۸۸، ۸۹) کتاب الطهارة، باب غسل الوجه ، ط: إدارة تاليفات اشرفيه

☆ اعلاء السنن، کتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء وآدابه ومكروهاته ۱/ ۳۴۷ ط: مكتبة دار العلوم.

(۲) ومن الآداب ...... وغسل رجليه بيساره.

وفي الرد: يفرغ الماء بيمينه على رجليه و يغسلهما بيساره . (رد المحتار، کتاب الطهارة (۱/ ۱۳۰) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث (۱/ ۸) ط: رشيدية.

☆ الفتاوى التاتارخانية، کتاب الطهارة، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه (۱/ ۱۱۲-۱۱۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

﴿......ب......﴾

بارش

☆ اگر کوئی شخص بہتے ہوئے پانی یا بڑے حوض یا بارش میں اتنی دیر ٹھہرا رہے جتنا وقت غسل اور وضو کرنے میں لگتا ہے، اور اس کے دل میں غسل یا وضو کی نیت بھی تھی، تو اس کے غسل اور وضو کی سنتیں خود بخود ادا ہو جائیں گی۔

☆ جاری پانی اور بارش میں پانی کا بار بار بدن سے ہو کر گزرنا تین مرتبہ پانی بہانے کے قائم مقام ہو جائے گا۔

☆ ٹھہرے ہوئے اور رکے ہوئے پانی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے یا نہانے والے کے صرف حرکت کرنے سے یہ سنت ادا ہو جائے گی۔

علامہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پاک پانی میں تمام بدن کو تین مرتبہ ہلا دینا کافی ہے اگر چہ پاؤں ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل نہ ہو، اس وجہ سے کہ حرکت میں ہر دفعہ نیا پانی بدن سے ملے گا۔[1]

بازو تک پانی پہنچانا

"کہنیوں سے اوپر پانی پہنچانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۷/۲)

[1] قال النووي رحمه الله : ملحبنا ان دلک الأعضاء في الغسل وفي الوضوء سنة ليس بواجب فلو الماض الماء عليه فوصل به ولم يمسّه بيديه او انغمس في ماءٍ كثير او وقف تحت ميزاب او تحت المطر ناويًا فوصل شعره و بشره اجزاه وضوئه و غسله وبه قال العلماء كافةً إلّا مالكًا والمُزني فإنّهما شرطاه في صحّة الغسل والوضوء . (المجموع شرح المهذب للنووي : المتوفى : ٦٧٦ه)، (١٨٥/٢) باب صفة الغسل ، كتاب الطهارة ، ط: دار الفكر)

☆ و إذا اصاب الرجل المطر او وقع في نهر جار جاز وضوءه وغسله ايضًا ان اصاب الماء جميع بدنه وعليه المضمضة والاستنشاق ، كذا في السراجية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (٥/١) ط: رشيدية)

بال

وضو کرتے وقت چہرہ کے جن بالوں کا دھونا واجب ہے، تیمم میں ان کا مسح کرنا واجب ہے، اور وضو میں جن بالوں کو دھونا واجب نہیں ہے تیمم میں ان کا مسح کرنا واجب نہیں ہے، لہٰذا جو بال چہرے کے ساتھ ساتھ لگے ہوئے ہیں تیمم کے دوران ان پر مسح کرنا لازم ہے، اور داڑھی کے جو بال ٹھوڑی سے نیچے کی طرف لمبے لٹکے ہوئے ہیں تیمم میں ان کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔ (۱)

بال کاٹنا

☆ وضو کرنے کے بعد بال کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ وضو کرنے کے بعد سر کے بال، ڈاڑھی کے بال یا بھنویں کٹوائی جائیں، تو اس سے وضو یا سر کا مسح باطل نہ ہوگا یعنی اس جگہ کو دوبارہ دھونے یا مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) والصحیح وجوب غسلها بمعنى افتراضه　وهذا كله في الكثة اما الخفيفة التي ترى بشرتها فيجب ايصال الماء الى ما تحتها وهذا كله في غير المسترسل واما المسترسل فلا يجب غسله ولا مسحه لكن ذكر في منية المصلي انه سنة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/ ۱۶) ط: سعيد)

ﻫ ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/ ۱۰۰) ط: سعيد.

ت الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/ ۳) ط: رشيدية.

(۲) (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) لاغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/ ۱۰۱) ط: سعيد)

ﮦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۱/ ۹۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

ﮦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/ ۳) ط: رشيدية.

واضح رہے کہ ڈاڑھی کے بال ایک مشت سے کم کرنا اور بھویں کٹوانا جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ (۱)

بال منڈانا

☆ وضو کرنے کے بعد سر منڈانے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

☆ سر پر مسح کرنے کے بعد بال منڈانے سے وضو باطل نہیں ہوتا، سر پہ دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

بالوں پر تیل لگا ہوا ہو

اگر بالوں میں تیل لگا ہوا ہو اور پانی ڈھلک جائے تو وضو اور غسل ہو جائے

---

(۱) واما الاخذ من اللحية، وهي مادون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال، فلم يبحه احد، واخذ كلها فعل مجوس الاعاجم واليهود والهنود وبعض اجناس الافراج كما في الفتح. (درر الحكام شرح غرر الافكار (۱/ ۲۰۸) كتاب الصوم، باب موجب الافساد في الصوم ط: دار احياء الكتب العربية.

☆ الدر المختار مع رد المحتار (۲/ ۴۱۸) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، مطلب في الاخذ من اللحية، ط: سعيد.

☆ فتح القدير (۲/ ۲۷۰) كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ط: رشيدية.

☆ عن ابن عمر رضى الله عنهما: انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة. (الصحيح لمسلم: (۲/ ۲۰۴) كتاب اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، ط: قديمى)

☆ صحيح البخاري: (۲/ ۸۷۹) كتاب اللباس، باب الموصولة، ط: قديمى.

☆ ووصل الشعر بشعر الآدمى حرام سواء كان شعرها او شعر غيرها لقوله صلى الله عليه وسلم: لعن الله الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة، والواشرة والمستوشرة، والنامصة والمتنمصة. (الدر المختار مع رد المحتار: (۶/ ۳۷۲) كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد)

(۲) الفتاوى الهندية: (۵/ ۳۵۸) كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ط: رشيديه.

گی۔ (۱)

باوضو رہنا

☆ باوضو رہنے سے آدمی شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ (۲)

☆ ہر وقت باوضو رہنا کامل مومن کے علاوہ کسی اور سے نہیں ہوسکتا۔ (۳)

☆ باوضو مسجد میں نماز کا انتظار کرنے سے جتنا وقت انتظار میں گزرتا ہے، وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے، اور نماز کا ثواب ملتا ہے۔ (۴)

واذا ادهن رجله و توضا وامر الماء على رجله فلم يقبل الماء لمكان الدسومة جاز الوضوء. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۹۲/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۵/۱) ط: رشيدية

- رد المحتار، كتاب الطهارة (۹۸/۱) ط: سعيد

- وقال عمر رضي الله عنه ان الوضوء الصالح يطرد عنك الشيطان. (احياء علوم الدين، كتاب اسرار الطهارة، القسم الثاني، فضيلة الوضوء (۱۸۱/۱) ط: دار الحديث)

- ذكر ما يستفاد منه: فيه أن الذكر يطرد الشيطان و كذا الوضوء والصلاة. (عمدة القاري كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل، (۲۸۲/۷) ط: رشيدية)

- فتح الباري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس اذا لم يصل بالليل (۳۲/۳) ط: دار الكتب العلمية.

- التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد، باب العين، تابع حرف العين، تابع عبدالله بن ذكوان. حديث تاسع وأربعون لأبي الزناد (۳۵/۱۹) ط: مؤسسة القرطبة.

- عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استقيموا ولن تحصوا واعلموا ان خير اعمالكم الصلاة ولا يحافظ على الوضوء الا مؤمن، رواه مالك واحمد وابن ماجة والدارمي (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، الفصل الثاني (ص: ۳۹) قديمي)

- المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، رقم الحديث: ۴۴۷ (۲۲۰/۱) ط: دار الكتب العلمية

- صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، رقم الحديث: ۱۰۳۷ (۳۱۱/۳) ط: مؤسسة الرسالة

- حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا عبد الواحد قال: حدثنا اعمش قال: سمعت ابا صالح يقول: سمعت ابا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صلاة الرجل في الجماعة تضعف على صلاته في بيته وفي سوقه خمسا وعشرين ضعفا، وذالك انه اذا توضأ فاحسن الوضوء، ثم خرج الى المسجد لا يخرجه الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة، فاذا صلى لم تزل الملائكة تصلي عليه مادام في مصلاه: اللهم صل عليه"

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ہر وقت وضو سے رہنے کی طاقت رکھتے ہو تو ایسا کرو، [1] اور جس کو باوضو ہونے کی حالت میں موت آئے گی اس کو شہادت کا ثواب ملے گا۔ [2]

☆ باوضو حالت میں موت آنے کی صورت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام استقبال کے لئے آتے ہیں۔ [3]

= اللهم ارحمه، ولايزال احدكم في صلاة ما انتظر الصلاة. (صحيح البخارى، باب فضل صلاة الجماعة، رقم الحديث: ۶۴۷، (۱/۱۳۱) ط: دار طوق النجاة)

✧ صحيح ابن حبان ، كتاب الطهارة، باب الفضل الوضوء، ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات باسباغ الوضوء على المكاره ، رقم الحديث: ۱۰۳۸، (۳/۳۱۳) ط: مؤسسة الرسالة.

✧ المؤطا للامام مالک، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب انتظار الصلاة والمشي اليها، رقم الحديث: ۳۸۳، (۱/۱۶۱) ط: داراحياء التراث العربى، مصر.

(۱) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنّ أمّتي يدعون يوم القيامة غرًا محجلين عن آثار الوضوء ، فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل . (صحيح البخاري : (۱/۲۵) كتاب الوضوء ، باب فضل الوضوء والغر المحجلون ، ط: قديمى)

✧ مشكاة المصابيح : (ص: ۳۹) كتاب الطهارة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

✧ قوله : فمن استطاع منكم أن يطيل غرته ، يعني يديمها ، فالطول والدوام بمعنى متقارب أي من استطاع أن يواظب على الوضوء لكل صلاة ، فإنّه يطيل غرته أي يقوى نوره ، ويتضاعف بهاؤه، فكنى بالغرة عن نور الوجه يوم القيامة . (شرح صحيح البخاري لابن بطال : (۱/۲۲۲) كتاب الوضوء ، باب الوضوء والغر المحجلين من آثار الوضوء ، ط: مكتبة الرشد)

(۲) أخبرنا الباغندي ، حدثنا سليمان بن سلمة الخبائري حدثنا يونس بن عطاء بن عثمان بن سعيد بن زياد بن الحارث الصدائي حدثنا سلمة الليثي ، وشريك بن أبي نمر ، قالا : حدثنا أنس بن مالك رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من بات على طهارة ثم مات من ليلته مات شهيدًا . (عمل اليوم والليلة لابن السني : (۱/۵۶۵) رقم الحديث : ۷۲۳ ، باب فضل من بات طاهرًا ، ط: دار القبلة للثقافة الإسلامية)

✧ كنز العمال: (۱۵/۳۴۷) رقم الحديث: ۴۱۲۹۰، حرف الميم ، كتاب المعيشة والعادات، الباب الرابع في معايش متفرقة ، الفصل الأوّل في النوم و آدابه وأذكاته ، ط: مؤسسة الرسالة)

✧ فيض القدير : (۶/۱۱۸) رقم الحديث : ۸۵۴۵ ، حرف الميم ، ط: دار الكتب العلمية .

(۳) واخرج الطبراني عن ميمونة بنت سعد قالت: قلت: يارسول الله! أينام الجنب؟ قال: ما أحب أن ينام الجنب حتى يتوضا إنّي اخاف أن يتوفى فلايحضره جبريل. فدل هذه الحديث بمفهومه على أنّ =

باوضو رہنے پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقام

''بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۹/۱)

باوضو رہنے میں شہادت کا ثواب

''شہادت کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵٤/۲)

باوضو سونے سے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے

''شہادت کی موت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵٤/۲)

باوضو گھر سے مسجد جانے پر حج کا ثواب

گھر سے وضو کر کے مسجد جانے کا بہت بڑا ثواب ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی عادت ہے، اور ایسے لوگ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں، اور ایسے لوگوں کو اتنا ثواب ملتا ہے، جتنا حاجیوں کو احرام کی حالت میں ملتا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لئے مسجد کی طرف نکلتا ہے، اس کا ثواب اس حاجی کے مانند ہوتا ہے جو احرام کی حالت میں ہو۔ (۱)

= جبريل عليه الصلاة والسلام بحضر الموتى، وعلى أنّ الجنابة مانعة لحضوره دون الحدث الأصغر. (الفتاوى الحديثية لخاتمة الفقهاء والمحققين شيخ الإسلام احمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي المكي المصري: (ص: ۲۲۰) مطلب في أنّ جبريل يحضر الموتى، ط: قديمى كتب خانه)

(۱) عن أبي أمامة أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من خرج من بيته متطهرًا إلى صلوة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم. (سنن أبي داود: (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، ط: رحمانيه)

(۲) المعجم الكبير: (۸/ ۱۸۲) رقم الحديث: ۷۷۵۵) ما أسند أبو أمامة، القاسم بن عبد الرحمن، ط: مكتبه ابن تيمية.

(۳) السنن الكبرى للبيهقي: (۳/ ۸۹) رقم الحديث: ۴۹۶۳، جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها، باب ماجاء في فضل المشي إلى المسجد للصلوة، ط: دار الكتب العلمية.

باوضو مسجد جانے سے ہر قدم پر دس نیکیاں

''ہر قدم پر دس نیکیاں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰۰)

باوضو مسجد جانے کی فضیلت

وضو کر کے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کا بہت بڑا ثواب ہے، ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے، اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اس لئے دور سے مسجد میں آنے والے کو ثواب زیادہ ملے گا۔ [۱]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح (سنت و مستحبات کی رعایت کرتے ہوئے) وضو کرتا ہے، پھر نماز کے لئے (مسجد) جاتا ہے، تو اس کے لیے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں اس وجہ سے ہم چلنے میں چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں۔ [۲]

---

(۱) عن سعيد بن المسيب قال : حضر رجلاً من الأنصار الموت ، فقال : إني محدثكم حديثاً ما أحدثكموه إلاّ احتساباً ، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء ، ثم خرج إلى الصلاة لم يرفع قدمه اليمنى إلاّ كتب الله عزّ وجلّ له حسنة ولم يضع قدمه اليسرى إلاّ حط الله عزّ وجلّ سيئة فليقرب أحدكم أو ليبعد ...... الحديث . (سنن أبي داود : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، باب ماجاء في الهدى في المشي إلى الصلاة ، ط: رحمانيه)

☆ الترغيب في الفضائل: (۱/۲٦) رقم الحديث : ٦۰ ، باب فضل صلاة الجماعة والخطا إليها، ط: دار الكتب العلمية .

☆ كنز العمال : (۷/۲۹٦) رقم الحديث : ۱۸۹۵۵ ، حرف الصاد ، كتاب الصلاة ، الباب الأوّل ، الفصل الثاني : في فضائل الصلاة ، ط: مؤسسة الرسالة .

(۲) عن أبي الأحوص عن عبد الله قال : من سره أن يلقى الله عزّ وجلّ غداً مسلماً فليحافظ على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فإنّ الله قد شرع لنبيّكم صلى الله عليه وسلم =

باوضو نماز کے لئے جانے پر فرشتوں کی دعا

"فرشتوں کی دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۲/۲)

بائیں ہاتھ میں عذر ہے

اگر بائیں ہاتھ میں عذر ہے جیسے زخم وغیرہ، یا فالج ہونے کی وجہ سے بایاں ہاتھ کام نہ کرتا ہو تو مجبوری کی وجہ سے استنجاء کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا درست ہے۔ (۱)

بایاں ہاتھ زمین پر مارا

"الٹا ہاتھ زمین پر مارا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۶/۱)

= سنن الهدى، وإنهن من سنن الهدى، وإني لا أحسب منكم أحدا إلا له مسجد يصلي فيه في بيته، ولو صليتم في بيوتكم وتركتم مساجدكم لتركتم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم، وما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يمشي إلى الصلاة إلا كتب له بكل خطوة يخطوها حسنة ويرفع بها درجة ويكفر عنه بها خطيئة حتى أن كنا لنقارب بين الخطى..... الخ. (مسند أبي داود الطيالسي: (۲۲۷/۱) رقم الحديث: ۳۱۱، ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، ط: دار الهجر مصر)

⇐ سنن ابن ماجه: (ص: ۵٦) كتاب الطهارة، باب المشي إلى الصلوة، ط: قديمي.

⇐ المعجم الكبير: (۱۱٦/۹) رقم الحديث: ۸۵۹٦، خطبة ابن مسعود ومن كلامه، ط: مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۱) وفي فوائد أبي حفص الكبير أنه سئل عن رجل شلت يده اليسرى ولا يقدر أن يستنجي بها كيف يستنجي بها؟ قال: يستنجي بيمينه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه (۱۰۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

⇐ وإن كان باليسرى عذر يمنع الاستنجاء بها جاز أن يستنجي بيمينه من غير كراهة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۵۰/۱) ط: رشيدية)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۲۳۳/۱) ط: سعيد.

بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا

''سکھانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۵/۱)

بچا ہوا پانی پینے کا راز

''وضو کا بچا ہوا پانی پینے کا راز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۲/۲)

بچہ نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا

اگر کوئی بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اس کے ہاتھ پر نجاست (ناپاکی) لگی ہوئی تھی تو پانی ناپاک ہوجائے گا، لیکن چھوٹے بچوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اس لئے جب تک کوئی اور پانی دستیاب ہو اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے۔[1]

بچھو

''مچھر'' عنوان تحت دیکھیں۔(۱۹۰/۲)

بخار کا اندیشہ

اگر کسی آدمی کو ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے سے سردی لگ کر بخار ہونے کا اندیشہ ہے اور گرم پانی سے بخار ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، لیکن اس کو اور اس کی بیوی کو اکثر و بیشتر پانی گرم کرنے میں تکلیف ہوتی ہے تو بھی تیمم کرنا درست نہیں ہوگا بلکہ

---

[1] اذا ادخل الصبی یدہ فی کوز ماء او رجلہ فان علم ان یدہ طاهرة بیقین یجوز التوضؤ بہ وان کان لا یعلم انها طاهرة او نجسة فالمستحب ان یتوضا بغیرہ ومع هذا لو توضا اجزاہ، کذا فی المحیط. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثانی (۲۵/۱) ط: رشیدیة)

[2] ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی دلالة المفهوم (۱۱۲/۱) ط: سعید.

[3] المبسوط للسرخسی، کتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل (۲۱۳/۱) ط: المکتبة الغفاریة.

پانی گرم کر کے وضو کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

بخار میں تیمم کرنا

اگر بخار ایسا ہے کہ پانی سے وضو یا غسل کرنے کی صورت میں نقصان ہونے کا، اور مرض میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا درست ہوگا۔ (۲)

بدخوابی سے محفوظ

''سوتے وقت وضو کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۹/۱)

بدعتی وضو کے لئے پانی دے تو

بدعتی وضو کے لئے پانی دے یا اس کا انتظام کرے تو اس سے وضو کرنا درست ہے اور وضو کرنے والوں کی نماز میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ویجوز التیمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان یقتله البرد او یمرضه هذا اذا کان خارج المصر اجماعا فان کان فی المصر فکذا عند ابی حنیفة خلافا لهما والخلاف فیما اذا لم یجد ما یدخل به الحمام فان وجد لم یجز اجماعا وفیما اذا لم یقدر علی تسخین الماء فان قدر لم یجز، هکذا فی السراج الوهاج (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول (۲۸/۱) ط: رشیدیة)

الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان من یجوز له التیمم ومن لا یجوز (۲۳۳/۱) ط: إدارة القرآن والعلوم والعلوم الاسلامیة.

رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم (۲۳۳/۱) ط: سعید.

(۲) ولو کان یجد الماء الا انه مریض یخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطا برؤه یتیمم (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول (۲۸/۱) ط: رشیدیة)

الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان من یجوز له التیمم ومن لا یجوز (۲۲۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم والعلوم الاسلامیة

رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم (۲۳۲/۱-۲۳۳) ط: سعید.

(۳) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودیة والعیون والآبار والبحار) لقوله تعالی (وانزلنا من السماء ماء طهورا) ولقوله علیه السلام الماء طهور لا ینجسه شیئ الا ما غیر لونه او طعمه او ریحه ولقوله علیه السلام فی البحر هو الطهور ماؤه والحل میتته ومطلق الاسم ینطلق علی هذه المیاه (الهدایة مع فتح القدیر،

بدن سے خالص پانی نکلے

اگر بدن کے کسی حصہ سے خالص پانی نکل آئے اور وہ خون یا پیپ سے مخلوط نہ ہوتو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

بدن سے کھیلنا

پاخانہ پیشاب کرتے وقت اپنے بدن سے نہیں کھیلنا چاہیے۔ (۲)

كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز (۱/ ۲۱- ۲۰) ط: رشيدية
البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲٦) ط: سعيد.
ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه (۱/ ۱۷۹) ط: سعيد.
فتاوىٰ دار العلوم: (۱/ ۱۳۸) كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، فصل اول، ط: مكتبه امداديه ملتان.

(۱) ولو دخل الماء اذن رجل في الاغتسال ومكث ثم خرج من انفه لا وضوء عليه، كذا في المحيط. وفي النصاب: وهو الاصح كذا في التاتارخانية، الا اذا صار قيحا فحينئذ ينقض، كذا في المضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۰) ط: رشيدية)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر (۱/ ۱۲۷) ط: ادارة القرآن والعلوم والعلوم الاسلامية.

وفي مجموع النوازل: جرح ليس فيه شيئ من الدم والقيح والصديد دخل صاحبه الحمام او الحوض فدخل الماء الجرح فعصر الرجل الجرح وخرج منه الماء وسال لا ينقض الوضوء. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر (۱/ ۱۲۵) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

وعن الحسن ان ماء النفطة لا ينقض قال الحلواني وفيه توسعة لمن به جرب او جدري، كذا في المعراج ...... وفيه نظر بل الظاهر اذا كان الخارج قيحا او صديدا ينقض سواء كان مع وجع او بدونه لانهما لا يخرجان الا عن علة نعم هذا التفصيل حسن فيما اذا كان الخارج ماء ليس غير. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۲) ط: سعيد)

تبيين الحقائق مع حاشية الشلبي، كتاب الطهارة (۱/ ۳۸) ط: سعيد

ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب في حكم كي الحمصة (۱/ ۱۳۹) ط: سعيد

(۲) ولا يعبث بيده. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

ردالمحتار كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء (۱/ ۳۴۳) ط: سعيد.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

بدن کے کسی حصے کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

☆بدن کے کسی بھی حصے کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ چھونے والا اور جس کو چھوا گیا ہے دونوں ننگے ہوں، چنانچہ اگر کوئی شخص وضو کر کے اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی پلنگ یا بیڈ وغیرہ پر لیٹ گیا اور وہ دونوں ننگے تھے، اور ایک کا وجود دوسرے سے لگ گیا، تو دونوں میں سے کسی کا وضو نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ دو باتیں پیش نہ آئی ہوں، ایک یہ کہ مذی وغیرہ خارج نہ ہوئی ہو دوسرے یہ کہ شرمگاہیں آپس میں نہ لگی ہوں، ایسی صورت میں اگر مرد کو ایستادگی ہوئی اور دونوں کے درمیان بدن کی حرارت کے احساس سے مانع ہونے والی کوئی چیز حائل نہیں تھی تو مرد کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور اس حالت میں محض شرمگاہوں کے آپس میں چھونے سے عورت کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔[1]

---

(۱) (ومباشرة فاحشة) بتماس الفرجين ولو بين المرأتين والرجلين مع الانتشار (للجانبين) المباشر والمباشر ولو بلا بلل على المعتمد.

وفي الرد: (قوله: بتماس الفرجين) اى من غير حائل من جهة القبل او الدبر، شرح المنية.--- (قوله: مع الانتشار) هذا في حق نقض وضوئه لا وضوئها فانه لا يشترط في نقضه انتشار آلة الرجل، قنية. وفي الشرنبلالية: زاد الكمال في تفسيرها المعانقة وتبعه صاحب البرهان فقال وهي ان يتجردا معا معانقين متماسي الفرجين (قوله: للجانبين) فينتقض وضوء المرأة .... (قوله: على المعتمد) وهو قولهما لانها لا تخلو عن خروج مذى غالبا وهو كالمتحقق في مقام وجوب الاحتياط اقامة للسبب الظاهر مقام الامر الباطن وقال محمد: لاتنقض مالم يظهر شئ وصححه في الحقائق .... في شرح الشيخ اسماعيل عن شرح البرجندى واكثر الكتب متظافرة على ان الصحيح المفتى به قول محمد وعدم ذكر صاحب الهداية لها في النواقض يشعر باختياره (ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۴۷-۱۴۶) ط: سعيد)

(۲) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/۱۳) ط: رشيدية.

(۳) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر (۱/۱۴۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

برتن

ہر قسم کے برتن میں بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے، خواہ وہ پتھر کے ہوں یا دھات کے یا موجودہ زمانے میں پلاسٹک، اسٹیل یا شیشے کے یا کسی اور چیز کے بنے ہوئے برتن ہوں سب میں پانی بھر کر وضو کرنا جائز ہے۔ [1]

برتن میں پیشاب پاخانہ کر کے پانی میں ڈالنا

برتن میں پاخانہ، پیشاب کر کے پانی میں ڈالنا، یا ایسی جگہ پاخانہ، پیشاب کرنا جہاں سے وہ بہہ کر پانی میں چلا جائے مکروہ ہے، البتہ گندی نالی یا گٹر لائن میں ڈالنا مکروہ نہیں ہے۔ [2]

برتن میں پیشاب کرنا

حدیث شریف میں ہے کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لکڑی کا ایک

---

(۱) بیان استنباط الأحکام ...... الثالث : فیه أنّ الأواني کلها، سواء کانت من الخشب أو من جواهر الأرض طاهرة، فلا کراهة في استعمالها، وذکر أبو عبید في کتاب الطهور عن ابن سیرین : کانت الخلفاء یتوضأون في الطشت، وعن الحسن رأیت عثمان یصب علیه من إبریق یعني نحاسًا. قال أبو عبید : وعلی هذا أمر النّاس في الرخصة والتوسعة في الوضوء في آنیة النحاس وأشباهه من الجواهر. (عمدة القاري : (۳/۸۹) کتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ط: دار إحیاء التراث العربي)

☆ إتحاف السادة المتقین بشرح إحیاء علوم الدین : (۲/۳۷۲) کتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، کیفیة الوضوء، ط: مؤسسة التاریخ العربي، بیروت)

☆ شرح ابن ماجه لمغلطائي : (۱/۳۹۲) کتاب الطهارة، باب الوضوء في الصفر، ط: مکتبه نزار مصطفی الباز.

(۲) وکذا إذا بال في إناء ثم صبه في الماء أو بقرب النهر فجری إلیه فکله مذموم قبیح منهی عنه. (رد المحتار، کتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء (۱/۳۴۲) ط: سعید)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۵۰) ط: رشیدیه

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة باب الأنجاس (۱/۲۳۳) ط: سعید

پیالہ تھا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے نیچے رکھا رہتا تھا، اس میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کیا کرتے تھے“

یعنی سردی کے موسم میں یا کسی اور وجہ سے رات کو اٹھ کر باہر نکلنا چوں کہ پریشانی کا باعث ہوتا تھا، اس لئے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کے اس پیالہ میں پیشاب کیا کرتے تھے جو اسی کام کے لئے آپ کے پلنگ کے نیچے رکھا رہتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل دراصل امت کو یہ بتانے کے لئے تھا کہ اگر سردی کے موسم میں یا کسی اور پریشانی کی صورت میں یا ہسپتال میں ایسا کرلیا جائے تو آسانی ہوگی اور راحت مل جائے گی۔ (۱)

حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بے حد شفیق و مہربان تھے۔ (۲) چنانچہ دینی احکام و مسائل میں جتنی بھی آسانی اور راحت ہو سکتی تھی اس کا

---

(۱) عن حکیمة بنت امیمة بنت رقیقة عن امها انها قالت کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل. (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم یضعه عنده (۱/۵) ط: رحمانیه)

☆ السنن الکبری للبیهقی، کتاب الطهارة، باب البول فی الطست وغیر ذلک، رقم الحدیث ۳۸۵، (۱/۹۹) ط: مکتبة دار الباز، مکة المکرمة.

☆ المستدرک للصحیحین، کتاب الطهارة، رقم الحدیث: ۵۹۳، (۱/۱۶۷) ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

☆ مظاهر حق جدید، (۱/۳۱۲) ط: دار الاشاعت.

☆ قال الله تعالی: ﴿لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم﴾. [سورة التوبة: ۱۲۸]

☆ وقال ایضًا: ﴿وما ارسلنک إلاّ رحمةً للعلمین﴾. [سورة الأنبیاء: ۱۰۷]

(۲) قال الله تعالی: ﴿لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رء وف رحیم﴾. [سورة التوبة: ۱۲۸]

☆ وقال ایضًا: ﴿وما ارسلنک إلاّ رحمةً للعلمین﴾. [سورة الأنبیاء: ۱۰۷]

آپ ضرور فرمادیتے تھے۔ [۱]

واضح رہے کہ شہر میں چونکہ باتھ روم گھر کے اندر ہوتا ہے اس لئے وہاں برتن میں پیشاب کرنے کی ضرورت ہی نہیں البتہ گاؤں دیہات میں اس کی ضرورت ہوتی ہے کبھی سردی ہوتی ہے، کبھی تاریک رات ہوتی ہے، کبھی موذی جانوروں کا ڈر ہوتا ہے وغیرہ وہاں کے لئے یہ حکم ہے۔

اسی طرح ہسپتال میں بھی مریضوں کے لئے برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے۔

برش سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی

دانتوں کی صفائی کے لئے برش استعمال کرنا جائز ہے لیکن اس سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ مسواک کے بہت سارے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ دانتوں کی صفائی ہے، لیکن مسواک کا استعمال صرف دانتوں کی صفائی کے لئے نہیں بلکہ اس میں سب سے اہم اور بنیادی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع ہے، اور ''برش'' میں وہ خصوصیات اور صفات نہیں پائی جاتیں جو مسواک میں موجود ہوتی ہیں اس لئے ''برش'' کرنے سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ [۲]

---

[۱] عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا وابا موسى الى اليمن فقال: يسّرا ولا تعسّرا و بشّرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا. (الصحيح البخاري: (۱/ ۴۲۶) كتاب الجهاد، باب مايكره من التنازع، ط: قديمى)

مصنف عبد الرزاق: (۳/ ۳۵۶) رقم الحديث: ۵۹۵۹.

[۲] ثم المستحب ان يكون من شجرة مرة لزيادة ازالة تغير الفم قالوا: ويستاک بکل عود الا الرمان والقصب. وافضله الاراک ثم الزيتون، و ان يكون طوله شبرا فى غلظ الخنصر. (كبيرى، شرائط الصلاة، باب آداب الوضوء، فى بيان فضيلة السواک (ص: ۲۹) ط: مكتبه نعمانيه)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۱/ ۱۰۷) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. =

برف کا ٹکرا لے کر سر پر مسح کیا

اگر مسح کی غرض سے برف کا ٹکرا لے کر سر پر پھیرا تو مسح ہو جائے گا۔ (۱)

برہنہ

''ننگا ہونا'' اور'' ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنا'' عنوانات کے تحت دیکھیں

بڑھاپے کی وجہ سے تیمم کرنا

اگر کسی آدمی کو ضعف، بیماری، یا بڑھاپے کی وجہ سے پانی سے ضرر ہو یا ضرر(۱)

= ☆ (قوله والسواک) بالكسر بمعنى العود الذى يستاك به (رد المحتار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء (۱۱۳/۱) ط:سعيد)

☆ وفى النهر: ويستاک بكل عود الا الرمان والقصب وافضله الاراک ثم الزيتون. (رد المحتار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء (۱۱۵/۱) ط:سعيد)

☆ ولا يقوم الأصبع مقام الخشبة فإن لم توجد الخشبة فحينئذ يقوم الأصبع من يمينه مقام الخشبة...... والعلک يقوم مقامه للمرأة. (الفتاوى الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه)

☆ ويستحب أن يكون السواک عودًا لينًا ينقى الفم ولا يجرحه ولا يضره ولا يتفتت كالإدراک والعرجون ولا يستاک بعود الرمان ولا الآس ولا الأعواد الزكية...... وإن استاک باصبعه أو خرقة فقد قيل: لا يصيب السنة، لأنّ الشرع لم يرد به ولا يحصل الإنقاء به حصوله بالعود والصحيح أنّه يصيبه بقدر ما يحصل من الإنقاء ولا يترک القليل من السنة للعجز عن كثيرها. والله أعلم. (المغني لابن قدامة: (۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب السواک وسنة الوضوء، مسألة السواک بعد الزوال للصائم، ط: مكتبة القاهرة)

☆ الشرح الكبير على متن المقنع: (۱۰۲/۱) كتاب الطهارة، باب السواک وسنة الوضوء، ط: دار الكتاب العربي.

(۱) ومن مسح راسه بالثلج اجزاه مطلقا ولم يفصلوا بين بلل قاطر أو غير قاطر. كذا في الفتاوى البرهانية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الأول (۶/۱) ط:رشيديه)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۹۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۶۰) كتاب الطهارة، فصل في: احكام الوضوء، ط: قديمي.

خوف ہو یعنی وضو یا غسل کرنے سے اس کا مرض بڑھ جائے گا یا پھیل جائے گا یا سردی کی وجہ سے ہلاک یا بیمار ہو جائے گا تو تیمم کرنا جائز ہوگا۔

اور اگر پانی سے وضو یا غسل کرنے کی صورت میں مرض بڑھنے یا پھیل جانے یا بیمار ہونے کا اندیشہ نہ ہو، تو صرف ٹھنڈا پانی بُرا یا گراں معلوم ہونے یا اس سے تکلیف ہونے کی وجہ سے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

بڑے حوض

"بارش" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۱/۱)

بسم اللہ پڑھنا وضو کے شروع میں

"وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۷/۲)

بسم اللہ سے پورے جسم کی طہارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول (۲۸/۱) ط: رشيدية)

(۲) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز (۲۴۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

(۳) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم (۲۳۳-۲۳۴/۱) ط: سعيد.

(۱) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه هذا اذا كان خارج المصر اجماعا فان كان في المصر فكذا عند ابي حنيفة خلافا لهما والخلاف فيما اذا لم يجد ما يدخل به الحمام فان وجد لم يجز اجماعا وفيما اذا لم يقدر على تسخين الماء فان قدر لم يجز، هكذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول (۲۸/۱) ط: رشيدية)

(۲) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز (۲۴۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم والعلوم الاسلامية.

(۳) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم (۲۳۳/۱) ط: سعيد.

فرمایا: جو وضو کرے اور اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) اس کا پورا جسم پاک ہوجاتا ہے، اور جس نے وضو کیا اور بسم اللہ نہیں پڑھا اس کے صرف وضو کے اعضاء ہی پاک ہوتے ہیں۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس نے وضو کیا اور بسم اللہ پڑھا اس کا پورا جسم پاک ہوا، اور جس نے وضو کیا اور بسم اللہ نہیں پڑھا اس کا صرف وضو کا مقام پاک ہوا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نام کی برکت سے پورا جسم سر سے پاؤں تک پاک ہوجاتا ہے، غیر مسلموں کے پاس یہ نعمت کہاں ہے؟[1]

بسم اللہ کہنا بھول گیا

اگر وضو کی ابتداء میں "بسم اللہ" کہنا بھول گیا، تو درمیان میں کہنے سے سنت ادا نہیں ہوگی، کیونکہ پورا وضو ایک عمل ہے، البتہ کھانا ایک عمل نہیں، اس کا ہر لقمہ اور ہر گھونٹ الگ الگ عمل ہے، اس لئے کھانے کے درمیان میں "بسم اللہ" کہنے سے سنت ادا ہوجائے گی۔

---

(۱): عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ وذكر اسم الله تطهر جسده كله، ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يتطهر إلاّ موضع الوضوء.

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فذكر اسم الله على وضوئه كان طهورًا لجسده قال: ومن توضأ ولم يذكر اسم الله على وضوئه كان طهورًا لأعضائه. (سنن الدار قطني: (۱/۱۲۳، ۱۲۵) رقم الحديث: ۲۳۲، ۲۳۳، كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة بيروت)

☜ السنن الكبرى للبيهقي: (۱/۷۳، ۷۴) رقم الحديث: ۱۹۹، ۲۰۰، كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

☜ كنز العمال: (۹/۲۸۲) رقم الحديث: ۲۶۰۲۲، ۲۶۰۲۳، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثاني: في الوضوء، الفصل الأوّل، الفرع الأوّل في وجوب الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

تاہم وضو کے دوران بھی جب بھی یاد آئے "بسم اللہ" پڑھ لینی چاہیے۔[۱]

بسم اللہ ہر عضو کے دھوتے وقت پڑھے

"ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۹۹/۲)

بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت بلال کو بلوایا اور فرمایا کہ کیا بات ہے کہ تم جنت میں مجھ سے آگے تھے، میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا، تو میں نے اپنے آگے تمہاری لکڑی کی جوتی کی آواز کو سنا، اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میرا وضوٹوٹا ہو اور میں نے وضو نہ کیا ہو اور وضو کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو (یعنی ہمیشہ باوضو رہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے تم نے یہ مرتبہ پایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ باوضو رہنا اور ہر دفعہ وضو کرنے کے بعد پابندی سے دو رکعت تحیۃ الوضو کی نماز پڑھنے کی عادت بنانا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔[۲]

---

(۱) ومنها التسمية، وتعتبر عند ابتداء الوضوء حتى لو نسيها ثم ذكر بعد غسل البعض وسمى لا يكون مقيما للسنة بخلاف الاكل ونحوه، هكذا في التبيين، فان نسيها في اول الطهارة اتى بها متى ذكرها قبل الفراغ حتى لا يخلو الوضوء عنها، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث (۶/۱) ط:رشيدية)

ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱۰۹/۱) ط:سعيد.

حلبي كبير، شرائط الصلاة،الشرط الاول سنن الوضوء (ص: ۲۰) ط:مكتبه نعمانيه.

(۲) عن عبد الله بن بريدة قال: سمعت ابي بريدة يقول: اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالاً، فقال: يا بلال بم سبقتني إلى الجنة؟ ما دخلت الجنة قط إلّا سمعت خشخشتك امامي، اني دخلت البارحة الجنة سمعت خشخشتك..... قال (ابي بلال) ما احدثت إلّا توضأت وصليت ركعتين. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بهذا. (مسند احمد: (۱۰۱/۳۸) رقم الحديث: ۲۲۹۹۶، تتمه مسند الأنصار، حديث بريدة الأسلمي، ط: مؤسسة الرسالة) =

بلغم

☆ بلغم نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ منہ بھر کر بھی نکلے تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ اگر بلغم، کھانے یا پت یا ایسی چیز کے ساتھ نکلے جو قے میں نکلی ہو، اور وہ پاک ہو، تو اس صورت میں اگر بلغم زیادہ ہو اور وہ چیز کم ہو، اور اس قدر ہو جس سے منہ بھر نہ سکے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر بلغم اور دوسری چیز برابر ہے مگر دونوں میں سے کوئی اس قدر نہ ہو جس سے منہ بھر سکے تب بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اگر قے میں بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سابقہ وضو باقی رہے گا۔[1]

بلغم کی قے

بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[2]

بناء عید کی نماز میں کرنا

وضو کر کے عید یا جنازہ کی نماز شروع کرنے کے بعد درمیان میں وضو ٹوٹ گیا تو اگر وضو کر کے آنے کی صورت میں عید یا جنازہ کی نماز فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو تیمم کر کے بناء کر سکتا ہے، یعنی امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو سکتا ہے، اور تیمم کر کے

= : صحیح ابن خزیمة : (۲۱۳/۲) رقم الحدیث : ۱۲۰۹، جماع أبواب صلاة التطوع، باب فضل صلاة التطوع في عقب كل وضوء يتوضأ المحدث، ط: المكتب الإسلامي بيروت.

: الترغيب والترهيب : (۶۹/۱) رقم الحديث : ۳۵۶، كتاب الطهارة، الترغيب في الركعتين بعد الوضوء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

[1] (لا) ينقضه قيء من (بلغم) على المعتمد (اصلا) الا المخلوط بطعام فيعتبر الغالب ولو استويا فكل على حدة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء (۱۳۸/۱) ط: سعيد)

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱۱/۱) ط: رشيدية.

[2] : الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر في مسائل القيء وما يتصل به (۱۲۹-۱۳۰/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

بنا کرنے والا امام ہو یا مقتدی دونوں کا حکم ایک ہے، کیونکہ تیمم جائز ہونے کا مدار اس پر ہے کہ ایسی نماز فوت ہونے کا ڈر ہو جس کی قضا نہیں ہے۔ (۱)

بند ہو

جو شخص کسی ایسی جگہ پر بند ہو جہاں پر پانی نہیں ہے، اور نماز کا وقت نکلنے والا ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں وضو کر کے دوبارہ پڑھے۔ (۲)

بواسیر

☆ بعض دفعہ بواسیر کی پھنسی سے مواد نکلنے کے بعد دانہ کی طرح ہو جاتا ہے، اور اس کے اندر رطوبت ہوتی ہے مگر بہتی نہیں ہے، البتہ اٹھتے بیٹھتے کپڑے کو لگتی ہے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوگا، کیونکہ جو رطوبت زخم سے

(۱) التیمم لصلاة العید...... ولو احدث احدهما بعد الشروع فیها بالتیمم تیمم وبنی بلا خلاف وکذلک بعد الشروع بالوضوء ان خاف ذهاب الوقت بالاجماع وان لم یخف ذهابه فان کان یرجو ادراک الامام قبل الفراغ لا یباح له التیمم بالاجماع وان لم یرج ادراکه قبل الفراغ تیمم وبنی عند ابی حنیفة رحمه الله خلافا لهما هکذا فی النهایة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث (۱/ ۳۱) ط: رشیدیة)

وکذا فی الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان ما یتیمم عنه (۱/ ۲۲۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

وکذا فی رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم (۱/ ۲۴۲-۲۴۱) ط: سعید.

(۲) المحبوس فی السجن یصلی بالتیمم ویعید بالوضوء لان العجز انما تحقق بصنع العباد وصنع العباد لایؤثر فی اسقاط حق الله تعالی، ولو حبس فی السفر یتیمم و یصلی ولا یعید لانه انضم عذر السفر الی العجز الحقیقی والغالب فی السفر عدم الماء فتحقق العدم من کل وجه، کذا فی محیط السرخسی. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۸) ط: رشیدیة)

وکذا فی الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان ما یتیمم عنه (۱/ ۲۴۲) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

وکذا فی رد المحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم (۱/ ۲۵۳) ط: سعید.

باہر نہ بہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا، فقہاء کرام کے یہاں قاعدہ کلیہ ہے "مالیس بحدث لیس بنجس" جو حدث نہیں ہے یعنی جس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے وہ ناپاک بھی نہیں ہے۔

☆ اگر کسی بواسیر والے کے بواسیر کے مستے مقعد سے باہر نکل آئے، تو اگر اس نے اپنے ہاتھ سے انہیں اندر کر دیا تب تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر وہ خود اندر چلے گئے ہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر نجاست ظاہر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر بواسیر والے یا کسی عام آدمی کے پاخانہ کے مقام سے کانچ نکل آئی، اور خود بخود نکل کر اندر چلی گئی اور نجاست ظاہر نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ سے اندر کریں گے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆ مزید "قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) ما یخرج من بدن الانسان اذا لم یکن حدثا لا یکون نجسا کالقیئ القلیل والدم اذا لم یسل، کذافی التبیین. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/ ۱۲-۱۱) ط: رشیدیة)

(۲) رد المحتار، کتاب الطهارة (۱/ ۱۴۰) ط:سعید.

(۳) وعن الحسن ان ماء النفطة لا ینقض قال الحلوانی وفیه توسعة لمن به جرب او جدری، کذا فی المعراج...... وفیه نظر بل الظاهر اذا کان الخارج قیحا او صدیدا ینقض سواء کان مع وجع او بدونه لانهما لا یخرجان الا عن علة نعم هذا التفصیل حسن فیما اذا کان الخارج ماء لیس غیر. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/ ۳۲) ط:سعید)

(۴) تبیین الحقائق مع حاشیة الشلبی، کتاب الطهارة (۱/ ۳۸) ط:سعید.

(۵) ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی حکم کی الحمصة (۱/ ۱۳۹) ط:سعید.

(۶) اذا خرج دبره ان عالجه بیده او بخرقة حتی ادخله تنتقض طهارته لانه یلتزق بیده شیئ من النجاسة، وذکر الشیخ الامام شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالی ان بنفس خروج الدبر ینتقض وضوءه. (الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی بیان ما یوجب الوضوء، (۱/ ۱۲٦) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۷) الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/ ۱۰) ط:رشیدیة.

(۸) رد المحتار، کتاب الطهارة (۱/ ۱۳٦) ط:سعید.

بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے

"دیر تک نہ بیٹھے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۱/۱)

بواسیر کے مریض کے وضو کا حکم

اگر بواسیر کے مریض کا مرض اتنا شدید ہے کہ ہر وقت ریح (گیس) یا خون وغیرہ نکلتا ہی رہتا ہے، تو ایسا مریض معذور کے حکم میں ہے، وہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرے گا، اور اس وضو سے وقت کے اندر جتنی نمازیں پڑھنا چاہے گا پڑھ سکے گا۔

اور اگر ریح یا خون ہمیشہ نہیں نکلتا ہے بلکہ وقفہ وقفہ سے نکلتا ہے تو یہ معذور کے حکم میں نہیں ہوگا اور بواسیر کی وجہ سے نکلنے والی ریح اور خون دونوں ناقض وضو ہوں گی۔ (۱)

بوسہ

اگر وضو کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے مذی خارج نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر مذی خارج ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

---

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لا یمکنه امساکه (او استطلاق بطن او انفلات ریح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لا یجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث، ولو حکما...... (حکمه الوضوء) ... (لکل فرض) اللام للوقت (ثم یصلی) به (فیه فرضا ونفلا) ... (فاذا خرج الوقت بطل). (الدر المختار مع الرد، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور (۱/۳۰۶-۳۰۵) ط: سعید)

= تبیین الحقائق، کتاب الطهارة، باب الحیض (۱/۱۸۰) ط: سعید.

= البنایة شرح الهدایة، کتاب الطهارة، باب الحیض (۱/۶۷۲) ط: رشیدیة.

(۲) عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قبل بعض نسائه ثم خرج الی الصلاة ولم یتوضأ، قال قلت: من هی الا انت؟ قال فضحکت. (سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب ما ترک الوضوء من القبلة (۱/۲۵) ط: قدیمی) =

بہتا ہوا پانی

''بارش'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۱)

بھڑ

''مچھر'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۹۰)

بھنوؤں کے قریب تک پیشانی کے بال ہیں

''پیشانی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۹)

بھنویں

بھنویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جن سے جلد چھپی ہوئی ہے، باقی بال جو جلد کے آگے بڑھ گئے ہیں ان کا دھونا واجب

= : سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب الوضوء من القبلة رقم الحديث: ٥٠٢ (ص: ٣٨) ط: قديمي

: سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من القبلة رقم الحديث: ١٧٠ (٣٩/١) ط: قديمي

: مس الرجل المرأة والمرأة الرجل لا ينقض الوضوء، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (١٣/١) ط: رشيدية)

: الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر من هذا الفصل (١٤٣/١) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

: تبيين الحقائق، كتاب الطهارة (٥٨/١) ط: سعيد.

: المذي ينقض الوضوء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (١٠/١) ط: رشيدية)

: تبيين الحقائق، كتاب الطهارة (٧٢/١) ط: سعيد.

البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة، فصل في الغسل (٢٨٨/١) ط: رشيدية.

نہیں۔ (۱)

بھنویں کٹوادیں

وضو کرنے کے بعد بھنویں کٹوادی جائیں، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، دوبارہ اس جگہ کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوکر بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: "اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ" اے اللہ میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں۔

تشریح: بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد بخشش اور معافی چاہنے کی دو وجہیں ہیں: ایک تو یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ہر وقت اللہ کا ذکر رہتا تھا، قضاء حاجت کرنے جیسی حاجت کے علاوہ اور کسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) (ليجب غسل المياقي..... لاغسل باطن العينين) والانف و الفم واصول شعر الحاجبين واللحية والشارب.

وفي الرد: (قوله: واصول شعر الحاجبين) يحمل هذا على ما اذا كانا كثيفين اما اذا بدت البشرة فيجب كما ياتي له قريبا عن البرهان وكذا يقال في اللحية والشارب. (ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۹۸-۹۷) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/۳) ط: رشيدية.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۱/۸۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

(۲) (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق راسه ولحيته كما لا يعاد) لاغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل. (الدر مع الرد: (۱/۱۰۱) كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول (۱/۹۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول (۱/۳) ط: رشيدية.

اللہ کے ذکر کو موقوف نہیں رکھتے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں اللہ کا ذکر قضاء ہو جانے کو بھی اتنی اہمیت دیتے تھے کہ وہاں سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی چاہتے تھے۔

دوسری وجہ یہ کہ انسان کا پاخانہ سے فراغت پانا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہوتا ہے، آدمی جو کچھ بھی کھاتا ہے، اور اپنے پیٹ میں اتارتا ہے وہ ہضم ہو جائے، پھر خون، کیلشیم، آئرن وغیرہ کی صورت میں اس کا جو ہر جسمانی قوت وطاقت کا سبب بن جائے، اور فضلہ یعنی زہریلا مواد آسانی کے ساتھ باہر نکل آئے یہ اللہ کی عظیم نعمت ہے ورنہ ڈاکٹروں کے پاس جانا، ہسپتال میں داخل ہونا اور ان زہریلے مواد کو خارج کرنے کے لئے علاج کرنا پڑتا، اور بھاری رقم خرچ کرنی پڑتی تو کتنی بڑی پریشانی ہوتی، اور کتنی زیادہ تکلیف ہوتی۔

اگر کوئی اس پر غور وفکر کرے تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا شکر ادا نہیں ہوسکتا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی چاہتے تھے کہ پروردگار آپ نے جس کرم ونعمت سے نوازا اور یہ کام آسانی سے کروادیا تو اس کا شکر ادا نہیں ہوسکتا، اس کو معاف فرمادیجئے۔ (۱)

(۱) عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: غفرانك. (سنن الترمذی، كتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء (۱/۷) ط: قديمی)

⇐ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء (۱/۶) ط: قديمی.

⇐ مسند احمد، باقی مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضی الله عنها برقم الحديث ۲۵۲۶۱، (۶/۱۵۵) ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة.

⇐ فان قلت ما الحكمة في قوله: غفرانك اذا خرج من الخلاء؟ قلت: قد ذكروا فيه وجوها واحسنها انه انما يستغفر من تركه ذكر الله تعالى مدة مكثه في الخلاء ويقرب منه ما قيل لشكر النعمة التي انعم عليه بها اذ اطعمه وهضمه فحق على من خرج سالما مما استعاذه ان يؤدي شكر النعمة في اعاذته واجابة سؤاله وان يستغفر الله تعالى خوفا ان لا يؤدي شكر تلك النعم (عمدة القاری، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء (۲/۱۵۳) ط: رشيدية) =

بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے

بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت پہلے سیدھا پاؤں باہر نکالے، اور باہر نکل کر یہ دعا پڑھے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ.

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ". (۱)

بیت الخلاء شیاطین کے اڈے ہیں

"شیاطین کے اڈے" عنوان کے تحت دیکھیں۔

بیت الخلاء کی ٹینکی کا پانی

بیت الخلاء کی ٹینکی کا پانی پاک ہوتا ہے، اس سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے۔ (۲)

بیت الخلاء کی دعا

"شیاطین کے اڈے" عنوان کے تحت دیکھیں۔

= تحفة الاحوذی، کتاب الطهارة، باب ما یقول عند الخلاء (۱/۵۵) ط: قدیمی.
مظاهر حق جدید، (۱/۳۱۱) ط: دار الاشاعت.

(۱) عن انس بن مالک قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی. (سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، رقم الحدیث: ۳۰۱، (ص: ۲۶) ط: قدیمی.
وانظر ایضاً، الحاشیة السابقة.

(۲) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودیة والعیون والآبار والبحار) لقوله تعالی وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله علیه السلام: الماء طهور لا ینجسه شیء الا ما غیر لونه او طعمه او ریحه وقوله علیه السلام فی البحر هو الطهور ماؤه والحل میتته ومطلق الاسم ینطلق علی هذه المیاه. (الهدایة مع فتح القدیر، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء وما لایجوز (۱/۲۱-۲۰) ط: رشیدیة)
البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۶۶) ط: سعید
رد المحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه (۱/۱۷۹) ط: سعید

بیت الخلاء کے لوٹے

بیت الخلاء کے لوٹے اگر پاک ہیں تو ان میں پانی بھر کر طہارت حاصل کرنا اور وضو کرنا جائز ہے، اگر اتفاق سے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے ان کو تین مرتبہ دھو لیں پھر ان میں پانی بھر کر طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ (۱)

بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے اور اندر جا کر یاد آئے تو اگر باہر آکر دعا پڑھ کر دوبارہ بیت الخلاء جاسکتا ہے تو باہر نکل کر دعا پڑھ کر دوبارہ داخل ہو، اور اگر حالت ایسی ہے کہ باہر آنا مشکل ہے تو اندر زبان سے دعا نہ پڑھے بلکہ دل دل میں دعا پڑھ لے۔ (۲)

---

(۱) (ولا بأس بالتوضؤ من جب يوضع كوزه فى نواحى الدار مالم يعلم انه قذر) لانه عمل الناس ويلحقهم الحرج فى النزوع عن هذه العادة والاصل فيه الطهارة فيتمسك به ما لم يعلم بالنجاسة، وفى الحديث ان النبى صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع استسقى العباس رضى الله تعالى عنه فقال الا نأتيك بالماء من بعض البيوت فان الناس يدخلون ايديهم فى ماء السقاية فقال النبى صلى الله عليه وسلم : نحن منهم. (المبسوط للسرخسى، كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل (۱/ ۲۱۳) ط:المكتبة الغفارية)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث،الفصل الثانى (۱/ ۲۵) ط:رشيدية.

(۲) (وسننه...... والبداءة بالتسمية قولا ...... قبل الاستنجاء وبعده) الا حال انكشاف وفى محل نجاسة فيسمى بقلبه ولو نسيها فسمى فى خلاله لاتحصل السنة بل المندوب

(قوله:الا حال انكشاف الخ) الظاهر ان المراد ان يسمى قبل رفع ثيابه ان كان فى غير المكان المعد لقضاء الحاجة والا فقبل دخوله فلو نسى فيهما سمى بقلبه ولا يحرك لسانه تعظيما لاسم الله تعالى. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء (۱/ ۱۰۹) ط:سعيد)

☆ حاشية الطحطاوى على الدر، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فى الاستنجاء ۱/ ۶۷ ط: رشيدية.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الثالث (۱/ ۵۰) ط:رشيدية.

بیٹھ کر وضو کرنا افضل ہے

وضو بیٹھ کر کرنا افضل ہے کیونکہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے۔ [1]

بیٹھنے اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

جس شخص کا بیٹھنے اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور رکوع اور سجدہ بھی نہیں کر سکتا ہے، تو ایسا مریض کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے، چت لیٹ کر نماز نہ پڑھے۔ [2]

بیٹھنے کا طریقہ

جب استنجے کے لئے بیٹھنے کے قریب ہو تب کپڑے وغیرہ کھولے، کھڑے کھڑے نہ کھولے، اور دونوں پاؤں کشادہ کر کے بیٹھے اور بائیں جانب پر جھک کر بیٹھے، اور پیشاب و پاخانہ سے فارغ ہو کر جب اس جگہ سے ہٹ جائے تو دعا

---

(۱) (والجلوس فی مکان مرتفع) تحرزاعن الماء المستعمل وعبارة الکمال: وحفظ ثيابه من القاطر، وهي اشمل. (الدر المختار مع الرد، کتاب الطهارة، آداب الوضوء، (۱۲۷/۱) ط: سعید)

☆ حلبی کبیر، شرائط الصلاة، الشرط الاول، باب فی آداب الوضوء، (ص: ۲۸) ط: مکتبہ نعمانیہ.

☆ الفتاوی الهندية، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث (۹/۱) ط: رشیدیة.

(۲) (قوله: وقد يتحتم القعود الخ) ای یلزمه الإيماء قاعدا لخلیفته عن القيام الذی عجز عنه حکما إلا لوقام لزم فوت الطهارة او الستر او القراءة او الصوم بلا خلف حتى لو لم يقدر على الايماء قاعدا کما کان بحال لو صلی قاعدا یسیل بوله او جرحه ولو صلی مستلقیا لایسیل منه شیء فانه یصلی قائما برکوع و سجود کما نص علیه فی المنية، قال شارحها لان الصلاة بالاستلقاء لاتجوز بلاعذر کالصلاة مع الحدث فیترجح ما فیه الاتیان بالارکان وعن محمد انه یصلی مضطجعا ولا اعادة فی شیء مما تقدم اجماعا. (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القیام (۳۳۵/۱) ط: سعید)

☆ الفتاوی الهندية، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر (۱۳۸/۱) ط: رشیدیة.

☆ الفتاوی التاتارخانية، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والثلاثون، (۱۳۱/۲) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

پڑھے۔ (۱)

بیٹھنے کی جگہ نہیں

اگر بیٹھ کر وضو کرنے کی جگہ نہیں ہے تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن چھینٹوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (۲)

بیڑی

☆ اگر وضو کرنے کے بعد بیڑی پینے سے نشہ نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ نماز پڑھنے سے پہلے منہ کی صفائی کر لینی چاہئے تا کہ بدبو کی وجہ سے نماز مکروہ نہ ہو۔

☆ اگر وضو کرنے کے بعد بیڑی پینے سے اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادھر ادھر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

(۱) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اراد حاجة لایرفع ثوبه حتی یدنو من الارض. (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب کیف التکشف عند الحاجة (۱/۱۴) ط:رحمانیه)

☆ ولایکشف قبل ان یدنو الی القعود ثم یوسع بین رجلیه ویمیل علی رجله الیسری (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۱/۳۴۵) ط:سعید)

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط:سعید.

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۵۰) ط:رشیدیة.

(۲) عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه قال: بتُّ عند خالتي ميمونة ليلة فقام النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم من الليل فلما كان في بعض الليل قام رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءً خفيفًا— الحديث. (صحيح البخاري: (۱/۲۵) كتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء، ط: قديمي)

☆ وفيه أيضًا: (۱/۳۰) كتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، ط: قديمي.

☆ ومن آدابه...... استقبال القبلة، وذلك أعضائه...... والجلوس في مكان مرتفع تحرزًا عن الماء المستعمل، وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من التقاطر، وهي أشمل. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۱۲۳، ۱۲۷) كتاب الطهارة، مطلب: في مباحث الاستعانة في الوضوء بالغير، ط: سعيد)

(۳) ومنها الاغماء والجنون والغشی والسکر ...... وحد السکر فی هذا الباب ان لایعرف الرجل من المرأة عند بعض المشایخ وهو اختیار الصدر الشهید والصحیح ما نقل عن شمس الائمة الحلوانی انه اذا دخل فی بعض مشیه تحرک، کذا فی الذخیرة۔

بیسن

"کھڑے ہو کر وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۲/۲)

بیسن میں وضو کرنا

موجودہ دور میں منہ ہاتھ دھونے کے لئے بیسن لگائے جاتے ہیں، جن میں کھڑے ہو کر منہ ہاتھ دھویا جاتا ہے، ان میں وضو کرنا جائز ہے لیکن ادب کے خلاف ہے۔ (۱)

بے عقل

بے عقل پر وضو واجب نہیں ہے، اگر وہ وضو کرے گا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، چنانچہ اگر کسی فاتر العقل (جس کی عقل میں خرابی آگئی ہو) نے وضو کرلیا، پھر اس کے تھوڑی دیر بعد اس مرض سے نجات مل گئی تو اس وضو سے نماز درست نہیں ہوگی۔ (۲)

= (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱۲/۱) ط:رشيدية)
= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني نوع آخر في النوم والغشي والجنون، (۱/ ۱۳۸) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.
= ردالمحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۳۳) ط:سعيد.

(۱) (والجلوس في مكان مرتفع) تحرزا عن الماء المستعمل وعبارة الكمال: وحفظ ثيابه من التقاطر، وهي اشمل. (الدرالمختار مع الرد، كتاب الطهارة، آداب الوضوء، (۱/۱۲۷) ط: سعيد)
= حلبي كبير، شرائط الصلاة، الشرط الاول، باب في آداب الوضوء، (ص: ۲۸) ط: مكتبه نعمانيه.
= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثالث (۱/۹) ط:رشيدية.

(۲) وأما شروط وجوبه وصحته معا فمنها العقل. فلايجب الوضوء على مجنون (الحنفية قالوا: الجنون والصرع ونحوهما مما ذكر من نواقض الوضوء، فهي تنافي صحة الوضوء ...... وإن توضأ واحد من هؤلاء فإن وضوءه لايصح، بحيث لو توضأ المعتوه ثم بعد لحظة برئ من مرضه هذا فإنه لاتصح صلاته بهذا الوضوء، ومثله المجنون. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۵۵) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، شروط الوضوء، ط: مكتبة الحقيقة) =

بیمار ہوجانے کے وہم پر تیمم کرنا

"وہم ہو تو تیمم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸۷/۲)

بیماری کی وجہ سے وضو میں کلی نہ کرنا

"کلی وضو میں نہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۴۱/۲)

بینائی میں اضافہ

مسواک بینائی کو تیز کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور اس سے بینائی روشن ہوجاتی ہے۔ [1]

حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مسواک بینائی کو تیز کرتا ہے اور منہ کی صفائی کا باعث ہے۔ [2]

= الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳۳۹/۱) الباب الأوّل : الطهارات، الفصل الرابع : الوضوء وما يتبعه، المطلب الثالث: شروط الوضوء ، ط: دار الفكر .

شرط الوجوب العقل . (قوله : العقل) فلاتجب على مجنون ولا على كافر . (الدر مع الرد: (۸٦/۱) كتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التامّ ، ط: سعيد)

(۱) وعن ابن عباس أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : السواك مطهرة للفم ، مرضاة للرب و مجلاة للبصر . (مجمع الزوائد : (۲۲۰/۱) رقم الحديث : ۱۱۱۵ ، كتاب الطهارة، باب في السواك ، ط: مكتبة القدسي ، القاهرة)

كنز العمال : (۳۱۰/۹) رقم الحديث : ۲٦۱۵۷ ، حرف الطاء ، كتاب الطهارة من قسم الأقوال ، الباب الثاني : الفصل الثاني : في آداب الوضوء ، السوك ، ط: مؤسسة الرسالة .

المعجم الأوسط: (۲۷۸/۷) رقم الحديث : ۷۴۹٦ ، باب الميم ، من اسمه : محمد ، ط: دار الحرمين القاهرة.

(۲) عن الشعبي قال: السواك مطهرة للفم جلاء للعينين . (مصنف ابن ابي شيبة : (۱۵٦/۱) رقم الحديث : ۱۷۹٦ ، كتاب الطهارة ، ما ذكر في السواك ، ط: مكتبة الرشد ، الرياض)

بے نمازی سے وضو کے لئے پانی لینا

☆ بے نمازی سے پانی لے کر وضو کرنا درست ہے، اور وضو کرنے والوں کی نمازوں میں کچھ نقصان نہیں ہوگا، بے نمازی وضو کے لئے پانی دے تو اس سے وضو کرنا درست ہے۔ (۱)

بے وضو

بے وضو مرد اور عورت کے لئے قرآن کریم کی طرح تورات اور تمام آسمانی کتابوں کو ہاتھ لگانا ممنوع ہے۔ (۲)

بے وضو قرآن پڑھانا

"قرآن بے وضو پڑھانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۶/۲)

(۱) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شئ الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء وما لايجوز (۱/ ۶۱-۶۰) ط: رشيدية)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۶) ط: سعيد.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۱۷۹) ط: سعيد.

(۲) قوله: (ومسه) اى مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية. قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغى ولايجوز مس التوراة والإنجيل والزبور وكتب التفسير اهـ وبه علم انه لايجوز مس القرآن المنسوخ تلاوة وإن لم يسمّ قرآنا متعبدا بتلاوته خلافا لما بحثه الرملى فان التوراة ونحوها مما نسخ تلاوته وحكمه معا، فافهم. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۷۳) ط: سعيد)

وايضا فيه: (۱/ ۲۹۳) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو افتى مفت بشئ من هذا الأقوال في مواضع الضرورة ..... الخ ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۴۳) كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

بے وضو قرآن پڑھنا

☆اگر کسی حافظ پر غسل فرض نہیں ہے، اور وہ وضو نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر یاد سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے ثواب ملے گا۔
اور اگر کوئی حافظ یا غیر حافظ اس طرح یاد سے قرآن مجید تلاوت کر کے میت کو ثواب پہنچانا چاہے تو پہنچا سکتا ہے، میت کو ثواب ملے گا۔[1]

بے وضو قرآن لکھنا

"وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۰)

بیوی کے علاوہ کوئی اور استنجاء کرائے

"استنجاء خود نہیں کر سکتا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۹)

بے ہوش

بے ہوش کو ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔[2]

---

(۱) المحدث لا يمس المصحف...... ولا بأس بأن يقرأ القرآن. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني بيان احكام المحدث (۱/۱۴۷) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)
(۲) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض (۱/۲۹۳) ط: سعيد.
(۳) كبيرى: (ص: ۶۰) فروع: ان أجنبت المرأة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
(۴) ومن المندوب على ما ذكره بعض المشايخ رحمهم الله ...... والمجنون اذا افاق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث (۱/۱۶) ط: رشيدية)
(۵) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات (۱/۱۶۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.
(۶) رد المحتار، كتاب الطهارة (۱/۱۷۰) ط: سعيد.

بے ہوشی

☆ اگر وضو کرنے کے بعد بے ہوشی طاری ہوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، ہوش میں آنے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

☆ بے ہوشی خواہ تھوڑی دیر ہی رہی ہو، وضو ٹوٹ جائے گا۔ [1]

---

(۱) ومنها الاغماء والجنون والغشی والسکر ،الاغماء ینقض الوضوء قلیله وکثیره وکذا الجنون والغشی. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس (۱/۱۲) ط رشیدیة)

ⱴ الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة،الفصل الثانی،نوع آخر فی النوم والغشی والجنون: (۱/ ۱۳۸) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

ⱴ ردالمحتار، کتاب الطهارة (۱/۱۴۳) ط:سعید.

(پ)

پاجامہ میں پیشاب نکل جائے

☆ اگر پاجامہ یا لنگی میں پیشاب نکل جائے اور پاجامہ تر ہو جائے، پھر پاجامہ کی وہ تری بدن کو لگ جائے، تو اگر وہ درہم کی مقدار سے زیادہ جگہ میں لگی ہے، تو بدن کا دھونا ضروری ہے، اگر بدن کو دھوئے بغیر دوسرے کپڑے بدل کر نماز پڑھی ہے تو وہ نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆ اگر کپڑے میں ناپاکی کی مقدار ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ہے، تو کپڑے کو دھو کر پاک کر کے نماز پڑھے ورنہ اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

پاخانہ برتن میں بھر کر پانی میں ڈالنا

''برتن میں پیشاب پاخانہ کر کے پانی میں ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) الفصل الثاني في الاعيان النجسة وهي نوعان الاول المغلظة وعفي منها قدر الدرهم -- والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير المثقال وبالمساحة في غيرها وهو قدر عرض الكف. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع (۱/ ۴۵) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، النوع الثاني، (۱/ ۲۹۷) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/ ۳۱۸-۳۱۶) ط: سعيد.

☆ تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب . (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۸) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، ط: رشيديه)

☆ حلبي كبير : (ص: ۱۷۷) شروط الصلاة ، الشرط الثاني ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆ الهداية : (۱/ ۶۸) كتاب الطهارات ، باب الأنجاس وتطهيرها ، ط: رحمانيه.

پاخانہ پیشاب قبر پر کرنا

''قبر پر پاخانہ پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۱/۲)

پاخانہ پیشاب کرتے وقت تھوکنا

''تھوکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۱۹/۱)

پاخانہ پیشاب کرتے وقت دعا کب پڑھے

''پیشاب پاخانہ کرتے وقت دعا کب پڑھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پاخانہ پیشاب کرتے وقت ناک صاف کرنا

''ناک صاف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲٦٨/۲)

پاخانہ ٹھہرے ہوئے پانی میں کرنا

''ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پاخانہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے کرنا

''قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۵/۲)

پاخانہ کرتے وقت ان چیزوں سے بچے

''پیشاب کے وقت ان چیزوں سے بچنا چاہئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پاخانہ کرتے وقت بات کرنا

پاخانہ کرتے وقت بات کرنا مکروہ ہے۔[1]

[1] : ولا یتکلم (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۱/۵۰) ط: رشیدیة)
[2] البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس (۱/۲۳۳) ط:سعید.
[3] ردالمحتار کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، (۱/۳۳۵) ط:سعید.

پاخانہ کرتے وقت بولنا

"رفع حاجت کے وقت بولنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۸/۱)

پاخانہ کرتے وقت کلمہ یا آیت پڑھنا

پاخانہ کرتے وقت زبان سے کلمہ یا کوئی آیت یا حدیث پڑھنی مکروہ ہے۔ (۱)

پاخانہ کرتے وقت وضو کرنا

پاخانہ کرتے وقت وضو کرے تو وضو نہیں ہوگا۔ (۲)

پاخانہ کرتے ہوئے ذکر کرنا

پاخانہ کرتے ہوئے ذکر کرنا منع ہے۔ (۳)

پاخانہ کرتے ہوئے کچھ کھانا پینا

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت کچھ کھانا پینا مکروہ ہے۔ (۴)

(۳،۱) ولا یذکر اللہ. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس (۲۴۳/۱) ط:سعید)

☜ الفتاوی الهندیة (کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث (۵۰/۱) ط:رشیدیه)

☜ ردالمحتار کتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء (۳۴۵/۱) ط:سعید.

(۲) (ولا یجوز) أي لا یصح (له الشروع في الوضوء حتی یطمئن بزوال رشح البول)، لأن ظهور الرشح برأس السبیل مثل تقاطره یمنع صحة الوضوء. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۳) کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فروع في الاستنجاء، ط: سعید)

☜ شامي: (۳۴۴/۱) کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، فروع في الاستنجاء، ط: سعید.

☜ الفقه الإسلامي وأدلته: (۲۹۸/۱) الباب الأوّل: الطهارات، الفصل الثالث: الاستنجاء، حکم الاستنجاء، ط: دار الفکر.

(۴) ومن آدابه أن لا یأکل ولا یشرب في الخلاء. (شرح البخاري للسفیري: (۳۲۲/۲) المجلس الثاني والأربعون، ط: دار الفکر)

پاخانہ کی طرف دیکھنا

''پیشاب کی طرف دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۵/۱)

پاخانہ کے تقاضا کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ

''پیشاب، پاخانہ کے تقاضا کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۵/۱)

پاخانہ کے لئے جانے کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

پاخانہ کو جانے کے وقت ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' پڑھنا اس لئے مستحب ہے کہ اس جگہ شیاطین جمع رہتے ہیں، کیونکہ ان کو نجاست اچھی لگتی ہیں اور نکلتے وقت ''غُفْرَانَکَ'' کہے، کیونکہ پاخانہ میں اللہ کا ذکر ترک ہو جاتا ہے اور شیاطین سے اختلاط کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس سے مغفرت طلب کرنا مناسب ہے۔ [1]

---

[1] عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال: غفرانک. (سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء (۷/۱) ط: قديمی)

ﷺ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء، (۱۶/۱) ط: قديمی

ﷺ مسند احمد، باقی مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضی الله عنها برقم الحديث: ۲۵۲۲۱، (۱۵۵/۶) ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة

ﷺ فان قلت ما الحكمة فی قوله: غفرانک اذا خرج من الخلاء؟ قلت: قد ذكروا فيه اوجها واحسنها انه انما يستغفر من تركه ذكر الله تعالى مدة مكثه فی الخلاء ويقرب منه ما قيل انه لشكر النعمة التی انعم عليه بها اذ اطعمه وهضمه لحق علی من خرج سالما مما استعاذه منه ان يؤدی شكر النعمة فی اعاذته واجابة سؤاله وان يستغفر الله تعالى خوفا ان لا يؤدی شكر تلك النعم. (عمدة القاری، کتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء، (۲۱۵/۲) ط: رشيدية)

ﷺ تحفة الاحوذی، کتاب الطهارة، باب ما يقول عند الخلاء (۵۵/۱) ط: قديمی

ﷺ مظاہر حق جدید، (۳۱۱/۱) ط: دار الاشاعت۔

ﷺ المصالح العقلية: (ص: ۶۱) باب نواقض الوضوء والتيمم، ط: مكتبة البشری.

پاخانہ کے مقام پر انگلی ڈال لی

"مقعد میں انگلی ڈالی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

پاخانہ کے مقام سے کیڑا نکلنے کا حکم

"کیڑا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۸/۲)

پاخانہ مسجد میں کرنا

مسجد میں یا مسجد کی چھت پر پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔[1]

پاخانہ نہر اور تالاب کے کنارے پر کرنا

"نہر کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۹۲)

پاکی میں وسوسہ کو ختم کرنے کی ترکیب

اگر کوئی شخص یقینی طور پر کسی ناپاک چیز کو دھوتا ہے، مگر ایک شک ختم نہیں ہوا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے، اس وجہ سے ہر وقت ذہن پریشان رہتا ہے تو اس شک کو ختم کرنے کا علاج یہ ہے کہ ناپاک چیز کو تین بار دھو لیا جائے، اگر نچوڑنے والی چیز ہو تو ہر بار نچوڑا بھی جائے، اس کے بعد یہ سمجھے کہ پاک ہو گئی۔

اس کے بعد اگر شک ہوا کرے تو اس کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ شیطان کو یہ کہہ کر دھتکار دے کہ "او مردود! جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پاک کہ

(۱) قال رسول اللہ ﷺ: ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول الخ، (۱/ ۱۳۸) ط: قديمی)

(۲) وكذا يكره... و بجنب مسجد ومصلى عيد. (الدر المختار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۱) ط: رشيدية

رہے ہیں تو میں تیری شک اندازی کی پرواہ کیوں کروں''۔(۱)

اگر اس تدبیر پر عمل کرلیا جائے تو ان شاء اللہ شک اور وہم کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

پاکی ناپاکی کا قاعدہ

''قاعدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۸/۲)

پاگل

''مجنون'' (۱۸۹/۲) اور ''جنون'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔(۲۸٤/۱)

پانی

بارش کے پانی، ندی، نالے، چشمے، کنویں، تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے، چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری نمکین پانی سب سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) عن ابی کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء. (سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب كراهية الاسراف فی الوضوء (۱/۱۹) ط: قدیمی)

☆ ویستعمل الماء إلى أن يقع في غالب ظنه أنه قد طهر ولا يقدر بالمرات إلا إذا كان موسوسا فيقدر بالثلث في حقه. (الهداية: (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: المصباح)

☆ تبيين الحقائق: (۱/۷۸) كتاب الطهارة، في آخر باب الأنجاس، ط: امدادیہ ملتان.

(۲) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميتته، ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز (۱/۲۱-۲۰) ط: رشیدیہ)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/٦٦) ط: سعید.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۷۹) ط: سعید.

☆ جو پانی آنکھ، ناک اور کان وغیرہ سے درد کے ساتھ نکلے وہ وضو کو توڑ دیتا ہے۔

☆ نزلہ زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے وہ ناپاک نہیں ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ کسی زخم سے خارج نہیں ہوتا، اور کسی زخم کے اوپر سے گزر کر نہیں آتا۔

''آشوب چشم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٦٤/١)

پانی آہستہ آہستہ آتا ہے

اگر پانی آہستہ آہستہ آرہا ہے تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو پانی استعمال ہو کر گر رہا ہے وہی ہاتھ میں دوبارہ نہ آجائے۔[1]

پانی آہستہ سے مارے چہرہ پر

''چہرہ پر پانی آہستہ سے مارے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢٩٥/١)

پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص پانی یا مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے پانی اور مٹی کے استعمال پر قادر نہیں تو وہ وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھ لے، پھر جب پانی یا مٹی

---

(١) الماء الذی جریه ضعیف لاتستبین فیه الحرکة قال بعضهم ان کان بحال لو القی فیه تبنة لاتذهب من ساعتها لایجوز فیه التوضؤ الا ان یمکث بین کل غرفتین مقدار مایغلب علی ظنه ذهاب ما وقع فیه من الماء المستعمل. (فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیة، کتاب الطهارة (١/ ٣) ط: رشیدیة)

(٢) الفتاوی الهندیة، کتاب لطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (١٧/١) ط: رشیدیة.

(٣) فتح القدیر، کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء ومالایجوز، (٧١/١) ط: رشیدیة.

کے استعمال پر قادر ہو جائے تو وضو یا تیمم کر کے اس نماز کو دوبارہ لوٹا لے۔[1]

پانی اور مٹی نہ ملے تو

جس شخص کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہ ملے، اور تیمم کے لئے مٹی وغیرہ بھی نہ ملے اس کو فقہ میں "فاقد الطھورین" کہتے ہیں، یعنی ایسا شخص جس کو پاک کرنے والے پانی اور مٹی میں سے کوئی چیز بھی نہ ملے، تو اس پر وضو اور تیمم کے بغیر رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کرنا لازم ہے، پھر جب پانی پر قادر ہو تو وضو کر کے اور اگر پانی پر قادر نہ ہو مٹی پر قادر ہو تو تیمم کر کے اس نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

مثلاً کسی کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ ہاتھ ہلا نہیں سکتا، یا ایسا مریض ہے کہ ہل نہیں سکتا اور کوئی وضو یا تیمم کرانے والا بھی موجود نہیں ہے، یا اس قسم کی کوئی اور مجبوری ہو مثلاً ہوائی جہاز میں ہے، وضو کے لئے پانی نہیں، تیمم کرنے کے لئے مٹی نہیں تو اس قسم کی تمام صورتوں میں جب پانی اور مٹی وغیرہ کی امید نہ رہے تو وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھے، اگر رکوع سجدے پر قادر ہے تو رکوع سجدے کر کے ورنہ بیٹھ کر اشارہ سے فرض نماز ادا کرے لیکن اس میں قرأت وغیرہ کچھ نہ پڑھے اور پھر جب پانی اور تیمم کرنے کی چیزیں مل جائیں تو وضو یا تیمم کر کے اس نماز کو دوبارہ ادا کرے۔[2]

---

(۱) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطھورین) بان حبس فی مکان نجس ولا یمکنه اخراج تراب مطھر وکذا العاجز عنھما لمرض (یؤخرھا عنده، وقالا یتشبه) بالمصلین وجوبا فیرکع ویسجد ان وجد مکانا یابسا والا یؤمی قائما ثم یعید کالصوم (به یفتی والیه صح رجوعه) ای الامام کما فی الفیض. (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم (۱/ ۲۵۲-۲۵۳) ط: سعید)

البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، (۱/ ۱۶۳) ط: سعید.

فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، (۱/ ۱۲۵) ط: رشیدیة.

(۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة: ؟؟؟؟، ((والمحصور فاقد))

پانی بہنے کی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا

جہاں سے پانی بہہ کر آتا ہو وہاں پر پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔[1]

پانی پونچھنا

وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء کو تکبر اور بڑائی کے اظہار کے لئے کپڑے وغیرہ سے پونچھنا مکروہ ہے، اور اگر تکبر کے ارادہ سے نہیں تو مکروہ نہیں ہے۔[2]

پانی جنگل میں ملا

"جنگل میں تھوڑا پانی ملا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۳/۱)

پانی جھاڑنا

"جھاڑنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۷/۱)

پانی دینے والا غیر مسلم ہے

"غیر مسلم پانی دینے والا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۹/۲)

---

(۱) یکرہ علی طرف نهر او بئر او حوض او عین. (البحر الرائق، کتاب الطهارة باب الانجاس: (۱/ ۲۴۳) ط:سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشیدیة.

الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط:سعید.

(۲) ومن الآداب ..... التمسح بمندیل ...... (قوله: والتمسح بمندیل) ..... ففی الخانیة: ولا بأس به للمتوضی والمغتسل. (الدر مع الرد: (کتاب الطهارة، مطلب فی التمسح بمندیل، ط: سعید)

الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۵) کتاب الطهارة، فصل فی الماء المستعمل، ط: رشیدیه.

حلبی کبیر: (ص: ۵۲) سنن الوضوء، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

مظاہر حق جدید، کتاب الطہارۃ ۱/ ۳۳۰ ط: دار الاشاعت۔

انظر الحاشیة الآتیة، رقم:؟؟، علی الصفحة: ؟؟؟؟؟، (عن عائشة قالت:)

پانی زیادہ بہانا وضو میں

''وضو میں زائد پانی بہانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۷/۲)

پانی سپید نکلے

''سپید پانی نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۴/۱)

پانی سے استنجاء کرنا

اگر قطرہ آنے کا مرض نہیں ہے تو صرف پانی سے دھونے سے کامل پاکی حاصل ہوجاتی ہے، اور اگر قطرہ آنے کا مرض ہے تو پہلے ڈھیلے یا ٹشو وغیرہ سے صفائی کرنی چاہئے یا کوئی اور تدبیر کرنی چاہئے جس سے قطرہ آنے کا احتمال باقی نہ رہے پھر اس کے بعد پانی سے دھولینا چاہئے۔[1]

پانی سے استنجاء کرنے کی دو شرطیں ہیں

پانی سے استنجاء (پاکی حاصل ہونے) کی دو شرطیں ہیں۔

① پہلی شرط یہ ہے کہ پانی پاک کرنے والا ہو۔

② دوسری شرط یہ ہے کہ وہ پانی نجاست کو دھوکر صاف کرنے کے لئے کافی ہو۔ اگر پانی تھوڑا ہے نجاست کو اس کی جگہ سے زائل کرنے کے لئے کافی نہیں

---

(۱) (وغسله بالماء أحب) أي غسل موضع الاستنجاء بالماء افضل؛ لأنه يقطع النجاسة، والحجر يخففها فكان اولى، والأفضل ان يجمع بينهما، لقوله تعالى: ﴿فيه رجالٌ يحبّون ان يتطهّروا والله يحبّ المطّهّرين﴾. (تبيين الحقائق: (۷۷/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: امداديه ملتان)

(۲) مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۵) كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ط: قديمي.

(۳) الهندية: (۴۹/۱) كتاب الطهارات، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: المصباح.

(۴) امداد الاحكام، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة واحكام التطهير، (۳۰۰/۱) ط: مكتبه دار العلوم، كراچي.

ہے تو ایسی صورت میں وہ پانی استعمال نہ کیا جائے بلکہ ڈھیلہ یا ٹشو وغیرہ سے استنجاء کرلیا جائے، کیونکہ اگر نجاست، نکلنے کی جگہ سے اوپر نیچے پھیلی نہیں تو پانی موجود ہونے کے باوجود ڈھیلہ یا ٹشو وغیرہ سے صفائی کرلینا کافی ہے تاہم ڈھیلہ استعمال کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا سب سے بہتر ہے۔ (۱)

پانی سے گزر ہو تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

"تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۹/۱)

پانی کا چھینٹا

وضو کرنے کی حالت میں یا وضو کرنے کے بعد اگر وضو کے مستعمل پانی کی چھینٹیں وغیرہ جسم یا کپڑے وغیرہ پر گر جائیں تو اس پانی سے جسم یا کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) فالماء الذي يصح به الاستنجاء، لأنه يشترط له شرطان: أحدهما: أن يكون طهورًا فلا يصح الاستنجاء بالماء الطاهر فقط كما لاتصح إزالة النجاسة به (الحنفية قالوا: إن الاستنجاء بالماء الطهور لايجب بل يكفي الاستنجاء بالماء الطاهر وقد عرفت الفرق بين الماء الطاهر و الماء الطهور بما ذكرنا لك مفصلاً في "مباحث المياه" — ثانيهما: أن يكون الماء مزيلاً للنجاسة فإذا كان معه ماء قليل لايزيل النجاسة عن المحل بحيث يعود كما كان قبل النجاسة فإنه لايستعمل الماء في الماء في هذه الحالة. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۱۰۲/۱، ۱۰۳) كتاب الطهارة، مباحث الاستنجاء، شروط صحة الاستنجاء والاستجمار بالماء والأحجار ونحوها، ط: المكتبة الحقانية)

☆ تبيين الحقائق: (۷۷/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: امداديه ملتان.

☆ الهداية: (۷۹/۱) كتاب الطهارات، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: المصباح.

(۲) اتفق اصحابنا رحمهم الله ان الماء المستعمل ليس بطهور حتى لايجوز التوضئ به واختلفوا في طهارته قال محمد رحمه الله هو طاهر وهو رواية عن ابي حنيفة رحمه الله وعليه الفتوى، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۲/۱) ط: رشيديه)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في بيان المياه التي لايجوز الوضوء بها، (۲۱۲/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ البحر الرائق: (۹۳/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

پانی کتنا ملنے سے تیمم ٹوٹتا ہے

"تیمم کتنا پانی ملنے سے ٹوٹتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۳/۱)

پانی کم ہے

اگر کسی کے پاس صرف وضو کے قابل پانی ہے، اور اس پر غسل بھی واجب ہے، اور جسم بھی ناپاک ہے، تو وہ ناپاک جسم کو دھولے، پھر غسل اور وضو کے لئے تیمم کرے۔ [۱]

پانی کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا

وضو اور غسل کرنے کے بعد رومال اور تولیہ وغیرہ سے بدن خشک کرنا جائز ہے، اس سے ثواب میں کمی نہیں ہوگی، البتہ خشک کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرنا بہتر ہے، بلکہ اس طرح خشک کرے کہ پانی کا کچھ اثر باقی رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد اعضاء خشک فرماتے تھے۔ [۲]

---

(۱) ان الرجل اذا کان بثوبه او بجسده نجاسة اکثر من قدر الدرهم واحدث ولم يجد ماء وتيمم لم وجد ماء يكفي لاحدهما فانه يصرف الى غسل النجاسة لم يعيد تيممه للحدث. (الفتاوى التاتارخانية، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم، (۲۵۶/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☆ مسافر محدث نجس الثوب معه ماء يكفي لاحدهما يغسل به النجاسة ويتيمم للحدث. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۹/۱) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۵۶/۱) ط: سعيد.

(۲) عن عائشة قالت: كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء. (سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب المنديل بعد الوضوء، (۱۸/۱) ط: قديمي)

☆ المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، (۲۵۶/۱)، رقم الحديث: ۵۵۰ ط: دار الكتب العلمية بيروت) =

پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی صورتیں

''تیمم کی اجازت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۷/۱)

پانی کے استعمال سے معذور ہونے کی صورتیں

پانی کے استعمال سے معذور ہونے کی صورتیں یہ ہیں:

① پانی ایک میل (ایک کلومیٹر اور چھ سو دس میٹر) یا ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر ہو اور جو پانی موجود ہے وہ وضو یا غسل کے لئے کافی نہ ہو۔ [1]

= مصنف عبدالرزاق، كتاب الطهارة، باب المسح بالمنديل رقم الحديث: ۷۱۳ (۱۸۳/۱) ط: المكتب الاسلامي، بيروت)

ومن الآداب ...... والتمسح بمنديل.

وفي الرد: مطلب التمسح بمنديل: (قوله: والتمسح بمنديل) ذكره صاحب المنية في الغسل وقال في الحلية ولم ار من ذكره غيره وانما وقع الخلاف في الكراهة ففي الخانية ولا بأس به للمتوضى والمغتسل. روى عن رسول الله انه كان يفعله ومنهم من كره ذلك ومنهم من كرهه للمتوضى دون المغتسل، والصحيح ما قلنا الا انه ينبغي ان لا يبالغ ولا يستقصى فيبقى اثر الوضوء على اعضائه اهـ (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۱/۱) ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱۲۵/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الرابع، (۹/۱) ط: رشيدية.

(۱) وهذا شروع في بيان شرائطه فمنها ان لا يكون واجدا للماء قدر ما يكفي لطهارته في الصلاة التي تفوت الى خلف وما هو من اجزائها. (البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۹/۱) ط: سعيد)

(۲) فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۰۶/۱) ط: رشيدية.

(۳) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۷/۱) ط: رشيدية

(۴) ومن لم يجد الماء وهو مسافر او خارج المصر بينه و بين المصر ميل او اكثر تيمم بالصعيد. (الهداية: (۴۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: المصباح)

(۵) مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۱۴) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

④ پانی موجود ہے مگر کسی کی امانت یا کسی کا غصب کیا ہوا ہے۔ (۱)

⑤ پانی کی قیمت معمول سے زیادہ مہنگی ہو۔

⑥ پانی خریدنے کے لئے پیسے نہ ہوں، خواہ پانی ادھار ملے یا نہ ملے، اور ادھار لینے کی صورت میں رقم ادا کرنے کی قدرت ہو یا نہ ہو بہر صورت معذور ہوگا۔

ہاں اگر اس کے ملک میں کسی اور جگہ مال ہے، اور ایک متعین مدت کے وعدے پر ادھار ملے تو پانی ادھار خرید کر وضو یا غسل کر لینا چاہئے۔ (۲)

(۱) كمن توضأ بماء مغصوب فإنّه يسقط به الفرض وإن أثم. (شامي: (۳۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ط: سعيد)

☆ تنبيه: لو وجد ماء للغير أو ماء مسبلا للشرب خاصة هل يعد فاقدًا للماء، لأن الفقد الشرعي كالفقد الحسي وقاله الشافعية أو لا؟ لم أر فيه نصًا والظاهر أنّه فاقد للماء ويتيمم..... وسئل سحنون عمن حمل على دابة وديعة عنده تعديًا هل يتوضأ به؟ قال: لا ويتيمم وإن توضأ به لم يعد وبئس ما صنع. (مواهب الجليل في شرح مختصر الخليل: (۳۳۳/۱) كتاب الطهارة، فصل في التيمم، ط: دار الفكر)

☆ قال أصحابنا: ولو كان مع المحتاج إلى ماء الطهارة ماء مغصوب أو مرهون أو وديعة تيمم وصلى ولا إعادة عليه ويحرم عليه أن يتوضأ به. وهذا وإن كان ظاهرًا فذكرته، لأنّ بعض النّاس قد يتساهل به فإن خالف وتوضأ به صح وإن كان عاصيا وأجزأته صلاته والله أعلم. (المجموع شرح المهذب: (۲۵۷/۲) كتاب الطهارة، باب صفة الغسل، فصل في الاغتسال المسنونة، ط: دار الفكر)

☆ لايجوز التصرف في مال غيره بلا إذنه ولا ولايته. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲۰۰/٦) كتاب الغصب، مطلب: فيما يجوز التصرف بمال الغير بدون إذن صريح، ط: سعيد)

☆ وأما من وجد الماء، وعجز عن استعماله لسبب من الأسباب الشرعية، فإنه كفاقد الماء يتيمم لكل ما يتوقف على الطهارة. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۱/۱) كتاب الطهارة، مباحث التيمم، الأسباب التي تجعل التيمم مشروعًا، ط: دار الغد الجديد)

(۲) (قوله: وإن لم يعطه الا بثمن مثله وله ثمنه لا يتيمم والا يتيمم) هذه المسئلة على ثلاثة اوجه اما ان اعطاه بمثل قيمته في اقرب موضع من المواضع الذي يعز فيه الماء او بالغبن اليسير او بالغبن الفاحش ففي الوجه الاول والثاني لايجزئه التيمم لتحقق القدرة فان القدرة على البدل قدرة على الماء كالقدرة على ثمن الرقبة في الكفارة تمنع الصوم وفي الوجه الثالث يجوز له التيمم لوجود الضرر فان حرمة مال المسلم كحرمة نفسه والضرر في النفس مسقط فكذا في المال. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۶۲/۱) ط: سعيد) =

⑤ پانی کے استعمال سے بیمار ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا خوف ہو یعنی پانی استعمال کرنے کی صورت میں تندرست ہونے میں دیر لگے گی۔ (۱)

⑥ سردی اس قدر زیادہ ہو کہ پانی استعمال کرنے سے کوئی عضو ضائع ہونے یا بیماری پیدا ہونے کا خوف ہو، اور گرم پانی کا کوئی انتظام نہ ہو۔ (۲)

⑦ کسی دشمن یا درندہ کا خوف ہو، مثلاً پانی ایسے مقام پر ہو جہاں پر درندے وغیرہ آتے ہوں، یا راستہ میں چوروں ڈاکو کا خوف ہو یا اس پر کسی کا قرض ہو، یا کسی سے عداوت ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر پانی لینے جائے گا تو وہ قرض خواہ یا وہ دشمن اس کو قید کر لے گا، یا کسی قسم کی تکلیف دے گا، یا کسی فاسق کے پاس پانی ہو، اور عورت کو اس

= ☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول ، (۱/ ۲۹-۲۸) ط: رشيدية.

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان شرائطه ، (۱/ ۲۳۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ وإن لم يعطه إلا بثمن مثله لزمه شراؤه به ..... إن كان الثمن معه و كان فاضلاً عن نفقته وأجرة حمله فهذه شروط ثلاثة للزوم الشراء ، فلايلزم الشراء لو طلب الغبن الفاحش ، أو طلب ثمن المثل وليس معه فلايستدين الماء أو احتاجه لنفقته. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۲۲، ۱۲۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي)

(۱) ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطا برؤه يتيمم. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول ، (۱/ ۲۸) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز ، (۱/ ۲۳۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۲۳۲-۲۳۳) ط: سعيد.

(۲) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه هذا اذا كان خارج المصر اجماعا فان كان في المصر فكذا عند ابي حنيفة خلافا لهما والخلاف فيما اذا لم يجد مايدخل به الحمام فان وجد لم يجز اجماعا وفيما اذا لم يقدر على تسخين الماء فان قدر لم يجز ، هكذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۸) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز ، (۱/ ۲۳۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۲۳۳) ط: سعيد.

سے پانی لینے میں اپنی بے حرمتی کا خوف ہو۔[۱]

⑧ پانی کھانے پینے کی ضرورت کے لئے رکھا ہو، وضو یا غسل میں خرچ کردینے کی صورت میں کھانے پینے میں حرج ہوگا، مثلاً پانی آٹا گوندھنے یا گوشت وغیرہ پکانے کے لئے رکھا ہو، یا پانی اس قدر ہو کہ وضو یا غسل میں استعمال کرلینے کے صورت میں پیاس کا خوف ہو، خواہ اپنی پیاس کا یا کسی اور آدمی کی پیاس کا یا اپنے جانور کی پیاس کا، بشرطیکہ کوئی ایسی تدبیر نہ ہو سکے جس سے استعمال کیا ہوا پانی جانوروں کے کام آسکے۔[۲]

⑨ کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو، اور کوئی کپڑا بھی نہ ہو جس کو کنویں میں ڈال کر تر کرکے نچوڑ کر پانی حاصل کرسکے، یا پانی مٹکے یا برتن وغیرہ میں ہو، اور پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو، اور مٹکا اور پانی کے برتن کو جھکا کر پانی لینے کی کوئی صورت نہ ہو، اور ہاتھ بھی ناپاک ہوں اور دوسرا کوئی آدمی بھی ایسا نہ ہو جو پانی

---

(۱) ويتيمم لخوف سبع او عدو سواء كان خائفا على نفسه او على ماله، هكذا في العناية او لخوف حية او نار، هكذا في التبيين. وكذا لو كان عند الماء لص او ظالم يؤذيه يتيمم، كذا في القنية. وفي السفر يتيمم لخوف ضياع الوديعة او قصد غريم لا وفاء بدينه، كذا في الزاهدي والكفاية. وكذا اذا خافت المرأة على نفسها بان كان الماء عند فاسق، كذا في البحر الرائق والنهر الفائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۸-۲۷) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان شرائطه، (۱/ ۲۳۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۲-۲۳۳) ط: سعيد.

(۲) وكذا اذا خاف العطش على نفسه او رفيقه المخالط له او آخر من القافلة او دابته او كلابه لماشيته او صيده في الحال او ثاني الحال وكذا اذا كان محتاجا اليه للعجن دون اتخاذ المرقة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۸) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز، (۱/ ۲۳۲) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۵) ط: سعيد.

نکال کر دیدے یا اس کے ہاتھ دھلا دے۔ (۱)

⑩ وضو یا غسل کرنے میں ایسی نماز کے چلے جانے کا خوف ہو جس کی قضا نہیں ہے جیسے عیدین اور جنازہ کی نماز۔ (۲)

⑪ پانی کا بھول جانا مثلاً کسی کے پاس پانی ہو، اور وہ اس کو بھول گیا ہو، اور اس کے خیال میں ہو کہ میرے پاس پانی نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) قوله: ولو لم يمكنه الاغتراف... الخ) في البحر والنهر عن المضمرات: لو بيداه نجستان لم يغترف بالاغتراف والصب، فإن لم يجد أدخل منديلا فيغسل بما تقاطر منه، فإن لم يجد رفع الماء بفيه، فإن لم يقدر تيمم وصلى ولا إعادة عليه اهـ. (شامي: (۱/۱۱۲) كتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ٦٥) كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: قديمي

☆ المسافر إذا انتهى إلى بئر وليس معه دلو كان له أن يتيمم وكذا إذا كان معه دلو وليس معه رشاء فالوا هذا إذا لم يكن معه منديل فإن كان معه منديل لا يتيمم. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۸) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان شرائطه (۱/۲۳۵) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۶) ط: سعيد.

(۲) والاصل ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم وما يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة، كذا في الجوهرة النيرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/۲۹) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يتيمم عنه، (۱/۲۳۷) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۲-۲۴۱) ط: سعيد

(۳) تيمم وفي رحله ماء لا يعلم به او نسيه فصلى اجزأه عندهما خلافا لابي يوسف رحمه الله تعالى، كذا في محيط السرخسي. والخلاف فيما اذا وضعه بنفسه او وضعه غيره بأمره او بغير امره بعلمه وان كان بغير علمه لا يعيد اتفاقا، كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/۳۱) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان شرائطه، (۱/۲۳۶) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۰) ط: سعيد.

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا مسنون ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے البتہ ڈھیلے وغیرہ سے بھی استنجاء کرنا درست ہے۔ (۱)

پانی کے ضرر کا اعتبار کب ہوگا

"ضرر کا اعتبار کب ہوگا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/٦٤)

پانی گرم کرنا

وضو کرنے کے لئے پانی گرم کرنا جائز ہے۔

جلیل القدر صحابی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے لئے وضو کرنے کے لئے پانی گرم کیا جاتا تھا۔ (۲)

زید بن اسلم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس

---

(۱) الاستنجاء بالماء سنة مؤكدة في كل زمان لافادته المواظبة. (فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الانجاس وتطهيرها، (۱/۱۸۹) ط:رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۱٦۸) ط:سعيد.

☆ يجوز الاستنجاء بنحو حجر منق كالمدر والتراب والعود والخرقة والجلد وما أشبهها. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۳۸) كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة، الفصل الثالث في الاستنجاء، ط: رشيديه)

(۲) عن سلمة — يعني ابن الأكوع — أنّه كا يسخن له الماء فيتوضأ. رواه الطبراني. (مجمع الزوائد: (۱/۲۱۳) رقم الحديث: ۱۰۷۳، كتاب الطهارة، باب الوضوء بالماء المسخن، ط: المكتبة القدسي، القاهرة)

☆ المعجم الكبير للطبراني: (۷/۵) رقم الحديث: ٦۲۱۹، من اسمه: سلمة، ط: مكتبه ابن تيميه.

☆ مصنف ابن ابي شيبة: (۱/۳۱) رقم الحديث: ۲٦۱، كتاب الطهارة، باب الوضوء في الماء الساخن، ط: مكتبة الرشد، الرياض.

ایک پیتل کا برتن تھا جس میں پانی گرم کیا جاتا تھا۔ (۱)

پانی مٹی دونوں نہ ملیں

"فاقد الطہورین" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۱/۲)

پانی مل گیا تیمم کے بعد

"تیمم کے بعد پانی مل گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۵۱/۱)

پانی میں دودھ مل گیا

"دودھ پانی میں مل گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳٤٦/۱)

پانی میں کوئی اور چیز مل گئی

جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی ہو، یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی ہو، جس کے بعد پانی ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اس کو پانی نہیں کہتے بلکہ اس کا نام کچھ اور ہو گیا ہے، تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں جیسے شربت، شیرہ، شوربا، سالن، سرکہ، عرق گلاب وغیرہ، ان سے وضو درست نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) عن زيد بن اسلم عن اسلم مولى عمر أن عمر بن الخطاب : كان يسخن له ماء في قمقمة ويغتسل به. (سنن الدر قطني: (۱/ ۵۰) رقم الحديث: ۸۵، كتاب الطهارة، باب الماء المسخن، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

☆ اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين : (۲/ ۳٤۲) كتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة ، كيفية الوضوء ، ط: مؤسسة التاريخ العربي ، بيروت.

☆ مصنف ابن ابي شيبة : (۱/ ۳۱) رقم الحديث : ۲٦۱ ، كتاب الطهارة ، باب الوضوء بالماء السخن ، ط: مكتبة الرشد ، الرياض.

(۲) (ولا) يجوز (بماء غلب عليه غيره فأخرجه عن طبع الماء كالأشربة والخل وماء الباقلا والمرق وماء الورد وماء الزردج) لأنه لا يسمى ماء مطلقا والمراد بماء الباقلا وغيره ما تغير بالطبخ فإن تغير بدون الطبخ يجوز التوضي به. (فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، (۱/ ٦۲) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني ، (۱/ ۲۱) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ٦۸) ط: سعيد.

پانی میں کوئی پاک چیز پڑی ہے

جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑی اور پانی کے رنگ یا مزہ یا بو میں سے کسی ایک میں کچھ فرق آگیا، لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی، اور پانی کے پتلے اور سیال ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا، جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے، یا درخت کے پتے گر گئے، یا پانی میں زعفران مل گیا، اور اس کا بہت ہی ہلکا سا رنگ آگیا، یا صابن مل گیا، یا اسی طرح کوئی چیز پانی میں مل گئی، تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔ [1]

پانی میں کوئی چیز پکائی گئی ہے

"پانی میں کوئی اور چیز مل گئی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(١٦٤/١)

پانی میں کوئی چیز ڈال کر پکائی گئی

"پکائی گئی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(١٧٩/١)

پانی میں نجاست پڑ جائے

☆اگر حوض کے چاروں طرف چالیس ہاتھ سے کم ہے، اور اس میں نجاست گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو، غسل کچھ بھی درست نہیں، چاہے گری ہوئی نجاست کی مقدار کم ہو یا زیادہ دونوں صورتوں میں پانی ناپاک

(١) ولا يجوز الطهارة بماء خالطه شيء طاهر فغير احد اوصافه كماء المد والماء الذي اختلط به اللبن او الزعفران او الصابون او الاشنان ...... فان تغير بالطبخ بعد ما خلط به غيره لا يجوز التوضي به...... الا اذا طبخ فيه ما يقصد به المبالغة في النظافة كالاشنان ونحوه. (فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، (١/٦٣-٦٢) ط: رشيدية)

ومثله في الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (٢١/١) ط: رشيدية.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الطهارة، (٦٨/١) ط: سعيد.

ہو جائے گا۔ (۱)

☆ اگر حوض کے چاروں طرف چالیس ہاتھ یا اس سے زیادہ ہے، یا بہتا ہوا
پانی ہے تو وہ نجاست گرنے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے
رنگ یا مزے یا بُو میں سے کسی ایک میں فرق نہ آجائے، جب نجاست گرنے کی وجہ
سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بُو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا، اس سے
وضو، غسل درست نہیں ہوگا، اور جو پانی گھاس، تنکے، پتے وغیرہ کو بہا کر لے جائے وہ
بہتا ہوا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔ (۲)

پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا پھر مرض پیش آگیا

"تیمم کرنے کے بعد مرض پیش آگیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۴۴)

پانی نہ ملے تو......

☆ جس طرح بے وضو آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھ

(۱) يجب ان يعلم ان الماء الراكد اذا كان كثيرا فهو بمنزلة الماء الجارى لا يتنجس جميعه بوقوع النجاسة فى طرف منه الا ان يتغير لونه او طعمه او ريحه، على هذا اتفق العلماء، وبه اخذ عامة المشايخ رحمهم الله، فان كان قليلا فهو بمنزلة الحباب والاوانى، يتنجس بوقوع النجاسة فيه وان لم يتغير احد اوصافه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، (۱/۱۶۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☆ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الطهارة، فصل فى الطهارة بالماء، (۱/۳) ط: رشيدية

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الاول، (۱/۱۷-۱۶) ط: رشيدية

(۲) يجوز التوضى بالماء الجارى، وفى الخانية: اذا كان قوى الجرى لا يحكم بتنجسه لوقوع النجاسة فيه مالم يتغير طعمه او لونه او ريحه ...... وقال بعضهم: اذا كان بحال لو القى فيه تبن او ورق يذهب به فهو جار. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، (۱/ ۱۶۳-۱۶۴) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

☆ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الطهارة، فصل فى الطهارة بالماء، (۱/۳) ط: رشيدية

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الاول، (۱/۱۸) ط: رشيدية

سکتا ہے اسی طرح جس کو نہانے کی ضرورت ہو وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں غسل کے لئے تیمم کر سکتا ہے۔ [1]

☆ اگر لمبے عرصہ تک بھی پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی یا اس کے قائم مقام چیز مستقل پانی کا قائم مقام بنی رہے گی، اور وضو اور غسل کے لئے تیمم کرنا جائز ہوگا۔ [2]

پانی ہوتے ہوئے قرآن پڑھنے کے لئے تیمم کرنا

تندرست آدمی کے لئے پانی ہوتے ہوئے قرآن شریف پڑھنے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ [3]

---

(۱) (والحدث والجنابة فيه سواء) وكذا الحيض والنفاس لما روى ان قوما جاء وا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا انا قوم نسكن هذه الرمال ولا نجد الماء شهرا او شهرين وفينا الجنب والحائض والنفساء فقال عليه السلام: عليكم بارضكم. (فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۱۱) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۳۶) ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/ ۲۶) ط: رشيديه.

(۲) عن ابى ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الصعيد الطيب طهور المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشرته فان ذلك خير. (سنن الترمذى، كتاب الطهارة، باب التيمم للجنب اذا لم يجد الماء، (۱/ ۳۲) ط: قديمى)

☆ سنن النسائى، كتاب الطهارة، باب الصلوات بتيمم واحد، (۱/ ۶۱) ط: قديمى.

☆ سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم، (۱/ ۵۹) ط: رحمانيه.

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۱۱) ط: رشيدية.

(۳) ومنها عدم القدرة على الماء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فى بيان شرائطه، (۱/ ۲۳۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۳۸) ط: سعيد.

پاؤڈر

''سرخی''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۱)

پاؤں اور سر پر تیمم مشروع نہ ہونے کی وجہ

''تیمم میں پاؤں اور سر پر مسح مشروع نہ ہونے کی وجہ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۵۴)

پاؤں پر زخم ہے

''ہاتھوں پر زخم ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۹٦)

پاؤں پھٹ گیا

''پھٹ گیا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۱)

پاؤں دو ہیں

اگر کسی آدمی کے ایک جان (ایک ساتھ) دو پیر ہیں، تو اگر وہ دونوں پیروں سے کام لیتا ہے، چل سکتا ہے تو دونوں پیروں کو دھونا فرض ہے۔

اور اگر دونوں سے کام نہیں لے سکتا تو اگر دونوں جڑے ہوئے انگوٹھے ہوں تب بھی دونوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ملے ہوئے نہ ہوں بلکہ جدا جدا ہوں، تو صرف اس کا دھونا فرض ہے جس سے چل سکتا ہے۔ (۱)

---

(۱) ولو خلق له يدان ورجلان فلو يبطش بهما غسلهما ولو باحداهما فهي الأصلية فيغسلها.

وفي ردالمحتار: (قوله: فلو يبطش)... والبطش قاصر على اليدين فلو قال: ويمشي بهما نظرًا الى الرجلين لكان حسنًا. ط... والظاهر انه يعتبر البطش اولاً، فان بطش بهما وجب غسلهما والا فان كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وان كانتا منفصلتين لا يجب الا غسل الأصلية التي يبطش بها وهو حسن جمعاً بين العبارتين. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، : (۱/۱۰۲) ط: سعيد)=

پاؤں دھوتے وقت اہتمام سے پانی پہنچانا

”پیر دھونے میں اہتمام سے پانی پہنچانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۷/۱)

پاؤں کشادہ کر کے بیٹھے

”بیٹھنے کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۹/۱)

پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کا راز

”ٹخنوں تک پاؤں دھونے کا راز“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۵/۱)

پاؤں کھڑے ہو کر دھونا

”کھڑے ہو کر وضو کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۲/۲)

پاؤں کے درمیان دوسرا پاؤں جما ہوا ہو

اگر پیر کے درمیان دوسرا پیر جما ہوا ہو تو اس کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ اس مقام سے جما ہوا ہو جس کا دھونا وضو میں فرض ہے، مثلاً پیر میں ٹخنے کے نیچے سے جما ہو تو دھونا فرض ہے، اور اگر ٹخنے کے اوپر سے جما ہو تو اس قدر حصہ کا دھونا فرض ہے جو ٹخنے کے حصے کے مقابل میں ہو۔ (۱)

؎ والظاهر أنه يعتبر البطش أولاً فإن بطش بهما وجب غسلهما وإلا فإن كانتا تامتين متصلتين وجب غسلهما وإن كانتا منفصلتين لا يجب غسل إلا الأصلية التي يبطش بها، وهو حسن جمعاً بين العبارتين. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الطهارة، (۶۵/۱) ، ط: رشيديه)

؎ البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱۳/۱) ط: سعيد.

(۱) وكذا الزائدة إن نبتت من محل الفرض كأصبع وكف زائدين وإلا فما حاذى منهما محل الفرض غسله وما لا فلا لكن يندب. مجتبى (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۴) ط: سعيد)

؎ ويجب غسل كل ما كان مركبا على أعضاء الوضوء من الأصبع الزائدة والكف الزائدة، =

پاؤں کے شگاف میں دوائی لگانے کے بعد وضو کا حکم

سردی کے موسم میں ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں، اور پھٹے ہوئے شگافوں کو دوائی سے بھر دیا جاتا ہے، اگر وضو کرتے وقت ایسی حالت میں زخموں کے اندر پانی پہنچنے سے نقصان کا خطرہ ہو تو ہاتھ پاؤں کی جلد پر صرف پانی بہانا وضو صحیح ہونے کے لئے کافی ہوگا، زخموں سے دوائی کو ہٹا کر پانی پہنچانا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

پاؤں گیلے ہیں

وضو کر کے گیلے پاؤں سے ایسی جگہ سے گذرا جہاں جوتے رکھتے ہیں، پھر اس کے بعد مسجد کی صف سے گذرا تو اس صورت میں پاؤں ناپاک نہیں ہوئے، مفتی

= كذا في السراج الوهاج. ولو خلق له يدان على المنكب فالتامة هي الأصلية يجب غسلها والأخرى زائدة فما حاذى منها محل الفرض يجب غسله وإلا فلا. كذا في فتح القدير. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول في فرائض الوضوء، (۱/۳) ط: رشيدية)

☆ حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، فصل في أحكام الوضوء، (۱/۵۹) ط: قديمي.

(۱) في أعضائه شقاق غسله إن قدر وإلا مسحه وإلا تركه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة: (۱/۱۰۲) ط: سعيد)

☆ وفي مجموع النوازل إذا كان برجله شقاق فجعل فيه الشحم وغسل الرجلين ولم يصل الماء إلى ما تحته ينظر إن كان يضره إيصال الماء إلى ما تحته يجوز وإن كان لا يضره لا يجوز. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الأوّل، (۱/۱۶۹) ط: إدارة القرآن)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول في فرائض الوضوء (۱/۵) ط: رشيدية)

☆ (في أعضائه شقاق غسله إن قدر وإلا مسحه) ولو كان في رجله فجعل فيه الدواء يكفيه إمرار الماء فوقه ولا يكفيه المسح. (رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۰۲) ط: سعيد)

☆ وإذا كان برجله شقاق فجعل فيه الشحم أو المرهم إن كان لا يضره إيصال الماء لا يجوز غسله ووضوئه وإن كان يضره يجوز إذا أمر الماء على ظاهر ذلك. (كبيري، الطهارة الكبرى، فرائض الغسل (ص:۳۳) ط: نعمانيه)

سب پاک ہیں وضو اور نماز سب کی صحیح ہے۔ (۱)

پاؤں مصنوعی ہیں

''مصنوعی پاؤں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۲)

پاؤں میں پھٹن ہے

''پھٹن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۲)

پاؤں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں

'ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸۸)

پتھر

پتھر پر گرد وغبار ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) مشی فی حمام ونحوه لا ینجس مالم یعلم انه غسالة نجس.

وفی الرد: ای کما لو مشی علی ألواح مشرعة بعد مشی من برجله قذر لا یحکم بنجاسة رجله مالم یعلم انه وضع رجله علی موضعه للضرورة، فتح. وفیه عن التجنیس: مشی فی طین او اصابه ولم یغسله وصلی تجزیه مالم یکن فیه اثر النجاسة لانه المانع الا ان یحتاط . اما فی الحکم فلا یجب. (رد المحتار، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، (۱/۳۵۰) ط: سعید)

☜ الفتاوی لهندیة، کتاب الطهارة، الباب سابع، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة (۱/۴۷) ط: رشیدیة.

☜ فتح القدیر، باب الانجاس وتطهیرها، مسائل شتی، (۱/۲۱۱) ط: دار الکتب العلمیة.

(۲) (بطاهر من جنس الأرض و إن لم یکن علیه نقع وبه بلا عجز)...... ای یتیمم بطاهر من جنس الأرض کالتراب والحجر. (تبیین الحقائق، کتاب الطهارة، باب التیمم (۱/۱۲۲) ط: سعید)

☜ فیجوز التیمم بالتراب ..... وبالحجر علیه غبار او لم یکن. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول (۱/۲۶، ۲۷) ط: رشیدیه)

☜ (قوله: من جنس الأرض) دخل فیه الحجر ..... (قوله: وان لم یکن علیه نقع) ای غبار، وهو واصل بما قبله.

☜ (حاشیة الطحطاوی علی الدر، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۱۲۷) ط: رشیدیه)

پتھر پر آیت لکھی ہوئی ہو

اگر پتھر پر قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہے، تو اس صورت میں بے وضو صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جس پر آیت لکھی ہوئی ہے، اس کے علاوہ باقی مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

پتھر پر بے وضو قرآن لکھنا

"وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۸۰)

پتھر پر گرد نہ ہو

اگر پتھر پر بالکل گرد وغبار نہ ہو، تب بھی تیمم اس پر درست ہے، ہاتھ پر گرد وغبار لگنا ضروری نہیں ہے۔ (۲)

پتہ ناپاک ہے

پتہ کا پانی ناپاک ہے۔ (۳)

---

(۱) (و) یحرم (به) ای بالأکبر (وبالأصغر) مس مصحف ای ما فیه آیة کدرهم وجدار.

وفی ردالمحتار: قال ح: لکن لا یحرم فی غیر المصحف الا بالمکتوب ای موضع الکتابة کذا فی باب الحیض من البحر. (رد المحتار، کتاب الطهارة، (۱/ ۱۷۳) ط: سعید)

☆ ومحل الخلاف فی المصحف أما غیره فلا یحرم منه الا المکتوب، کذا فی باب الحیض من البحر. (حاشیة الطحطاوی، کتاب الطهارة، (۱/ ۹۹) ط: رشیدیه)

(۲) یجوز بجنس الأرض وان لم یکن علیه غبار. (تبیین الحقائق، کتاب الطهارة، باب التیمم (۱/ ۱۳۲) ط: سعید)

☆ ثم لا یشترط أن یکون علیه غبار عند ابی حنیفة. (الهدایة مع فتح القدیر، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۱۳۳) ط: دارالکتب العلمیة)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الأول (۱/ ۲٦، ۲۷) ط: رشیدیة

(۳) ومرارة کل شیئ کبوله، کذا فی الظهیریة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، (۱/ ۴٦) ط: رشیدیة) =

پٹی

مسئلہ: اگر وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائے، یا کسی
اور وجہ سے اس پر پٹی باندھی جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

① پہلی صورت: پٹی کا کھولنا مضر ہو، خواہ جسم کا دھونا مضر ہو یا نہ ہو، جیسے ٹوٹے ہوئے ہاتھ پیر کی پٹی کا کھولنا مضر ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں اگر پٹی پر مسح کرنا نقصان نہ کرے تو تمام پٹی پر مسح کرے خواہ وہ پٹی زخم کے برابر ہو یا زخم سے زیادہ اور جسم کے صحیح حصہ پر بھی ہو، اور اگر پٹی پر بھی مسح کرنا نقصان کرے تو ایسے ہی چھوڑ دے، اور باقی دھونے کے اعضاء کو دھو کر اور مسح کے اعضاء کو مسح کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ (1)

② پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو، لیکن کھولنے کے بعد وہ خود باندھ نہ سکے، اور دوسرا

= مرارة كل حيوان كبوله. (الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء ، (۱/ ۳۳۹) ط: سعيد)

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة ، باب الأنجاس (۱/ ۲۰۶) ط: دار الكتب العلمية.

(۱) (ويجوز) أي يصح مسحها (ولو شدت بلا وضوء) وغسل دفعًا للحرج ، (ويترك المسح كالغسل) إن ضر ...... (ويمسح ...... مفتصد وجريح على كل عصابة ...... إن ضره الماء أو حلها.

وفي الرد: قوله: ويترك المسح كالغسل) أي يترك المسح على الجبيرة كما يترك الغسل لما تحتها.

قوله: على كل عصابة) أي على كل فرد من أفرادها سواء كانت تحتها جراحة وهي بقدرها أو زائدة عليها كعصابة المفتصد ، أو لم يكن تحتها جراحة أصلا بل كسر أو كي. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۸۰) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ط: سعيد)

☆ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۳۶) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، فصل في الجبيرة ونحوها ، ط: قديمي .

☆ تبيين الحقائق : (۱/ ۵۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: امدادیه ملتان.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة ، الباب الخامس ، الفصل الثاني ، (۱/ ۳۵) ط: رشيديه.

☆ البحر الرائق ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، (۱/ ۱۸۷) ط: سعيد.

کوئی بندھے ہوا بھی نہ ہو تو اس کی حالت میں پٹی پر مسح کرے بشرطیکہ نقصان نہ
کرے، اگر نقصان کرے تو مسح بھی معاف ہو جائے گا۔ (۱)

(۳) تیسری صورت: پٹی کا کھولنا مضر نہ ہو، اور کھولنے کے بعد باندھنے میں
دقت بھی نہ ہو تو ایسی حالت میں اگر زخم کا دھونا نقصان نہ کرے تو پٹی کھول کر تمام عضو
کو دھونا ضروری ہے اور اگر زخم کا دھونا نقصان کرے تو زخمی حصہ کو چھوڑ کر باقی عضو
دھوئے بشرطیکہ مضر نہ ہو، اور زخمی حصہ پر اگر مسح نقصان نہ کرے تو مسح کرے ورنہ پٹی
باندھ کر پٹی پر مسح کرے بشرطیکہ مضر نہ ہو، اور اگر مضر ہو تو مسح معاف ہے۔ (۲)

پٹی پر ایک پٹی اور باندھ دی

اگر پٹی پر ایک اور پٹی باندھ دی جائے تو اس پر بھی مسح کرنا درست ہے۔ (۳)

ومن صور المحل أن تكون الجراحة في موضع لو زال عنه الجبيرة أو الرباط لا يمكنه أن يشد بنفسه فانه يجوز له المسح على الجبيرة والرباط وان كان لا يضره المسح على الجراحة، ذكره قاضي خان في الفتاوى. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱/ ۱۸۸) ط: سعيد)

(۱) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱/ ۲۸۱) ط: سعيد

(۲) انظر الحاشية السابقة.

(۳) وفي شرح الجامع الصغير للقاضي خان: والمسح على الجبائر على وجوه ان كان لا يضره غسل ما تحته يلزمه الغسل وان كان يضره الغسل بالماء البارد و لا يضره الغسل بالماء الحار يلزمه الغسل بالماء الحار وان كان يضره الغسل و لا يضره المسح يمسح ما تحت الجبيرة او يمسح فوقها. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين (۱/ ۱۸۷) ط: سعيد)

(۱) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين (۱/ ۲۸۰، ۲۸۱) ط: سعيد.

(۲) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الثاني، (۱/ ۳۵) ط: رشيديه.

(۳) انظر الحاشية السابقة.

(۱) والخرق الكبير ... يمنعه إلا أن يكون فوقه خف آخر أو جرموق فيمسح عليه. (قوله: فيمسح عليه) أي على الخف الآخر او الجرموق، لأن العبرة للأعلى حيث لم تتقرر الوظيفة على الأسفل (الدر مع الرد: (۱/ ۲۷۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، شروط المسح على الخفين، ط: سعيد

(۲) مجمع الانهر: (۱/ ۷۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: دار الكتب العلمية

(۳) تبيين الحقائق: (۱/ ۵۲) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: امداديه ملتان

پٹی پر پٹی باندھ دی

"پٹی پر ایک پٹی اور باندھ دی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۶)

پٹی کے اوپر سے پیپ ظاہر ہو

"پٹی کے اوپر سے خون ظاہر ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۵)

پٹی کے اوپر سے خون ظاہر ہو

زخم پر پٹی باندھ دی گئی، اور خون یا پیپ پٹی کے اوپر سے ظاہر ہوا، تو اگر خون یا پیپ اس قدر ہو کہ اگر پٹی نہ باندھی ہوتی تو خون یا پیپ اپنی جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ چلا جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر اس سے کم ہو گا تو وضو باقی رہے گا۔[1]

پٹی کے بغیر مسح کرنے میں زخم کا خوف ہو

اگر پٹی کے بغیر مسح کرنے میں زخم کا خوف ہو، تو پٹی یا پلاسٹر کر کے اس پر تر

---

[1] قال في البدائع: ولو ألقى على الجرح الرماد أو التراب فتشرب فيه أو ربط عليه رباطا فابتل الرباط ونفذ قالوا يكون حدثا لأنه سائل وكذا لو كان الرباط ذا طاقين فنفذ الى أحدهما لما قلناه قال في الفتح: ويجب أن يكون معناه اذا كان بحيث لو لا الرباط سال. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في حكم كي الحمصة، (۱/۱۳۹) ط:سعيد)

○ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۳) ط:سعيد.

○ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل وأما بيان ما ينقض الوضوء، (۱/۲۷) ط:سعيد.

○ ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة

وفي الدر: وكذا اذا وضع عليه قطنا او شيئا آخر حتى ينشف ثم وضعه ثانيا وثالثا فانه يجمع جميع ما نشف فان كان بحيث لو تركه سال نقض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الوضوء، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵) ط:سعيد)

○ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيدية.

○ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الوضوء، (۱/۳۳) ط: سعيد.

ہاتھ سے مسح کرے [1] اور سب جگہ پر ہاتھ پھیرے چاہے پانی نہ لگے یا ... لگے وضو صحیح ہو جائے گا۔ [2]

اور اگر پٹی زخم کی جگہ سے زائد جگہ پر ہو تب بھی پوری پٹی پر مسح کرے ... نہیں ہے [3] اور اگر غسل کی ضرورت ہو تو بھی زخم کی جگہ پر گیلے ہاتھ سے مسح کرے اور باقی بدن کو دھولے اور پانی بہالے۔ [4]

---

(۱) والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار فان ضره مسحه فان ضر مسحها فان ضر سقط اصلاً. (الدر المختار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين (۲۸۰/۱) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الثاني، (۳۵/۱) ط: رشيديه.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱۸۷/۱) ط: سعيد.

(۲) هو (المسح) في اللغة امرار اليد على الشيء واصطلاحاً اصابة اليد المبتلة العضو. (البحر الرائق كتاب الطهارة (۱۴/۱) ط:سعيد)

☆ البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة (۹۵/۱) ط: رشيديه.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، (۹۹/۱) ط: سعيد.

(۳) ولا يشترط أن تكون الجراحة تحت جميعها بل يكفي أن تكون تحت بعضها جرح (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱۸۷/۱) ط:سعيد)

☆ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱۵۶/۱) ط:سعيد.

☆ المحيط البرهاني كتاب الطهارات، الفصل السادس، (۳۵۹/۱) ط: ادارة القرآن.

(۴) عن جابر قال: خرجنا في سفر فاصاب رجلاً منا حجر فشجه في رأسه ثم احتلم فسأل اصحابه فقال: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ قالوا: ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبي ﷺ اخبر بذلك فقال: قتلوه، قتلهم الله تعالى الا سألوا اذ لم يعلموا؟ فانما شفاء العي السؤال انما كان يكفيه أن يتيمم ويعصر أو يعصب - شك موسى - على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده. (سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة باب المجروح يتيمم، (۶۰/۱) ط: رحمانيه)

☆ الجنب المجروح له أن يتيمم ويمسح على الجراحة ويغسل سائر بدنه فيحمل قوله يتيمم ويمسح على ما اذا كان أكثر بدنه جريحاً ويحمل قوله: ويغسل سائر جسده اذا كان أكثره صحيحاً. (البناية شرح الهداية، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، (۶۰۷/۱) ط: سعيد)

☆ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۲۸۱/۱) ط:سعيد

پٹی کے درمیان جسم کا صحیح حصہ بھی آ گیا

اگر پٹی اس طرح بندھی ہوئی ہے کہ درمیان میں جسم کا وہ حصہ بھی آ گیا ہے جو صحیح ہے تو اس پر بھی مسح کرے، بشرطیکہ پٹی کھولنا یا کھول کر اس جسم کا دھونا مضر ہو۔ (۱)

پچھلے گناہ معاف

اگر وضو کرنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت یا چار رکعات نماز پڑھنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز (خشوع اور توجہ سے) پڑھے کہ اس میں سہو نہ ہو تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت یا چار رکعات نماز پڑھے اور رکوع وغیرہ اچھی طرح ادا کرے، اور خشوع

وإذا زادت الجبيرة على نفس الجراحة فإن ضرها الحل والمسح يمسح على ما يوازي الجراحة وما يوازي موضعا صحيحا. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الثاني (۱/ ۳۵) ط: رشيديه)

فتح القدير، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، (۱/ ۱۶۱) ط: دار الكتب العلمية.

رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين (۱/ ۲۸۰) ط: سعيد.

(۱) عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ فأحسن الوضوء ثم صلى ركعتين لا يسهو فيهما غفر له ما تقدم. (الترغيب والترهيب: (۱/ ۷۰) رقم الحديث: ۳۵۸، كتاب الطهارة، الترغيب في ركعتين بعد الوضوء، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

سنن أبي داود: (۱/ ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلوة، ط: رحمانيه.

مسند أحمد: (۲۸/ ۲۸۹) رقم الحديث: ۱۷۰۵۳، مسند الشاميين، بقية حديث زيد بن خالد الجهني، ط: مؤسسة الرسالة.

کے ساتھ پڑھے، پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (۱)

پرندہ ٹینکی میں گر جائے

☆ اگر ٹینکی میں کوئی بھی پرندہ گر کر مر جائے، اور پھول جائے یا پھٹ جائے تو اس کو تین دن کا گرا ہوا سمجھا جائے گا اور تین دن کی نمازیں لوٹائی جائیں گی۔

☆ اور اگر پرندہ گر کر مرنے کے بعد پھولا پھٹا نہیں ہے، تو اس کو ایک دن کا گرا ہوا سمجھا جائے گا اور ایک دن کی نمازیں لوٹائی جائیں گی۔

☆ پرندہ میں اڑنے والے تمام پرندے داخل ہیں، مثلاً کوا، چیل، کبوتر، چڑیا وغیرہ۔ (۲)

---

(۱) وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ فأحسن الوضوء، ثم قام فصلى ركعتين أو أربعا۔ يشك سهل۔ يحسن الركوع والخشوع، ثم استغفر الله، غفر له. (الترغيب والترهيب: (۱/۲۰۷) رقم الحديث: ۳۶۰، كتاب الطهارة، الترغيب في الركعتين بعد الوضوء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

٭ مسند أحمد: (۴۵/۵۳۱) رقم الحديث: ۲۷۵۴۶، مسند القبائل، بقية حديث أبي الدرداء رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

٭ مجمع الزوائد: (۱۰/۲۰۷) رقم الحديث: ۱۷۵۷۲، كتاب التوبة، باب فيمن صلى ثم استغفر، ط: مكتبة القدسي، القاهرة.

(۲) وإذا توضأ رجل في بئر أياماً وصلى ثم وجد فيها فأرة ميتة أو دجاجة ميتة فإن علم وقت وقوعها يعيد الوضوء والصلاة من ذلك الوقت بالإجماع لأنه علم أنه صلى بغير الوضوء والصلاة بغير وضوء لا يجوز. أما إذا لم يعلم وقت وقوعها القياس أن لا يجب إعادة شيء من الصلاة ما لم يتبين أنه توضأ منها وهو فيها سواء وجدها منتفخة متفسخة أو لا. وبه أخذ أبو يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى إلا أبا حنيفة رحمه الله تعالى استحسن وقال إن وجدها منتفخة يعيد صلاة أيام ولياليها وإن وجدها غير منتفخة يعيد صلاة يوم وليلة. قال بشر رحمه الله تعالى: قال أبو يوسف رحمه الله تعالى كان قولي كقول أبي حنيفة رحمه الله تعالى حتى رأيت يوماً في بستاني حدأة في منقارها فأرة ميتة فرمتها في بئر الماء فرجعت عن قولي. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارة، الفصل الرابع (۱/ ۲۶۲) ط: ادارة القرآن)

٭ الفتاوى الهندية كتاب الطهارة، الباب الثالث، (۱/۲۰) ط: رشيديه.

٭ الدر المختار مع الرد (كتاب الطهارة، فصل في البئر، (۱/۲۱۸-۲۱۹) ط: سعيد.

پستان سے دودھ نکلے

وضو کی حالت میں عورت کے پستان سے دودھ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ وہ دودھ خود نکلے یا نچوڑا جائے یا بچہ چوسے، بہرصورت وضو بدستور برقرار رہے گا۔ کیونکہ دودھ پاک ہے، پاک چیز نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [۱]

پسینہ

جسم سے پسینہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ پاک ہے۔ [۲]

پکائی گئی

اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی، اس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدل گیا، تو

---

(۱) (كما) لا ينقض (لو خرج من اذنه) ونحوها كعينه و ثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين. (الدر المختار: (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء ط: سعيد)

☆ وأما غيرهما أي غير السبيلين إذا خرج منه شيء و وصل إلى موضع يجب تطهيره في الجنابة ونحوه ينقض الوضوء. ..... ولا فرق بين الصديد والدم والقيح والماء خلافًا للحسن في غير الدم هو يجعله كالعرق واللبن والمخاط. (تبيين الحقائق: (۸/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان)

☆ ما يخرج من بدن الانسان اذا لم يكن حدثا لايكون نجسا كالقئ القليل والدم اذا لم يسل. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۱/۱-۱۲) ط: رشيدية)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۲۳/۱) ط: سعيد)

☆ سوال (۳۳) عورت کا دودھ پستان سے نکلنا ناقض وضو ہے یا نہیں؟

جواب۔ ناقض وضو نہیں۔ وحقدہ خروج کل خارج نجس منہ، پس جو چیز نجس نہیں خروج اس کا ناقض وضو نہیں۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الباب الاول، فصل رابع نواقض وضو، (۱۱۱/۱) ط: دارالاشاعت)

(۲) فالعلة للنقض هي النجاسة بشرط الخروج. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط: سعيد)

☆ ردالمحتار كتاب الطهارة، مطلب في نواقض الوضوء، (۱۳۳/۱) ط: سعيد

☆ عرق كل شئ معتبر بسؤره. (الفتاوى الهندية، كتب الطهارة، الباب الثالث، (۲۳/۱) ط: رشيديه)

☆ الدر المختار مع رد المحتار كتاب الطهارة، (۲۲۸/۱) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط: سعيد.

اس پانی سے وضو کرنا درست نہیں، البتہ اگر کوئی ایسی چیز پانی میں ڈال کر پکائی گئی جس سے میل کچیل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے، اور پکانے سے پانی گاڑھا بھی نہیں ہوا تو اس سے غسل وضو درست ہے، جیسے مردہ کو غسل دینے کے لئے بیری کی پتیاں پانی میں ڈال کر پکاتے ہیں اس سے کچھ حرج نہیں ہے، البتہ اگر اتنی زیادہ پتیاں ڈال دیں کہ پکانے کے بعد پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو غسل درست نہیں ہے۔ (۱)

پکی اینٹ

پکی اینٹ پر بھی تیمم کرنا درست ہے چاہے اس پر گرد و غبار ہو یا نہ ہو۔ (۲)

پلاسٹک کے لوٹے سے وضو کرنا

''برتن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۳/۱)

پلک

آنکھوں کے اوپر کی طرف پیشانی کے نچلے حصے پر جو بال ہوتے ہیں ان

(۱): (و) لا بماء (مغلوب به) شیء (طاهر) الغلبة اما بكمال الامتزاج بتشرب نبات او بطبخ بما لا يقصد به التنظيف واما بغلبة المخالط.

(قوله: بما لا يقصد به التنظيف) كالمرق وماء الباقلاء اي الفول فإنّه يصير مقيداً سواء تغير شيء من أوصافه أو لا، وسواء بقيت فيه رقة الماء أو لا في المختار كما في البحر، واحترز عمّا إذا طبخ فيه ما يقصد به المبالغة في النظافة كالأشنان ونحوه فإنّه لا يضر مالم يغلب عليه فيصير كالسويق المخلوط لزوال اسم الماء عنه كما في الهداية. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۸۱/۱) ط: سعيد)

ومن: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، (۲۱/۱) ط: رشيدية.

ومن: بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱۵/۱) ط: سعيد.

(۲): ويجوز بالآجر المشوى وهو الصحيح. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم (۱/ ۱۴۷) ط: سعيد)

ومن: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، (۲۷/۱) ط: رشيديه.

ومن: حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۲۷/۱) ط: رشيديه.

کو ''موئے ابرو'' یا ''بھنویں'' کہتے ہیں، ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر بال چھوٹے ہیں کہ پانی جلد کی سطح تک پہنچ جاتا ہے تو ان کو ہلانا واجب ہے تاکہ پانی ان کے نیچے پہنچ جائے، اور اگر بھنووں کے بال گھنے ہیں تو خلال کرنا واجب نہیں ہے۔ (۱)

پلکوں کے قریب تک پیشانی کے بال ہیں

''پیشانی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۹/۱)

پنڈلی کی طرف پانی پہنچانا

''ٹخنے سے اوپر پنڈلی کی طرف پانی پہنچانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۷/۱)

پورے جسم کی طہارت

''بسم اللہ سے پورے جسم کی طہارت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۷/۱)

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے

''سر کا مسح'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۰۵/۱)

پھٹ گیا

اگر سردی یا کسی اور وجہ سے کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے ہوں، اور اس میں موم، ویزلین، روغن یا کوئی اور دواء وغیرہ بھرلی، اور اس کو نکالنے میں تکلیف ہوگی، تو

---

(۱) یغسل شعر الشارب والحاجبین وما کان من شعر اللحیة علی أصل الذقن ولا یجب ایصال الماء الی منابت الشعر الا أن یکون الشعر قلیلاً یبدو المنابت منه. (الفتاوی الخانیة، کتاب الطهارة، باب الوضوء ۳۳/۱ ط: ادارة القرآن)

⇐ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، (۴/۱) ط: رشیدیه.

⇐ حاشیة الطحطاوی علی الدر، کتاب الطهارة، (۶۳/۱) ط: رشیدیه.

اس کو نکالے بغیر اوپر ہی اوپر پانی بہادے تو وضو ہو جائے گا۔ (۱)

اگر پاؤں پھٹ گیا ہے اور اس پر مرہم، دوائی، کریم یا ویزلین وغیرہ لگایا، اور اس کے نیچے پانی پہنچانا نقصان دہ ہے تو اوپر سے پانی بہا دینا کافی ہے، نیچے پہنچانا واجب نہیں ہے، اور اگر نیچے پانی سے دھونا نقصان دہ نہیں ہے تو پٹی وغیرہ کو اتار کر نیچے کی جگہ کو دھونا لازم ہوگا۔ (۲)

پھٹن

اگر پاؤں میں پھٹن وغیرہ ہو، اور اس کا دھونا یا کم از کم پاؤں کو پانی میں ڈبو کر فوراً جلدی سے نکال لینا مضر ہو تو دھونے کا فرض ساقط ہو جائے گا، اور تر ہاتھ سے مسح کرنا کافی ہوگا اور اگر اس سے بھی عاجز ہوگا تو مسح بھی ساقط ہو جائے گا، اور صرف اس حصہ کو دھونا واجب ہوگا جس تک پانی پہنچانا نقصان دہ نہ ہو۔ (۳)

پہچان لوں گا

بعض صحیح احادیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لوں گا، کسی صحابی نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اتنے بڑے مجمع میں آپ کیسے پہچان لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

(۱) تقریرات الرافعی... رقم: ۱، علی الصفحة: ۱۷۰. (فی اعضائه شقاق غسله)

(۲) وذكر شمس الأئمة الحلواني: اذا كان في اعضائه شقاق وقد عجز عن غسله سقط عنه فرض الغسل ويلزمه امرار الماء عليه فان عجز عن امرار الماء يكفيه المسح فان عجز عن المسح سقط عنه المسح ايضاً فيغسل ما حوله ويترك ذلك الموضع، كذا في الذخيرة. (الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱) ط: رشيديه)

في عضده شقاق غسله ان قدر والا مسحه والا تركه ولو بيده. (رد المحتار، كتاب الطهارة باب الطهارة، (۱۰۲/۱) ط: سعيد)

(۳) المحيط البرهاني، آداب الوضوء، الفصل السادس، ومما يتصل بهذا الباب، (۶۲/۱م) ط: ادارة القرآن

فرمایا،ایک پہچان ہوگی،وہ یہ کہ وضو کی وجہ سے ان کے منہ، ہاتھ، پیر چمکتے ہوں گے۔ (۱)

پہلے آگے کے مقام کو دھوئے یا پیچھے کے

''آگے کے مقام کو پہلے دھوئے یا پیچھے ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۶۵/۱)

پھنسی

''پھوڑا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸٤/۱)

پھنسیاں

اگر دونوں ہاتھوں پر پھنسیاں ہوں، اوران کو پانی نقصان کرتا ہے، تو تیمم کرنا درست ہے البتہ اگر کوئی دوسرا شخص وضو کرانے والا موجود ہو تو تیمم جائز ہونے میں اختلاف ہے، اور تیمم جائز نہ ہونا ہی راجح ہے۔ (۲)

مزید''زخم''عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۳۸۲/۱)

---

(۱) عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ان حوضي ابعد من ايلة من عدن، لهو اشد بياضاً من الثلج وأحلى من العسل باللبن ولآنيته أكثر من عدد النجوم وإني لأصد الناس عنه كما يصد الرجل ابل الناس عن حوضه، قالوا: يا رسول الله أتعرفنا يومئذ؟ قال: نعم لكم سيما ليست لأحد من الأمم، تردون عليّ غراً محجلين من أثر الوضوء. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل في الوضوء (۱۲٦/۱) ط: قديمي)

☆ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۱۹) أبواب الزهد، باب ذكر الحوض، ط: قديمي.

☆ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۸۷) كتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، الفصل الأول، ط: قديمي.

(۲) قوله: أو لمرض (يعني يجوز التيمم للمرض وأطلقه وهو مقيد بما ذكره في الكافي من قوله: بأن يخاف اشتداد مرضه لو استعمل الماء ..... وإن وجد خادماً كعبده وولده وأجيره لا يجزيه التيمم اتفاقاً كما نقله في المحيط وإن وجد غير خادمه من لو استعان به أعانه ولو زوجته فظاهر المذهب أنه لا يتيمم من غير خلاف بين أبي حنيفة وصاحبيه كما يفيده كلام المبسوط والبدائع وغيرهما ونقل في التجنيس عن شيخه خلافاً بين أبي حنيفة وصاحبيه على قوله يجزيه التيمم وعلى قولهما لا. (البحر الرائق، كتاب الطهارة باب التيمم، (۱۴۰/۱) ط: سعيد) =

پھوڑا

☆ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگی، لیکن وہ خون اور پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے، کسی طرف نکل کے بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا زخم ہوگیا، تو جب تک خون اور پیپ اس زخم کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے، باہر نکل کر بدن پر نہیں آیا، اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

☆ اگر پھوڑے پھنسی کا خون خود سے نہیں نکلا، بلکہ اس کو دبا کر نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ وہ خون بہہ جائے۔ (۳)

= رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۳/۱) ط: سعيد.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۸/۱) ط: رشيديه.

فإن قشرت نفطة فسال منها ماء أو صديد أو غيره ان سال عن رأس الجرح نقض وان لم يسل لا ينقض. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، (۵۳/۱) ط: دار الكتب العلمية)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱) ط: رشيديه.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱۲۳/۱) ط: ادارة القرآن.

(۲) تورم رأس الجرح فظهر به قيح ونحوه لا ينقض مالم يجاوز الورم لانه لا يجب غسل موضع الورم فلم يتجاوز الى موضع يلحقه التطهير. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۲/۱) ط: سعيد)

فتح القدير، كتاب الطهارات، فصل في نواقض الوضوء، (۳۰/۱) ط: دار الكتب العلمية.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط: رشيدية.

(۳) (والمخرج) بعصر (والخارج) بنفسه (سيان) في حكم النقض على المختار كما في البزازية، قال: لأن في الاخراج خروجاً فصار كالفصد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱۳۶/۱) ط: سعيد)

البحر الرائق كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط: سعيد.

الفتاوى الهندية كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱۱/۱) ط: رشيديه.

ہو: کسی کے پھوڑا یا پھنسی ہو، اور اس سے خون پیپ نکلتا ہو، اسی وجہ سے اس پر روئی وغیرہ رکھ کر پٹی باندھ دی ہے، اندر اندر خون نکلتا رہتا ہے، پٹی باندھنے کی وجہ سے باہر نہیں آتا، اگر اتنا خون نکلے کہ اسے روکا نہ جاتا تو زخم کے مقام سے آگے بڑھ جاتا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

پیپ

اگر زندہ آدمی کے جسم سے پیپ نکل کر ٹپک جائے، یا اپنے مقام سے بہہ کر اس مقام پر پہونچ جائے جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض یا واجب ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

پیپ باہر آجاتی ہے

''زخم کے منہ سے پیپ باہر آجاتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۱/۱)

پیتل کے برتن میں بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا

پیتل کے برتن میں پانی لے کر وضو کرنا جائز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے برتن میں پانی نکال کر دیا، آپ نے اس سے

---

(۱) ولو ربط الجرح فنفذت البلة الی طاق لا الی الخارج نقض، ویجب ان یکون معناه اذا کان بحیث لولا الربط سال. (فتح القدیر، کتاب الطهارات، (۱/۳۰) ط: سعید)

☆ البحر الرائق کتاب الطهارة، (۱/۳۳) ط: سعید.

☆ رد المحتار کتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵) ط: سعید.

(۲) ومنها ما یخرج من غیر السبیلین ویسیل الی ما یطهر من الدم والقیح والصدید والماء لعلة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشیدیه)

☆ فتح القدیر، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، (۱/۳۹) ط: دار الکتب العلمیة.

☆ الفتاوی التاتارخانیة کتاب الطهارة، الفصل الثانی، (۱/۱۲۴) ط: ادارة القرآن.

وضو لیا۔[1]

پیچھے کے راستے سے کوئی چیز نکلے

''مشترک حصہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۸/۲)

پیچھے کے راستہ کے قریب سوراخ ہو

''زخم خاص حصہ کے قریب ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸٤/۱)

پیچھے کے راستہ میں کوئی چیز ڈالی جائے

''مشترک حصہ میں لکڑی ڈالی جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۰/۲)

پیچھے کے مقام کو پہلے دھوئے یا آگے کے مقام کو

''آگے کے مقام کو پہلے دھوئے یا پیچھے کے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/..)

پیر ٹخنوں کے ساتھ کٹ گئے

''ہاتھ کہنیوں کے ساتھ کٹ گئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۳/۲)

پیر دو ہیں

''پاؤں دو ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱٦٧/۱)

پیر دھونے کا طریقہ

پیر دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ سے دائیں پیر پر پانی گرا کر

---

(۱) عن عبد الله بن زيد قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجنا له ماء في تور من صفر فتوضأ ..... الحديث. (الصحيح للبخاري: (۳۲/۱) كتاب الطهارة، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ط: قديمي)

سنن أبي داود: (۲۵/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء في آنية الصفر، ط: رحمانية.

سنن ابن ماجه: (ص: ۳٦) كتاب الطهارة، باب الوضوء بالصفر، ط: قديمي.

دائیں ہاتھ سے مسل کر دھوئے، یا ٹل کا پانی دائیں پیر پر گرا کر بائیں ہاتھ سے رگڑ کر دھوئے پھر بائیں پیر پر دائیں ہاتھ یا ٹل کے ذریعہ پانی گرا کر بائیں ہاتھ سے مسل کر دھوئے۔ (۱)

پہلے انگلیوں کی طرف پانی گرائے اور آخر میں ٹخنے تک آجائے، اس طرح تین مرتبہ دھوئے۔ (۲)

پیر دھونے میں اہتمام سے پانی پہنچانا

عام طور پر پیر میں گرد و غبار یا خشکی جم جاتی ہے، پھر اگر دھونے میں اہتمام کم ہو اور غفلت کی جائے تو ایڑھیاں خشک رہ جاتی ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) (قوله: وغسل رجليه بيساره) لعل المراد به دلكهما باليسار لما قدمناه أنه يندب إفراغ الماء بيمينه ثم رأيت في شرح الشيخ إسماعيل قال: يفرغ الماء بيمينه على رجليه ويغسلهما بيساره اهـ. (شامي: (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة، مطلب في الفرق والتحجيل، ط: سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على الدر: (۷٦/۱) كتاب الطهارة، ط: المكتبة العربية.

☆ ومن السنة عند غسل الرجلين أن يأخذ الإناء بيمينه، ويصبه على مقدم رجله الأيمن، ويدلكه بيساره، فيغسلها ثلاثًا، ثم يفيض الماء على مقدم رجله الأيسر، ويدلكه بيساره. (المحيط البرهاني: (۱۷۷/۱) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، ط: إدارة القرآن)

☆ عن حمران بن ابان مولى عثمان بن عفان قال: رأيت عثمان ابن عفان توضأ فأفرغ على يديه ثلثا فغسلهما ثم تمضمض واستنثر وغسل وجهه ثلثا وغسل يده اليمنى إلى المرفق ثلثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح رأسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلثا ثم اليسرى مثل ذلك، ثم قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل وضوئي هذا. (سنن أبي داود: (۱٥/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: حقانيه)

(۲) ومن السنن الترتيب بين المضمضة والاستنشاق، والبداءة من مقدم الرأس و من رؤوس الأصابع في اليدين والرجلين. (فتح القدير: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، ط: رشيديه)

☆ الدر المختار مع الرد: (۱۲۳/۱) كتاب الطهارة، مطلب ترك المندوب هل يكره تنزيهًا..... الخ، ط: سعيد.

☆ بدائع الصنائع: (۲۲/۱) كتاب الطهارة، مبحث البداءة باليمين، ط: سعيد.

نے اس بات کی سخت تاکید فرمائی ہے کہ وضو کے اعضاء خاص طور پر پیر والی پر اہتمام سے پانی پہنچایا جائے تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ مکہ سے مدینہ کی جانب واپس آرہے تھے، راستہ میں پانی کے مقام پر پہنچے تو کچھ لوگ جلدی جلدی وضو کرنے لگے، ان کو عصر کی نماز کی جلدی تھی، چنانچہ ایڑھیوں میں پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے خشکی سے وہ نمایاں ہورہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو مکمل طریقے سے ادا کرو، ایسی ایڑھیوں پر جہنم کی وعید ہے، وضو ٹھیک سے کرو۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی ایڑھی نہیں دھلی تھی تو آپ نے فرمایا کہ ہلاکت ہوا ایسی ایڑھیوں پر (نہ دھلنے کی وجہ سے) جہنم کی۔ (۲)

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن عمرو، قال: رجعنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من مکۃ إلی المدینۃ وانتھینا إلی ماء بالطریق فتعجل قوم یتوضؤن وھم عجال عند صلاۃ العصر فانتھینا إلیھم وأعقابھم بیض تلوح لم یمسھا الماء، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: أسبغوا الوضوء، ویل للأعقاب من النّار، أسبغوا الوضوء. (السنن الکبری للبیھقی: (۱/۱۱۲) رقم الحدیث: ۳۲۱، کتاب الطھارۃ، جماع أبواب سنۃ الوضوء و فرضہ، باب الدلیل علی أنّ فرض الرجلین الغسل وان مسحھما لایجزی، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

☆ شرح معاني الآثار: (۱/۳۳) کتاب الطھارۃ، باب فرض الرجلین في وضوء الصلاۃ، ط: حقانیہ

☆ الصحیح لمسلم: (۱/۱۲۵) کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھما، ط: قدیمی

(۲) عن أبی ھریرۃ أنّ النّبي صلی اللّٰہ علیہ وسلم رأی رجلاً لم یغسل عقبہ فقال: ویل للأعقاب من النّار. (السنن الکبری للبیھقی: (۱/۱۱۳) رقم الحدیث: ۳۲۳، کتاب الطھارۃ، جماع أبواب سنۃ الوضوء و فرضہ، باب الدلیل علی أنّ فرض الرجلین الغسل وأنّ مسحھما لایجزی، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت)

☆ الصحیح لمسلم: (۱/۱۲۵) کتاب الطھارۃ، باب وجو غسل الرجلین بکمالھا، ط: قدیمی

☆ الترغیب والترھیب: (۱/۶۸) رقم الحدیث: ۳۳۵، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی تخلیل الأصابع ...... الخ، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

پیر کٹ گئے ہوں

"ہاتھ کٹ گئے ہوں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۹۳)

پیر کی انگلیوں کا خلال کرنے کا طریقہ

پیر کو تین بار دھوتے وقت انگلیوں کا ہر بار خلال کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعہ دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے خلال شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ [1]

پیروں کو تین مرتبہ دھونا

وضو کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے کے بعد دائیں پیر کو ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھونا پھر بائیں پیر کو ٹخنے سمیت تین دفعہ دھونا سنت ہے، اور ایک ایک دفعہ دھونا فرض ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دکھاتے ہوئے سر کا مسح کیا پھر دونوں پیروں کو تین تین مرتبہ ٹخنے تک دھویا۔ [2]

(۱) وفي الرجلين أن يخلل بخنصر يده اليسرى خنصر رجله اليمنى ويختم بخنصر رجله اليسرى، كذا في النهر الفائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۷/۱) ط: رشيديه)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۱۷/۱-۱۱۸) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۲/۱) ط: سعيد.

(۲) عن حمران مولى عثمان بن عفان أنه رأى عثمان دعا بوضوء فأفرغ على يديه من إنائه فغسلهما ثلث مرات ثم أدخل يمينه في الوضوء، ثم تمضمض واستنشق واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ويديه إلى المرفقين ثلثا ثم مسح برأسه ثم غسل كل رجل ثلثا ثم قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ نحو وضوئي هذا... الخ. (صحيح البخاري: (۲۸/۱) كتاب الطهارة، باب المضمضة في الوضوء، ط: قديمي)

☆ سنن أبي داود: (۱۵/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: حقانيه

☆ ومنها (أي من سنن الوضوء) تكرار الغسل ثلاثا فيما يفرض غسله نحو اليدين والوجه والرجلين ... المرة الواحدة السابغة في الغسل فرض. (الفتاوى الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه)

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۷۱) كتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: قديمي.

پیروں کو وضو سے پہلے پانی سے تر کرنا

وضو شروع کرنے سے پہلے پیروں کو پانی سے تر کرنا جائز ہے، یہ اچھا ہے، کیونکہ مقصد پیروں کو اچھی طرح دھونا ہے، مگر اس کو سنت طریقہ نہ سمجھا جائے۔

پیشاب

پیشاب نجاست غلیظہ ہے خواہ شیر خوار بچے اور بچی کا ہو، یا کھانا شروع کرنے والے بچے و بچی کا ہو، بالغ یا نابالغ کا ہو سب کے پیشاب کا حکم ایک ہے۔(۱)

پیشاب برتن میں بھر کر پانی میں ڈالنا

"برتن میں پیشاب پاخانہ کرکے پانی میں ڈالنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیشاب پاجامہ میں نکل جائے

"پاجامہ میں پیشاب نکل جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(١٤٦/١)

ومن الآداب ... وبلها عند ابتداء الوضوء في الشتاء، وفي الرد: (قوله: وبلها) أي الرجلين
(رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الطهارة، (١/١٣٠، ١٣١) ط: سعيد)
... یہ آداب ہیں ... پیروں کو دھونے میں مبالغہ ہے اور پیروں کو پہلے سے تر کرلینا اس کے لیے ممد ہے ... لیکن سنت طریقہ نہ سمجھا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الطہارۃ، (٢٣/٤) ط: دارالاشاعت)

(١) كل ما يخرج من بدن الإنسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول ... وكذلك بول الصغير والصغيرة أكلا أو لا، كذا في الاختيار شرح المختار.
(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني، (١/٤٦) ط: رشيدية)
(وكذا في) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، (١/٢٨٩) ط: إدارة القرآن.
والبحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (١/٢٣٠) ط: سعيد.

پیشاب پاخانہ ان جگہوں پر کرنا منع ہے

☆ مسجد میں یا مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ (۱)

☆ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے پیشاب و پاخانہ کرنا مکروہ ہے، خواہ جنگل میں ہو یا آبادی میں دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

☆ پاخانہ و پیشاب کرتے وقت چاند و سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔ (۳)

☆ چھوٹے بچوں کو پاخانہ پیشاب کے لئے بٹھاتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے بٹھانا ناجائز ہے، بٹھلانے والا گناہگار ہوگا۔ (۴)

---

(۱) قال رسول الله ﷺ:...... ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول الخ، (۱/ ۱۳۸) ط: قديمي)

☆ وكذا يكره...... و بجنب المسجد ومصلى عيد. (الدر المختار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيديه.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

(۲) وكره استقبال القبلة بالفرج في الخلاء واستدبارها---- ولا يختلف هذا عندنا في البنيان والصحراء، كذا في شرح الوقاية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيديه)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۳۴۱) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

(۳) وكذا يكره استقبال الشمس والقمر لانهما من آيات الله الباهرة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۴۸) ط: رشيديه.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۳۴۲) ط: سعيد.

(۴) ويكره للمرأة ان تمسك ولدها للبول والغوط نحو القبلة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيديه) =

☆ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے،زیادہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہےاور جاری پانی میں مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

☆برتن میں پاخانہ، پیشاب کرکے پانی میں ڈالنا، یا ایسی جگہ پر پاخانہ پیشاب کرنا جہاں سے بہہ کر پانی میں چلا جائے مکروہ ہے،البتہ گندی نالی اور گٹر وغیرہ میں مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

☆نہراور تالاب وغیرہ کے کنارے پر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے جبکہ نجاست اس میں گرے۔ (۳)

= ⇐ ويكره إمساك الصبي نحو القبلة للبول . قوله : ويكره إمساك الصبي الخ) كل ما كره لبالغ فعله كره أن يفعله بصغير فيكره إمساكه حال قضاء حاجته نحو القبلة ـــ والإثم على الفاعل به ذلك . (حاشية الطحطاوي على المراقي الفلاح : (ص: ۵۳) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء ، ط: قديمي)

⇐ الدر المختار مع رد المحتار ،كتاب الطهارة،باب الأنجاس ، (۳۴۲/۱) ط:سعيد.

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۲۴۳/۱) ط: سعيد.

(۱) واختلفوا في كراهية البول في الماء الجاري والأصح هو الكراهة وأما البول في الماء الراكد فقد نقل الشيخ جلال الدين الخبازي في حاشية الهداية عن أبي الليث أنه ليس بحرام اجماعاً بل مكروه ونقل غيره أنه حرام ويحمل على كراهة التحريم لأن غاية ما يفيده الحديث كراهة التحريم فينبغي على هذا أن يكون البول في الماء الجاري مكروها كراهة تنزيه فرقاً بينه وبين البول في الماء الراكد.(البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۸۷/۱) ط: سعيد)

⇐ (وكذا يكره...... وبول وغائط في ماء ولو جارياً) في الأصح، وفي البحر: أنها في الراكد تحريمية وفي الجاري تنزيهية. وفي رد المحتار: وأما الراكد القليل فيحرم البول فيه لأنه ينجسه ويتلف ماليته ويغر غيره باستعماله. (رد المحتار، كتاب الطهارة فصل في الاستنجاء، (۳۴۲/۱) ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية (كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ، (۵۰/۱) ط: رشيديه)

(۲) وكذا اذا بال في اناء ثم صبه في الماء او بقرب النهر فجرى اليه فكله مذموم قبيح منهي عنه (ردالمحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء ، (۳۴۲/۱) ط:سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع ، الفصل الثالث ، (۵۰/۱) ط: رشيديه

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الانجاس ، (۲۴۳/۱) ط: سعيد

(۳) يكره على طرف نهر او بئر او حوض او عين. (البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الانجاس

☆ ایسے درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہیں۔[1]

☆ پھول اور پھل والے درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔[2]

☆ سردیوں میں جس جگہ لوگ دھوپ لینے کو بیٹھتے ہوں، جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اس قدر قریب کہ جس کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو قبرستان میں، یا ایسی جگہ جہاں پر لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں، راستہ میں، ہوا کے رخ پر، سوراخ میں، راستہ کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[3]

پیشاب پاخانہ ٹھہرے ہوئے پانی میں کرنا

''ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

= (۱/ ۳۴۳) ط:سعید

⇐ الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيديه.

⇐ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط:سعيد.

(۱) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز في الموارد وقارعة الطريق والظل. (سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، (۱/ ۱۵) ط: رحمانيه)

(۲) ويكره على طرف نهر ...... او تحت شجر مثمر او في زرع او في ظل ينتفع بالجلوس فيه. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۲۴۳) ط:سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط:رشيديه.

⇐ الدر المختار مع رد المحتار (كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط:سعيد.

(۳) وكذا يكره...... في ظل ينتفع بالجلوس فيه (وبجنب مسجد ومصلى عيد وفي مقابر وبين دواب وفي طريق) الناس (و) في (مهب ريح وجحر فأرة او حية او نملة او ثقب) زاد العيني: وفي موضع يعبر عليه احد او يقعد عليه وبجنب طريق او قافلة او خيمة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط:سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۲۴۳) ط:سعيد.

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط:سعيد.

[illegible] مکروہ ہے۔

پیشاب پاخانہ درخت کے نیچے کرنا

درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا "... عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیشاب پاخانہ کرتے وقت دعا کب پڑھے

حمام، لیٹرین، باتھ روم وغیرہ میں پیشاب پاخانہ کرتے وقت پڑھنے کی دعا یہ ہے: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے: "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" پھر بایاں پاؤں بیت الخلاء میں رکھے۔(۱)

پیشاب پاخانہ کرتے وقت چھینک آئے تو

"چھینک آئے تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰۱/۱)

پیشاب پاخانہ کرتے وقت ذکر نہ کرے

پیشاب، پاخانہ کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنا منع ہے۔(۲)

---

(۱) (ويسمى ... قبل الاستنجاء وبعده) إلا حال انكشاف وفي محل نجاسة فيسمي بقلبه ولو نسي فسمى في خلائه لا تحصل السنة، بل المندوب.

(قوله: إلا حال انكشاف الخ) الظاهر أن المراد أنه يسمي قبل رفع ثيابه إن كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة وإلا فقبل دخوله فلو نسي فيهما سمى بقلبه ولا يحرك لسانه تعظيما لاسم الله تعالى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء (۱/ ۱۰۹) ط: سعيد)

(۲) حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۱۷) ط: رشيدية.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية

ولا يذكر الله (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية (كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

ويستحب أن لا يتكلم بكلام قط من كلام الناس أو غيره ... وأما غيره من الذكر والدعاء فلأنه في منصب الماء المستعمل ومحل الأوساخ والأقذار (حلبي كبير، كتاب الطهارة، الغسل، (ص: ۵۳) ط: نعمانية)

پیشاب، پاخانہ کے تقاضہ کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ

① نفس کے اندر وضو کا اثر اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب نفس کو اور کاموں سے فراغت ہو، اور فراغت اسی وقت ہوسکتی ہے کہ جب پیٹ کے اندر ہوا، ریح وغیرہ سے تردد اور اضطراب نہ ہو۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر کسی شخص کو پاخانہ، پیشاب کی سخت حاجت ہوتو وہ نماز کے لئے کھڑا نہ ہو"۔ (۲)

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمادیا ہے کہ نفس کے پیشاب، پاخانہ کی طرف مشغول ہونے میں بھی حدث کے معنی پائے جاتے ہیں، کیونکہ ایسی حالت میں نماز کی طرف انسان کی توجہ نہیں ہوسکتی، بلکہ وہ پیشاب اور پاخانہ کو روکنے

---

(۱) المصالح العقلية للأحكام النقلية: (ص: ۳٦) باب نواقض الوضوء والتيمم، ط: مكتبة البشرى.

(قوله: وصلاته مع مدافعة الاخبثين) اى البول والغائط، قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم--- وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لادائها مع الكراهة التحريمية. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الخشوع، (۱/ ٦٣۱) ط: سعيد)

⇐ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات، (ص: ۱۹۷) ط: قديمى.

⇐ حلبى كبير، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة ص: ۳٦٦ ط: سهيل اكيڈمى.

(۲) حدثنا احمد بن محمد بن حنبل و مسدد و محمد بن عيسى - المعنى - قالوا حدثنا يحيى بن سعيد عن ابى حرزة حدثنا عبدالله بن محمد - قال ابن عيسى فى حديثه ابن ابى بكر ثم اتفقوا اخو القاسم بن محمد - قال كنا عند عائشة فجىء بطعامها فقام القاسم يصلى فقالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يصلىٰ بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان. (سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب ايصلى الرجل وهو حاقن؟، (۱/ ۳۳) ط: دارالكتاب العربى، بيروت)

⇐ الصحيح لمسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام... وكراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين، رقم الحديث: ۱۲۷۳، (۱/ ۸۷) ط: دار الجيل بيروت)

میں مشغول ہو جاتا ہے۔ (١)

(٢) جب پیشاب پاخانہ کا تقاضہ زیادہ ہوگا تو دل نماز کی طرف متوجہ نہیں رہے گا بلکہ دل پریشان اور منتشر رہے گا، جب دل حاضر نہیں رہے گا بلکہ منتشر و پراگندہ رہے گا تو نماز کامل نہیں ہوگی بلکہ ناقص رہے گی، لہذا ایسے سبب کو دور کرنے کا حکم ہوا جو نماز میں پراگندگی اور عدم حضور کا باعث ہو۔ (٢)

(٣) پیشاب کو بہت دیر تک مثانہ میں روکنا بھی نقصان دہ ہے اس سے خطرناک امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ (٣)

---

(١) وايضاً فيما يؤثر الوضوء عند زوال اشتغال النفس وذلك بالخروج، ولذا نبه النبي صلى الله عليه وسلم في قوله: "لايصل احدكم وهو يدافع الأخبثين" أن نفس الاشتغال له معنى من معاني الحدث. (حجة الله البالغة: (١/٢٩٣) القسم الثاني: في بيان أسرار ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم، من أبواب الطهارة، ط: دار الجيل، بيروت)

(٢) (لاصلاة بحضرة طعام) نفي بمعنى النهي أي لايصلي أحد بحضرة طعام وورد بهذا اللفظ في صحيح ابن حبان (ولا وهو مدافعة الأخبثان) ---- البول والغائط فتكره الصلوة تنزيها بحضرة طعام يتوق إليه ومدافعة الأخبثين أي أو أحدهما، لما في ذلك من اشتغال القلب به وذهاب كمال الخشوع فيؤخر ليأكل ويفرغ نفسه ---- والحق بحضور الطعام قرب حضوره والنفس تتوق إليه ومدافعة الأخبثين ما في معناه من كل ما يشغل القلب ويذهب كمال الخشوع. (فيض القدير: (٦/٥٥٧) رقم الحديث: ٩٨٩٦، ط: دار الكتب العلمية)

(٣) ومنها (أي من آداب الاستنجاء) أن لايمسك البول بعدما أخله فإن ذلك يضر بالمثانة قال الغزالي. ويقال: إن حبس البول يفسد من الجسد كما يفسد النهر ماحوله إذا سد مجراه. (شرح البخاري للسفير: (٢/٣٢٢) المجلس الثاني والأربعون، ط: دار الفكر)

وفي كنوز الصحة: إن حصر البول في المثانة مدة طويلة مضر، تنشأ عنه عوارض خطرة كسلس البول والحصاة وغير ذلك، فيجب على الإنسان أن يبول كلما احس بالبول ولايحصره مطلقاً. ويرحم الله القائل: ولاتحبس الفضلات عند انهضامها ولو كنت بين المرهفات الصوارم. (المصالح العقلية للأحكام النقلية: (ص: ٣٧) باب نواقض الوضوء والتيمم، ط: مكتبة البشرى)

پیشاب پاخانہ مسجد میں کرنا

مسجد میں یا مسجد کی چھت پر پیشاب پاخانہ کرنا حرام ہے۔ (۱)

پیشاب پھیل جائے

اگر پیشاب عضو مخصوص کے سوراخ سے نکل کر آگے دائیں بائیں یا اوپر نیچے ایک درہم کی مقدار سے زیادہ پھیل جائے تو اسے پانی سے دھونا فرض ہے؛ ڈھیلے اور ٹشو وغیرہ سے صاف کرنا کافی نہیں ہے۔ (۲)

پیشاب سوراخ سے ادھر ادھر نہیں پھیلا

اگر پیشاب سوراخ سے ادھر ادھر نہیں پھیلا ہے، یا پھیلا ہے مگر ایک درہم یعنی پاکستانی دو روپیہ کے سکہ اور ہندوستان کی اٹھنی کی مقدار کے اندر ہی پھیلا ہے تو ٹشو پیپر کے استعمال کے بعد وضو کر کے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ پھیل گیا ہے تو ٹشو کے بعد پانی سے بھی پاکی حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

(۱) قال رسول الله ﷺ: ...... ان هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا القذر انما هي لذكر الله والصلاة وقراءة القرآن. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول الخ (۱۳۸/۱) ط: قديمي)

☆ وكذا يكره...... و بجنب المسجد ومصلى عيد. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۳۴۳/۱) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱) ط: رشيديه.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۳/۱) ط: سعيد.

(۲) وفي الذخيرة: واصاب طرف الاحليل من البول اكثر من قدر الدرهم يجب غسله. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول في الوضوء، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱۰۵/۱) ط: ادارة القرآن)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۸/۱) ط: رشيديه.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في النجاسة، (۳۳۸/۱) ط: سعيد.

(۳) ثم الاستنجاء بالاحجار انما يجوز اذا اقتصرت النجاسة على موضع الحدث، اما اذا تعدت =

پیشاب سے بچنا

☆ پیشاب ناپاک ہے، نجاست غلیظہ ہے، اس سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے، احادیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قبر کا عام عذاب پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔" (۱)

☆ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو، قبر میں سب سے پہلے بندہ سے پیشاب کے متعلق حساب ہوگا۔ (۲)

= عن موضعها بان جاوزت الشرج فقد اجمعوا على ان ما جاوز موضع الشرج من النجاسة اكثر من قدر الدرهم انه يفترض غسلها بالماء ولا يكفيه الازالة بالاحجار. (الفتاوى التاتارخانية كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/۱۰۳) ط: ادارة القرآن)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۴۸) ط: رشيديه.

⇐ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۳۸) ط: سعيد.

⇐ كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول۔۔۔ وكذلك بول الصغير و الصغيرة أكلا أو لا، كذا في الاختيار شرح المختار. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۱/۴۶) ط: رشيديه)

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، (۱/۲۸۹) ط: ادارة القرآن.

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۰) ط: سعيد.

(۱) وعن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: عامة عذاب القبر في البول فاستنزهوا من البول. (مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب الاستنزاه من البول الخ، رقم الحديث: ۱۰۲۶، (۱/۴۸۹) ط: دار الفكر

⇐ مسند بزار: مسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما رقم الحديث: ۴۹۰۷، (۱۱/۱۷۰) ط: مكتبة العلوم والحكم.

⇐ معرفة السنن والآثار للبيهقي باب الابوال كلها نجس الخ رقم الحديث: ۱۲۴۳، (۲/۲۳۴) ط: دار الكتب العلمية.

(۲) وعن ابي امامة عن النبي ﷺ قال: اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد في القبر. (المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث: ۷۶۰۵، (۸/۱۳۳) ط: مكتبه ابن تيميه)

⇐ مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب الاستنزاه من البول الخ رقم الحديث: ۱۰۳۴، (۱/۴۹۲) ط: دار الفكر.

⇐ كنز العمال، حرف الطاء، الباب الثالث، الفصل الاول، الفرع الاول، رقم الحديث: ۲۶۳۶۱، (۹/۳۴۳) ط: مؤسسة الرسالة.

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے بچتے تھے، اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے۔ (۱)

☆ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں یہ بتائیے کہ قبر کا عذاب کس چیز سے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "پیشاب کے اثر سے یعنی چھینٹوں کے اثر سے۔ (۲)

پیشاب سے پاکی حاصل نہ کرنا

پیشاب سے پاکی حاصل نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ (۳)

پیشاب شیرخوار بچے کا

"شیرخوار بچے کا پیشاب" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۵٦)

(۱) وعن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ انه کان یستنزه من البول ویامر اصحابه بذلک قال معاذ بن عامة عذاب القبر من البول. (المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۲۲۸، (۲۰/۱۲۲) ط: مکتبه ابن تیمیه)

د مجمع الزوائد، کتاب الطهارة، باب الاستنزاه من البول الخ برقم الحدیث: ۱۰۳۳، (۱/ ۲۹۲م ط: دار الفکر)

(۲) وعن میمونة بنت سعد انها قالت: یا رسول الله! افتنا عن عذاب القبر؟ قال: من اثر البول. (مجمع الزوائد: کتاب الطهارة، باب الاستنزاه من البول الخ برقم الحدیث: ۱۰۳۵، (۱/ ۲۹۲م ط: دار الفکر)

د المعجم الکبیر للطبرانی: (۳۷/۲۵) رقم الحدیث: ٦۸، ط: مکتبه ابن تیمیه.

(۳) تنبیه: قد علمت من هذه الأحادیث انها مصرحة بان عدم التنزه من البول کبیرة، وبه صرح جماعة من ائمتنا وسبقهم الیه البخاری فانه ترجم علی روایته السابقة باب: من الکبائر ان لا یستتر من البول. (الزواجر عن اقتراف الکبائر: (۱/ ۲۰۸) الکبیرة الحادیة والسبعون: عدم التنزه من البول فی البدن والثوب، ط: دار الفکر)

(۴) انظر الحاشیة السابقة تحت عنوان: "پیشاب سے بچنا".

پیشاب قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کرنا

"قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۵/۲)

پیشاب قبلہ کی طرف منہ کر کے کرنا

"قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۵/۲)

پیشاب کرتے وقت بات کرنا

پیشاب کرتے وقت بات کرنا مکروہ ہے۔[۱]

پیشاب کرتے وقت بولنا

"رفع حاجت کے وقت بولنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۸/۱)

پیشاب کرتے وقت چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت چاند، سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔[۲]

پیشاب کرتے وقت سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔[۳]

---

(۱) ولا يتكلم فيه أي في الخلاء، وفي الضياء عن بستان أبي الليث : يكره الكلام في الخلاء. وظاهره أنه لا يختص بحال قضاء الحاجة وذكر بعض الشافعية أنه المعتمد عندهم. (شامي: (۱/ ۳۴۴) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء و الاستنقاء والاستنجاء، ط: سعيد)

(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

البحر الرائق ، كتاب الطهارة، باب الانجاس ، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

(۲) وكذا يكره استقبال الشمس والقمر لانهما من آيات الله الباهرة. (البحر الرائق ، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ، (۱/ ۴۸) ط: رشيديه.

(۳) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس ، (۱/ ۳۴۲) ط: سعيد.

پیشاب کرتے وقت کلمہ یا آیت پڑھنا

پیشاب، پاخانہ یا استنجا کرتے وقت زبان سے اللہ کا نام، کلمہ یا آیت یا حدیث پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

پیشاب کرتے وقت وضو کرنا

پیشاب کرتے وقت وضو کرے تو وضو نہیں ہوگا۔ (۲)

پیشاب کرتے ہوئے کچھ کھانا پینا

پیشاب، پاخانہ کرتے وقت کچھ کھانا پینا مکروہ ہے۔ (۳)

پیشاب کرنے کے بعد

''گندگی خارج ہونے کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۱/۲)

---

(۱) ولا یذکر اللہ تعالی. (الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشیدیه)

ﺩ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۳۳) ط: سعيد.

ﺩ وروي عن ابن عباس رضي الله عنهما: أنه كره أن يذكر الله تعالىٰ على حالين على الخلاء، والرجل يواقع أهله وهو قول عطاء و مجاهد. (عمدة القاري: (۲/ ۲۶۹) كتاب الوضوء، باب التسمية على كل حال وعند الوقاع، ط: دار إحياء التراث)

(۲) (ولا يجوز) أي لا يصح (له الشروع في الوضوء حتى يطمئن بزوال رشح البول) لأن ظهور الرشح برأس السبيل مثل تقاطره يمنع صحة الوضوء. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: قديمي)

ﺩ شامي: (۱/ ۳۴۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، فروع في الاستنجاء، ط: سعيد.

ﺩ الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۲۹۸) الباب الأول: الطهارات، الفصل الثالث: الاستنجاء، ط: دار الفكر.

(۳) ومن آدابه أن لا يأكل ولا يشرب في الخلاء. (شرح البخاري للسفيري: (۲/ ۲۲۲) المجلس الثاني والأربعون، ط: دار الفكر)

پیشاب کرنے کے وقت الگ دعا نہیں ہے

پاخانہ میں جانے کی جس طرح دعا ہے، پیشاب کرتے وقت الگ دعا نہیں ہے، بلکہ پیشاب پاخانہ کے لئے ایک ہی دعا ہے۔ (۱)

پیشاب کو دھونے کا اہتمام کرے

پاکی کا پورا اہتمام کرنا ضروری ہے، پیشاب لگ جائے تو اس کو پاک کرنا چاہئے، اس کو دھونے کا اچھی طرح اہتمام کرنا چاہئے، ورنہ انسان پاک نہیں ہوگا، نماز نہیں ہوگی اور قبر میں بھی سخت عذاب ہوگا۔ (۲)

پیشاب کھڑے ہوکر کرنا

"کھڑے ہوکر پیشاب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۷/۲)

پیشاب کی باریک چھینٹیں

پیشاب کی ایسی باریک چھینٹیں جو نظر نہ آئیں معاف ہیں، ان سے کپڑا اور بدن ناپاک نہیں ہوتا، ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوجائے گی، مگر احتیاط کے خلاف ہے۔ (۳)

---

(۱) سوال: پاخانہ جانے کی جس طرح دعا ہے، پیشاب کے وقت کی بھی کوئی دعا ہے یا نہیں؟
الجواب: مستقل نہیں، وہی دعا مشترک ہے لاطلاق اللفظ واشتراكهما في اكثر الاحكام الفقهية كما في الدر المختار، احكام الاستنجاء. (امداد الفتاوی، کتاب الطہارات، فصل فی الاستنجاء، (۹۱/۱) ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان: "پیشاب سے بچنا".

(۳) البول المنتضح قدر رؤوس الابر معفو للضرورة وان امتلأ الثوب، كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني، (۴۶/۱) ط: رشيدية)
ـ الدر المختار مع حاشية الطحطاوي، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۱۶۱-۱۶۰) ط: رشيدية.
ـ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۳۵/۱) ط: سعيد.

پیشاب کی تھیلی

بعض لوگوں کا پیشاب بند ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر ناف کے پاس آپریشن کر کے ربڑ کی نلکی رکھ دیتے ہیں، نلکی سے پیشاب آتا رہتا ہے، اور تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے، اور وہ تھیلی ہمیشہ آدمی کے ساتھ رہتی ہے، تو ایسے لوگ معذور ہیں، ایسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں، پڑھنا ضروری ہے، ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ وضو کرلے اور جتنی نمازیں ادا کرنا چاہے ادا کرے۔[1] اگر ایسے لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں تو کھڑے ہو کر پڑھیں اور اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو لیٹے لیٹے اشارہ سے پڑھیں مگر چھوڑیں نہیں۔[2]

---

(۱) المستحاضة ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الريح او رعاف دائم او جرح لايرقا يتوضئون لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/ ۴۱) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الحيض، (۱/ ۲۱۵) ط: سعيد.

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۵۵) ط: رشيدية.

(۲) (قوله: تعذر عليه القيام او خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد) لقوله تعالى: الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم قال ابن مسعود وجابر وابن عمر: الآية نزلت في الصلاة اى قياما ان قدروا وقعودا ان عجزوا عنه وعلى جنوبهم ان عجزوا عن القعود ولحديث عمران بن حصين اخرجه الجماعة الا مسلما قال: كانت بي بواسير، فسالت النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فقال صلى الله عليه وسلم: صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنبك، زاد النسائي: فان لم تستطع فمستلقيا لايكلف الله نفسا الا وسعها. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، (۲/ ۱۱۲) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر، (۱/ ۱۳۶) ط: رشيدية.

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، (۱/ ۴۱۸-۴۱۷) ط: رشيدية.

پیشاب کی چھینٹوں سے بھی بچنا ضروری ہے

پیشاب اور چغلخوری کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے، اور ان میں مناسبت یہ ہے کہ قبر کو عالم برزخ کہتے ہیں، اور عالم برزخ، عالم آخرت کا مقدمہ ہے، اور آخرت کا پہلا اسٹاپ ہے اور قیامت کے دن اللہ کے حقوق میں سب سے پہلے نماز کا، اور بندہ کے حقوق میں سب سے پہلے ناحق کسی کو قتل کرنے کا حساب ہوگا، اور نماز کی چابی نجاست حقیقی یا نجاست حکمی کی ناپاکی سے پاکی حاصل کرنا ہے، اور پاکی کے بغیر نماز نہیں ہوتی، تو پاکی نماز کا مقدمہ ہے، اور ناحق قتل کی عام وجہ غیبت اور لوگوں کے درمیان چغلخوری کرنا ہے تو غیبت اور چغلخوری ناحق قتل کا مقدمہ ہے۔

اسی مناسبت سے قبر یعنی عالم برزخ میں ان دونوں چیزوں سے نہ بچنے پر قبر کا عذاب ہوتا ہے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں چار قسم کے لوگ ایسے ہوں گے کہ ان سے دوسرے جہنمی پریشان ہونگے، اور ایک دوسرے سے کہتے ہوں گے کہ ہم خود تکلیف میں مبتلا ہیں، اور انہوں نے اپنی چیخ پکار سے ہماری تکلیف میں اضافہ کر رکھا ہے، ان میں سے ایک شخص انگاروں کے تابوت میں بند ہوگا اور ایک شخص اپنی آنتیں کھینچتے ہوئے چلتا ہوگا، اور ایک شخص کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہا ہوگا، اور ایک شخص خود اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔

جو شخص انگاروں کے تابوت میں بند ہوگا اس کے عذاب کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کے ذمہ لوگوں کے مال تھے (اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہوگیا اور لوگوں کا مال ادا نہیں کیا)، اور جو شخص اپنی آنتیں کھینچ رہا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کو پیشاب لگ جاتا تھا، اس کی وہ پرواہ نہیں کرتا تھا، اور اسے دھوتا نہیں تھا، اور جس کے منہ سے خون اور

(۱) تقدم تخریجہ تحت العنوان: "پیشاب سے بچنا"

...سبب یہ ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ لوگوں کا گوشت (غیبت کر کے) کھاتا تھا۔ (۱)

پیشاب کی طرف دیکھنا

پیشاب پاخانہ کرتے وقت بلاضرورت پیشاب پاخانہ کی طرف نہ دیکھے۔ (۲)

پیشاب کی نکلی لگی ہو

"پیشاب کی تھیلی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

پیشاب کے راستے سے سفید پانی نکلے

"سفید پانی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۱۴)

پیشاب کے مریض

☆ بعض لوگ پیشاب کے قطرے کو روکنے کے لئے پیشاب کے سوراخ

(۱) وعن شفی بن ماتع الاصبحی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: اربعة یؤذون اهل النار علی ما بهم من الاذی یسعون بین الحمیم والجحیم یدعون بالویل والثبور، یقول اهل النار بعضهم لبعض: ما بال هؤلاء قد آذانا علی ما بنا من الاذی؟ قال: فرجل مغلق علیه تابوت من جمر ورجل یجر امعاءه ورجل یسیل فوه قیحا ودما ورجل یاکل لحمه، قال: فیقال لصاحب التابوت ما بال الابعد قد آذانا علی ما بنا من الاذی؟ قال: فیقول ان الابعد مات وفی عنقه اموال الناس، ما یجد لها قضاء او وفاء، ثم قال للذی یجر امعاءه: ما بال الابعد قد آذانا علی ما بنا من الاذی؟ فقال: ان الابعد کان لایبالی این اصاب البول منه لایغسله، ثم قال للذی یسیل فوه قیحا ودما: ما بال الابعد قد آذانا علی ما بنا من الاذی؟ فیقول: ان الابعد کان یاکل لحم الناس. (مجمع الزوائد، کتاب الطهارة، باب الاستنزاه من البول والاحتراز منه لما فیه من العذاب، (۱/۲۰۹) ط: دار الفکر)

☆ المعجم الکبیر: (۷/۳۱۰)، رقم الحدیث: ۷۲۲۶، ط: مکتبه ابن تیمیه.

☆ کنز العمال: (۱۶/۷۱) رقم الحدیث: ۴۳۹۷۹، الفصل الرابع: الترهیب الرباعی من الإکمال، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) ولاینظر الی ما یخرج منه. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۳۳) ط: سعید)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشیدیة.

☆ حاشیة الطحطاوی علی الدر، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۱/۱۲۶) ط: رشیدیة.

میں روئی رکھ دیتے ہیں، اگر ایسی روئی کا اندرونی حصہ تر ہو گیا لیکن ظاہری حصہ [illegible]
ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ جس کو پیشاب کا مرض ہو، اگر وہ شخص اپنے پیشاب کے سوراخ میں [illegible]
بھر دے اور روئی کا ظاہری اور باہر کا حصہ پیشاب سے تر ہو جائے تو اس کا [illegible]
جائے گا، لیکن یہ اس وقت وضو کو توڑے گا جب روئی پیشاب کے سوراخ سے او[illegible]
اور ابھری ہوئی ہو، یا اس کے برابر ہو، اور اگر وہ سوراخ کے سرے سے نیچی ہے [illegible]
اندر کی طرف ہے تو اس صورت میں روئی تر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ [illegible]
صورت میں قطرہ نکلنا نہیں پایا گیا۔ [1]

☆ اگر وہ روئی سوراخ سے نکل کر گر گئی، تو اگر وہ تر ہے تو وضو ٹوٹ جائے [illegible]
اور اگر خشک ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ [2]

پیشاب کے وقت ان چیزوں سے بچنا چاہئے

☆ پیشاب، پاخانہ کرتے وقت بات کرنا۔

---

(۱) (کما) ینقض لو حشا احلیلہ بقطنۃ وابتل الطرف الظاھر ھذا لو القطنۃ عالیۃ او محاذ[یۃ] لراس الاحلیل وان متسفلۃ عنہ لا ینقض و کذا الحکم فی الدبر و الفرج الداخل (وان ابتل) الطرف (الداخل لا) ینقض. (الدرالمختار مع رد المحتار، کتاب الطھارۃ، (۱/۱۴۹-۱۴۸) ط: رشیدیۃ)

☆ الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشیدیۃ.

☆ فتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء و الغسل، فصل فیما [ینقض] الوضوء، (۱/۳۷) ط: رشیدیۃ.

(۲) لو خرجت القطنۃ من الاحلیل رطبۃ انتقض لخروج النجاسۃ وان قلت وان لم تکن رطبۃ [ا]و لیس بھا اثر للنجاسۃ اصلا فلا نقض. (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، (۱/۱۴۹) ط: سعید)

☆ البحرالرائق، کتاب الطھارۃ، (۱/۳۰) ط: سعید.

☆ فتاوی قاضی خان علی ھامش الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء و الغسل، فصل فی[ما] ینقض الوضوء، (۱/۳۷) ط: رشیدیۃ.

☆ بلاضرورت کھانسنا۔

☆ کوئی آیت یا حدیث یا کسی اور متبرک چیز کا پڑھنا۔

☆ یا ایسی چیز جس پر اللہ یا نبی یا کسی فرشتہ یا کسی اور عظمت والی چیز کا نام ہو یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو پیشاب کے وقت اپنے پاس رکھنا۔

☆ بلاضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا۔

☆ تمام کپڑے اتار کر ننگے ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا۔

☆ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔

ان تمام چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (۱)

پیشاب گرا ہے زمین پر

اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست وغیرہ گری ہے، اور دھوپ سے سوکھ

---

(۱) ویکرہ ان یدخل فی الخلاء ومعہ خاتم علیہ اسم اللہ تعالی او شیء من القرآن، کذا فی السراج الوھاج — ولا یتکلم ولا یذکر اللہ تعالی --- ولا یتنحنح --- ویکرہ ان یبول قائما او مضطجعا او متجردا عن ثوبہ من غیر عذر فان کان بعذر فلا باس بہ. (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشیدیۃ)

۞ رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۱/۳۴۵) ط: سعید.

۞ البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعید.

۞ عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال: قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینہ واذا شرب فلا یشرب نفسا واحدا. (سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ مس الذکر بالیمین، (۱/۶ ا) ط: رحمانیۃ)

۞ وسن الاستنجاء بنحو حجر ..... لا بعظم وروث وطعام ویمین. (کنز الدقائق مع البحر، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، (۱/۲۴۲-۲۴۰) ط: سعید)

۞ رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۱/۳۴۰) ط: سعید.

۞ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۱/۱۶۵) ط: رشیدیۃ.

گئی اور بدبو باقی نہیں ہے تو زمین پاک ہوگئی، اس پر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن ایسی زمین پر جان بوجھ کر تیمم کرنا درست نہیں ہے، اور اگر معلوم نہ ہو تو اس پر تیمم کرنے سے تیمم ہو جائے گا، وہم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

پیشاب گر گیا کنویں میں

پیشاب نجاست غلیظہ ہے، (۲) اور نجاست غلیظہ گرنے سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنویں کا سارا پانی نکال لیا جائے، تب کنواں پاک ہو جائے گا، (۳) اور اگر نیچے سے پانی آنے کا سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو کنویں کے اندر موجود پانی کا اندازہ کر کے اتنا پانی نکال دیا جائے۔ (۴)

پیشاب نہر اور تالاب کے کنارے پر کرنا

''نہر کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔[۲۹۲/۲]

(۱) تطهر الارض المتنجسة بالجفاف اذا ذهب اثر النجاسة فتجوز الصلاة عليها ولا يجوز التيمم منها لاثر عائشة ومحمد بن الحنفية: زكاة الارض يبسها اى طهارتها. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۲۵/۱) ط: سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۲۱۶/۱) ط: ادارة القرآن.

☆ الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۳۱۱/۱) ط: سعيد.

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان: "پیشاب" و "پیشاب سے بچنا".

(۳) اذا وقعت في البئر نجاسة نزحت وكان نزح ما فيها من الماء طهارة لها باجماع السلف رحمهم الله كذا في الهداية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الاول، (۱۹/۱) ط: رشيدية)

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، (۲۱۲/۱-۲۱۱) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۱۰/۱) ط: سعيد.

(۴) (وان تعذر) نزح كلها لكونها معينا (فبقدر ما فيها) وقت ابتداء النزح، قاله الحلبي (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتى. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه فصل في البئر، (۲۱۳/۱) ط: سعيد) =

پیشانی

پیشانی کے اوپر کے حصے سے چہرے کی لمبائی کی حد شروع ہوتی ہے، عام طور پر انسان کا چہرہ پیشانی کے اس کنارے سے شروع ہوتا ہے جہاں بال اگتے ہیں،(۱) پھر سر کے بالوں کی ایک صورت یہ ہے کہ یا تو انسان ''اصلع'' (گنجا) ہوگا یعنی جس سر کے بال آگے کی جانب سے اڑ گئے ہوں، یہاں تک کہ وہ ایسا ہوگیا گویا اس کے بال پیدا ہی نہیں ہوئے۔

ایسی صورت میں یہ حکم ہے کہ گنجا ہونے کی وجہ سے جو جگہ بالوں سے خالی ہوگئی ہے اس کو دھونا واجب نہیں بلکہ صرف وہاں تک دھونا واجب ہے جہاں عام طور پر سر کے بال پیدا ہوتے ہیں یعنی پیشانی سے کسی قدر اوپر کے حصہ تک دھونا واجب ہے، باقی پر مسح کرے۔(۲)

یا انسان ''افرغ'' ہوگا یعنی جس کے بال اتنے بڑھ گئے ہوں کہ اس کی پیشانی پر آجائیں، اور بعض لوگوں کے پلکوں کے قریب تک پہنچ جاتے ہیں، انہیں ''اغم'' یعنی ''بادلوں کی طرح چھائے ہوئے بال والا'' کہتے ہیں۔

= ☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الاول، (۱/۱۹) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۲۳) ط: سعيد.

(۱) وهو من مبدأ سطح جبهته الى اسفل ذقنه طولا. (تنوير الأبصار مع الدر، كتاب الطهارة، (۱/۹۶) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/۳-۳) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۲) ط: سعيد.

(۲) والاصلع هو الذى انحسر مقدم شعر رأسه. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۹۷) ط: سعيد)

☆ فان زال شعر مقدم الراس بالصلع الاصح انه لايجب ايصال الماء اليه. (خلاصة الفتاوى، الفصل الثالث، سنن الوضوء، (۱/۲۲) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/۳) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۲) ط: سعيد.

ایسی صورت میں بھی گنجے کی طرح پیشانی سے کسی قدر اوپر تک وجوب ہوگا ... ہے، کیونکہ اکثر لوگوں کے سر کے بال اسی جگہ پیدا ہوتے ہیں، ایسی صورت میں اکثریت ہی کی پیروی کی جائے گی۔

☆ اگر کوئی شخص پیدائشی طور پر اکثر انسانوں سے مختلف ہو تو اس پر بھی ... انسانوں کے مطابق حکم ہوگا، اس سے ہٹ کر کوئی نیا حکم عائد نہیں ہوگا۔ (۱)

پینے کا پانی

لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں کے موسم میں راستوں کے اطراف میں پانی رکھ دیتے ہیں، اس سے وضو، غسل درست نہیں ہے، ہاں اگر پانی زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے، اور جو پانی وضو کے لئے رکھا ہوا اس کو پینا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) والاقرع الذی ینزل شعرہ الی الوجہ یجب علیہ غسل الشعر الذی ینزل من حد القلب (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الطھارۃ، (۱/۹۲) ط: رشیدیۃ)

(۲) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول، (۱/۳) ط: رشیدیۃ

(۳) (قولہ: لیعم الاغم) ھو الذی سال شعر راسہ حتی ضیق الجبھۃ. (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، (۱/۹۷) ط: سعید)

(۴) الاغم الذی علی جبھتہ شعر لایکفی غسلہ من قصاص شعرہ. (البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، (۱/۱۲) ط: سعید)

(۵) الماء المسبل فی الفلاۃ لایمنع التیمم ما لم یکن کثیرا فیعلم انہ للوضوء ایضا ویشرب ما للوضوء.

(قولہ: لایمنع التیمم) لانہ لم یوضع للوضوء بل للشرب فلایجوز الوضوء بہ وان صح — المسبل للشرب لا یتوضا بہ ...... أن ما سبل للوضوء یجوز الشرب منہ و کان الفرق ان الشرب اھم لانہ لاحیاء النفوس بخلاف الوضوء لان لہ بدلا فیاذن صاحبہ بالشرب منہ عادۃ لأنہ أنفع (ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، (۱/۲۵۳) ط: سعید)

(۶) حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، (۱/۱۳۳) ط: رشیدیۃ.

(۷) بہشتی زیور، کتاب الطھارۃ، پانی کے استعمال کے احکام، گیارہواں حصہ، (۱/۷۷) ط: دارالاشاعت۔

﴿……ت……﴾

تاجر کتب

☆ تاجران کتب کے لئے بھی بے وضو قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں ہے، رومال سے چھوئیں اور چھری اور قلم سے اوراق کھول کر دیکھا ئیں، بے وضو ہاتھ نہ لگائیں۔[1]

☆ جن کتابوں میں قرآن مجید کی ایک دو آیات لکھی ہوئی ہوں، انہیں بے وضو چھونا اور پڑھنا جائز ہے، البتہ جہاں پر آیت لکھی ہوئی ہے اس کو بے وضو چھونا جائز نہیں ہے۔[2]

تالاب

وہ تالاب جو کسی کی ذاتی زمین پر نہیں ہے، اس کے پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کسی کو اس کا پانی استعمال کرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔[3]

---

(1) یجوز للمحدث الذي يقرأ القرآن من المصحف تقليب الاوراق بقلم او عود او سكين. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (٢٠٢/١) ط:سعيد)

☆ لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه كالخريطة والجلد الغير المشرز ...... لا بما هو متصل به. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (٣٩/١-٣٨) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، (١٧٣/١) ط:سعيد

(2) لايجوز مس المصحف كله المكتوب وغيره بخلاف غيره فانه لايمنع الا مس المكتوب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (٢٠١/١) ط:سعيد)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (١٧٦/١) ط:سعيد.

☆ حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الطهارة، باب الحيض، (١٥٠/١) ط:رشيدية.

(3) اعلم ان المياه على انواع ...... والثاني ماء الاودية العظام كجيحون وسيحون ودجلة والفرات للناس فيه حق الشفة على الاطلاق وحق سقي الارض. (الهداية مع نتائج الافكار، =

تالاب کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا

''نہر کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۹۲)

تانبے کے برتن میں بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا

تانبے کے برتن میں پانی لیکر وضو کرنا جائز ہے۔

حضرت عکرمہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تانبے کے برتن سے وضو فرما لیتے تھے۔[1]

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تانبے کے برتن سے وضو فرماتے تھے۔[2]

= كتاب احياء الموات، فصول في مسائل الشرب، فصل في المياه، (۱۰/ ۹۳) ط: دار الكتب العلمية
= رد المحتار، كتاب احياء الموات، فصل الشرب، (۶/ ۴۳۸) ط: سعيد.
= تبيين الحقائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۷/ ۸۶) ط: سعيد.

(۱) عن عكرمة، عن ابن عباس أنه كان يتوضأ في آنية النحاس. (مصنف عبد الرزاق: (۱/ ۵۹) رقم الحديث: ۱۷۵، كتاب الطهارة، باب الوضوء في النحاس، ط: المكتب الإسلامي بيروت)
= كنز العمال: (۹/ ۴۷۱) رقم الحديث: ۲۷۰۰۵، من حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، باب الوضوء، مباح الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.
= جامع الأحاديث للسيوطي: (۸/ ۱۵۶) رقم الحديث: ۱۶۰۸۵، مسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، ط: دار الفكر.

(۲) وفي مسند أحمد بسند صحيح عن زينب بنت جحش أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ من مخضب من صفر. الصفر، بضم الصاد: هو النحاس الجيد. (عمدة القاري: (۳/ ۸۹) كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب، ط: دار إحياء التراث العربي، ط: بيروت)
= مسند أحمد: (۴۴/ ۳۳۳) رقم الحديث: ۲۶۷۵۳، مسند النساء، حديث زينب بنت جحش رضي الله عنها، ط: مؤسسة الرسالة.
= ارواء الغليل في تخريج الأحاديث: (۱/ ۶۵) كتاب الطهارة، ط: المكتب الإسلامي بيروت.

تحیۃ الوضو

☆ وضو کرنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرنا مستحب ہے۔[1]

☆ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بلال! مجھے اپنا کوئی ایسا اسلامی عمل بتاؤ جس پر تم کو اجر وثواب کی امید سب سے زیادہ ہو، کیونکہ میں نے تمہارے چپلوں کی آواز جنت میں اپنے آگے آگے سنی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھ کو اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ثواب کی امید اس عمل پر ہے کہ میں نے دن رات میں جب بھی کسی وقت وضو کیا ہے اسی وضو سے حسب توفیق کچھ نماز ضرور پڑھی ہے۔[2]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی کوئی شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ اس کا دل اور اس کا چہرہ دونوں نماز کی طرف متوجہ ہوں، یعنی ظاہر و باطن

---

(۱) (وندب رکعتان بعد الوضوء) یعنی قبل الجفاف. (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، (۲۲/۲) ط:سعید)

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع، (۱۱۲/۱) ط:رشیدیة.

☆ البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، (۵۲/۲) ط:سعید.

(۲) ----عن ابی هریرۃ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لبلال عند صلاۃ الفجر: یا بلال! حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنة، قال: ماعملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة لیل او نهار الا صلیت بذلک الطهور ما کتب لی ان اصلی: (صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التهجد باب فضل الطهور باللیل والنهار، فضل الصلاۃ بعد الوضوء باللیل والنهار، (۱۵۴/۱) ط:قدیمی)

☆ الصحیح لمسلم: (۲۹۲/۲) کتاب الفضائل، باب من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک و بلال، ط: قدیمی.

وضوؤں کی پوری توجہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب
ہو جائے گی۔ (۱)

تربوز کا پانی

تربوز سے جو پانی نکلتا ہے اس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔ (۲)

ترتیب

وضو کے اعضاء دھونے اور مسح کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا سنت ہے
فرض نہیں ہے۔ (۳)

ترجمہ

اگر قرآن مجید کا ترجمہ کسی اور زبان میں ہو تو صحیح یہ ہے کہ اس کا وہی حکم ہے جو
قرآن کریم کا ہے یعنی بے وضو، جنابت والے شخص اور حیض والی عورت کا اُسے چھو

(۱) وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء، ويصلي ركعتين بقلبه و وجهه عليهما إلّا وجبت له الجنة. (الترغيب والترهيب: (۷۰/۱) رقم الحديث: ۳۵۷، كتاب الطهارة، الترغيب في ركعتين بعد الوضوء، ط: دار الكتب العلمية)

= الصحيح لمسلم: (۱۲۱/۱) كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ط: قديمي

= مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

(۲) لايجوز التوضؤ بماء البطيخ والقثاء..... (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث الفصل الثاني، (۲۱/۱) ط: رشيدية)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۹/۱) ط: سعيد.

= ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۸۰/۱-۱۸۱) ط: سعيد.

(۳) (قوله: والترتيب المنصوص) اى كما ذكر في النص ..... وهو سنة مؤكدة عندنا على الصحيح. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۷/۱) ط: سعيد)

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثاني، (۸/۱) ط: رشيدية.

= ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۲۲/۱) ط: سعيد.

جائز نہیں ہے۔ (۱)

تری کا نکلنا

اگر کسی کو استنجاء کرنے کے بعد بھی تری نکلتی ہے، ڈھیلہ لینے اور دھونے کے بعد دوبارہ ڈھیلہ لینا پڑتا ہے تو ایسی صورت میں ڈھیلے اور پانی سے استنجاء کرنے کے بعد عضو مخصوص کے سوراخ میں روئی وغیرہ رکھ لے، تاکہ تری نکلنے کا شبہ نہ رہے، اور روئی رکھنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ (۲)

تشبیک

وضو کے بعد تشبیک منع ہے، اور تشبیک کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے وضو کرو تو انگلیوں سے تشبیک نہ کرو۔ (۳)

(۱) ولو كان القرآن مكتوبا بالفارسية يحرم على الجنب والحائض مسه بالاجماع وهو الصحيح. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۰۲/۱) ط:سعيد)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۲۹۳/۱) ط:سعيد.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۹/۱) ط:رشيدية.

(۲) يستحب للرجل ان يحتشى ان رابه الشيطان ويجب ان كان لاينقطع الا به قدر ما يصلي. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، (۱۵۰/۱) ط:سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۵۰/۱) ط:رشيدية.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط:سعيد.

(۳) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ احدكم للصلاة فلا يشبك بين أصابعه. (مجمع الزوائد: (۲۳۰/۱) رقم الحديث: ۱۲۳۲، كتاب الطهارة، باب فيمن لم يحسن الوضوء، ط: مكتبة القدسي، القاهرة)

المعجم الأوسط: (۲۵۶/۱) رقم الحديث: ۸۳۸، باب الألف، من اسمه أحمد، ط: دار الحرمين، القاهرة. =

(نوٹ) مسجد میں بھی تشبیک کرنا منع ہے۔ (۱)

تفسیر

اگر تفسیر کی کتابوں میں قرآن مجید کی آیتوں سے تفسیر کی مقدار زیادہ ہے، تو اس کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز ہے، مگر جہاں پر قرآن لکھا ہوا ہو، وہاں پر وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے۔ (۲)

= کنز العمال : (۵۰۶/۷) رقم الحدیث : ۱۹۹۹۲ ، حرف الصاد ، کتاب الصلاة من قسم الأقوال ، الباب الثاني ، الفصل الثالث في مفسدات الصلاة ...... الخ ، ط: مؤسسة الرسالة.

(۱) عن سعید بن المسیب قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : إذا کان أحدکم في المسجد فلایشبکنّ أصابعه . (مصنف ابن أبي شیبه : (۳۲۰/۱) رقم الحدیث : (۳۸۲۵ ، کتاب الصلاة، من کره أن یشبک الأصابع في الصلاة في المسجد، ط: مکتبة الرشد ، الریاض)

کنز العمال: (۵۰۸/۷) رقم الحدیث: ۲۰۰۰۰ ، حرف الصاد، کتاب الصلاة من قسم الأقوال الباب الثاني، الفصل الثالث في مفسدات الصلاة ومحظوراتها وآدابها، ط: مؤسسة الرسالة.

مسند أحمد: (۳۷۷/۱۷) رقم الحدیث: ۱۱۳۸۵ ، مسند المکثرین من الصحابة، مسند [illegible] سعید الخدري رضی الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) [illegible]قد جوز اصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الاکثر تفسیرا او [illegible] ولو قیل به اعتبارا للغالب لکان حسنا قلت لکنه یخالف ما مر فتدبر.

وفي الرد: وفي السراج عن الایضاح: ان کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منها وله ان یمس غیره وکذا کتب الفقه اذا کان فیها شیء من القرآن بخلاف المصحف فان الکل فیه تبع للقرآن.

والحاصل انه لا فرق بین التفسیر وغیره من الکتب الشرعیة علی القول بالکراهة وعدمه ولهذا قال في النهر: ولا یخفی ان مقتضی ما في الخلاصة عدم الکراهة مطلقا لان من اثبتها حتی في التفسیر نظر الی ما فیها من الآیات ومن نفاها نظر الی ان الاکثر لیس کذلک وهذا یعم التفسیر ایضا الا ان یقال ان القرآن فیه أکثر من غیره ای فیکره مسه دون غیره من الکتب الشرعیة..... قال ط: وما في السراج اوفق بالقواعد. اقول: الاظهر والاحوط القول الثالث ای کراهته في التفسیر دون غیره لظهور الفرق فان القرآن في التفسیر اکثر منه في غیره وذکره فیه مقصودا استقلالا لا تبعا فشبهه بالمصحف اقرب من شبهه ببقیة الکتب. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱۷۷/۱ – ۱۷۶) ط: سعید)

حاشیة الطحطاوي علی الدر، کتاب الطهارة ، (۱۰۰/۱) ط: رشیدیة.

الفقه علی المذاهب الأربعة : (۵۲/۱) کتاب الطهارة ، حکم الوضوء و مایتعلق به من مس مصحف و نحوه ، ط: المکتبة الحقیقة.

تفسیر کو بے وضو ہاتھ لگانا

تفسیر کی کتابوں کو بے وضو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔ [1]

تقاضا کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ

"پیشاب، پاخانہ کے تقاضہ کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔

تلاوت کی نیت سے تیمم کیا ہے

☆ اگر کسی مریض کے لئے پانی استعمال کرنا مضر ہے، اور اس نے وضو نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید تلاوت کرنے کے لئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا، نماز کے لئے دوبارہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔ [2]

☆ اور اگر ناپاک مریض نے جس کو نہانے کی حاجت ہو قرآن مجید کی تلاوت کی نیت سے تیمم کیا، تو اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ [3]

تمباکو

اگر تمباکو کی وجہ سے اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا، اور قدم اِدھر اُدھر

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۲۱٦، (وقد جوز اصحابنا)

(۲) ولو تيمم للقراءة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف ... وصلى بذلك التيمم اختلفوا فيه، قال عامة العلماء: لا يجوز. (فتاوى قاضي خان على هامش الهندية، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۵۲-۵۳) ط: رشيدية)

ﷲ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲٦) ط: رشيدية.

ﷲ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۰) ط: سعيد.

(۳) و المحل المفصل فيها فان تيمم لها وهو جنب جاز له ان يصلي به سائر الصلوات، كذا في البدائع. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۰) ط: سعيد)

ﷲ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة بيان كيفية التيمم، (۱/۱۷۹) ط: رشيدية.

ﷲ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۵) ط: سعيد.

بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نشہ نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

تنگی وقت کی وجہ سے تیمم کرنا

''وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸٤)

تولیہ سے پانی خشک کرنا

''پانی کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۷)

تھوک

☆ تھوک نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ منہ بھر کر بھی نکلے تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ اگر خون ملا ہوا تھوک خارج ہو تو جو غالب ہوگا اس کا حکم ہوگا یعنی اگر خون غالب ہوگا تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر تھوک غالب ہوگا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

☆ اگر تھوک، کھانے یا پت یا ایسی چیز کے ساتھ قے میں نکلے جو پاک ہو تو ایسی صورت میں اگر تھوک زیادہ ہو اور وہ چیز کم ہو، اور اس قدر ہو جس سے منہ نہ بھر کے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر تھوک اور دوسری چیز برابر ہو مگر دونوں میں کوئی اس قدر نہ ہو

(۱) وينقضه إغماء ... وسكر بأن يدخل في مشيه تمايل ولو بأكل الحشيشة. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۱۴۳) كتاب الطهارة، مطلب: نوم الانبياء غير ناقض، ط: سعيد)

☆ الإغماء ينقض الوضوء قليله و كثيره وكذا الجنون والغشي والسكر وحد السكر في هذا الباب أن لا يعرف الرجل من المرأة عند بعض المشائخ وهو اختيار الصدر الشهيد. والصحيح ما نقل عن شمس الأئمة الحلواني أنه إذا دخل في بعض مشيه تحرك كذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۲) كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيديه)

☆ حاشية الشلبي على التبيين: (۱/۱۰) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان.

(۲) وان خرج من نفس الفم تعتبر الغلبة بينه وبين الريق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيدية)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱/۱۲۳) ط: رشيدية.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۸-۱۳۹) ط: سعيد.

...ہے، منہ بھر سکے تب بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

...اگر تھوک میں خون معلوم ہو، تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے، اور تھوک کا رنگ سفید یا زردی مائل ہے، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون زیادہ ہے یا برابر اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

تھوکنا

...قبلہ کی طرف تھوکنا منع ہے، اگر وضو کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ ہو مگر نیچے زمین کی طرف تھوکے تو اس میں کوئی کراہت نہیں، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ نماز میں اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو پاؤں کے نیچے تھوک دے، حالانکہ اس وقت نمازی قبلہ رُخ ہوتا ہے، اس کے باوجود نیچے کی طرف تھوکنے کی اجازت دی گئی ہے۔

---

(۱) (لا) ينقضه قيئ من (بلغم) على المعتمد (اصلا) الا المخلوط بطعام فيعتبر الغالب ولو استويا فكل على حدة.

وفي الرد: (قوله: فيعتبر الغالب) فان كانت الغلبة للطعام وكان بحال لو انفرد ملأ الفم نقض وان كانت الغلبة للبلغم وكان بحال لو انفرد ملأ الفم كانت المسألة على الاختلاف. تتارخانية. (رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۸) ط: سعيد)

- بدائع الصنائع، كتاب الطهارة نواقض الوضوء، (۱/۱۲٦) ط: رشيدية.
- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيدية.

(۲) ولو بزق فخرج معه الدم ان كانت الغلبة للبزاق لا يكون حدثا لانه ما خرج بقوة نفسه وان كانت الغلبة للدم يكون حدثا لان الغالب اذا كان هو البزاق لم يكن خارجا بقوة نفسه فلم يكن سائلا وان كان الغالب هو الدم كان خروجه بقوة نفسه فكان سائلا وان كانا سواء فالقياس ان لا يكون حدثا وفي الاستحسان يكون حدثا. (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱/۱۲۳) ط: رشيدية)

- الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيدية
- ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۹) ط: سعيد

(۱) اپنی جائے نماز وغیرہ پر تھوک سکتا ہے، مسجد کی جائے نماز پر نہیں۔ (۱)

(۲) پاخانہ، پیشاب کرتے وقت بلاضرورت وہاں پر نہ تھوکے۔ (۲)

تیل

اگر ہاتھ یا پیر میں تیل لگایا اور پھر وضو کیا، پانی اس کے اوپر سے بہہ گیا اور چکنائی کے باعث عضو میں پانی جذب نہ ہوا تو بھی وضو صحیح ہو جائے گا۔ (۳)

---

(۱) عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم رای نخامة فی القبلة فشق ذلک علیه حتی رئی فی وجهه فقام فحکه بیده فقال ان احدکم اذا قام فی صلاته فانه یناجی ربه او ان ربه بینه وبین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمیه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فیه ثم رد بعضه علی بعض فقال او یفعل هکذا. (صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب حک البزاق بالید من المسجد، (۱/۵۸) ط:قدیمی)

: ذکر ما یستنبط منه---- وفیه انه اذا بزق یبزق عن یساره ولا یبزق امامه تشریفا للقبلة ولا عن یمینه تشریفا للیمین...... قال النووی هذا فی غیر المسجد اما فیه فلا یبزق الا فی ثوبه. (عمدة القاری، کتاب الصلاة، باب حک البزاق بالید من المسجد، (۴/۱۴۹) ط: دار إحیاء التراث العربی)

: مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة،باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول، (۲/۲۰۱) ط: مکتبه امدادیه.

(۲) ولا یبزق فی البول. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۳۴۵) ط:سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط:رشیدیة.

البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط:سعید.

(۳) قال فی الشرنبلالیة: قال المقدسی:وفی الفتاوی، دهن رجلیه ثم توضأ و امر الماء علی رجلیه ولم یقبل الماء للدسومة جاز لوجود غسل الرجلین. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، (۱/۱۵۴) ط:سعید)

: الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/۵) ط:رشیدیة.

: فتح القدیر (۱/۱۷) کتاب الطهارة، ط: رشیدیة.

تیمم

تیمم ان تمام اعمال کے لئے کرنا جائز ہے جن کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے، لیکن ایسے تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، مثلاً پانی ہونے کے باوجود سوتے وقت یا سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کرنا جائز ہے مگر اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔[1]

☆ تیمم جائز ہونے کی صورت میں نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔[2]

☆ اور ایک سے زیادہ فرض نماز پڑھنے کے لئے بھی تیمم کرنا درست ہے۔

☆ نفل نمازوں کی طرح فرض نمازوں کے لئے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ ہمارے نزدیک تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدل ہے، لہٰذا ایک تیمم سے جتنی فرض اور نفل نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے، جس طرح ایک وضو سے جتنی

---

(۱) وقالوا: لو تيمم لدخول مسجد او لقراءة ولو من مصحف او مسه او كتابته او تعليمه او لزيارة قبور او عيادة مريض او دفن ميت او اذان او اقامة او اسلام او سلام او رده لم تجز الصلاة به عند العامة، بخلاف صلاة جنازة أو سجدة تلاوة فتاوى شيخنا خير الدين الرملي. قلت: و ظاهره انه يجوز فعل ذلك فتامل.

وفي الرد: اى لفقد الشرط وهو امران كون المنوى عبادة مقصودة و كونها لا تحل الا بالطهارة.
(رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۵/۱) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۶/۱) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۰/۱) ط: سعيد.

(۲) لو تيمم قبل دخول الوقت جاز عندنا هكذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۳۰/۱) ط: رشيدية)

☆ المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الخامس، (۳۰٦/۱) ط: ادارة القرآن.

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۱/۱) ط: سعيد.

فرض اور نفل نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔[1]

تیمم امت محمدیہ کے لئے ایک خاص تحفہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں (گزشتہ انبیاء کرام کے مقابلہ میں) تین چیزوں کے ذریعہ فضیلت عطا کی گئی ہے۔

① ہماری (نماز یا جہاد کی) صفیں، فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دی گئی ہیں، یعنی جس طرح فرشتوں کو صف باندھ کر عبادت کرنے میں بہت زیادہ قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہے، اسی طرح نماز اور جہاد کی صفیں بنانے سے بھی بہت زیادہ قرب اور بزرگی حاصل ہوتی ہے۔

② ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ بنائی گئی ہے۔

③ اس (زمین) کی مٹی کو ہمارے لئے پاک کرنے والی بنایا گیا ہے، اس صورت میں کہ پانی ہمیں دستیاب نہ ہو۔

تشریح:

سابقہ انبیاء کرام کی امتوں میں نماز پڑھنے کے لئے جماعت اور صف بندی کی پابندی نہیں تھی، وہ جس طرح چاہتے تھے اسی طرح نماز پڑھ لیتے تھے، ان کی نماز ان کی خاص عبادت گاہ کنائس (چرچ) "بیع" "(معبد)" کلیسا کے علاوہ کسی اور جگہ پر پڑھنا جائز نہیں ہوتی تھی، اور ان کو تیمم کی سہولت بھی نہیں دی گئی تھی، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کو سابقہ انبیاء کرام کی امتوں پر جن چیزوں کے ذریعہ امتیازی

---

[1] ویصلی بالتیمم الواحد ماشاء من الصلوات فرضا او نفلا. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة الباب الرابع، الفصل الاول. (۱/ ۳۰) ط: رشیدیة)

[2] ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۴۱) ط: سعید.

[3] البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۱۵٦) ط: سعید.

... عطا کی گئی ہے ان میں سے خاص طور پر یہ تین چیزیں بھی ہیں کہ ... صف بندی کر کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم ہوا، اور اس پر ... بڑا ثواب ملنے کی امید دلائی گئی، اور مسلمانوں کو پوری زمین پر ... پاک صاف جگہ پر نماز جائز ہونے کی سہولت دی گئی، اور پانی نہ ملنے یا ... سے معذور ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کی اجازت دی گئی۔ (۱)

تیمم ان چیزوں سے جائز نہیں ہے

... جو چیز مٹی کی قسم سے نہیں ہے اس سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

... جو چیزیں آگ میں جلانے سے نرم ہو جاتی ہیں، پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں، اور وہ مٹی کی قسم سے نہیں جیسے کپڑا، لکڑی وغیرہ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور سونا چاندی وغیرہ جلنے سے نرم ہو کر پگھل جاتے ہیں ان سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا محمد بن فضيل عن أبي مالك الأشجعي عن ربعي عن حذيفة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا وجعلت تربتها لنا طهورا إذا لم نجد الماء وذكر خصلة أخرى. (الصحيح لمسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، (۱۹۹/۱) ط: قديمي)

☆ أي ثلاث خصال لم تكن لهم واحدة منها لان الامم السالفة كانوا يقفون في الصلاة كيفما اتفق ولم تجز لهم الصلاة الا في الكنائس والبيع ولم يجز لهم التيمم. (مرقاة المفاتيح، كتاب الطهارة، باب التيمم، الفصل الاول، (۸۵/۲) ط: مكتبه امداديه)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۸/۱) ط: سعيد.

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۰۶/۱) ط: رشيديه.

(۲) بتيمم بطاهر من جنس الارض، كذا في التبيين. كل ما يحترق فيصير رمادا كالحطب والحشيش ونحوهما أو ما ينطبع ويلين كالحديد والصفر والنحاس والزجاج وعين الذهب والفضة ونحوها فليس من جنس الارض. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۶/۱) ط: رشيديه)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۴۷/۱) ط: سعيد.

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۱۲/۱) ط: رشيديه.

تیمم ان چیزوں سے جائز ہے

☆ مٹی یا مٹی کی قسم سے جو چیزیں ہوں ان سے تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ جو چیزیں آگ میں جلانے سے نرم نہیں ہوتی ہیں، اور جل کر راکھ نہیں ہوتی ہیں اور وہ چیزیں مٹی کی قسم سے ہیں تو ان سے تیمم کرنا جائز ہے، جیسے ریت، مختلف قسم کے پتھر عقیق، زبرجد، فیروزہ، سنگ مرمر، ہڑتال، سنکھیا وغیرہ۔ (۱)

☆ جو چیزیں مٹی کی قسم سے نہ ہوں، مگر ان پر گرد و غبار ہو تو گرد و غبار ہونے کی وجہ سے اس سے تیمم کرنا جائز ہے، جیسے کسی کپڑے یا لکڑی یا سونے چاندی وغیرہ پر غبار ہو تو ان سے تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆ کسی ناپاک چیز پر گرد و غبار ہو، تو اگر وہ غبار اس پر خشکی کی حالت میں پڑا ہو، اور اس سے تیمم کرنے میں نجاست کے کسی چیز کے آنے کا خوف نہ ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۳)

---

(۱) انظر إلی الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة: ۲۲۳، (تیمم بطاهر من جنس الأرض)

☆ فیجوز التیمم بالرمل والتراب والسبخة المنعقدة من الأرض دون الماء والجص والنورة والکحل والزرنیخ والمغرة والکبریت والفیروزج والعقیق والبلخش والمرد والزبرجد والیاقوت والمرجان. (الفتاوی الهندیة: (۲۶/۱ ـ ۲۷) کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، ط: رشیدیة)

☆ البحر الرائق: (۱۳۷/۱) کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: سعید.

☆ فتح القدیر: (۱۱۲/۱) کتاب الطهارات، باب التیمم، ط: رشیدیه.

(۲) وصورة التیمم بالغبار أن یضرب بیده ثوبا أو لبدا أو وسادة أو ما أشبهها من الأعیان الطاهرة التي علیها غبار فاذا وقع الغبار علی یدیه تیمم. (الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فیما یجوز به التیمم، (۲۳۰/۱) ط: ادرة القرآن)

☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۲۳۹/۱) ط: سعید.

☆ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول. (۲۷/۱) ط: رشیدیة

(۳) اذا تیمم بغبار الثوب النجس لایجوز الا اذا وقع التراب بعد ما جف الثوب، کذا في التبیین. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۷/۱) ط: رشیدیة)

☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۲۴۱/۱) ط: سعید. =

☆ کسی حیوان یا انسان یا اپنے اعضاء پر غبار ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے، جیسے کسی نے جھاڑو دی، اس سے غبار اڑ کر منہ اور ہاتھوں پر پڑ جائے اور ہاتھ مل لے تو تیمم ہو جائے گا۔ (۱)

☆ اگر کوئی ایسی چیز مٹی سے مل جائے جس سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے تو غالب کا اعتبار ہوگا، اگر مٹی وغیرہ غالب ہے تو تیمم جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (۲)

☆ اناج مثلاً گیہوں، جو، باجرہ وغیرہ پر اگر گرد وغبار ہو تو تیمم کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (۳)

تیمم ان صورتوں میں جائز ہے

☆ اگر وضو یا غسل کے لئے پانی استعمال کرنے کی صورت میں مریض کے

☆: الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فيما يجوز به التيمم، (۱/ ۲۴۰) ط:ادارة القرآن.

(۱) ولو اصاب الغبار وجهه ويديه فمسح به ناويا للتيمم يجوز وان لم يمسح لا يجوز، كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۴۱) ط:سعيد.

☆ فتاوى قاضي خان على هامش الهندية. كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل في صورة التيمم، (۱/ ۵۳) ط:رشيدية.

(۲) واذا خالط التراب ما ليس من جنسه فالعبرة للغلبة، هكذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۴۱) ط:سعيد.

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۸) ط:سعيد.

(۳) ولو وضع يديه على حنطة او شعير او غير ذلك من الحبوب فلصق بيديه غبار فان بان اثره جاز به التيمم، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۴۰) ط:سعيد.

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۸) ط:سعيد.

مر جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا مرض کے طول پکڑ نے کا خوف ہو تو ان سب صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوگا۔

☆ اور اگر کوئی شخص ابھی تندرست ہے لیکن گمان غالب یہ ہے کہ پانی استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ اگر وضو کر سکتا ہے لیکن غسل کرنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو کر لے اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

☆ اگر ٹھنڈے پانی سے مرض وغیرہ کا اندیشہ ہے، اور گرم پانی میسر نہیں آتا، تو تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ اگر کسی خاص مقام میں اتفاق سے ایسی سخت سردی ہو کہ گرم پانی سے غسل کرنے میں مرض یا موت کا اندیشہ ہو اور کوئی ایسا کپڑا وغیرہ نہ ہو جس کو وضو یا غسل کے بعد اوڑھ کر گرمائش حاصل کی جائے تو وہاں پر تیمم کرنا جائز ہوگا، خواہ یہ صورت جنگل میں پیش آئے یا بستی میں۔

نوٹ۔ واضح رہے کہ سخت سردی میں ہمیشہ تیمم کرنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ سخت سردی میں بھی گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت میں آدمی بیمار بھی نہیں ہوتا اور مرتا بھی نہیں، ہاں اگر کوئی خاص ایسا مقام ہے جہاں اتفاق سے ایسی سردی ہو کہ گرم پانی سے بھی ضرر ہو، اور ایسا کپڑا وغیرہ نہ ہو جس کو غسل کے بعد اوڑھ کر گرمائش حاصل کی جائے تو وہاں پر تیمم کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

تیمم بخار میں کرنا

''بخار میں تیمم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۰/۱)

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان ''پانی کے استعمال سے معذور ہونے کی صورتیں''۔

تیمم ٹوٹ جاتا ہے

☆ اگر وضو کا تیمم کیا ہے تو وضو کرنے کی مقدار پانی ملنے سے تیمم ٹوٹ جائے گا، اور اگر غسل کا تیمم ہے تو غسل کرنے کی مقدار پانی ملنے سے تیمم ٹوٹ جائے گا، اور اگر پانی اس مقدار سے کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

☆ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے، اور بیماری ختم ہوگئی، اب پانی سے وضو اور غسل کرنے میں نقصان نہیں، تو تیمم ٹوٹ جائے گا، اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور استعمال کے لئے پانی مل جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (۳)

☆ جو چیز عذر کی وجہ سے جائز ہوتی ہے، اس عذر کے دور ہو جانے کے بعد وہ باطل ہو جاتی ہے۔ (۴)

---

(۱) وينقضه القدرة على استعمال الماء الكافي الفاضل عن حاجته، كذا في البحر الرائق (الفتاوى الهندية، كتاب التيمم، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۲۹) ط: رشيدية)

(۲) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم وما لا يبطله، (۱/۲۳۹) ط: ادارة القرآن.

(۲) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۵) ط: سعيد

(۲) اذا زال المرض المبيح ينتقض تيممه. (الفتاوى الهندية، كتاب التيمم، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۲۹) ط: رشيدية)

(۲) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۹) ط: سعيد.

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۲) ط: سعيد.

(۳) اعلم ان ما يبطل به الوضوء يبطل به التيمم. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم وما لا يبطله، (۱/۲۳۹) ط: ادارة القرآن)

(۳) الفتاوى الهندية، كتاب التيمم، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۲۹) ط: رشيدية

(۳) رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۳) ط: سعيد.

(۴) لان ما جاز بعذر بطل بزواله (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۹) ط: سعيد)

تیمم توڑنے والی چیز پیش نہ آئے

''ناقض تیمم پیش نہ آئے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲٦٤/۲)

تیمم جائز ہونے کی ایک خاص صورت

☆ تیمم ایسی نمازوں کے لئے بھی کرنا جائز ہے جن کی قضاء اور بدل نہیں ہے، اور وضو کرنے کی صورت میں ان کے فوت ہوجانے کا خوف ہو، جیسا کہ عید اور جنازہ کی نماز شروع ہوگئی، اب اگر وضو کرنے سے عید اور جنازہ کی نماز فوت ہوجانے کا ڈر ہو تو تیمم کر کے نماز میں شامل ہوجانا جائز ہوگا، کیونکہ عید اور جنازہ کی نمازوں کی قضاء اور بدل نہیں ہے۔

☆ سورج اور چاند گہن کی نمازوں کے لئے اگر وضو کرے گا تو وضو کرتے کرتے سورج اور چاند گہن ختم ہوجائے گا اسی طرح سنت مؤکدہ اگر وضو کر کے ادا کرے گا تو وقت نکل جائے گا تو ان صورتوں میں تیمم کر کے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

مثال کے طور پر پانی ایک میل سے کم دوری پر ہے، ملازم یا خادم پانی لینے گیا ہے لیکن اس آدمی کو یقین یا ظن غالب ہے کہ جب ملازم یا خادم پانی لے کر واپس پہنچے گا تو اس وقت فجر کی نماز کا صرف وضو کر کے مشکل سے صرف فرض ادا کرنے کا وقت ملے گا تو ایسے شخص کے لئے تیمم کر کے فجر کی سنت پڑھنا جائز ہے لیکن فرض نماز وضو کر کے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ سنت کی قضاء نہیں ہے اور فوت ہونے کی صورت میں بدل نہیں ہے لیکن فرض کا بدل ہے، فوت ہونے کی صورت میں قضاء ہے۔

فجر کی سنت فوت ہوجانے کے خوف کی شرط اس لئے ہے کہ اگر یہ خوف ہو کہ فرض کے ساتھ سنت بھی فوت ہوجائے گی، تو پھر تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ جب فجر کے فرض اور سنت دونوں فوت ہوجاتے ہیں تو اس دن زوال سے پہلے پہلے قضاء

[اس] صورت میں فرض کی قضاء کے ساتھ سنت کی قضاء کرنا بھی جائز ہوتا ہے۔ [۱]

تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

☆ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے وضو کا تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ [۲]

☆ اگر وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا ہے، تو جب وضو ٹوٹ جائے گا، تو وہ تیمم وضو کے حق میں ٹوٹ جائے گا اور غسل کے حق میں باقی رہے گا جب تک غسل واجب کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی جائے گی۔ [۳]

(۱) (و) جاز (لخوف فوت صلاة جنازة) ای کل تکبیراتها ..... (او) فوت (عيد) بفراغ امام او زوال شمس (ولو) كان يبنى (بناء) بعد شروعه متوضئا وسبق حدثه (بلا فرق بين كونه اماما او م) في الاصح لان المناط خوف الفوات لا الى بدل فجاز لكسوف وسنن رواتب ولو سنة فجر خاف فوتها وحدها.

وفي الرد: (قوله: خاف فوتها وحدها) اى فيتيمم على قياس قولهما اما على قول محمد فلا لانها اذا فاتته لاشتغاله بالفريضة مع الجماعة يقضيها بعد ارتفاع الشمس عنده وعندهما لا يقضيها اصلا بحر. وصورة فوتها وحدها لو وعده شخص بالماء او امر غيره بنزحه له من بئر وعلم انه لو انتظره لا يدرك سوى الفرض يتيمم للسنة لم يتوضأ للفرض ويصلى قبل الطلوع وصورها شيخنا بما اذا فاتت مع الفرض واراد قضاءها ولم يبق الى زوال الشمس مقدار الوضوء وصلاة ركعتين فيتيمم ويصليها قبل الزوال لانها لا تقضى بعده ثم يتوضأ ويصلى الفرض بعده وذكر لها ط صورتين أخريين. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۳-۲۴۱) ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۷-۱۵۹) ط:سعيد.

☆ كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۶۰) ط:المكتبة الغفارية.

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان "تیمم ٹوٹ جاتا ہے"۔

(۳) ---وان نقض تيمم الوضوء كل ما نقض الغسل لكن لا ينقض تيمم الغسل كل ما نقض الوضوء لانه اذا تيمم عن جنابة ثم بال مثلا فهذا ناقض للوضوء لاينتقض به تيمم الغسل بل تنتقض طهارة الوضوء التي في ضمنه فتثبت له احكام الحدث لا احكام الجنابة فقد وجد ناقض الوضوء ولم ينتقض تيمم الجنابة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۳) ط: سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم وما لا يبطله، (۱/۲۳۰) ط:ادارة القرآن. =

☆ جس عذر کے سبب سے تیمم کیا گیا تھا، اس کے زائل ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جائے گا، اگر چہ اس کے بعد ہی فوراً دوسرا عذر پیدا ہو جائے، مثلاً کسی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، پھر جب پانی ملا تو وہ بیمار ہو گیا، تو پھر نماز وغیرہ کے لئے دوبارہ تیمم کرے۔ (۱)

☆ اگر کوئی شخص تیمم کرنے کے بعد اس طرح سو رہا تھا جس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے اس حالت میں یا اونگھتے ہوئے پانی کے پاس سے گذرے تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ وہ ایسی حالت میں پانی پر پہونچا تھا جس میں اس کو پانی کے استعمال پر قدرت نہیں تھی۔

یا غسل کے عوض میں تیمم کیا ہو مثلاً کوئی شخص گھوڑے یا گاڑی پر بیٹھا ہوا سو جائے اور راستہ سے گذرتے ہوئے اسے کوئی چشمہ یا ندی وغیرہ ملے تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔

اور غسل کے تیمم کی شرط اس لئے ہے کہ وضو کا تیمم سونے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۲/۱) ط: سعيد.

(۱) المسافر اذا تيمم لعدم الماء ثم مرض مرضا يبيح له التيمم لو كان مقيما لم تجز له الصلاة بذلك التيمم لان اختلاف اسباب الرخصة يمنع الاحتساب بالرخصة الاولى عن الثانية وتصير الاولى كان لم تكن، كذا في الفصول العمادية في احكام المرضى في كتاب الطهارة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۳۰-۲۹) ط: رشيدية)

☆ فتاوى قاضي خان على هامش الهندية. كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل فيما يجوز له التيمم، (۵۸/۱) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۲/۱) ط: سعيد.

(۲) واعلم ان مرور الناعس على الماء ينقض تيممه سواء كان عن حدث او عن جنابة متمكنا او لا، ومرور النائم مثله لكن لو كان غير متمكن مقعدته وكان تيممه عن حدث يكون الناقض النوم لا المرور كما يعلم من البحر وبه يعلم ما في كلام الشارح فكان الصواب ان يقول ومرور ناعس مطلقا او نائم متيمم عن جنابة او عن حدث وكان متمكنا فافهم. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۵۷/۱) ط: سعيد) =

☆اگر کوئی شخص ریل یا جہاز پر سوار ہو اور اس نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا ہوا ہے، اور راستہ میں چلتی ہوئی ریل سے اس کو پانی کے چشمے، ندی، نہر وغیرہ نظر آئیں تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ہے۔ (۱)

☆جس آدمی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اگر وہ ایسا پانی دیکھے جس کے استعمال پر قادر ہو تو اس کا تیمم ٹوٹ جائے گا۔

☆اگر کسی آدمی پر غسل کرنا واجب تھا، اور اس نے شرعی عذر کی وجہ سے تیمم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے کے بعد وہ تیمم بھی ٹوٹ جائے گا، مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، تو اگر پانی مل گیا اور استعمال کرنے پر قدرت ہوگئی تو جنابت کا تیمم ٹوٹ جائے گا، اگر مرض کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہو جائے گا تیمم بھی ٹوٹ جائے گا، یا غسل واجب کرنے والی کوئی بات پائی جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

جنابت کے غسل کے عوض میں کیا ہوا تیمم وضو توڑنے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹے گا، مثلاً کسی مرض کی وجہ سے یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے جنابت کا تیمم کیا پھر وضو

---

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۳۰) ط: رشيدية.

فتاوی قاضی خان علی هامش الهندية. كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل فيما يجوز له التيمم، (۱/۵۶) ط: رشيدية.

(۱) وإن مر على الماء وهو في موضع لا يستطيع النزول إليه لخوف عدو أو سبع لم ينتقض، هكذا في السراج الوهاج. (الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۳۰) ط: رشيدية)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۲) ط: سعيد.

فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۱۹) ط: رشيدية.

(۲) وينقضه القدرة على استعمال الماء الكافي الفاضل عن حاجته، كذا في البحر الرائق. (الفتاوی الهندية، كتاب التيمم، الباب الرابع، الفصل الثاني، (۱/۲۹) ط: رشيدية)

الفتاوی التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم وما لا يبطله، (۱/۲۳۹) ط: ادارة القرآن.

رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۵) ط: سعيد.

توڑنے والی چیز پیش آگئی تو اس سے جنابت کا تیمم نہیں ٹوٹے گا، صرف وضو کا تیمم ٹوٹ جائے گا، غسل کا تیمم باقی رہے گا، وضو کے لئے تیمم دوبارہ کرے، غسل کے تیمم کو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

تیمم دوسرے نے کرایا

اگر کسی دوسرے نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر کسی کا تیمم کرا دیا، اور اس مریض نے دوسرے آدمی کا ہاتھ زمین پر مارنے سے پہلے تیمم کا قصد اور نیت کر لی تھی، تو تیمم صحیح ہوجائے گا۔ (۲)

تیمم شرائط کے ساتھ وضو کا قائم مقام ہوتا ہے

پانی دستیاب نہ ہونے یا پانی کے استعمال سے معذور ہونے کی صورت میں تیمم، وضو اور غسل کا قائم مقام ہوتا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، جو اس نے اپنے فضل وکرم سے صرف امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کو عطا کی، گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں میں تیمم کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

---

(۱) فإن تيمم لجنابة، ثم انتقض تيممه لم يعد جنبا، بل يصير محدثا حدثا أصغر، فيجوز له أن يقرأ القرآن، ويدخل المسجد، ويمكث فيه. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۷/۱) كتاب الطهارة، مباحث التيمم، مبطلات التيمم، ط: دار الغد الجديد)

فلو تيمم للجنابة ثم أحدث صار محدثا لا جنبا فيتوضأ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۲۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب: فاقد الطهورين، ط: سعيد)

الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۶۰۳) الباب الأول الطهارات، الفصل السادس: التيمم، المطلب السابع: نواقض التيمم أو مبطلاته، ط: دار الفكر.

(۲) فلو أمره غيره بأن ييممه جاز بشرط أن ينوي الآمر. (شامي: (۲۳۷/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

مريض ييممه غيره فالنية على المريض دون الميمم، كذا في القنية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول: (۲۶/۱) ط: رشيدية)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم: (۱۲۵/۱) ط: سعيد.

اور تیمم کرنے کے لئے پاک مٹی وغیرہ پر دو ہاتھوں کو مارا جاتا ہے اس کو [illegible] جاتا
[illegible] ضرب" کہتے ہیں۔[1]

تیمم صحیح ہونے کی شرطیں

تیمم صحیح ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

① مسلمان ہونا، کافر کا تیمم صحیح نہیں، یعنی کفر کی حالت میں تیمم کر کے اسلام قبول کرنے کے بعد، اس تیمم سے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، البتہ اسلام قبول کرنے کے وقت جو غسل مستحب ہے، اگر اس کے عوض تیمم کیا ہے تو اس کو مستحب ادا کرنے کا ثواب مل جائے گا۔[2]

② تیمم کی نیت کرنا، جس حدث کی وجہ سے تیمم کیا جائے، یا اس سے طہارت کی نیت کی جائے، یا جس چیز کے لئے تیمم کیا جائے اس کی نیت کی جائے، مثلاً اگر جنازہ کی نماز کے لئے تیمم کر رہا ہے، یا قرآن شریف کی تلاوت کے لئے تیمم کر رہا ہے تو اس کی نیت کی جائے (یعنی جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے تیمم کر رہا ہوں، یا قرآن مجید کی تلاوت کے لئے تیمم کر رہا ہوں) مگر نماز اس تیمم سے صحیح ہوگی جس میں ناپاکی سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کی گئی ہو۔ یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کی گئی ہو جو طہارت کے بغیر نہیں ہو سکتی (عبادت مقصودہ وہ عبادت ہے جس کی مشروعیت صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے لئے ہو، کسی

[1] تقدم تخريجه تحت العنوان: "تیمم امت محمدیہ کے لئے ایک خاص تحفہ ہے" اور "پانی کے استعمال سے معذور ہونے کی صورتیں"۔

: مظاهر حق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۳۸۳، ۳۸۶) ط: دار الاشاعت.

[2] والكافر إذا تيمم للاسلام فاسلم لا يجوز له ان يصلي بذلك التيمم عند ابي حنيفة ومحمد كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۶) ط: رشيدية)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۱) ط: سعيد.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۵۱) ط: سعيد.

دوسری عبادت کے ادا کرنے کے لئے اس کی مشروعیت نہ ہو، جیسے نماز، البتہ وضو،
قرآن مجید کو چھونے اور مسجد میں جانے کے لئے جو تیمم ہوتا ہے، اس سے صرف
ثواب مقصود نہیں ہوتا بلکہ دوسرے عبادتوں کو بھی ادا کرنا مقصود ہوتا ہے)۔
لہذا نماز کے تیمم سے قرآن مجید چھونا جائز ہے، لیکن قرآن مجید وغیرہ چھونے
کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ
تیمم کرنا ضروری ہے۔ (۱)

③ پورے منہ اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ (۲)

④ جسم پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو مسح کے لئے مانع ہو، مثلاً تیل، چربی، موم یا
تنگ انگوٹھی اور چھلے وغیرہ۔ (۳)

---

(۱) منها النية، وكيفيتها ان ينوى عبادة مقصودة لاتصح الا بالطهارة ونية الطهارة او استباحة الصلاة تقوم مقام ارادة الصلاة۔۔۔ لو تيمم لصلاة الجنازة او لسجدة التلاوة اجزاه ان يصلى به المكتوبة بلاخلاف. كذا في المحيط ولو تيمم لقراءة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف او لزيارة القبور او لدفن الميت او للاذان او للاقامة او لدخول المسجد او لخروجه بان دخل المسجد وهو متوضى ثم احدث او لمس المصحف وصلى بذلك التيمم قال عامة العلماء لا يجوز كذا في فتاوى قاضيخان (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۶-۲۵) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۰) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۹-۱۵۰) ط: سعيد.

(۲) ومنها الاستيعاب، استيعاب العضوين في التيمم واجب في ظاهر الرواية، كذا في محيط السرخسي، وهو المختار كذا في المضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۶) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب التيمم، باب التيمم، (۱/ ۲۳۰) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۳) ط: سعيد.

(۳) تتمة: زاد في نور الايضاح في الشروط شرطين آخرين...... والثاني: زوال ما يمنع المسح على البشرة كشمع و شحم لكن يغني عن الثاني الاستيعاب كما لا يخفى. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۱) ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۴۳) ط: سعيد.

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۱۱) ط: رشيدية.

(د) پورے دونوں ہاتھوں سے یا انکے اکثر حصہ سے مسح کرنا۔ (۱)

⑦ تیمم کرتے وقت حدث اکبر یا حدث اصغر والی چیز کا نہ ہونا، مثلاً اگر کوئی ...یانفاس والی عورت تیمم کرے گی تو تیمم صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

اور اگر ایسی عبادت کے لئے تیمم کیا ہے جو طہارت کے بغیر صحیح نہیں ہوتی، ...نماز، قرآن مجید کو چھونا وغیرہ تو تیمم صحیح ہونے کے لئے پانی کے استعمال سے ...ور ہونا بھی شرط ہے۔ (۳)

تیمم عذر کے بغیر کرنا

"عذر کے بغیر تیمم کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۱/۲)

تیمم کا حکم

☆ جن چیزوں کے لئے وضو فرض ہے ان کے لیے وضو کا تیمم بھی فرض ...ہے، اور جن کے لئے وضو واجب ہے ان کے لئے وضو کا تیمم بھی واجب ہے، اور جن

(۱) ومنها المسح بثلاثة اصابع لا يجوز المسح باقل من ثلاثة اصابع كمسح الرأس والخفين، كذا ...في التبيين. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۷/۱) ط: رشيدية)
...رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۰/۱) ط: سعيد.
...البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۴۳/۱) ط: سعيد.

(۲) ...تنبيه: زاد في نور الايضاح في الشروط شرطين آخرين الاول: انقطاع ما ينافيه من حيض او ...نفاس او حدث. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۱/۱) ط: سعيد)
...مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۲۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.
...الفقه على المذاهب الأربعة: (۸۹/۱) كتاب الطهارة، مباحث التيمم، شروط التيمم، ط: ...دار الحديث.

(۳) ومنها عدم القدرة على الماء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۷/۱) ط: رشيدية)
...رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۳۰/۱) ط: سعيد.
...البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۹/۱) ط: سعيد.

کے لئے وضو سنت یا مستحب ہے ان کے لئے وضو کا تیمم بھی سنت یا مستحب ہے، یہی حال غسل کے تیمم کا ہے، (مثلاً کوئی وضو کرنے سے معذور ہے اور وہ وضو کے بدلے میں تیمم کرے گا تو وہ تیمم بھی فرض ہی رہے گا) (۱)

☆ اگر کسی پر غسل واجب ہو، اس غسل سے پہلے اس کو مسجد میں جانے کی سخت ضرورت ہو تو اس پر تیمم کرنا واجب ہے۔ (۲)

☆ جن عبادتوں کے لئے دونوں حدثوں سے طہارت شرط نہیں، جیسے سلام یا سلام کا جواب وغیرہ، ان کے لئے وضو و غسل دونوں کا تیمم عذر کے بغیر ہو سکتا ہے۔ (۳)

(۱) ينقسم التيمم إلى قسمين : الأول : التيمم المفروض ، الثاني : التيمم المندوب ، فيفترض التيمم لكل مايفترض له الوضوء أو الغسل من صلاة ومس مصحف ، وغير ذلك ويندب لكل مايندب له الوضوء ، كما إذا أراد أن يصلي نفلا ولم يتوضأ به ، فإنّه يصح له أن يتيمم ويصلي، فالنفل مندوب والتيمم له مندوب ، يعني أن يثاب عليه ثواب المندوب . (الفقه على المذاهب الأربعة: (۸۹/۱) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، أقسام التيمم ، ط: دار الغد الجديد)

☆ الحنفية زادوا قسماً ثالثاً ، وهو التيمم الواجب ، وقد عرفت مما تقدم في سنن الوضوء أن الحنفية قالوا : إنّ الواجب أقلّ من الفرض ، فيجب التيمم لطواف ، بحيث لو طاف بدون وضوء وتيمم فإنّه يصحّ طوافه ولكنه يأثم إثما أقل من إثم ترك الفرض . (الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۸۹) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، أقسام التيمم ، ط: دار الغد الجديد)

(۲) ولو احتلم فيه (أي في المسجد) إن خرج مسرعًا تيمم ندبًا، وإن مكث لخوف فوجوبًا. (قوله تيمم ندبًا الخ) أفاد ذلك في النهر توفيقًا بين إطلاق مايفيد الوجوب وما يفيد الندب. أقول: والظاهر أن هذا في الخروج، أمّا في الدخول فيجب كما يفيد ما نقلناه آنفًا عن المنية. (الدر مع الرد: (۱۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد)

☆ مسافر مر بمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولايجد غيره فإنّه يتيمم لدخول المسجد لأنّ الجنابة تمنعه من دخول المسجد على كل حال عندنا سواء قصد المكث فيه أو الاجتياز (المبسوط للسرخسي: (۱۱۸/۱) باب التيمم ، ط: دار المعرفة)

☆ العناية في شرح الهداية: (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ط: رشيدية

(۳) لأنّ المذهب أن التيمم صحيح، وإنّما الكلام في جواز الصلاة به، ولهذا قال قاضيخان في فتاواه: ولو تيمم للسلام أو لرده لايجوز له أداء الصلاة بذلك التيمم، ولم يقل لايجوز تيممه فعلم أن جواز الصلاة به حكم آخر. (البحر الرائق: (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

اور جن عبادتوں میں صرف حدث اصغر سے طہارت (پاکی) شرط نہ ہو، جیسے قرآن شریف کو ہاتھ لگائے بغیر تلاوت کرنے یا اذان وغیرہ دینے کے لئے طہارت شرط نہیں ہے، ان کے لئے عذر کے بغیر بھی وضو کا تیمم کرنا درست ہے۔ (۱)

☆ اگر کسی کے پاس مشکوک پانی ہو جیسے گدھے کا جھوٹا پانی تو ایسی حالت میں وضو یا غسل کرلے اس کے بعد تیمم کرے۔ (۲)

تیمم کا حکم سرد ملکوں میں

"سرد ملکوں میں تیمم کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۰۲/۱)

الخانية على هامش الهندية: (۵۳/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل في صورة التيمم، ط: رشيديه.

فتح الباري لابن رجب: (۲۳۵/۲) كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة، ط: مكتبة الغرباء الأثرية.

(۱) ولو تيمم لدخول المسجد أو الأذان أو الإقامة لايؤدى به الصلاة، لأنها ليست بعبادة مقصودة وإنما هي أتباع لغيرها وفي التيمم لتلاوة القرآن روايتان، وفي العناية: الصحيح أنه لايجوز. (قوله: وأنه لايجوز) أي لجواز القراءة بدون الوضوء. قال في شرح الوقاية: وإن تيمم لدخول المسجد ومس المصحف لاتصح به الصلاة، لأنه لم ينو به قربة مقصودة لكن يحل له دخول المسجد ومس المصحف. (تبيين الحقائق مع حاشية الشلبي: (۳۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: امداديه ملتان)

البحر الرائق: (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

شرح الوقاية: (۹۹/۱، ۱۰۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: امداديه ملتان.

(۲) وسؤر البغل والحمار مشكوك والصحيح انه طاهر وانما الشك في طهوريته كذا في فتاوى قاضي خان وعليه الجمهور كذا في الكافي، فان لم يجد غيرهما توضأ بهما وتيمم و أيهما قدم جاز، كذا في السراج الوهاج ولايجوز الاكتفاء باحدهما كذا في خزانة المفتين، والأفضل تقديم الوضوء والاغتسال به عندنا كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۴/۱) ط: رشيدية)

فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء، فصل في الأسآر وغيرها، (۱۰۲/۱) ط: رشيدية.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۵/۱) ط: سعيد.

تیمم کا حکم نازل ہونے کا واقعہ

☆ شعبان ۶ ھ میں تیمم کا حکم نازل ہوا۔ (۱)

☆ تیمم کا حکم اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے، اس کی ابتداء کا حال حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات کے نام کا قرعہ ڈال لیتے تھے ازواج مطہرات میں سے جس کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ سفر کا ارادہ فرمایا، اور عادت کے مطابق قرعہ ڈالا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام نکلا، (اکثر علماء کے نزدیک یہ "غزوۂ بنی مصطلق" کا سفر تھا جس کو "غزوۂ مریسیع" بھی کہتے ہیں)، چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سفر میں لے لیا۔

سفر سے واپسی میں جب "ذات الجیش" کے مقام پر پہنچے، اور ذوالحلیفہ (بیرعلی) کے پاس "صلصل" نامی جگہ پر قیام فرمایا، (وہاں سے مدینہ منورہ زیادہ دور نہیں تھا) وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک "ہار" ٹوٹ کر گر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خادموں کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے، اور اس کو تلاش کرنے کے لئے جلیل القدر انصاری صحابی حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور چند صحابۂ کرام

---

(۱) ثم غزا بنی المصطلق من خزاعة فی شعبان سنة ست ...... وقال موسى بن عقبة سنة اربع، قيل: سنة اربع سبق قلم من الكاتب فی نسخ البخاری والذی فی مغازی موسى بن عقبة من عدة طرق اخرجها الحاكم وابو سعيد النيسابوری والبيهقی فی الدلائل وغيرهم سنة خمس وقال عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب ثم قاتل رسول الله بنی المصطلق و بنی لحيان فی شعبان سنة خمس. (عمدة القاری شرح الصحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة بنی المصطلق من خزاعة وهی غزوة المريسيع، (۲۳۰/۷) ط: المكتبة السلفية)

کو مقرر فرمایا، ابھی تک تلاش کرنے پردہ ہار نہیں ملا تھا کہ فجر کی نماز کا وقت آگیا، وہاں قریب کہیں پانی بھی نہیں تھا، صحابہ کرام کو فکر ہوگئی کہ کیسے بے موقع پھنسے۔

بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شکایات کی کہ دیکھئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو کیسی جگہ روک دیا جہاں پانی کا نام ونشان تک نہیں اور نماز کا وقت آرہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ میں تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھڑکنا شروع کیا اور کہا کہ تو ہمیشہ لوگوں کو پریشانی میں ڈالتی ہے، ایک ہار کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جگہ روک دیا جہاں بالکل پانی نہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں کوچیں بھی ماریں، لیکن حضرت عائشہؓ نے کسی بات کا جواب نہیں دیا، اور ذرا ہلیں بھی نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری رات کے سفر اور بیداری کی تکلیف اٹھا کر اس وقت ذرا آرام فرما رہے تھے، ہار کو بار بار تلاش کیا مگر کہیں نہیں ملا، اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی کوشش میں ناکام ہو کر واپس آگئے، اور سب لوگوں نے مجبور ہو کر وضو کے بغیر نماز ادا کرلی، اور ہار واپس ملنے سے مایوس ہو کر روانگی کا ارادہ کرلیا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ مائدہ کے دوسرے رکوع کی آیتیں نازل فرمائیں، جن میں تیمم کا حکم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وان کنتم مرضی اوعلی سفر او جاء احدمنکم من الغائط اولمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدًا طیبًا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم منه. مایرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون.

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا

ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین پر سے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے، اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرما دے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا: اے عائشہؓ! تمہارا ہار نہایت ہی برکت والا ہار تھا، آپ صلی اللہ علیہ سلم کے بیان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہایت مسرت ہوئی، اور خوشی میں تین بار فرمایا کہ "اے بیٹی تو نہایت ہی مبارک اور نیک بخت ہے"۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو ہار کی تلاش میں بہت محنت اٹھا چکے تھے، فرمانے لگے "اے ابوبکر کی اولاد! یہ تم لوگوں کی کوئی پہلی برکت نہیں ہے، بلکہ اس سے پہلے بھی بار ہا تمہاری وجہ سے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسان ہوتے رہے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے اس انعام واحسان سے معزز اور مسرور ہو کر سب لوگ اسباب باندھنے اور کجاوے کسنے لگے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کے اونٹ کو اٹھایا تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا، جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوشی دوبالا ہوگئی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہو گیا، اور سب مسلمان اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی کے ساتھ مدینہ منورہ واپس آ گئے، اسی روز سے پانی موجود نہ ہونے اور مرض وغیرہ کی حالت میں پانی استعمال کرنے سے نقصان ہونے کی صورت میں تیمم کا حکم جاری ہو گیا[1]، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّهُ

(۱) عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي =

بِخَيْرٍ". (۱)

ترجمہ: پاک مٹی مسلمان کو پاک کرنے کے لئے کافی ہے، اگر چہ دس سال تک بھی پانی میسر نہ آئے، پھر جب پانی مل جائے تو اس سے وضو یا غسل کر لے۔

تیمم کا حکم نازل ہونے کے وقت چونکہ تمام صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے، اس لئے یہ حکم آہستہ آہستہ لوگوں کو معلوم ہوا، بعض دفعہ ناواقفیت کی وجہ سے لوگوں کو دقت پیش آتی تھی، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام لوگوں کو موقع محل کی مناسبت سے مختلف اوقات میں تیمم کے بارے میں آگاہ کرتے رہتے تھے۔ (۲)

= فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه و أقام الناس معه وليسوا على ماء فأتى الناس الى ابى بكر الصديق فقالوا: الا ترى ما صنعت عائشة ؟ أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فقالت عائشة فعاتبني ابو بكر وقال ماشاء الله ان يقول وجعل يطعنني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أصبح على غير ماء فأنزل الله عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال اسيد بن الحضير ما هي بأول بركتكم يا آل ابي بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فأصبنا العقد تحته.

(قوله: في بعض اسفاره) اى في غزوة بني المصطلق، وهي غزوة المريسيع التي كان فيها قصة الافك. ۱۲ فتح الباري (حاشية صحيح البخاري، رقم الحاشية: ۱، ۱/۴۸ ط: قديمي)

(۱) جامع الترمذي: (۱/۳۲) كتاب المغازي، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة وهي غزوة المريسيع، ط: دار إحياء التراث العربي.

☆ مشكاة المصابيح: (ص: ۵۴) كتاب الطهارة، باب التيمم، الفصل الثاني، ط: قديمي.

☆ مجمع الزوائد: (۱/۵۸۸) رقم الحديث: ۱۳۰۸، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: دار الفكر.

(۲) وعن جابر رضي الله عنه قال: خرجنا في سفر، فأصاب رجلاً حجر، فشجه في رأسه فاحتلم فسأل أصحابه: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ قالوا: مانجد لك رخصة وأنت تقدر على الماء. فاغتسل فمات، فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك، قال: قتلوه قتلهم الله، الا سألوا إذا لم يعلموا؟ فإنما شفاء العيّ السؤال، إنما كان يكفيه ان يتيمم، ويعصب على جرحه خرقة، ثم يمسح عليها، ويغسل سائر جسده. =

تیمم کا مسنون طریقہ

☆ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو کسی ایسی مٹی پر مارے جس پر نجاست نہ لگی ہو یا نجاست دھو کر زائل کر دی گئی ہو، اپنے دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی جانب سے انگلیوں کو کچھ کھول کر مار کر ملے، اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر ان کی مٹی جھاڑ ڈالے، پھر پورے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے منہ پر ملے، اس طرح کہ کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے جہاں ہاتھ نہ پہنچے، پھر اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر ملے، اور پھر ان کی مٹی جھاڑ ڈالے، اور بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے علاوہ باقی تین انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سرے پر پشت کی جانب رکھ کر کہنیوں تک کھینچ کر لائے اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بھی لگ جائے اور کہنیوں کا مسح بھی ہو جائے، پھر باقی انگلیوں کو اور ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسری جانب رکھ کر انگلی تک کھینچا جائے، اس طرح بائیں ہاتھ کا مسح بھی کر لے۔

= (مشكاة المصابيح: (ص: ۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، الفصل الثاني، ط: قديمي)

۞ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش، عن شقيق قال: قال أبو موسى لعبد الله: ألم تسمع قول عمار: بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فأجنبت، فلم أجد الماء، فتمرغت في الصعيد كما تمرغ الدابة، ثم أتيت النبي صلى الله عليه وسلم، فذكرت ذلك له، فقال: إنما يكفيك أن تقول بيديك هكذا، ثم ضرب بيديه الأرض ضربة واحدة، ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه و وجهه، فقال عبد الله أو لم تر عمر لم يقنع بقول عمار. (مصنف ابن أبي شيبة: (۱/ ۱۳۶) رقم الحديث: ۱۶۷۷، كتاب الطهارات، باب في التيمم كيف هو؟ ط: مكتبة الرشد)

۞ عن موسى ابن عقبة عن ابن شهاب، ثم قاتل رسول الله صلى الله عليه وسلم بني المصطلق وبني لحيان في شعبان سنة خمس، وقال الواقدي: كانت لليلتين من شعبان سنة خمس في سبعمائة من أصحابه. (عمدة القاري: (۱۷/ ۲۰۱) كتاب المغازي، باب غزوة بني المصطلق من خزاعة وهي غزوة المريسيع، ط: دار إحياء التراث العربي)

۞ (صحيح البخاري، كتاب التيمم، (۱/ ۴۸) ط: قديمي)

☆وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے، اور اگر دونوں کی نیت کی جائے تو ایک ہی تیمم دونوں کے لئے کافی ہے۔ (۱)

تیمم کتنا پانی ملنے سے ٹوٹتا ہے

اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے وضو کا تیمم ٹوٹ جائے گا، اور اگر غسل کا تیمم ہے تو غسل کے موافق پانی ملنے سے غسل کا تیمم ٹوٹ جائے گا، اگر پانی اس سے کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

تیمم کر کے مرتد ہوگیا

''مرتد ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۴/۲)

---

(۱) سنن التيمم سبع : اقبال اليدين بعد وضعهما على التراب وادبارهما ونفضهما وتفريج الاصابع والتسمية في اوله والترتيب والموالاة كذا في البحر الرائق والنهر الفائق. وكيفية التيمم ان يضرب بيديه على الارض يقبل بهما ويدبر ثم يرفعهما وينفض كذا في التبيين ، بقدر ما يتناثر التراب كذا في الهداية. ويمسح بهما وجهه بحيث لا يبقى منه شئ لم يضرب يديه على الارض كذلك ويمسح بهما ذراعيه الى المرفقين، كذا في التبيين. قال مشايخنا ويمسح باربع اصابع يده اليسرى ظاهر يده اليمنى من رؤس الاصابع الى المرفقين ثم يمسح بكفه اليسرى باطن يده اليمنى الى الرسغ ويمر باطن ابهامه اليسرى على ظاهر ابهامه اليمنى ثم يفعل باليد اليسرى كذلك وهو الاحوط كذا في محيط السرخسي وهكذا في البدائع. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثالث ، (۳۰/۱) ط:رشيدية)

○ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۴۶/۱–۱۴۵) ط:سعيد.

○ كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۳۵/۱) ط:المكتبة الغفارية.

(۲) وينقضه القدرة على استعمال الماء الكافي الفاضل عن حاجته، كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب التيمم، الباب الرابع، الفصل الثاني ، (۲۹/۱) ط:رشيدية)

○ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم وما لا يبطله ، (۲۳۹/۱) ط:ادارة القرآن.

○ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۵۵/۱) ط:سعيد.

تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا

"نماز کے بعد پانی مل گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۹/۲)

تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل گیا

ایک روایت میں ہے کہ دو صحابۂ کرام سفر میں تھے، وضو کے لئے پانی نہیں ملا تو دونوں نے تیمم کر کے نماز ادا کرلی، لیکن پھر نماز کا وقت نکلنے سے پہلے پانی مل گیا، ان دونوں میں سے ایک صحابی نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی، دوسرے صحابی نے دوبارہ نماز نہیں پڑھی، دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حال بیان کیا، جس صحابی نے پانی سے وضو کر کے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے مسنون طریقہ اور شرعی قاعدہ پر عمل کیا اور پہلی ہی نماز کافی ہوگئی، اور دوسرے صحابی کو ارشاد فرمایا کہ تم کو ڈبل ثواب ملا (کیونکہ دوبارہ جو نماز پڑھی وہ نفل ہوگئی، اس کا بھی ثواب حاصل ہوا)۔[1]

تیمم کرنے کے بعد مرض پیش آگیا

اگر کسی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، اس کے بعد ایسا مرض پیش آگیا جس میں پانی استعمال کرنا مضر ہے، لیکن پانی مل گیا، تو اب اس پہلے تیمم سے نماز پڑھنا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلاۃ ولیس معهما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدهما الصلاۃ والوضوء ولم یعد الاخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرا ذلک له فقال للذی لم یعد اصبت السنة واجزاتک صلاتک وقال للذی توضا واعاد: لک الاجر مرتین. (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت، (۶۱/۱) ط: رحمانیه)

ﻭ: سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب التیمم لمن یجد الماء بعد الصلاة، (۱/ ۷۵-۷۶) ط: قدیمی.

ﻭ: السنن الکبری للبیهقی، کتاب الطهارة، باب المسافر یتیمم فی اول الوقت برقم الحدیث: ۱۰۳۱، (۲۳۱/۱) ط: مکتبة دار الباز، مکة المکرمة.

جائز نہیں ہے، پانی ملنے سے وہ تیمم ختم ہوگیا، اب مرض کے عذر کی وجہ سے دوبارہ تیمم کرے۔ (۱)

تیمم کرنے کے لئے عذر آدمیوں کی طرف سے ہے

''عذر آدمیوں کی طرف سے ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۰/۲)

تیمم کرنے والا امام بن سکتا ہے

تیمم کرنے والا امام بن سکتا ہے، وضو کرنے والوں کو نماز پڑھا سکتا ہے۔ (۲)

تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام بن سکتا ہے

تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کو نماز پڑھا سکتا ہے۔ (۳)

تیمم کو مٹی سے خاص کرنے کی وجہ

''مٹی سے تیمم کو خاص کرنے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۶/۲)

---

(۱) المسافر اذا تیمم لعدم الماء ثم مرض مرضا یبیح له التیمم لو کان مقیما لم تجز له الصلاة بذلک التیمم لان اختلاف اسباب الرخصة یمنع الاحتساب بالرخصة الاولی عن الثانیة وتصیر الاولی کان لم تکن، کذا فی فصول العمادیة فی احکام المرضی فی کتاب الطهارة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثانی، (۱/۳۰-۲۹) ط: رشیدیة)

☆ فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیة. کتاب الطهارة، باب التیمم، فصل فیما یجوز له التیمم، (۱/۵۸) ط: رشیدیة.

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/۱۵۲) ط: سعید.

(۳،۲) ویجوز ان یؤم المتیمم المتوضئین عند ابی حنیفة و ابی یوسف رحمهما الله تعالی، هکذا فی الهدایة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، (۱/۸۴) ط: رشیدیة)

☆ الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر ..... وفی امامة المتیمم للمتوضئین، (۱/۲۵۷) ط: ادارة القرآن.

☆ الدر المختار مع الرد، کتاب الصلاة، باب الامامة، (۱/۵۸۸) ط: سعید.

تیمم کو وضو اور غسل کا خلیفہ ٹھہرانے کی وجہ

☆ اللہ رب العزت کی عادت یہ ہے کہ بندوں پر جو چیزیں دشوار ہوتی ہیں وہ ان پر آسان اور سہل کر دیتا ہے، اور آسانی کی سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ جس کام کو کرنے میں دقت اور پریشانی ہو اس کو ساقط کر کے اس کا بدل دیا جائے، تاکہ اس بدل کی وجہ سے آسانی بھی ہو اور دل میں پریشانی بھی نہ ہو، اور جس نماز کو انتہائی پابندی کے ساتھ ادا کر رہے تھے اچانک متبادل کے بغیر ترک کرنے کی وجہ سے غم اور پریشانی نہ ہو، اور طہارت و پاکی کو چھوڑنے کے لوگ عادی نہ ہو جائیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت تیمم کو وضو اور غسل کا نائب اور خلیفہ بنا دیا، اور تیمم کو وضو وغیرہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ایک قسم کی طہارت اور پاکی مقرر کر دیا گیا۔ (۱)

☆ مٹی اور پانی سے طہارت حاصل ہونا فطرت مستقیم اور عقل سلیم کے موافق ہے۔

---

(۱) قال اللّٰه تعالى: ﴿وإن كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيدًا طيبًا فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه مايريد اللّٰه ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم وليتمّ نعمته عليكم ولعلكم تشكرون﴾ [سورة المائدة: ٦]

☜ ثم ذكر تعالىٰ حكمة مشروعية التيمم، وهو التيسير على النّاس ودفع الحرج عنهم، فبيّن أنّه تعالىٰ مايريد ليجعل عليكم فيما شرعه من احكام الوضوء والغسل والتيمم في هذه الآية وغيرها حرجًا اي ادنى ضيق واقلّ مشقة، لأنّه تعالىٰ غني عنكم، فلايشرع لكم إلاّ ما فيه الخير والنفع لكم ولكن يريد ليطهّركم من الدنس والرجس المادى بإزالة الأقذار، والرجس المعنوي بطرد الكسل والفتور الحاصل عقب الجنابة، وبعث النشاط، لتكون النفس صافية مرتاحة في مناجاة ربّها. (التفسير المنير للزحيلي: (٦/١١١) سورة المائدة: ٦، ط: دار الفكر، دمشق)

☜ واحسب ان حكمة مشروعية التيمم تقرير لزوم الطهارة في نفوس المؤمنين، وتقرير حرمة الصلاة، وترفيع شأنها في نفوسهم، فلم تترك لهم حالة يعدون انفسهم مصلين بدون طهارة تعظيمًا لمناجاة اللّٰه تعالىٰ، فلذلك شرع لهم عملاً يشبه الإيماء إلى الطهارة ليستشعروا انفسهم متطهرين. (التفسير الوسيط للطنطاوي: (٣/١٦٥) سورة النساء: ٤٣، ط: دار نهضة مصر)

☜ التحرير والتنوير: (٥/٦٩) سورة النساء: ٤٣، ط: الدار التونسية، تونس.

☆ اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی کے درمیان قدرتی اور شرعی طور پر بھائی چارگی ڈالی لہٰذا ان دونوں کو طہارت کے لئے جمع کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پانی اور مٹی سے پیدا فرمایا ہے گویا ہمارے والدین اور ان کی اولاد کے لئے مٹی اور پانی گویا کہ والدین ہیں۔ (۱)

تیمم کی اجازت

تیمم کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، جو آدمی پانی استعمال کر سکتا ہے اس کا تیمم جائز نہیں ہے، اور اس کی نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔

اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ پانی میسر نہ آئے، یہ صورت عام طور پر سفر میں پیش آسکتی ہے، اگر پانی ایک میل دور ہے، یا کنواں تو ہے مگر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی صورت نہیں، یا پانی پر کوئی درندہ بیٹھا ہے یا پانی پر دشمن کا قبضہ ہے، اس کے خوف کی وجہ سے پانی تک پہنچنا ممکن نہیں، تو ان تمام صورتوں میں اس شخص کو گویا کہ پانی میسر نہیں، وہ وضو، غسل کے لئے تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے، اور وضو یا غسل سے جان کی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یا بیماری میں اضافہ ہونے کا یا بیماری

(۱) ومما يظن أنه على خلاف القياس باب التيمم.....ولعمر الله إنه خروج عن القياس الباطل المضاد للدين وهو على وفق القياس الصحيح، فإن الله سبحانه جعل من الماء كل شيء حي، وخلقنا من التراب، فلنا مادتان: الماء والتراب، فجعل منهما نشأتنا وأقواتنا، وبهما تطهرنا وتعبدنا. فالتراب أصل ما خلق منه الناس. (إعلام الموقعين: (۱/۳۰۰) فصل: ليس في الشريعة شيء على خلاف القياس، فصل: التيمم جار على وفق القياس، ط: دار الكتب العلمية بيروت) تفسير المنار: (۵/۱۰۸) سورة النساء: ۴۳، ط: الهيئة المصرية.

کے طول پکڑنے کااندیشہ ہے، یاخود وضو یاغسل کرنے سے معذور ہے، اور کوئی دوسرا آدمی وضو یاغسل کرانے والاموجود نہیں ہے توایسا آدمی تیمم کرسکتا ہے۔ (۱)

تیمم کی اجازت ہونے کے باجود وضو پر مجبور کرنا

"وضو کرنے کو ہر حال میں لازم سمجھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۲)

تیمم کی سنت

① تیمم کے شروع میں بسم اللہ کہنا۔

② تیمم میں پہلے منہ کا مسح پھر دونوں ہاتھوں کا مسح ترتیب سے کرنا سنت ہے۔

③ پاک مٹی پر ہتھیلیوں کی اندرونی سطح کو ملنا سنت ہے، پشت کو نہیں۔

④ دونوں ہتھیلیوں کو مٹی پر ملنے کے بعد دونوں ہاتھوں کی مٹی جھاڑنا سنت ہے۔

⑤ مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا سنت ہے تاکہ غبار ان کے اندر بھی پہونچ جائے۔

⑥ کم سے کم تین انگلیوں سے مسح کرنا سنت ہے۔

⑦ پہلے دائیں عضو کا مسح کرنا پھر بائیں عضو کا مسح کرنا سنت ہے۔

⑧ مٹی سے تیمم کرنا سنت ہے، مٹی کے ہم جنس سے نہیں۔

⑨ منہ کے مسح کے بعد داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔

⑩ تیمم میں ایک عضو کے مسح کے بعد بلاتاخیر دوسرے عضو کا مسح کرنا سنت ہے۔ (۲)

---

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان: "تیمم ان صورتوں میں جائز ہے"۔

(۲) وسننه ثمانية: الضرب بباطن كفيه واقبالهما وادبارهما ونفضهما وتفريج اصابعه والتسمية والترتيب والولاء.

وفي الرد: وزاد سيدي عبدالغني في السنن ثلاثة:الاولى : التيامن كما في جامع الفتاوى والمجتبى، الثانية: خصوص الضرب على الصعيد لموافقته للحديث قال في الخانية ذكر ☆

تیمم کی نیت کے بارے میں قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی ایسی عبادت کے لئے تیمم کیا جو خود ذاتی طور پر عبادت ہو کسی اور عبادت کا وسیلہ نہ ہو، اور اس کے لئے طہارت و پاکی بھی ضروری ہو، تو اس تیمم سے نماز پڑھنا صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں ہے، اگر یہ دونوں شرطیں پائی جائیں تو اس سے نماز صحیح ہوگی، اور اگر یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہوگی تو اس تیمم سے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔

مثلاً اگر بے وضو آدمی نے زبانی تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس میں طہارت ضروری ہونے کی شرط موجود نہیں ہے کیونکہ زبانی تلاوت کرنے کے لئے وضو ضروری نہیں ہے، اور اگر قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کے لئے تیمم کیا تو اس میں عبادت مقصودہ ہونے کی شرط مفقود ہے، اس لئے ان دونوں صورتوں میں اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر تیمم کرتے وقت طہارت کاملہ کی نیت کرے، صرف تلاوت کی نیت نہ کرے تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے۔[1]

= فی الاصل انه یضع یدیه علی الصعید وفی بعض الروایات یضرب یدیه علی الصعید وهذا اولی لیدخل التراب فی اثناء الاصابع اهـ الثالثة ان یکون المسح بالکیفیة المخصوصة التی قدمناها عن البدائع وفی الفیض ویخلل لحیته واصابعه ویحرک الخاتم والقرط کالوضوء والغسل.
قلت: لکن فی الخانیة ان تخلیل الاصابع لا بد منه لیتم الاستیعاب. وقال فی البحر وکذا نزع الخاتم او تحریکه اهـ فیلی تخلیل اللحیة من السنن فصار المزید اربعة ویزاد خامسة وهی کون الضرب بظاهر الکفین ایضا کما علمت تصحیحه ولم ار من ذکر السواک فی السنن مع انهم ذکروه فی الوضوء والغسل فینبغی ذکره. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم: (۱/ ۲۳۲ - ۲۳۱) ط: سعید)
؎ الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۰) ط: رشیدیة.
؎ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم ۱/ ۱۳۶ ط: سعید.
(۱) منها: النیة، وکیفیتها ان ینوی عبادة مقصودة لاتصح الا بالطهارة ونیة الطهارة او استباحة الصلاة تقوم مقام ارادة الصلاة ..... لو تیمم لصلاة الجنازة او لسجدة التلاوة اجزأه ان یصلی به المکتوبة =

اور اگر جنابت والے ناپاک آدمی نے تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو وہ اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے، اس لئے کہ (جنبی کے لئے) تلاوت عبادت مقصودہ میں سے ہے۔ اور اس کے لیے جنابت سے طہارت (پاکی) حاصل کرنا شرط ہے۔ (۱)

تیمم کے بارے میں چند روایات

① ''شریعت کے حکم پر جان بھی قربان''۔(۵۱/۲) ② ''تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل گیا''۔(۲۴٤/۱) ③ ''عمرؓ اور عمارؓ سفر میں گئے'' عنوانوں کے تحت دیکھیں۔(۷۶/۲)

تیمم کے بعد بیماری ختم ہوگئی

اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے، تو جب بیماری ختم ہو جائے گی، وضو اور غسل سے نقصان نہیں ہوگا تو تیمم ٹوٹ جائے گا، اس کے بعد وضو اور غسل کرنا واجب

= بلاخلاف، كذا في المحيط ولو تيمم للقراءة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف او لزيارة القبور او لدفن الميت او للاذان او للاقامة او لدخول المسجد او لخروجه بان دخل المسجد وهو متوضئ ثم احدث او لمس المصحف وصلى بذلك التيمم قال عامة العلماء لا يجوز كذا في فتاوى قاضيخان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲٦-۲۵) ط: رشيدية)

(۲) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۰) ط: سعيد.

(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۵۰) ط: سعيد.

(۱) فإنّ تيمم الجنب لقراءة القرآن، صح له أن يصلي به سائر الصلاة. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۵۸۳) الباب الأوّل: الطهارات، الفصل السادس: التيمم، المطلب الثالث: النية عند مسح الوجه، ط: دار الفكر، بيروت)

(۲) لو تيمم لصلاة الجنازة أو لسجدة التلاوة أو لقراءة القرآن بأن كان جنبًا جاز له أن يصلي به سائر الصلاة، لأنّ كل واحد من ذلك عبادة مقصودة بنفسها، وهو من جنس اجزاء الصلاة فكان نيتها عند التيمم كنية الصلاة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۵۲) كتاب الطهارة، فصل: وأما شرائط الركن، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق: (۱/ ۱۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

ہوگا۔[۱]

تیمم کے بعد پانی مل گیا

اگر تیمم کرنے کے بعد نماز پڑھنے سے پہلے پانی مل گیا تو اس کا تیمم باطل ہوجائے گا۔[۲]

تیمم کے ڈھیلے سے استنجاء کرنا

جس ڈھیلے سے تیمم کیا ہے، اس سے یا اس میں سے توڑ کر اس کے کسی حصہ سے استنجاء کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں ہے، فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو ادب کے خلاف کہا ہے، وجہ یہ لکھی ہے کہ وضو کا پانی احترام کے قابل ہے، لہذا تیمم کا ڈھیلہ بھی احترام کے قابل ہوگا۔[۳]

---

(۱) فلو تیمم لمرض یطل ببرئه او لبرد بطل بزواله. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۵٦) ط:سعید)

(۲) اذا زال المرض المبیح ینتقض تیممه. (الفتاوی الهندیة، کتاب التیمم، الباب الرابع، الفصل الثانی، (۱/ ۲۹) ط:رشیدیة)

(۳) الفقه علی المذاهب الأربعة: (۱/ ۹۷) کتاب الطهارة، مباحث التیمم، مبطلات التیمم، ط: دار الغد الجدید.

(۱) وینقضه القدرة علی استعمال الماء الکافی الفاضل عن حاجته، کذا فی البحر الرائق. (الفتاوی الهندیة، کتاب التیمم، الباب الرابع، الفصل الثانی، (۱/ ۲۹) ط:رشیدیة)

(۲) الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان ما یبطل به التیمم وما لا یبطله، (۱/ ۲۳۹) ط:ادارة القرآن.

(۲) ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۵۵) ط:سعید.

(۳) ومکروهه ...... التوضؤ ...... فی موضع نجس لان لماء الوضوء حرمة. (الدر المختار مع الرد، کتاب الطهارة، مبحث مکروهات الوضوء، (۱/ ۱۳۲-۱۳۱) ط:سعید)

(۱) یسن (ان یستنجی بحجر منق) ...... (ونحوه) من کل طاهر مزیل بلاضرر ولیس متقوما ولا محترما. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء، (۱/ ۲٦) ط: مکتبه غوثیه)

(۲) فتح الملهم، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، (۲/ ۱۷) ط: مکتبه دارالعلوم کراچی.

تیمم کے فرائض

① تیمم کرتے وقت نیت کرنا فرض ہے۔
② مٹی یا مٹی کی قسم سے کسی چیز پر دو مرتبہ ہاتھ مارنا فرض ہے۔
③ تمام منہ اور دونوں ہاتھوں کے اکثر حصہ سے ملنا فرض ہے۔
④ اعضاء سے ایسی چیز کا دور کرنا فرض ہے جن کے سبب سے مٹی جسم تک نہ پہنچ سکے جیسے روغن یا چربی وغیرہ۔ (۱)

تیمم کے لئے ڈھیلہ کتنا بڑا ہو

"ڈھیلہ کتنا بڑا ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۶۰/۱)

تیمم کے لئے مٹی پاک ہونا ضروری ہے

"مٹی پاک ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۶/۲)

تیمم کے لئے مریض کی طبیعت یا ڈاکٹر کے قول کا اعتبار ہے

بیماری کے وقت تیمم جائز ہونے کے لئے مریض کی طبیعت، تجربہ اور گمان غالب کا بھی اعتبار ہے، اور ماہر ڈاکٹر اور طبیب کا قول بھی معتبر ہے، ان میں سے جو بھی پایا جائے تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان: "تیمم صحیح ہونے کی شرطیں"۔

(۲) (من عجز عن استعمال الماء لبعده میلا او لمرض يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم وفي الرد: (قوله: بغلبة ظن) اى عن امارة او تجربة ، شرح المنية (قوله: او قول حاذق مسلم) اى اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عدالته شرط، شرح المنية. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۳۳/۱) ط:سعيد)

البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۴۰/۱) ط:سعيد.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول ، (۲۸/۱) ط:رشيدية

تیمم کے مستحبات

① مسح کا اسی خاص طریقہ سے ہونا مستحب ہے جو "تیمم کا مسنون طریقہ" عنوان کے تحت لکھا گیا ہے۔ [1]

② جس شخص کو آخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو، اس کو نماز کے آخیر وقت تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔

مثال کے طور پر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہیں ہے، اور یقین یا گمان غالب ہو کہ آخیر وقت میں رسّی یا ڈول مل جائے گا، یا کوئی شخص ریل میں سوار ہوا اور اس میں وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ہے، لیکن یقین یا گمان غالب ہو کہ آخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو آخر وقت تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ [2]

تیمم کے معنی

☆ "تیمم" لفظ کا لغوی معنی ہے: "قصد کرنا"

☆ اور شریعت کی اصطلاح میں تیمم کہا جاتا ہے: "پاکی حاصل کرنے کی نیت سے، پاک مٹی، یا مٹی کے قائم مقام پتھر، چونا وغیرہ کسی چیز کا قصد کرنا اور اس پاک مٹی وغیرہ کو منہ یا ہاتھوں پر لگانا"۔ [3]

---

(1) انظم تخریجه تحت العنوان: "تیمم کا مسنون طریقہ"۔

(2) (وندب لراجيه) رجاء قويا (آخر الوقت) المستحب، ولو لم يؤخر وتيمم وصلى جاز ان كان بينه وبين الماء ميل والا لا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۹/۱) ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم: (۱۵۵/۱) ط:سعيد.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۹/۱) ط:رشيدية.

(3) (هو) لغة القصد و شرعا (قصد صعيد) شرط القصد لانه النية (مطهر) ...... (واستعماله حقيقة او حكما ليمسح التيمم بالحجر الاملس (بصفة مخصوصة) ......(لـ) اجل (اقامة القربة). (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۲۹/۱-۲۳۰) ط:سعيد) =

تیمم کے واجبات

① اگر کسی قرینہ سے پانی کا قریب ہونا معلوم ہو تو اس کی تلاش میں سو قدم تک خود جانا یا کسی کو بھیجنا واجب ہے۔ (۱)

② اگر کسی کے پاس پانی ہو اور اس سے ملنے کی امید ہو تو اس سے طلب کرنا واجب ہے۔ (۲)

تیمم میں پاؤں اور سر پر مسح مشروع نہ ہونے کی وجہ

تیمم ہاتھ اور منہ کے ساتھ خاص ہونے اور پاؤں اور سر پر تیمم مشروع نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سر پر مٹی ڈالنا پسندیدہ چیز نہیں ہے، کیونکہ مصائب اور تکالیف کے وقت سر پر مٹی ڈالنے کا رواج ہے، اور تیمم کرنا مصائب اور تکالیف کے لئے نہیں ہے، اس لئے سر پر مٹی سے مسح کرنا مشروع نہیں ہوا، کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ اور لوگوں میں مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

= ⇦ بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، (۴۵/۱) ط:سعيد.

⇦ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۳۸/۱) ط:سعيد.

(۱) (ويجب) اى يفترض (طلبه) ولو برسوله (قدر غلوة) ثلاث مائة ذراع من كل جانب ذكره الحلبي وفي البدائع الاصح طلبه قدر ما لايضر بنفسه و رفقته بالانتظار (ان ظن) ظنا قويا (قربه) دون ميل بامارة او اخبار عدل.

وفي الرد: قال في النهر: بل معناه انه يقسم الغلوة على هذه الجهات فيمشي من كل جانب مائة ذراع. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۶/۱-۲۴۷) ط:سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۹/۱) ط:رشيدية.

⇦ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۶۱/۱-۱۶۰) ط:سعيد.

(۲) (ويطلبه) وجوبا على الظاهر من رفيقه (ممن هو معه) (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۵۱/۱) ط:سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۲۹/۱) ط:رشيدية.

⇦ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۶۲/۱-۱۶۱) ط:سعيد.

اور تیمم میں پیروں پر ہاتھ پھیرنے کا حکم اس لئے نہیں دیا گیا کہ پیر تو خود ہی گرد وغبار سے آلودہ رہتے ہیں، اور ایسی چیز کا حکم دیا جاتا ہے جو پہلے سے نہ پائی جاتی ہو تا کہ نفس میں اس کے کرنے سے تنبیہ پائی جائے۔ (۱)

تیمم میں رکن چھوٹ جائے

تیمم میں رکن اور شرط چھوٹ جانے سے تیمم نہیں ہوتا۔ (۲)

تیمم میں شرط چھوٹ جائے

تیمم میں رکن اور شرط چھوٹ جانے سے تیمم نہیں ہوتا۔ (۳)

تیمم میں مسنون امور چھوٹ جائیں

تیمم کرتے ہوئے بلا ضرورت قصداً مسنون چیزوں کو ترک کرنا مکروہ ہے، لیکن تیمم صحیح ہو جاتا ہے۔ (۴)

---

(۱) وأمّا كونه في عضوين ففي غاية الموافقة للقياس والحكمة، فإن وضع التراب على الرء وس مكروه في العادات، وإنّما يفعل عند المصائب والنوائب والرجلان محل ملابسة التراب في أغلب الأحوال، وفي تتريب الوجه في الخضوع والتعظيم لله والذل له والانكسار لله ما هو أحب العبادات إليه وأنفعها للعبد. (إعلام الموقعين: (۳۰۰/۱) فصل ليس في الشريعة شئ على خلاف القياس، فصل: التيمم جار على وفق القياس، ط: دار الكتب العلمية بيروت)
○ تفسير المنار: (۱۰۸/۵) سورة النساء: ۴۳، ط: الهيئة المصرية.
○ المصالح العقلية للتهانوى: (ص: ۳۵) باب التيمم، ط: دار الإشاعت.

(۲) ثم الركن ما يكون فرضا داخل الماهية واما الشرط فما يكون خارجها.
(الدر المختار) وفي الرد: (قوله: داخل الماهية) يعني بان يكون جزء ا منها يتوقف تقومها عليه، (وقوله: واما الشرط) وفي الاصطلاح مايلزم من عدمه العدم. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، اركان الوضوء، (۹۲/۱) ط: سعيد)

(۴) يتبين من مبحث سنن التيمم انّه عند الحنفية يكره ترك سنة من السنن المتقدمة. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۶۰۴/۱) الباب الأوّل: الطهارات، الفصل السادس التيمم، المطلب السادس: سنن التيمم و مكروهاته، ط: دار الفكر)

تیمم میں مصلحت

پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنے میں سب سے بڑی مصلحت یہ ہے کہ یہ اللہ پاک کا حکم ہے، اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے، اور قرآن مجید میں اس کی مصلحتوں کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے، بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے"۔ (۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی کو پاک کرنے والی بنادیا ہے، جس طرح پانی انسانی بدن کو پاک کرنے والا ہے اسی طرح پانی پر قدرت نہ ہونے کی حالت میں مٹی سے تیمم کرنا بھی پاک کرنے والا ہے۔ (۲)

مٹی پاک ہے، اور بعض چیزوں کے لئے پانی کے مانند پاک کرنے والی بھی ہے، مثلاً چمڑے کے موزے، تلوار، آئینہ وغیرہ پر نجاست لگ جائے تو مٹی میں رگڑنے

= ☜ الفقه على المذاهب الأربعة: (۹۷/۱) كتاب الطهارة، مباحث التيمم، مكروهات التيمم، ط: دار الغد الجديد.

(۱) ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون. [المائدة:٦]

(۲) عن أبي ذر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنّ الصعيد الطيب طهور المسلم وإن لم يجد الماء عشر سنين ...... الخ. (جامع الترمذي: (۳۲/۱) أبواب الطهارة، باب التيمم للجنب إذا لم يجد الماء، ط: قديمي)

☜ سنن أبي داود: (۵۹/۱) كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم، ط: رحمانيه.

☜ وما شرع التيمم إلا لدفع الحرج، قال الله تعالى: ﴿ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج﴾ [المائدة: ٦] ...... وقال صلى الله عليه وسلم: التراب طهور المسلم ...... التراب بمنزلة سائر المائعات مع الماء في الوضوء فكما يختص الوضوء بالماء دون سائر المائعات فكذلك التيمم وفيه إظهار كرامة الآدمي فإنّه مخلوق من التراب والماء فخصا بكونهما طهورًا لهذا. (المبسوط للسرخسي: (۱۰۸/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: دار المعرفة)

سے یہ چیزیں پاک ہو جاتی ہیں، (۱) اور اگر نجاست زمین پر گر کر خاک ہو جاتی ہے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے۔ (۲)

نیز یہ کہ ہاتھ اور چہرہ پر مٹی ملنے میں عاجزی اور انکساری بھی ہے، اور یہ گناہوں سے معافی مانگنے کی بہتر صورت ہے۔ (۳)

---

(۱) (ويطهر خف ونحوه) كنعل (تنجس بذي جرم) هو كل ما يرى بعد الجفاف ... بدلك يزول به أثرها. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۳۰۹-۳۱۰) ط: سعيد)

تبيين الحقائق، (۱/۷۰) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: امداديه ملتان.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۱۶۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: قديمي.

(۲) وتطهر نجاسة استحالت عينها كأن صارت ملحًا أو ترابًا أو ظروفًا، أو احترقت بالنار فتصير رمادًا طاهرًا على الصحيح لتبدل الحقيقة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۶۵) كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمي)

لأن الأرض طهرت حقيقة؛ لأنّ من طبع الأرض أنها تحيل الأشياء وتغيرها إلى طبعها، فصارت ترابًا بمرور الزمان ولم يبق نجس أصلاً. (بدائع الصنائع: (۱/۸۵) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا بيان شرائط ما يقع به التطهير، ط: سعيد)

لأنّ النجاسة استحالت إلى أجزاء الأرض؛ لأنّ من شأن الأرض جذب الأشياء إلى طبعها، و بالاستحالة تطهر. (الاختيار لتعليل المختار: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس و تطهيرها، ط: دار الكتب العلمية)

(۳) فإنّ الله سبحانه وتعالى جعل من الماء كل شيء حي، وخلقنا من التراب، فلنا مادتان: الماء والتراب، فجعل منهما نشأتنا وأقواتنا، وبهما تطهرنا وتعبدنا، فالتراب أصل ما خلق به الناس..... وإن لوث ظاهرًا فإنّه يطهر باطنًا ثم يقوي طهارة الباطن فيزيل دنس الظاهر أو يخففه، وهذا أمر يشهده من له بصر نافذ بحقائق الأعمال وارتباط الظاهر بالباطن وتأثر كل منهما بالآخر وانفعاله عنه ..... وفي ترتيب الوجه من الخضوع والتعظيم لله والذل له والانكسار لله ما هو من أحب العبادات إليه وأنفعها للعبد. (إعلام الموقعين: (۱/۳۰۰، ۳۰۱) فصل ليس في الشريعة شيء على خلاف القياس، فصل: التيمم جار على وفق القياس، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

تفسير المنار: (۵/۱۰۸) سورة النساء: ۴۳، ط: الهيئة المصرية.

المصالح العقلية: (ص: ۳۵) باب التيمم، ط: دار الاشاعت.

اس سے معلوم ہوا کہ مٹی ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاست کو زائل کرتی ہے اس لئے معذوری کے وقت پانی کے قائم مقام ایسی چیز بنائی گئی ہے جو پانی سے بھی زیادہ آسانی سے ملے، اور ہر جگہ دستیاب ہو، اور زمین ایسی ہی ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔ (۱)

ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ مٹی انسان کی اصل ہے، اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرنے میں گناہوں اور خرابیوں سے بچاؤ ہے۔ (۲)

تیمم میں وہم کا اعتبار نہیں

☆ اگر پانی استعمال کرنے کی صورت میں صرف مرض بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا وہم ہو تو اس صورت میں وضو اور غسل کے لئے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، محض وہم کا اعتبار نہیں، اگر کسی شخص کی واقعی حالت ایسی ہو کہ وہ گرم پانی سے بھی غسل کر لے تو بیماری بڑھ جائے یا بیمار پڑ جانے کا غالب گمان ہو تو اس کو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کی

---

(۱) انظر المرجع السابق.

☆ وكذلك كان يتيمم بالأرض التي يصلي عليها ترابًا كانت أو سبخة أو رملاً. وصح عنه أنه قال: حيثما أدركت رجلاً من أمتي الصلاة فعنده مسجده و طهوره. (زاد المعاد: (۱۹۳/۱) فصول في هديه صلى الله عليه وسلم في العبادات، فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في التيمم، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

☆ المصالح العقلية: (ص: ۳۵) باب التيمم، ط: دار الاشاعت.

(۲) فالتراب أصل ما خلق به الناس ...... وإن لوث ظاهرًا فإنه يطهر باطنًا ثم يقوي طهارة الباطن فيزيل دنس الظاهر أو يخففه، وهذا أمر يشهده من له بصر نافذ بحقائق الأعمال وارتباط الظاهر بالباطن وتأثر كل منهما بالآخر وانفعاله عنه. (إعلام الموقعين: (۳۰۰/۱) فصل ليس في الشريعة شئ على خلاف القياس، فصل: التيمم جار على وفق القياس، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☆ تفسير المنار: (۱۰۸/۵) سورة النساء: ۴۳، ط: الهيئة المصرية.

☆ المصالح العقلية: (ص: ۳۵) باب التيمم، ط: دار الاشاعت.

اجازت ہے،[1]
اور غسل کا تیمم وہی ہے جو وضو کا ہے۔[2]

تیمم واجب ہونے کی شرطیں

تیمم واجب ہونے کی شرطیں یہ ہیں:

① مسلمان ہونا، کافر پر تیمم واجب نہیں۔

② بالغ ہونا، نابالغ پر تیمم واجب نہیں۔

③ عاقل ہونا، دیوانہ، مست اور بے ہوش پر تیمم واجب نہیں۔

④ حدث اصغر یا حدث اکبر کا پایا جانا، یعنی وضو یا غسل کی حاجت ہونا، اور جس کو وضو یا غسل کی ضرورت ہی نہ ہو، یعنی پاک ہو اس پر تیمم کرنا واجب نہیں۔[3]

⑤ جن چیزوں سے تیمم کرنا جائز ہے، ان کے استعمال پر قادر ہونا، جس شخص کو ان چیزوں کے استعمال پر قدرت نہ ہو اس پر تیمم واجب نہیں ہے۔

⑥ نماز کے وقت کا تنگ ہو جانا، یعنی نماز کا اس قدر وقت ملنا کہ جس میں تیمم کر کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو شروع وقت میں تیمم واجب نہیں۔

---

(۱) الثاني: العذر المبيح للتيمم ...... ومن العذر حصول مرض يخاف منه اشتداد المرض أو بطء برءه أو تحركه كالمحموم والمبطون، ومن الأعذار برد يخاف منه بغلبة الظن التلف لبعض الأعضاء أو المرض إذا كان خارج المصر يعني العمران ولو القرى التي يوجد بها الماء المسخن. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۱۴، ۱۱۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي)

☜ حلبي كبير: (ص: ٦٥) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☜ البحر الرائق: (۱/۱۴۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

(۲) والتيمم من الجنابة والحدث سواء يعني فعلا و نية. (الجوهرة النيرة: (۱/۲۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: حقانيه)

☜ اللباب في شرح الكتاب: (۱/۵۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

☜ فتح القدير: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

(۳) القدم تخريجه تحت العنوان: "تیمم صحیح ہونے کی شرطیں" و "تیمم کے مستحبات"۔

⑥ نماز کا اس قدر وقت ملنا کہ جس میں تیمم کر کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو، اگر کسی کو اتنا وقت نہ ملے تو اس پر تیمم واجب نہیں۔ (۱)

تیمم وضو اور غسل کے لئے ایک ہی ہے

غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی ہے، ایک تیمم دونوں کے لئے کافی ہے۔ (۲)

تیمم وقت سے پہلے کرنا

تیمم کے جائز ہونے کی صورت میں نماز کے وقت سے پہلے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) شروط وجوب فقط ، وهي ثلاثة : البلوغ ، والقدرة على استعمال الصعيد و وجود الحدث الناقض ، أمّا الوقت فهو شرط لوجوب الأداء لا لأصل الوجوب ، فلايجب أداء التيمم إلاّ إذا دخل الوقت ، ويكون الوقت موسعًا في أوّل الوقت ، ومضيقًا إذا ضاق الوقت . (الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۹۰) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، الأسباب التي تجعل التيمم مشروعًا، ط: دار الغد الجديد)

(۲) و لايجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا في التبيين وفي النصاب وعليه الفتوى. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲٦) ط:رشيدية)

☆ (والحدث والجنابة فيه سواء) وكذا الحيض والنفاس لما روى ان قوما جاء وا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا انا قوم نسكن هذه الرمال ولانجد الماء شهرا او شهرين وفينا الجنب والحائض والنفساء فقال عليه السلام: عليكم بارضكم (فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۰۹) ط:رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/۱۳٦) ط:سعيد.

(۳) ويجوز الاتيان به قبل دخول الوقت كالطهارة بالماء . (كشف الأسرار : (۳/۱٦۳) باب شرائع من قبلنا، باب معرفة أقسام الأسباب والعلل والشروط ، ط: دار الكتاب الإسلامي)

☆ لو تيمم قبل دخول الوقت جاز عندنا . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع ف التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

☆ الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/۸۹) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، شروط التيمم ، ط: دار الغد الجديد.

تین بار دھونے کی حکمت

☆ وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونے کی حکمت یہ ہے کہ تین مرتبہ سے کم دھونے میں نفس پر پورا پورا اثر پیدا نہیں ہوتا، اور تفریط (کمی) میں داخل ہے، اور زیادہ دھونے میں افراط (زیادتی، اعتدال کی حد سے آگے نکل جانا) اور اسراف ہے، کیونکہ اگر دھونے میں ایک حد متعین نہ ہوتی تو وہمی لوگ سارا دن ہاتھ پاؤں ہی دھونے میں گذار دیتے، ہوسکتا ہے وہم کے دباؤ میں آ کر پانی میں غوطہ لگا لیتے، اور ان کی نماز کا وقت بھی گذر جاتا، یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں بے شک وضو میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہوتا ہے خواہ (وضو کرنے والا) جاری نہر کے کنارے پر بیٹھ کر وضو کرے۔[1]

تین بار سے زیادہ دھونا

☆ وضو کے اعضاء کو ثواب یا سنت کے اعتقاد سے تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ تحریمی ہے، اور اس اعتقاد کے بغیر بلا وجہ تین مرتبہ سے زیادہ دھونا مکروہ تنزیہی

---

(۱) وعن عبد الله عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم: مر بسعد وهو يتوضأ، فقال: ما هذا السرف يا سعد! قال: أفي الوضوء سرف؟ قال: نعم، وإن كنت على نهر جار. (مشكاة المصابيح: (ص: ٤٧) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثالث، ط: قديمي)

(۲) سنن ابن ماجه: (ص: ٣٤) أبواب الطهارة، وسننها، باب ماجاء في القصد في الوضوء، وكراهية التعدي فيه، ط: قديمي.

(۳) مسند أحمد: (٦٣٧/١١) رقم الحديث: ٧٠٦٦، مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

(۴) والأصل في الوضوء غسل الأطراف فضبط الوجه واليدين إلى المرفقين؛ لأن دون ذلك لا يحس أثره، والرجلين إلى الكعبين، لأن دون ذلك ليس بعضو تام. (حجة الله البالغة: (٢٩٥/١) أبواب الطهارة، ط: دار الجيل)

ہے، اور شک دور کرنے اور قلبی اطمینان کے لئے تین بار سے زیادہ دھونا بلا کراہت جائز ہے، البتہ مسجد اور مدرسہ کے وقف پانی سے زیادہ دھونا درست نہیں ہے۔ (۱)

☆ عام طور پر وضو کے اعضاء کو تین دفعہ سے زائد دھونا وسوسہ کی وجہ سے ہوتا ہے، اور وسوسہ کی وجہ سے تین مرتبہ سے زائد دھونا منع ہے۔ (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو

---

(۱) ومن المكروهات أن يزيد عن ثلاث مرات في غسل وجهه ويديه، فإن زاد على ذلك كأن غسل وجهه لربع مرات، أو خمس مرات، فلايخلو إمّا أن يعتقد أن هذه الزيادة مطلوبة منه في الوضوء أو غير مطلوبة، فإن اعتقد أنّها مطلوبة منه في أعمال الوضوء كانت الكراهة تحريمية وإن اعتقد أنّها غير مطلوبة وإنّما يفعل ذلك لتبرد في زمن الحر، أو النظافة أو نحو ذلك، فإن الكراهة تكون تنزيهية...... وهذا كله فيما إذا كان الماء الّذي يتوضأ منه مملوكًا له. أمّا إذا كان موقوفًا كماء دورات المساجد ونحوها، فإنّ الاسراف فيه حرام على كل حال. (الفقه على المذاهب الأربعة: (۳۹/۱) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، مكروهات الوضوء، ط: دار الغد الجديد)

ﻫ (والاسراف) ومنه الزيادة على الثلاث. فيه تحريمًا ولو بماء النهر، والمملوك له. أمّا الموقوف على من يتطهر به، ومنه ماء المدارس فحرام.

وفي الرد: (قوله: والاسراف) أي بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية لما اخرج ابن ماجة وغيره عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضا فقال: ما هذا السرف؟ فقال: أفي الوضوء اسراف؟ فقال: نعم، وان كنت على نهر جار، حلية. (قوله: ومنه) أي ومن الاسراف الزيادة على الثلاث أي في الغسلات مع اعتقاد ان ذلك هو السنة لما قدمناه من ان الصحيح ان النهي محمول على ذلك، فاذا لم يعتقد ذلك وقصد الطمانينة عند الشك او قصد الوضوء على الوضوء بعد الفراغ منه فلا كراهة كما مر تقريره. (رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في الاسراف في الوضوء، (۱۳۲/۱) ط: سعيد)

(۲) عن عمران بن حصين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا وسواس الماء، فإنّ للماء وسواسًا وشيطانًا. (السنن الكبرى للبيهقي: (۳۰۳/۱) رقم الحديث: ۹۵۱، كتاب الطهارة، باب النهي عن الإسراف في الوضوء، ط: دار الكتب العلمية)

ﻫ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۳) أبواب الطهارة وسننها، ماجاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، ط: قديمي.

ﻫ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۷) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: قديمي.

کیا اور اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا۔ (۱)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور تمام اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت پیدا ہوگی جو طہارت اور دعا میں بہت تجاوز کرے گی۔ (۳)

---

(۱) عن علي رضي الله عنه أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم: توضأ ثلاثًا ثلاثًا ...... والعمل على هذا عند عامة أهل العلم: أنّ الوضوء يجزئ مرة مرة، ومرتين أفضل، وأفضله ثلاث، وليس بعده شئ. (سنن ترمذي: (۱/۱۷) أبواب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء ثلاثًا، ط: سعيد)

☆ المعجم الأوسط: (۷/۱۱۹) رقم الحديث: ۷۰۳۰، حرف الميم، من اسمه محمد، ط: دار الحرمين، القاهرة.

☆ سنن الدار قطني: (۱/۱۵۷) رقم الحديث: ۳۰۰، كتاب الطهارة، باب تجديد الماء للمسح، ط: مؤسّسة الرسالة، بيروت.

(۲) عن ابن شهاب أنّ عطاء بن يزيد أخبره أنّ حمران مولى عثمان أخبره أنّه رأى عثمان بن عفان دعا بإناء فأفرغ على كفيه ثلاث مرار فغسلهما ثم أدخل يمينه في الإناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجهه ثلاثًا ويديه إلى المرفقين ثلاث مرار ثم مسح برأسه ثم غسل رجليه ثلاث مرار إلى الكعبين ثم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لايحدث فيهما نفسه غفر له ماتقدم من ذنبه. (صحيح البخاري: (۱/۲۷) كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا، ط: قديمي)

☆ سنن أبي داود: (۱/۱۵) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النّبي صلى الله عليه وسلم، ط: حقانيه.

☆ صحيح المسلم: (۱/۱۱۹) كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله، ط: قديمي.

(۳) عن أبي نعامة أنّ عبد الله بن مغفل سمع ابنه يقول: اللّهم إنّي أسئلك القصر الأبيض عن يمين الجنة إذا دخلتها، فقال: أي بني سل الله الجنة وتعوذ به من النّار فإنّي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في الطهور والدعاء. (سنن أبي داود: (۱/۲۳) كتاب الطهارة، باب الإسراف في الوضوء، ط: رحمانيه)

☆ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۷) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: قديمي.

☆ السنن الكبرى للبيهقي: (۱/۳۰۳) رقم الحديث: ۹۴۷، كتاب الطهارة، باب النهي عن الإسراف في الوضوء، ط: دار الكتب العلمية.

تین مرتبہ کلی کرنا

''کلی تین مرتبہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۷/۲)

تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا

''ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷٤/۲)

﴿......و ث......﴾

ٹخنوں تک پاؤں دھونے کا راز

☆ پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے میں راز یہ ہے کہ وہ رگیں جو پاؤں سے دماغ کو پہنچتی ہیں وہ کچھ پاؤں کی انگلیوں سے شروع ہوتی ہیں، اور ان تمام رگوں کو دھونے سے دماغ کے خراب بخارات بجھ جاتے ہیں، اس وجہ سے وضو میں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا مقرر ہوا۔

☆ عام حالات میں پاؤں ٹخنوں تک کھلے رہتے ہیں اور ان پر تکلیف پہنچانے والی چیزیں اور گرد وغبار پڑتا رہتا ہے، اور جراثیم کا گذر ہوتا ہے، اس لئے پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کا حکم ہوا ہے۔

☆ پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے میں یہ راز بھی ہے کہ اس سے کم میں عضو نامکمل ہوتا ہے اس لئے وضو میں پورا عضو دھونے کا حکم ہوا، تا کہ دھونے کا اثر پورے عضو پر ہو۔ (1)

ٹخنہ

دونوں پیروں کے ٹخنوں کا دھونا واجب ہے اگر چمڑے کے موزے نہ پہنے ہوئے ہوں۔ (2)

---

(1) وأصل الوضوء غسل الأطراف فضبط لوجه واليدين إلى المرفقين، لأنّ دون ذلك لايحس أثره، والرجلين إلى الكعبين، لأنّ دون ذلك ليس بعضو تام. (حجة الله البالغة: (۱/۲۹۵) أبواب الطهارة، ط: دار الجيل)

: المصالح العقلية: (ص: ۳۰) باب الوضوء، عنوان: "وضو میں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کا راز". ط: دار الاشاعت.

(2) والثالث غسل الرجلين، ويدخل الكعبان في الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتئ في الساق الذي يكون فوق القدم، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/۵) ط: رشيدية) =

☆ وضو کے فرائض میں سے تیسرا فرض یہ ہے کہ دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا جائے، ''ٹخنہ'' اس ہڈی کو کہتے ہیں جو پنڈلی کے نچلے کنارے پر پیر کے اوپر ابھری ہوئی ہوتی ہے۔

☆ وضو کرنے والے وضو کرتے وقت ایڑھی کے ڈھلوان کی طرف خاص دھیان دیں، اسی طرح قدم کے نچلے حصے میں جو پچھن ہو اس کو دھونے کی طرف خاص توجہ دیں، تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے، ورنہ وضو صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ اگر پیر ٹخنہ سمیت کٹ گیا ہے تو دھونا ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

ٹخنہ کٹا ہوا ہو

''مصنوعی پاؤں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۲)

⇐ ردالمحتار، كتاب الطهارة، اركان الوضوء، (۹۸/۱) ط: سعيد.

⇐ الهداية: (۱٦/۱) كتاب الطهارة، ط: المصباح.

⇐ ومذهب الجمهور على أنّ الفرض في الرجلين الغسل دون المسح، وهو الثابت من فعل النّبي صلى الله عليه وسلم ودلت الآية لرجلكم على قراءة الجر أو الخفض على مشروعية المسح على الرجلين إذا كان عليهما خفان. (التفسير المنير للزحيلي: (۱۱۲/٦) سورة المائدة: ٦، فقه الحياة والأحكام، ط: دار الفكر)

⇐ فالأرجل مغسولة على كلتا القراء تين ولا يجوز المسح عليها إلّا في حالة التخفف. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۹) كتاب الطهارة، فصل في أحكام الوضوء، ط: قديمي.

(۱) نفس المرجع السابق.

(۲) (قوله: ولو قطع) قال في البحر: ولو قطعت يده او رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل ولو بقي وجب. ط. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، اركان الوضوء، (۱۰۲/۱) ط: سعيد)

⇐ (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۵/۱) ط: رشيدية)

⇐ البحر الرائق: (۱۳/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

ٹخنہ کٹ گیا

اگر کسی کا پیر ٹخنہ سمیت کٹ گیا ہے اور دوسرے پیر میں موزہ پہنا ہو، تو اس آدمی کے لئے صرف ایک ہی موزہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ (۱)

ٹخنے سے اوپر پنڈلی کی طرف پانی پہنچانا

ٹخنے سے اوپر پنڈلی کی طرف پانی پہنچانا مستحب ہے، اس سے قیامت کے دن یہ اعضا زیادہ روشن ہوں گے اور چمکیں گے۔

نعیم بن عبداللہ المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ دائیں پیر کو دھویا اور پنڈلی کی جانب تک پانی پہنچایا، پھر بائیں پیر کو دھویا اور پنڈلی کی جانب تک پانی پہنچایا اور کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ (۲)

---

(۱) تقدم تخريجه تحت العنوان: "ٹخنہ"۔

(۲) عن نعيم بن عبد الله المجمر قال: رأيت أبا هريرة توضأ فغسل وجهه، فأسبغ الوضوء ثم غسل يده اليمنى حتى أشرع في العضد، ثم يده اليسرى حتى أشرع في العضد ثم مسح برأسه، ثم غسل رجله اليمنى حتى أشرع في الساق، ثم غسل رجله اليسرى حتى أشرع في الساق، ثم قال: هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ، وقال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنتم الغر المحجلون يوم القيامة من إسباغ الوضوء فمن استطاع منكم فليطل غرته وتحجيله. (الصحيح لمسلم: (۱۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل، ط: قديمي)

☆ السنن الكبرى للبيهقي: (۷۷/۱) كتاب الطهارة، باب استحباب الإشراع في الساق، ط: دار الإشاعت.

☆ اعلم ان هذه الأحاديث مصرحة باستحباب تطويل الغرة والتحجيل ...... وأمّا تطويل التحجيل فهو غسل ما فوق المرفقين والكعبين، وهذا مستحب بلا خلاف بين أصحابنا. (شرح النووي على الصحيح لمسلم: (۱۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ط: قديمي)

ٹشو پیپر

''کاغذ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۶/۲)

ٹوتھ برش

☆ اگر ٹوتھ برش حرام بال کا بنا ہوا نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، لیکن اس سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

ٹوتھ برش سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی

ٹوتھ برش سے صرف صفائی کی سنت ادا ہوگی، مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی، مثلاً پیلو یا کڑوے درخت کی مسواک ہونا، اور ابتداء ایک بالش لمبی اور چھوٹی انگلی کی مقدار موٹی ہونا وغیرہ، یہ سنتیں ٹوتھ برش سے ادا نہیں ہوں گی۔ (۲)

---

(۱) وإن كانت السنة تحصل بكل ما يزيل صفرة الأسنان فينظف الفم كالفرشة ونحوها . (فقه السنة لسيد السابق : (۳۵/۱) كتاب الطهارة ، سنن الوضوء ، ط: دار الكتاب العربي)

⇐ ويستحب أن يكون السواك عودًا لينا ينقي الفم ، ولايجرحه ، ولايضره ، ولا يتفتت فيه كالأراك والعرجون ، ولايستاك بعود الرمان ولا الآس ولا الاعواد الذكية ...... وإن استاك بإصبعه أو خرقة ، فقد قيل : لايصيب السنة ، لأنّ الشرع لم يرد به ، ولا يحصل الانقاء به حصوله بالعود ، والصحيح أنّه يصيب بقدر ما يحصل من الانقاء ، ولايترك القليل من السنة للعجز عن كثيرها . (المغني لابن قدامة: (۷۲/۱) كتاب الطهارة ، باب السواك وسنة الوضوء ، مسألة السواك سنة ، ط: مكتبة القاهرة)

⇐ الشرح الكبير على متن المقنع : (۱۰۲/۱) كتاب الطهارة ، باب السواك وسنة الوضوء ، ط: دار الكتاب العربي .

(۲) (و) ندب إمساكه (بيمناه) وكونه لينا ، مستويًا بلاعقد ، في غلظ الخنصر وطول شبر ويكره بمؤذ . (الدر المختار) قوله : وطول شبر) الظاهر أنّه في ابتداء استعماله فلايضر نقصه بعد ذلك بالقطع منه لتسويته . قوله : ويكره بمؤذ) ...... ويستاك بكل عود إلاّ الرمان والقصب . وأفضله الأراك ثم الزيتون . (الدر مع الرد : (۱۱۴/۱، ۱۱۵) كتاب الطهارة ، مطلب في منافع السواك ، ط: سعيد)=

ٹھنڈک کے زمانہ میں وضو کا ثواب

''سردی میں وضو کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/٤٠٤)

ٹھہرا ہوا پانی

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب، پاخانہ کرنا منع ہے، اور ٹھہرا ہوا پانی وہ ہے جو بہتا نہ ہو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

پیشاب کرنے کی ممانعت میں پاخانہ کرنا بھی شامل ہے کیونکہ یہ اس سے بھی بڑی برائی ہے، لہذا اس کی ممانعت زیادہ سختی سے ہوگی۔

واضح رہے کہ وہ پانی جو نفع پہنچانے کے لئے ہے اس کو گندہ کرنا بہت ہی زیادہ بری بات اور خراب خصلت ہے، مزید یہ کہ اس سے متعدی امراض وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔[1]

= تقدم تخريجه تحت العنوان "[illegible]"

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (١/٧) ط: رشيدية

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/٢٠) ط: سعيد.

= انظر أيضًا الحاشية السابقة.

(١) (وكذا يكره ...... بول و غائط في ماء ولو جاريًا) في الأصح، وفي البحر: أنها في الراكد تحريمية، وفي الجاري تنزيهية. (قوله: في ماء ولو جاريًا ...... الخ) لما روى عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: أنه نهى أن يبال في الماء الراكد، رواه مسلم والنسائي وابن ماجه، وعنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبال في الماء الجاري، رواه الطبراني في الاوسط بسند جيد. والمعنى فيه أن يقذره وربما أدى إلى تنجيسه. وأمّا الراكد القليل فيحرم البول فيه؛ لأنّه ينجسه ويتلف ماليته ويغر غيره باستعماله. والتغوط في الماء أقبح من البول، وكذا إذا بال في إناء ثم صبه في الماء او بال بقرب النهر فجرى إليه. =

ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا

ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے، زیادہ ٹھہرے ہوئے پانی میں مکروہ تحریمی ہے، اور جاری پانی میں مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

ٹینکی گرم ہونے کی وجہ سے پانی گرم ہوگیا

''دھوپ میں ٹینکی گرم ہوئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۱/۱)

ٹینکی میں پرندہ گر جائے

''پرندہ ٹینکی میں گر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۸/۱)

ٹی وی سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں

''فلم بینی سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۶/۲)

= لكنه ملموم لبيح منهي عنه. (الدر مع الرد: (۳۴۲/۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، ط: سعيد)

☆ البحر الرائق: (۸۷/۱) ط: كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۳) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي.

(۱) نفس المرجع السابق.

جاذب

''خاص حصہ میں روئی وغیرہ جاذب رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۸/۱)

جانور نے خون پی لیا

''جونک'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸٦/۱)

جانوروں کے درمیان پیشاب پاخانہ کرنا

جانوروں کے درمیان میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[1]

جراثیم سے نجات

☆اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں طہارت اور پاکی قائم کرنے کو بڑا اہم قرار دیا ہے، کیونکہ پاکی اور صفائی انسانی زندگی کا ایک لازمی جزء ہے، اس لئے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جسم، لباس، گھربار، گلی بازار، جذبات وخیالات، مسجد ومکتب، آفس، دفاتر، گویا کہ انسان کا جس چیز سے بھی تعلق ہے اسے پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے، اور جسم، لباس اور جگہ کی طہارت اور صفائی کا جو معیار اسلام نے قائم کیا ہے وہ دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت میں قدم قدم پر پاکی پر زور دیا گیا ہے، اور قرآن مجید اور احادیث شریف میں جگہ جگہ تاکید کی گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی

[1] ویکرہ ...... و بین الدواب. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۳/۱) ط: سعید)
- الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱) ط: رشیدیة.
- ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۳۴۳/۱) ط: سعید.

اطاعت ہے، اور یہ دونوں حکم یعنی عبادت واطاعت اسی وقت انسان پرلاگو ہوتے ہیں جب انسان تندرست اور طاقتور ہو، اور جو انسانی جسم لاغر، کمزور اور معذور ہو تو اس پر شریعت نے نرمی کا اصول رکھا ہے۔

۱ صحت اور تندرستی باقی رہنے کے لئے صفائی اور پاکی بہت ضروری ہے، اگر انسان اپنے جسم، لباس، خوراک، رہنے سہنے اور عبادت کرنے کی جگہ کو پاک صاف نہیں رکھے گا تو وہ آئے دن مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو کر کمزور اور لاغر ہو جائے گا، اور عبادت کرنے کے قابل نہیں رہے گا، اس لئے اسلام نے وضو، غسل، ضرورت پوری کرنے کے آداب اور نجاستوں سے پاک صاف ہونے کے احکام دیئے ہیں، تاکہ جراثیم مر جائیں اور انسان اپنی صحت اور تندرستی کو برقرار رکھ سکے جو ہزار نعمتوں سے بہتر ہے اور خبیث، مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ (۱)

(۱) قال الله تعالیٰ: ﴿فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب المطهرين﴾. [التوبة: ۱۰۸]

⇐ وقال أيضًا: ﴿وثيابك فطهر﴾. [سورة المدثر: ۴]

⇐ وعن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الطهور شطر الإيمان...... الخ. (الصحيح لمسلم: (۱۱۸/۱) كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ط: قديمي)

⇐ تنظفوا بكل ما استطعتم فإنّ الله تعالىٰ بنى الإسلام على النظافة ولن يدخل الجنة إلّا كل نظيف. طهروا هذه الأجساد طهركم الله، فإنّه ليس عبد يبيت طاهرًا إلّا بات معه ملك في شعاره، ولا ينقلب ساعة من الليل إلّا قال: اللّهم اغفر لعبدك فإنّه بات طاهرًا. (كنز العمال: (۹/ ۲۷۷) رقم الحديث: ۲۶۰۰۱، ۲۶۰۰۲، كتاب الطهارة، الباب الأوّل في فضل الطهارة، ط: مؤسسة الرسالة)

⇐ قال النّبي صلى الله عليه وسلم: الطهور شطر الإيمان. أقول: المراد بالإيمان ههنا هيأة نفسانية مركبة من نور الطهارة والإخبات، والإحسان أوضح منه في هذا المعنى، ولا شك أن الطهور شطره. قوله: صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء خرجت الخطايا من جسده حتى تخرج من أظفاره. أقول: النظافة المؤثرة في جلو النفس تقدس النفس وتلحقها بالملائكة، وتنسي كثيرًا من الحالات الدنية فجعلت خاصيتها خاصية الوضوء هو شبحها ومظنتها وعنوانها. (حجة الله البالغة: (۲۹۵/۱) أبواب الطهارة، فصل في الوضوء، ط: دار الجيل)

جزدان

اگر قرآن مجید جزدان میں ہے، تو اس کو بے وضو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ [1]

جسم ایک مشین ہے

انسان کا جسم ایک مشین کی طرح ہے، اگر مشین کو گرد وغبار سے صاف نہ کیا جائے، تو کچھ دن گذرنے کے بعد مشین گندگی کی وجہ سے کام کرنا چھوڑ دے گی، ایسے ہی مسلسل محنت اور کام کاج کرنے سے انسان کا جسم گندہ ہو جاتا ہے، یا کسی اور وجہ سے جسم پر گندگی لگ جاتی ہے، اگر اس کو صاف نہ کیا جائے تو جسم سے بدبو آنے لگے گی، اور مختلف قسم کے جراثیم پیدا ہو کر انسان بیماریوں کا شکار ہو جائے گا، اگر منہ کی صفائی کا خیال نہ کریں تو معدے، جگر اور گلے کی بہت سی بیماریاں جسم میں پیدا ہو جائیں گی، اگر دانتوں کی صفائی نہ کی جائے تو انسان پائیر، یا گھٹنے اور جوڑوں میں درد وغیرہ کی خبیث اور موذی بیماریوں کا شکار بن جائے گا۔

اگر ناک کو غلیظ مواد اور اس کی ریزش سے صاف نہ کیا جائے تو ذہن کی بلادت، حافظہ کی کمزوری، عقل کی ہلکی وغیرہ کی شکایات رونما ہو جائیں گی، ہاتھ، منہ نہ دھوئیں تو گرد وغبار جمع ہو کر اس کا رنگ وروپ بگاڑ دیں گے، خون میں فساد پیدا

---

(1) (ولا یجوز لهم) ای للجنب والحائض والنفساء (مس المصحف الا بغلافه)...... (وكذلك لایجوز مس المصحف الا بغلافه ......(للمحدث) ایضا لما تقدم من الدلیل لانه غیر طاهر (هذا) بمعنی جواز الاخذ بالغلاف (اذا کان الغلاف غیر مشرز) ای غیر محبوک مشدود بعضه الی بعض مشتق من الشیرازة وهی اعجمیة (وان کان الغلاف مشرزا) لایجوز الاخذ به ولا مسه قال فی الهدایة هو الصحیح بمعنی ان الغلاف ما یکون متجافیا لا ما یکون متصلا به لانه صار تبعا للمصحف. (حلبی کبیر : (ص: ۵۹–۵۸) ط: سهیل اکیڈمی.

(2) رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الحیض، (۱/۱۷۳) ط: سعید.

(3) الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الثانی، بیان احکام المحدث، (۱/۱۳۷) ط: ادارة القرآن.

ہو جائے گا اور انسان پھوڑے، پھنسی، دانے وغیرہ کا ہمیشہ شکار رہے گا۔

غرض یہ کہ جسمانی صحت وتندرستی کے لئے ان اعضاء کو بار بار دھونا، ان پر پانی بہانا اور تر رکھنا ضروری ہے جو غبار آلودہ ہوتے رہتے ہیں۔ (۱)

جسم کی حفاظت

''جسم ایک مشین ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۳/۱)

جگر میں درد پیدا ہوتا ہے

''دیر تک نہ بیٹھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۱/۱)

جلد جدا کردی

''چھلکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۸/۱)

جلدی جلدی وضو کرنا

بعض لوگ وضو کرتے ہوئے اعضاء میں اچھی طرح پانی پہنچانے کا اہتمام نہیں کرتے، جلدی جلدی وضو کر کے نماز کے لئے دوڑتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اعضاء خشک رہ جاتے ہیں، حالانکہ اگر کسی عضو کی بال برابر جگہ بھی خشک رہے گی تو وضو صحیح نہیں ہوگا، اگر وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور آخرت میں سخت عذاب

(۱) وعنه (أي عن أبي هريرة رضي الله عنه) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا استيقظ أحدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلثا، فإن الشيطان يبيت على خيشومه، متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۵) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الأول، ط: قديمي)

: (قوله صلى الله عليه وسلم فإن الشيطان يبيت على خيشومه. أقول: معناه أن اجتماع المخاط والمواد الغليظة في الخيشوم سبب لتبلد الذهن وفساد الفكر، فيكون أمكن لتأثير الشيطان بالوسوسة وصده عن تدبير الأذكار. (حجة الله البالغة: (۲۹۷/۱) أبواب الطهارة، صفة الوضوء، ط: دار الجيل)

انظر أيضا الحاشية السابقة.

ہوگا۔ (۱)

اس لئے وضو کرتے وقت جلد بازی نہ کریں، بلکہ تمام اعضاء میں اچھی طرح پانی پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑھیوں کے خشک رہ جانے والوں پر جہنم کی ہلاکت ہے۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سفر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے اعلان کروایا کہ ایڑھیوں کے خشک رہ جانے والے پر جہنم کی ہلاکت ہے۔ (۳)

---

(۱) في فتاوى ما وراء النهر : إن بقي من موضع الوضوء قدر رأس إبرة أو لزق بأصل ظفره طين يابس أو رطب لم يجز . (الفتاوى الهندية : (۴/۱) كتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الأوّل في سنن الوضوء ، ط: رشيديه)

☆ الصلاة بغير طهارة معصية. (المبسوط للسرخسي: (۱۱۶/۱) باب التيمم، ط: دار المعرفة)

☆ قوله صلى الله عليه وسلم: لا يقبل الله صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول. هذا الحديث نص في وجوب الطهارة للصلاة، وقد أجمعت الأمة على أنّ الطهارة شرط في صحة الصلاة...... وأجمعت الأمة على تحريم الصلاة بغير طهارة من ماء أو تراب...... ولو صلى محدثًا متعمدًا بلا عذر أثم. (شرح النووي على الصحيح لمسلم: (۱۱۹/۱) كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ط: قديمي)

(۲) حدثنا محمد بن زياد قال : سمعت أبا هريرة وكان يمر بنا والنّاس يتوضؤون من المطهرة . قال: أسبغوا الوضوء ، فإنّ أبا القاسم صلى الله عليه وسلم قال : ويل للأعقاب من النّار . (الصحيح للبخاري : (۲۸/۱) كتاب الوضوء ، باب غسل الأعقاب ، ط: قديمي)

☆ الصحيح لمسلم : (۱۲۵/۱) كتاب الطهارة ، باب غسل الرجلين بكمالهما ، ط: قديمي .

☆ سنن الترمذي : (۶۱/۱) أبواب الطهارة ، باب ماجاء ويل للأعقاب من النّار ، ط: سعيد .

(۳) عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: تخلف النّبي صلى الله عليه وسلم عنا في سفرة سافرناها فأدركنا وقد أرهقنا العصر فجعلنا نتوضأ ونمسح على أرجلنا، فنادى بأعلىٰ صوته ويل للأعقاب من النّار مرتين أو ثلاثاً. (الصحيح للبخاري: (۲۸/۱) كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين ولايمسح على القدمين، ط: قديمي) =

جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو تب بھی وضو کامل کرے

''وضو کامل کرنا ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۸/۲)

جما ہوا خون ناک سے نکلا

''ناک صاف کیا جما ہوا خون نکلا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۶۹/۲)

جمعہ کی نماز فوت ہونے کا خطرہ ہو

اگر جمعہ کی نماز فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اگر جمعہ کی نماز ایک جگہ فوت ہو جائے تو دوسری جگہ پڑھنا ممکن ہے، اور اگر دوسری جگہ بھی نہ ملے تو ظہر کی نماز پڑھ لے، تیمم کی اجازت نہیں ہے۔ (۱)

جمعہ کی نماز کے لئے تیمم کرنا

اگر جمعہ کی نماز فوت ہو جانے کا ڈر ہو تو تیمم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ جمعہ کی

= (۱) صحيح ابن خزيمة : (۸٦/۱) رقم الحديث : ۱٦٦ ، كتاب الوضوء ، باب التغليظ في المسح على الرجلين ...... الخ ، ط: المكتب الإسلامي .

(۲) السنن الكبرى للبيهقي : (۱۱۲/۱) رقم الحديث : ۳۲۰ ، كتاب الطهارة ، جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه ، ط: باب التكرير في غسل الرجلين ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت.

(۱) الحنفية قالوا: إنّ الصلاة بالنسبة لهذه الحالة ثلاثة أنواع : نوع لايخشى فواته أصلاً ...... ونوع يخشى فواته لبدل و ذلک کالجمعة و المكتوبات ، فإن للجمعة بدلاً عنها ، وهو الظهر ...... وأمّا الجمعة فإنّه لايتيمم لها مع وجود الماء ، بل يفوتها ، ويصلي الظهر بدلها بالوضوء. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۹۲/۱ ، ۹۳) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، الأسباب التي تجعل التيمم مشروعًا ، ط: دار الغد الجديد)

(۱) البحر الرائق : (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۱) الدر مع الرد : (۲۳٦/۱) كتاب الطاهرة ، باب التيمم ، مطلب في تقدير الغلوة ، ط: سعيد .

(۱) مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۱۸) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي.

نماز کا بدل ظہر کا فرض قضاء کی صورت میں موجود ہے۔[1]

جنابت کے غسل سے پہلے وضو کرلیا کرے

☆ جنابت کے غسل سے پہلے وضو کرلینا چاہئے، اگر چہ اس سے پاکی حاصل نہیں ہوتی، لیکن حدث (ناپاکی) میں کچھ تخفیف ہوجاتی ہے، اگر شریعت کے کسی حکم کی حکمت سمجھ میں نہ آئے تو یہ ہمارا قصور ہے شریعت کا قصور نہیں ہے۔[2]

☆ اگر رات کو کسی وجہ سے غسل کی حاجت ہوئی، اور اسی وقت غسل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے تو غسل کرلینا بہتر ہے، لیکن اگر غسل نہ کرے تو استنجاء اور وضو کرکے سوجائے یہ طریقہ مسنون اور پسندیدہ ہے۔[3]

---

(۱) وكذا لايجوز التيمم في الجمعة و سائر الصلوات عند خوف الجمعه و الجماعة. (كشف الأسرار: (۲۲۳/۱) العبادات نوعان مطلقة ومؤقتة وهي أنواع، النوع الثاني من المؤقتة لما جعل الوقت معيارًا له ...... الخ، ط: دار الكتاب العربي)

ﻫ انظر الحاشية السابقة.

(۲) وتقديم الوضوء على الاغتسال في الجنابة سنة. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، نوع آخر في بيان فرائض الغسل و سننه، (۱۵۱/۱) ط: ادارة القرآن)

ﻫ حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۵۱) ط: سهيل اكيڈمى.

ﻫ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۳۴/۱) ط: سعيد.

ﻫ واختلف العلماء في حكمة هذا الوضوء، فقال أصحابنا: لأنه يخفف الحدث فإنه يرفع الحدث عن أعضاء الوضوء. (شرح النووي: (۱۴۳/۱) كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء ---- الخ)

ﻫ فتح الباري: (۳۹۴/۱) كتاب الغسل، باب نوم الجنب، ط: دار المعرفة.

ﻫ شرح أبي داود للعيني: (۳۹۵/۱) كتاب الطهارة، باب الجنب ينام، ط: مكتبة الرشد.

(۳) عن عمر انه سئل النبي ﷺ: اينام احدنا وهو جنب؟، قال: نعم، اذا توضأ. (سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب الوضوء للجنب اذا اراد ان ينام، (۳۲/۱) ط: قديمى)

ﻫ ولا بأس للجنب ان ينام و يعاود اهله قبل أن يغتسل او يتوضأ...... قالت عائشة كان رسول الله ﷺ اذا كان جنبا فاراد ان يأكل او ينام توضأ وضوئه للصلاة، متفق عليه. (حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۵۲) ط: سهيل اكيڈمى)

ﻫ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، (۱۶/۱) ط: رشيدية.

جنازہ اٹھانے سے پہلے وضو کرنا

جنازہ اٹھانے سے پہلے وضو کر لینا مستحب ہے، تاکہ بعد میں وضو کرنے کے لئے جانے کی صورت میں جنازہ کی نماز فوت نہ ہو جائے۔ [(۱)]

جنازہ کی نماز کے لئے تیمم کرنا

☆ قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی عبادت کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو، اور اس کی قضاء بھی نہ ہو تو پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے، اس لئے اگر جنازہ کی نماز کی آخری تکبیر سے پہلے شرکت کی امید ہو تو تیمم کرنا جائز نہیں ہے، ورنہ تیمم کر کے شریک ہو سکتا ہے، بشرطیکہ میت کا ولی نہ ہو، کیونکہ ولی بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ [(۲)]

☆ اگر جنازہ کی نماز میں تکبیرات چھوٹ جانے کا خوف ہو تو تیمم کر سکتا ہے، اگر چہ تیمم کرنے والا اجنبی مرد یا عورت ہو، لیکن اگر ایسا نہیں ہے بلکہ جنازہ کی نماز کی آخری تکبیر سے پہلے شرکت کی امید ہو، یا یہ معلوم ہو کہ اس کے لئے لازمی طور پر

(۱) فللي في فتح القدير أنّ المندوبات نيف و عشرون : ترک الإسراف، والتقتير ..... : ب بالوضوء قبل الوقت . (البحر الرائق : (۲۸/۱) كتاب الطهارة ، ط: سعيد)
☆ فتح القدير : (۳۲/۱) كتاب الطهارة ، ط: رشيديه.
☆ البناية شرح الهداية : (۲۵۰/۱) كتاب الطهارات ، سنن الطهارة ، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) (قوله : وخوف فوت صلاة الجنازة) أي يجوز التيمم لخوف فوت صلاة الجنازة ، أطلقه وقيده في الهداية بأربعة أشياء : حضور الجنازة وكونه صحيحا ، وكونه في المصر وكونه ليس بولي ..... ولا بد من خوف فوت التكبيرات كلها لو اشتغل بالطهارة فإن كان يرجو أن يدرك البعض لا يتيمم ، لأنه لا يخاف الفوت ، لأنه يمكنه أداء الباقي وحده ..... والأصل في هذه المسائل أن كل موضع يفوت الأداء لا إلى خلف يجوز له التيمم و في كل موضع لا يفوت الأداء لا يجوز . (البحر الرائق : (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم، ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية ، (۳۱/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث : المتفرّقات، ط: رشيديه .
☆ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۱۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي.

انتظار کیا جائے گا تو ان صورتوں میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ وضو کر کے نماز میں شریک ہونا پڑے گا۔ (۱)

☆ شرائط کے مطابق تیمم کر کے ایک جنازہ کی نماز تیمم سے پڑھ چکا تھا، اس دوران دوسرا جنازہ لایا گیا، تو اگر اس تیمم کرنے والے کو ان دونوں جنازوں کے درمیان وضو کرنا ممکن ہوا تھا، مگر پھر یہ امکان یا وقت ختم ہو گیا، تو دوسرے جنازہ کے لئے دوبارہ تیمم کرے، اگر دونوں جنازوں کے درمیان وضو کرنے کی قدرت پیدا نہیں ہوئی تو دوبارہ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، پہلے ہی تیمم سے دوسرے جنازہ کی نماز پڑھ سکے گا۔ (۲)

جنازہ کی نماز کے لئے تیمم کیا

اگر وضو کرنے کی صورت میں جنازہ کی نماز فوت ہونے کے خوف سے جلدی سے تیمم کر کے جنازہ کی نماز میں شریک ہو گیا تو جنازہ کی نماز صحیح ہو جائے گی، لیکن اس تیمم سے پانچ وقت کے فرض نماز نہیں پڑھ سکتا، وضو کر کے وقتیہ نماز پڑھنا ضروری

---

(۱) (و) جاز (لخوف وقت صلاة جنازة) ای کل تکبیراتها.

وفی الرد: (قوله: ای کل تکبیراتها) فان کان یرجو ان یدرک البعض لا یتیمم لأنه یمکنه أداء الباقی وحده. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۴۱) ط:سعید)

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم (۱/ ۱۵۷) ط:سعید.

☆ بدائع الصنائع، کتاب الطهارة (۱/ ۵۱) ط:سعید.

(۲) صلی علی جنازة بتیمم ثم أتی بأخری فان کان بین الثانیة والأولی مقدار مدة یذهب و یتوضأ ثم یأتی و یصلی أعاد التیمم وان لم یکن مقدار ما یقدر علی ذلک صلی بذلک التیمم، وعلیه الفتوی. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۱) ط:رشیدیة)

☆ الفتاوی التاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، (۱/ ۲۶۱) ط:ادارة القرآن.

☆ حلبی کبیر، کتاب الطهارة، (ص: ۸۳) ط:سهیل اکیڈمی.

ہے۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں بناء کرنے کے لئے تیمم کرنا

☆ اگر وضو کر کے جنازہ کی نماز شروع کی تھی، درمیان میں وضوٹوٹ گیا، اب اگر وضو کرے گا تو نماز فوت ہو جانے کا ڈر ہے تو ایسی صورت میں تیمم کر کے جنازہ کی نماز میں شامل ہو جانا درست ہے۔

☆ اگر جنازہ کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے اور وضو کرنے کی صورت میں جنازہ کی نماز فوت ہو جانے کا ڈر ہو تو امام اور مقتدی دونوں تیمم کر سکتے ہیں۔ (۲)

جنازے کی نماز میں قہقہہ لگانا

جنازے کی نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن جنازہ کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ جنازے کی نماز عبادت ہے، اس میں قہقہہ لگانا بالکل مناسب

(۱) وجاز لخوف فوت صلاة جنازة ...... وإن لم تجز الصلاة به . (الدر المختار مع رد المحتار : (۱/ ۲۲۱، ۲۲۳) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

☜ قوله : بخلاف صلاة الجنازة) أي فإن تيممها تجوز به سائر الصلوات لكن عند فقد الماء ، أما عند وجوده إذا خاف فوتها فإنّما تجوز به الصلاة على جنازة أخرى إذا لم يكن بينهما فاصل كما مر، ولا يجوز به غيرها من الصلوات . (شامي : (۱/ ۲۴۵) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، باب التيمم ، ط: سعيد.

(۲) (و) جاز (لخوف فوت صلاة الجنازة) ...... (ولو) كان يبني (بناء) بعد شروعه متوضأ و سبق حدثه (بلا فرق بين كونه اماما أو لا) في الأصح لأن المناط خوف الفوات لا الى بدل . (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۲۴۱-۲۴۲) ط:سعيد)

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس ، نوع آخر في بيان ما يتيمم عنه ، (۱/ ۲۴۸) ط:ادارة القرآن.

☜ حلبی کبیر ، كتاب الطهارة ، (ص: ۸۳) ط:سهيل اكيڈمی.

نہیں۔ (۱)

جنبی

☆ جنبی (ناپاک مرد وعورت) کے لئے قرآن کریم کی طرح تورات اور تمام آسمانی کتابوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔

☆ جس آدمی پر غسل واجب ہے، جب تک وہ غسل نہ کرے قرآن مجید کی تلاوت حرام ہے۔ (۲)

جنبی کا وضو

جنبی جنابت کی حالت میں وضو کرے تو وضو درست نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولو قهقه في سجدة التلاوة أو في صلاة الجنازة تبطل ما كان فيها ولا تنقض الطهارة، كذا في التبيان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۲/۱) ط: رشيدية)

د الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع منه في القهقهة، (۳۸/۱) ط: ادارة القرآن.

د بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۳۲/۱) ط:سعيد.

(۲) (و) يحرم به (تلاوة القرآن)...... (بقصده) ...... (ومسه)......

(قوله: ومسه) أي مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية، قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغى: ولا يجوز مس التوراة والانجيل والزبور وكتب التفسير. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۷۳/۱) ط:سعيد)

د الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، (۱۶۲/۱) ط:ادارة القرآن.

د الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۳۹/۱-۳۸) ط:رشيدية.

(۳) يشترط لصحة الوضوء شروط ثلاثة عند الحنفية...... ۳: عدم المنافي للوضوء أو انقطاع النافض من خارج أو غيره أي انقطاع كل ماينقض الوضوء قبل البدء به، لغير المعذور من حيض و نفاس وبول ونحوهما. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۳۹۱، ۳۹۲) الباب الأوّل: الطهارات، الفصل الرابع: الوضوء ومايتبعه، المبحث الأوّل، المطلب الثالث...... ثانيًا: شروط الصحة، ط: رشيديه)

د وأمّا شروط وجوبه و صحته معًا، فمنها العقل ...... ومنها نقاء المرأة من دم الحيض والنفاس، فلايجب الوضوء على حائض ولانفساء، ولايصح منهما بحيث إذا توضأت وهي حائض، =

جنبی کو پانی نہ ملے تو

''پانی نہ ملے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۶۶)

جنبی کو سردی سے مرض کا خطرہ ہے

جنبی کو سردی سے مرض کا خطرہ ہو، اور گرم پانی میسر نہ ہو، اور ٹھنڈے پانی سے ضرر ہونے کا گمان غالب ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔[1]

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مسنون طریقے سے وضو کرے، اور اس کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[2]

= لم ارتفع حيضها ، فإن وضوءها لايعتبر لعدم صحته . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، مباحث الوضوء ، شروط الوضوء ، ط: مكتبه شان اسلام)

ﻫ وشرط صحة عموم البشرة بمائه الطهور ثم في المرأة فقد نفاسها و حيضها. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة ، (۱/ ۸۷) ط:سعيد)

ﻫ البحر الرائق ، كتاب الطهارة، (۱/ ۹) ط:سعيد

(۱) ويجوز التيمم إذا خاف الجنب إذا اغتسل بالماء أن يقتله البرد أو يمرضه ، هذا إذا كان خارج المصر إجماعًا فإن كان في المصر فكذا عند أبي حنيفة خلافًا لهما ، والخلاف فيما إذا لم يجد مايدخل به الحمام فإن وجد لم يجز اجماعًا ، وفيما إذا لم يقدر على تسخين الماء ، فإن قدر لم يجز ، هكذا في السراج الوهاج . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۲۸) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

ﻫ الدر المختار مع رد المحتار ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، (۱/ ۲۳۳) ط: سعيد .

ﻫ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۱۵۳) كتاب الطهارة ، مباحث التيمم ، الأسباب التي تجعل التيمم مشروعًا ، ط: دار الفكر .

(۲) عن عقبة بن عامر قال: كانت علينا رعاية الإبل فجاءت نوبتي فروحتها بعشي فأدركت رسول الله ﷺ قائمًا يحدث الناس فأدركت من قوله: مامن مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم =

جنت واجب ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، اور دو رکعت نماز نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

جن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے

"تیمم جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۹/۱)

جنگل میں تھوڑا پانی ملا

اگر جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا، تو جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے، تب تک اس سے وضو کرے، صرف اس وہم پر وضو کرنا ترک نہ کرے کہ شاید جنگلی جانوروں کے آنے جانے کی وجہ سے ناپاک نہ ہو گیا ہو، اگر ایسا پانی موجود

= فیصلي رکعتین مقبل علیهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة، قال: فقلت ما أجود ا. فاذا قائل بین یدي یقول: التي قبلها أجود، فنظرت فاذا عمر قال: اني قد رأیتک جئت آنفا، قال: ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ او فیسبغ الوضوء ثم یقول: أشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبد الله ورسوله الا فتحت له أبواب الجنة الثمانیة یدخل من أیها شاء. (الصحیح لمسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، (۱۲۲/۱) ط:قدیمی)

سنن ابی داود: (۳۵،۳۴/۱) کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل إذا توضأ، ط: رحمانیه)

مشکوة المصابیح: (ص: ۳۹) کتاب الطهارة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

[1] عن عقبة بن عامر رضي اللّٰه عنه قال: کانت علینا رعایة الإبل فجاءت نوبتي فروحتها بعشي فأدرکت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قائمًا یحدث النّاس فأدرکت من قوله: ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوءه فیصلي رکعتین، مقبل علیهما بقلبه و وجهه إلاّ وجبت له الجنة. (الصحیح لمسلم: (۱۲۲/۱) کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقیب الوضوء، ط: قدیمی)

الترغیب والترهیب: (۶۹/۱) رقم الحدیث: ۳۵۷، کتاب الطهارة، الترغیب في رکعتین بعد الوضوء، ط: دار الکتب العلمیة.

سنن النسائي: (۳۶/۱) کتاب الطهارة، باب ثواب من أحسن الوضوء ثم صلی رکعتین، ط: قدیمی.

ہونے کے باوجود تیمم کرے گا تو تیمم درست نہیں ہوگا۔ [1]

جنگل میں مویشی کو خطرہ ہے

"مویشی کو خطرہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۹/۲)

جنوب کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا

"شمال کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

جنون

☆وضو کرنے کے بعد جنون طاری ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے،جنون ختم ہونے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔

☆جنون خواہ تھوڑی ہی دیر رہا ہو،وضوٹوٹ جائے گا۔ [2]

جواب وسلام

"سلام وجواب" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۷/۱)

---

(۱) لو وجد ماء قليلا ولم يتيقن بوقوع النجاسة فيه يتوضا به و يغتسل ولا يتيمم لأن الأصل الطهارة فكان متيقنا فلا يزول بالشک. (حلبی کبیر، کتاب الطهارة، (ص:۹۲) ط:سهيل اکیڈمی)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۵/۱) ط:رشيدية.

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة،الفصل الرابع، نوع آخر في ماء الحيض والغدران والعيون، (۱۷۹/۱) ط:ادارة القرآن.

(۲) (و) ينقضه (إغماء) ومنه الغشي (وجنون و سکر)

وفي الرد: (قوله:والجنون) صاحبه مسلوب العقل بخلاف الاغماء فانه مغلوب والاطلاق دال على أن القليل من كل منهما ناقض لأنه فوق النوم مضطجعا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۴) ط:سعيد)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۹/۱) ط:سعيد

جوتا

عام طور پر جوتوں کے اندر نجاست نہیں ہوتی، اس لئے وضو کے بعد جوتے پہننے سے دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

جوتا کنویں میں گرا

اگر کنویں میں ایسا جوتا گر گیا ہے جس میں گوبر وغیرہ لگا ہوا ہونے کا احتمال ہے تو کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوگا، احتیاطاً بیس، تیس ڈول نکال لیں تو بہتر ہے۔ (۲)

عن عبيد بن جريج، قال: قلت لابن عمر: رأيتك تلبس هذه النعال السبتية وتتوضأ فيها؟ قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها ويتوضأ فيها. (سنن النسائي: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء في النعل، ط: قديمي)

و مسند احمد: (۲۹۷/۸) رقم الحديث: ۶۳۷۲، مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنه، ط: مؤسسه الرسالة.

و المعجم الكبير للطبراني: (۳۵۰/۱۲) رقم الحديث: ۱۳۳۱۴، مسند عبيد بن جريج عن ابن عمر، ط: مكتبه ابن تيميه، قاهره.

و (وينقضه خروج نجس منه) أي وينقض الوضوء خروج نجس، فدخل تحت هذه الكلمة جميع النواقض الحقيقية. (تبيين الحقائق: (۷/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان)

و والحاصل أن الصوم يبطل بالدخول، والوضوء بالخروج. (شامي: (۱۳۹/۱) كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعات الخلاف إذا لم يرتكب مكروه و ملحبه، ط: سعيد)

و البحر الرائق: (۲۹/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۲) وبعر الابل والغنم اذا وقع في البئر لا يفسد ما لم يكثر هكذا في فتاوى قاضي خان وعن ابي حنيفة رحمه الله ان الكثير ما استكثره الناظر والقليل ما استقله وعليه الاعتماد، هكذا في التبيين. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱۹/۱) ط: رشيدية)

و ولو ولدت الشاة وخرجت حية ينزح عشرون دلوا لتسكين القلب لا للتطهير حتى لو لم ينزح وتوضأ جاز، كذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۲۱/۱) ط: رشيدية)

و البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب، (۷۵/۱) ط: سعيد

و الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في ماء الآبار، النوع الأول، (۱۸۳/۱) ط: ادارة القرآن

جوس

پھل، درخت، پتے اور گنے وغیرہ کے جوس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

جونک

☆ جونک یا کھٹمل یا اور کوئی جانور اگر اس قدر خون پئے کہ اگر وہ جسم پر چھوڑا جائے تو اپنی جگہ سے بہہ کر دوسری جگہ چلا جائے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ جونک، چھپکلی سے چھوٹا ایک جانور ہوتا ہے، پانی میں یا گیلی جگہ میں رہتا ہے، خون چوستا ہے، اگر کسی نے جونک لگوائی، یا خود لگ گیا، اور اس میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ میں سے اس کو کاٹ دیا جائے تو خون بہہ پڑے، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر اتنا نہیں پیا بلکہ بہت ہی کم پیا ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

---

(۱) (و) لا (بمعصر نبات) أي معتصر من شجر أو ثمر لأنه مقيد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة باب المياه، (۱۸۰/۱) ط:سعيد)

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في بيان المياه التي لا يجوز الوضوء بها على الوفاق وعلى الخلاف، (۲۰۷/۱) ط:ادارة القرآن.

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۱/۱) ط:رشيدية.

(۲) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أى من المتوضئ الحى معتادا أو لا من السبيلين أو لا (إلى ما يطهر) أى يلحقه حكم التطهير...... (وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلها القراد إن) كان (كبيرا) لأنه حينئذ (يخرج منه دم مسفوح) سائل (وإلا) تكن العلقة والقراد كذلك (لا) ينقض.

وفي الرد: (قوله: علقة) دودية في الماء تمص الدم (قوله: وامتلأت) كذا في الخانية، وقال: لأنها لو شقت يخرج منها دم سائل. (الدرالمختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۹/۱-۱۳۳) ط:سعيد)

☜ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط:سعيد.

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۱/۱-۱۰) ط:رشيدية.

☆ جونک کے ذریعے خون نکالنے سے اگر نکلا ہوا خون بہہ پڑنے کی مقدار ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[1]

جھاڑا نہیں

اگر تیمم کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد گرد وغبار کو جھاڑا نہیں اور منہ اور ہاتھوں پر اچھی طرح مٹی مل لی، تب بھی تیمم صحیح ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔[2]

جھاڑنا

وضو کرنے کے بعد وضو کا پانی جو ہاتھ منہ پر ہوتا ہے، اس کو جھاڑنے کے بارے میں ہدایت یہ ہے کہ اگر قریب کوئی آدمی ہے تو ہاتھ اور منہ سے پانی نہ جھاڑے تاکہ قریب والے آدمی پر پانی نہ گرے اور تکلیف کا باعث نہ بنے، بلکہ یونہی چھوڑ دے کہ خود بخود خشک ہو جائے یا کپڑے سے خشک کر لے اور اگر سردی کا زمانہ ہے یا کسی پر پانی گرنے کا احتمال نہ ہو پھر اعضاء سے پانی جھاڑنا درست ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) نفس المرجع السابق.

(۲) سنن التيمم ...... و نفضهما. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۰) ط: رشيدية.

(۳) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۱) ط: سعيد.

(۴) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۳۶) ط: سعيد.

(۵) يتبين من بحث التيمم أنّه عند الحنفية يكره ترك سنة من السنن المتقدمة. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۱/ ۲۰۲) الباب الأوّل: الطهارات، الفصل السادس التيمم، المطلب السادس: سنن التيمم ومكروهاته، ط: دار الفكر)

(۶) كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۹۷) كتاب الطهارة، مباحث التيمم، مكروهات التيمم، ط: دار الغد الجديد.

فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں سے (وضو کے پانی کو) مت جھاڑو کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔[1]

جھاڑی ہوئی مٹی پر تیمم کرنا

اگر کسی جگہ پر تیمم کرنے والوں کے ہاتھ کی جھاڑی ہوئی کافی مٹی جمع ہو جائے تو اس مٹی پر بھی تیمم کرنا جائز ہے۔[2]

جھوٹ

جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔[3]

---

(۱) روی انه صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ احدكم فلا تنفضوا ايديكم فانّها مراوح الشيطان. قال ابن الملقن رواه ابن ابي حاتم في علله وابن حبان في ضعفائه من رواية ابي هريرة وضعفاه. (اتحاف السادة المتقين: (۲/ ۳۷۰) كتاب أسرار الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسّسة التاريخ العربي)

⇐ علل الحديث لابن ابي الحاتم: (۱/ ۵۰۶) رقم الحديث: ۷۳، بيان علل أخبار رويت في الطهارة، ط: مطابع الحميضي.

⇐ التلخيص الحبير: (۱/ ۲۹۶) رقم الحديث: ۱۱۳، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز لانه لم يصر مستعملا لان التيمم انما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الاناء بعد وضوء الاول. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۷) ط: سعيد)

⇐ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۵۴) ط: سعيد.

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۱) ط: رشيدية.

(۳) قال الله تعالىٰ: ﴿لعنة الله على الكاذبين﴾. [العمران: ۶۱]

⇐ وعن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: آية المنافق ثلاث ..... إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا اؤتمن خان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۷) كتاب الإيمان، باب الكبائر و علامات النفاق، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

⇐ لأنّ عين الكذب حرام. (الدر المختار مع الرد: (۶/ ۴۲۷) كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)=

البتہ وضو کرنے کے بعد جھوٹ بولنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۱)

جھومنا

اگر کوئی شخص بیٹھنے کی ایسی حالت میں سو گیا کہ وہ نیند سے بوجھل ہو کر جھوم رہا تھا، پھر وہ گر پڑا اور گرتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲)

---

(۱) فإن الكذب حرام لا رخصة فيه. (المبسوط السرخسي: (۲۱۱/۳) كتاب الحيل، ط: دار المعرفة)

ولاتنقض بكلام محرم كالكذب والغيبة والقذف والسب ونحوها. (الفقه الاسلامي وادلته، كتاب الطهارة، (۲۸۳/۱) ط: دار الفكر)

ومندوب في نيف و ثلاثين موضعا ذكرتها في الخزائن منها بعد كذب و غيبة وقهقهة و شعر — (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۸۹/۱) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱) ط: رشيدية.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، (۱۱۳/۱) ط: ادارة القرآن.

(۲) وان نام جالسا وهو يتمايل بل ربما تزول مقعدته عن الأرض وربما لا تزول قال شمس الأئمة الحلواني: ظاهر المذهب أنه لا يكون حدثا ولو وضع يده على الأرض فاستيقظ لاينتقض الوضوء. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۹/۱) ط: سعيد)

وان سقط النائم ان انتبه بعد ما سقط على الأرض فعليه الوضوء وان انتبه قبل السقوط فلا وضوء عليه. (حلبی کبیر، كتاب الطهارة، (ص: ۱۴۰) ط: سهيل اكيڈمی)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۲/۱) ط: رشيدية.

﴾ چ ﴿

چاند بادل کی آڑ میں ہو

''سورج بادل کی آڑ میں ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٢١/٢)

چاند کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنا

''سورج کو سامنے لے کر پیشاب پاخانہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا

چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔[1]

چاندی کے برتن سے وضو کرنا

''سونے کے برتن سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٢٧/١)

چاندی کے لوٹے سے وضو کرنا

''سونے کے برتن سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٢٧/١)

چپل وغیرہ کو وضو خانے میں دھونا

اگر جوتا یا چپل خراب ہوجائے، اور گیلی مٹی وغیرہ لگ جائے، یا خراب پانی

(١) (وكذا يكره ..... استقبال شمس و قمر لهما) أي لأجل بول أو غائط. (قوله: واستقبال شمس و قمر) لأنهما من آيات الله الباهرة، وقيل: لأجل الملائكة الذين معهما، سراج. ونقل سيدي عبد الغني عن المفتاح: ولا يقعد مستقبلاً للشمس والقمر، ولا مستدبرًا لهما للتعظيم اهـ. أقول: والظاهر أن الكراهة هنا تنزيهية مالم يرد نهي. (الدر مع الرد: (٣٤٢/١) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، مطلب إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ط: سعيد)

ن: البحر الرائق: (٢٤٣/١) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: سعيد.

ن: مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ٥٣) كتاب الطهارة، فصل: فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي.

میں گر جائے، تو اس قسم کی چیزوں کو مسجد کے وضوخانے میں دھونا مناسب نہیں ہے،[۱] تاہم اگر ضرورت کے وقت وہاں جوتے اور چپل وغیرہ دھولئے جائیں تو مضائقہ نہیں،[۲] البتہ اس جگہ کو صاف کردینا چاہئے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔[۳]

چت لیٹنا

چت لیٹ کر سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس صورت میں قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) باقی نہیں رہتی، اور اگر ایسی نیند ہو کہ اس سے قوت ماسکہ

---

(۱) وفي التوضؤ من السقاية إذا اتخذها للشرب اختلاف المشائخ، ولو اتخذها للتوضؤ لايجوز الشرب منه بالاجماع. وفي الاستقاء من السقاية وإسقاء الدواب اختلاف، والأصح أنه لايجوز، وفي الاستقاء للشرب إذا كان قليلاً، لأنه في معنى الشرب، والأصح عدم الجواز. (البحر الرائق: ۲۷۵/۵) كتاب الوقف، ط: سعيد)

ﻫ لايجوز الوضوء من الحياض المعدة للشرب في الصحيح، ويمنع من الوضوء منه وفيه وحمله لأهله إن مأذونًا وإلّا لا. (الد رالمختار: ۴۲۷/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

ﻫ الهندية: (۴۶۵/۲) كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر والخانات والحياض والطرق، ط: رشيديه.

(۲) الضرورات تبيح المحظورات. أي أنّ الأشياء الممنوعة تعامل كالأشياء المباحة وقت الضرورة. (شرح المجلّة لسليم رستم باز: (۲۳/۱) رقم المادة: ۲۱، المقالة الثانية في بيان القواعد الكلية الفقهية، ط: مكتبه فاروقيه)

ﻫ الاشباه والنظائر: (ص: ۸۷) القاعدة الخامسة: الضرر يزال، ط: قديمي)

(۳) عن ابي بكر الصديق رضى الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ملعون من ضار مؤمنا او مكربه. (جامع الترمذي: (۱۵/۱) أبواب البر والصلة، باب ماجاء في الخيانة والغش، ط: سعيد)

ﻫ مشكلة المصابيح: (ص: ۴۲۸) كتاب الآداب، باب مانهى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات، الفصل الثاني، ط: قديمي.

ﻫ كنز العمال: (۵۴۵/۳) رقم الحديث: ۷۸۲۱، حرف الهمزة، الكتاب الثالث في الأخلاق، الفصل الثاني: في الأخلاق والأفعال المذمومة، ط: إدارة تاليفات.

باقی رہتی ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

چڑیا ٹینکی میں گر جائے

"پرندہ ٹینکی میں گر جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۸/۱)

چشمہ

کسی شخص کی ذاتی زمین میں پانی کا چشمہ ہو تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پلانے سے یا وضو یا غسل وغیرہ کرنے سے منع نہیں کرسکتا۔ (۲)

چلتے چلتے استنجاء خشک کرنا

بعض لوگ راستہ میں چلتے چلتے باتیں کرتے ہوئے استنجاء خشک کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے، بے حیائی کی بات ہے، اور اسلام کی بدنامی کا سبب ہے۔ (۳)

---

(۱) (و) ينقضه حكما (نوم يزيل مسكه) اي قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الأرض وهو النوم على احد جنبيه اوورکه او قفاه او وجهه (والا) يزول مسكه (لا) ينقض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۴۱/۱) ط:سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۷/۱) ط:سعيد.

⇐ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۳۱/۱) ط:سعيد.

(۲) ولو أراد رجل أجنبي أن يأخذ من النهر الخاص أو من حوض رجل أو من بئر رجل ماء بالجرة للوضوء أو لغسل الثياب هل له ذلك؟ ذكر الطحاوي انه له ذلك، وعليه أكثر المشايخ. (الفتاوى الهندية، كتاب الشرب، الباب الأول، (۳۹۱/۵) ط:رشيدية)

⇐ البحر الرائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۲۱۳/۸) ط:سعيد.

⇐ ردالمحتار، كتاب احياء الموات، فصل الشرب،، (۴۳۸/۶) ط:سعيد.

(۳) عن زيد بن طلحة بن ركانة يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لكل دين خلق و خلق الإسلام الحياء. (مؤطا الإمام مالك: (ص: ۵۶۴) كتاب حسن الخلق، باب ماجاء في الحياء، ط: مكتبه فاروقيه)

⇐ مشكاة المصابيح: (ص: ۴۳۲) كتاب الآداب، باب الرفق والحياء وحسن الخلق، الفصل الثالث، ط: قديمي. =

چوٹ

اگر وضو کے بعد چوٹ لگی اور خون نکل آیا تو وضو ٹوٹ گیا، البتہ اگر خون زخم کے منہ پر ہی رہے، زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

چونا

خشک چونے پر بھی تیمم کرنا درست ہے۔ (۲)

: لقوله صلى الله عليه وسلم : "إنّ الله حي ستير" تفسيره : يحب الحياء والستر . (حجة الله البالغة: (۳۰۲/۱) أبواب الطهارة ، صفة الغسل ، ط: دار الجيل)

د الخامسة والخمسون : إذا قام للاستبراء فلايخرج بين النّاس وذكره في يده وإن كانت تحت ثوبه فإنّ ذلک شوه ومثلة ، وكثيرًا ما يفعله بعض النّاس ، وهذا وقد نهي عنه، وإن كانت له ضرورة في الاجتماع بالنّاس إذ ذاك فليجعل على فرجه خرقة يشدها عليه ثم يخرج فإذا رجع من ضرورته تنظف إذ ذاک . (المدخل لابن الحاج : (۳۱/۱) فصل في الاستبراء وكيفية النية فيه ، ط: دار التراث)

(وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) اى من المتوضى الحى معتادًا اولا من السبيلين اولا (الى مايطهر) اى يلحقه حكم التطهير...... ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة......

وفي الرد: (قوله: عين السيلان) اختلف في تفسيره ففي المحيط عن ابي يوسف أن يعلو و ينحدر وعن محمد اذا انتفخ على رأس الجرح وصار أكثر من رأسه نقض والصحيح لا ينقض. (الدر المختارمع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۵/۱-۱۳۴) ط:سعيد)

البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط:سعيد

الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس ، (۱۰/۱) ط:رشيدية

: ويتيمم بطاهر من جنس الارض، كذا فى محيط السرخسى...... فيجوز التيمم بالتراب...... والجص والنورة...... (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول ، (۲۶/۱) ط: رشيدية)

البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۴۷/۱) ط:سعيد

فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱۱۲/۱) ط:رشيدية

چونا بھری ہوئی دیوار

چونا بھری ہوئی دیوار پر تیمم کرنا درست ہے۔[1]

چھاتی

اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اس سے وضوٹوٹ جائے گا اور اگر درد نہیں ہے تو ناپاک نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔[2]

چھالا

''پھوڑا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸٤/۱)

چہرہ

چہرہ کی چاروں طرف کی حدود یہ ہے کہ اگر ڈاڑھی نہیں ہے تو چہرے کی حد لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس کنارہ سے شروع ہوتی ہے جہاں بال اگتے ہیں، اور

(۱) ویجوز التیمم عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالىٰ بكل ما كان من جنس الأرض كالتراب والرمل والحجر والجص والنورة والكحل والزرنيخ . (الهداية : (۵۱/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: المصباح)

☆ إلاّ رماد الحجر فيجوز كحجر مدقوق أو مغسول ، وحائط مطين أو مجصص . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲۴۰/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

☆ الهندية : (۲۷/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الأوّل ،ط : رشيديه .

☆ انظر أيضًا الحاشية السابقة .

(۲) (كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه و ثديه (قيح) و نحوه كصديد وماء سرة وعين (لابوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۴۷/۱) ط:سعيد)

☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الطهارة ، (۳۸/۱) ط: قديمي.

☆ الفتاوى التتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني ، (۱۲۵/۱) ط:ادارة القرآن.

نیچے کی حد ٹھوڑی کے نیچے تک، اور چہرے کی حد چوڑائی میں ایک کان کی جڑ سے دوسرے کان کی جڑ تک ہے، اور ٹھوڑی اور کان کے درمیان کی جو خالی جگہ ہے وہ بھی قدرتی طور پر چہرے میں شامل ہے، اس کا دھونا بھی واجب ہے۔

☆ چہرے کی جھریوں میں بھی پانی پہنچانا واجب ہے۔ (۱)

چہرہ اور ہاتھوں کے مسح میں وقفہ دینا

اگر تیمم کرتے وقت چہرہ پر مسح کر کے وقفہ دیدیا اور اتنی دیر وقفہ دے کر ہاتھوں پر مسح کیا کہ اگر بالفرض چہرہ پانی سے دھلا ہوتا تو اب تک خشک ہو جاتا تب بھی تیمم صحیح ہو جائے گا، لیکن اتنا وقفہ دینا مناسب نہیں ہے۔ (۲)

چہرہ پر پانی آہستہ سے مارے

وضو کے دوران چہرہ دھوتے وقت دائیں ہاتھ میں پانی لیکر آہستہ سے چہرے پر مارے تا کہ قریب بیٹھ کر وضو کرنے والے پر چھینٹ نہ پڑے۔ (۳) اور دونوں ہاتھوں سے چہرے پر پانی ملے۔

---

(۱) (لغسل الوجه مرة وهو من مبدأ سطح جبهته الى اسفل ذقنه طولا وما بين شحمتي الأذنين عرضا فيجب غسل المياقي ومابين العذار والأذن) لدخوله في الحد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۹۷-۹۶) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/۳-۳) ط:رشيدية

☆ حلبی كبير، كتاب الطهارة، (ص:۱۵) ط:سهيل اكيڈمی

(۲) وسننه لمسحاتية الضرب بباطن كفيه واقبالهما وادبارهما ونفضهما وتفريج اصابعه والتسمية الرتيب وولاء. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۳۱) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/۳۰) ط:رشيدية

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۳۶) ط:سعيد.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده...... الحديث. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۵) كتاب الإيمان، الفصل الثاني، ط: قديمى) =

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ دکھاؤں۔ (چنانچہ اس میں ہے کہ) دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور چہرہ پر مارا۔ (۱)

چہرہ پر مسح کرنے کے بعد ہاتھوں پر مسح کرنے میں دیر نہ کرے

"چہرہ اور ہاتھوں کے مسح میں وقفہ دینا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۹۵/۱)

چہرہ کو تین مرتبہ دھونا

وضو کے دوران پورے چہرہ کو ایک مرتبہ دھونا فرض ہے، اور دو مرتبہ دھونا جائز ہے، اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کلی کی، ناک

= الفوائد...... ۲: النهي عن إيذاء المسلمين بأي وجه من الوجوه من قول أو فعل أو إشارة. (الأحاديث الأربعين النووية مع ما زاد عليها ابن رجب: (۲۸/۱) تحت الحديث الخامس والثلاثون، ط: الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة)

فإن إيذاء المسلم حرام محذور. (إحياء علوم الدين: (۳۳۰/۲) كتاب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ط: دار المعرفة، بيروت)

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنه قال: دخل عليّ (رضي الله عنه) عليّ بيتي وقد بال فدعا بوضوء فجئناه بقعب يأخذ المد أو قريبه حتى وضع بين يديه، فقال: يا ابن عباس ألا أتوضأ لك وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقلت: بلى فداك أبي وأمي قال: فوضع له إناء فغسل يديه، ثم مضمض واستنشق واستنثر، ثم أخذ بيمينه - يعني الماء - فصك بها وجهه. وذكر الحديث. (صحيح ابن خزيمة: (۷۹/۱) كتاب الوضوء، جماع أبواب الوضوء وسننه، باب استحباب صك الوجه بالماء عند غسل الوجه، ط: المكتب الإسلامي بيروت)

صحيح ابن حبان: (۳۶۲/۳) رقم الحديث: ۱۰۸۰، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر استحباب صك الوجه بالماء للمتوضي، ط: مؤسسة الرسالة.

السنن الكبرى للبيهقي: (۱۲۰/۱) رقم الحديث: ۳۵۰، كتاب الطهارة، باب قراءة من قرأ ﴿وأرجلكم﴾ نصبًا، ط: دار الكتب العلمية.

میں پانی ڈالا پھر چہرے کو تین تین مرتبہ دھویا۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ کلی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ (۲)

چہرہ کی حدود

چہرہ کی حد یہ ہے کہ پیشانی کے بال جہاں ہیں، ان کے نیچے سے لے کر تھوڑی تک اوپر نیچے لمبائی میں، اور ایک کان سے لے کر دوسرے کان کی حد تک

---

(۱) عن حمران مولیٰ عثمان بن عفان أنه رأى عثمان دعا بوضوء فأفرغ على يديه من إنائه فغسلهما ثلث مرات ثم أدخل يمينه في الوضوء ثم تمضمض واستنشق واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ... الحديث. (صحيح البخاري: (۲۸/۱) كتاب الوضوء، باب المضمضة في الوضوء، ط: قديمي)

○ صحيح ابن خزيمة: (۳/۱) رقم الحديث: ۳، كتاب الوضوء، باب ذكر فضل الوضوء ثلاثا ثلاثا، ط: المكتب الإسلامي.

○ السنن الكبرى (۵۳/۱، ۵۶) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء، باب التكرار في غسل الوجه، ط: دار الإشاعت.

○ قال أصحابنا: الأولىٰ فرض، والثانية مستحبة والثالثة سنة، وقيل: الأولىٰ فرض والثانية سنة والثالثة إكمال السنة، وقيل: الثانية والثالثة سنة. (عمدة القاري: (۲۳۲/۲) كتاب الوضوء، باب ماجاء في الوضوء، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۲) عن عمرو بن يحيى المازني عن أبيه أنّ رجلاً قال لعبد الله بن زيد وهو جد عمرو بن يحيى أتستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ، فقال عبد الله بن زيد: نعم! فدعا بماء فأفرغ على يديه فغسل يديه مرتين ثم مضمض واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا...... الحديث. (صحيح البخاري: (۳۱/۱) كتاب الوضوء، باب مسح الرأس كله، ط: قديمي)

○ سنن أبي داود: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه.

○ سنن الترمذي: (۱۷/۱) أبواب الطهارة، باب من توضأ بعض وضوئه مرتين وبعضه ثلثا، ط: سعيد.

دائیں بائیں چوڑائی میں اس کو اس طرح دھونا فرض ہے کہ پانی کا قطرہ ٹپکے محض بھیگے اور گیلے ہاتھ یا کپڑے سے پونچھ لینے سے وضو صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

چھلکا

اگر وضو کے اعضاء پر زخم ہو، اور وضو کے بعد اس زخم کے اوپر کی کھال (چھلکا) الگ کر دی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اس مقام کو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں ہوگی، خواہ کھال جدا کرنے میں تکلیف ہو یا نہ ہو۔ (۲)

چھوٹا بچہ دودھ الٹی کرتا ہے

اگر چھوٹا بچہ منہ بھر کر دودھ الٹی کرتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اگر کپڑے یا بدن پر لگ

---

(۱) ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ الغسل هو الإسالة، وحدها عندهما أن يتقاطر الماء ولو قطرة وعند أبي يوسف يجزي إذا سال على العضو ولو لم يقطر كذا في شرح الهداية لابن الهمام وحد الوجه تقريبًا ما بين قصاص الشعر وأسفل الذقن وشحمتي الأذنين وتحقيقًا ما بين ملتقى عظمي الجبهة والقحف وملتقى اللحيين و شحمتي الأذنين. (حلبي كبير: (ص: ۱۵) فرائض الوضوء، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

☜ والغسل إسالة الماء على المحل بحيث يتقاطر، وأقله قطرتان في الأصح ولا تكفي الإسالة بدون التقاطر والوجه مايواجه به الإنسان ...... وحده ...... طولاً من مبدأ سطح الجبهة إلى أسفل الذقن ...... وحده ...... عرضًا ...... ما بين شحمتي الأذنين. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۷) كتاب الطهارة، فصل في أحكام الوضوء، ط: قديمى)

☜ الدر مع الرد: (۱/۹۶) كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام ط: سعيد.

(۲) وإن قشرت نفطة وسال منها ماء أو صديد أو غيره ان سال عن رأس الجرح نقض وإن لم يسل لا ينقض. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيدية)

☜ وعلى هذا مسائل منها نفطة قشرت فسال منها ماء أو دم أو صديد ان سال عن رأس الجرح نقض وإن لم يسل لا. (حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۱۳۰)، ط: سهيل اكيڈمی)

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۳)، ط: سعيد

جائے تو اس کو دھونا ضروری ہے، ورنہ دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔

اور اگر منہ بھر کر الٹی نہیں کی تو وہ ناپاک نہیں ہے، اگر یہ کپڑے یا بدن پر گر جائے، اور دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی تاہم نماز سے پہلے دھو لینا بہتر ہے، یہ نظافت کا تقاضا ہے۔ (۱)

چھوٹا بچہ قے کرے

''چھوٹا بچہ دودھ الٹی کرتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۹۸)

چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال فرما رہے تھے۔ (۲)

چھونا

مرد کا عورت کو، یا عورت کا خاص حصہ یا کسی کا مشترک حصہ، یا اپنا خاص حصہ چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اسی طرح عورت کا مرد کو یا مرد کا خاص حصہ یا مشترک حصہ

---

(۱) (وينقضه قيء ملأ فاه من مرة أو علق أو طعام أو ماء) اذا وصل الى معدته وان لم يستقر وهو نجس مغلظ ولو من صبي ساعة ارتضاعه، هو الصحيح لمخالطة النجاسة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۳۸) ط:سعيد)

○ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۳) ط:سعيد.

○ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۱) ط:رشيدية.

(۲) عن المستورد بن شداد القرشي قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدلك بخنصره ما بين أصابع رجليه. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱/ ۱۲۳) كتاب الطهارة، باب كيفية التخليل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

○ جامع الترمذي: (۱/ ۱۶) أبواب الطهارة، باب تخليل الأصابع، ط: سعيد.

○ سنن أبي داود: (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة، باب غسل الرجلين، ط: رحمانيه.

یا اپنا خاص حصہ یا مشترک حصہ چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

چھینٹا

''پانی کا چھینٹا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۶/۱)

چھینٹیں

''پیشاب کی باریک چھینٹیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۰۲/۱)

چھینٹیں مارنا پیر پر

گرد و غبار یا سردی کے زمانہ میں اعضاء میں خشکی کی وجہ سے بسا اوقات پیر اچھی طرح دھلتا نہیں ہے اس لئے اچھی طرح وضو کرنے کے لیے بہتر یہ ہے کہ پیر کو پہلے چھینٹیں مار کر بھگو لیا جائے، پھر دھویا جائے، اس میں سہولت رہتی ہے، اور کوئی جگہ خشک رہنے کا ڈر نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) مس الرجل المرأة أو المرأة الرجل لا ينقض الوضوء. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، نوع آخر من هذا الفصل، (۱۳۳/۱) ط: ادارة القرآن)

٭ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۴۸/۱) ط: سعيد

٭ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۴۵/۱-۴۳) ط: سعيد

٭ عشرة أشياء لاتنقض الوضوء منها: ظهور دم لم يسل عن محله ...... ومنها: مس ذكره و دبر و فرج مطلقًا ...... ومنها مس امرأة غير محرم. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۹۳) كتاب الطهارة، فصل: عشرة أشياء لاتنقض الوضوء، ط: قديمى)

٭ البحر الرائق: (۴۳/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

٭ مجمع الانهر: (۲۱/۱) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) قوله: ثم رش على رجله اليمنى، قال المؤلف: دلالته على الباب ظاهرة. وقال الشيخ: وتقييده في الدر المختار بالشتاء يدل على كون هذا الرش من الأدب إذا كان في الرجلين ما يحتمل عدم وصول الماء إليهما، وأمّا المنقول من الفقهاء رشهما في بدء الوضوء، والحديث بالحديث رشهما في أثناء الوضوء، فكيف يدلّ عليه الحديث؟ فالأصل أنّ المقصود هو الرش لسهولة في وصول الماء، كيف ما كان، وبأي وجه حصل هذا المقصود ودلالة الحديث ﷺ

حضرت ابو النضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا، وہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ موجود تھے، یہ سب دیکھ رہے تھے، انہوں نے دائیں پیر پر پھر بائیں پیر پر چھینٹے مارا پھر دونوں کو تین مرتبہ دھویا۔ (۱)

چھینک آئے تو

اگر پیشاب، پاخانہ کرتے وقت چھینک آئے تو زبان سے "الحمدللہ" نہ

= على هذا المقصود ظاهرة. (إعلاء السنن: (۱/۱۳۳) كتاب الطهارة، باب استحباب رش الماء على الرجلين قبل غسلهما، ط: إدارة القرآن)

= ومن الآداب...... غسل رجليه بيساره وبلهما عند ابتداء الوضوء في الشتاء. (قوله: وبلهما الخ) في الرجلين لكن في البحر عن الكلام على غسل الوجه عن خلف بن أيوب أنه قال: ينبغي للمتوضئ في الشتاء أن يبل أعضاءه بالماء شبه الدهن ثم يسيل الماء عليها؛ لأن الماء يتجافى عن الأعضاء في الشتاء اهـ (الدر مع الرد: (۱/۱۳۱) كتاب الطهارة، مطلب: التمسح بمنديل، ط: سعيد)

= البحر الرائق: (۱/۱۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۱) عن أبي النضر أن عثمان دعا بوضوء وعنده طلحة والزبير وعلي وسعد، ثم توضأ وهم ينظرون فغسل وجهه ثلاث مرات، ثم أفرغ على يمينه ثلاث مرات، ثم أفرغ على يساره ثلاث مرات ثم رش على رجله اليمنى ثم غسلها ثلاث مرات، ثم رش على رجله اليسرى ثم غسلها ثلاث مرات، ثم قال للذين حضروا: أنشدكم الله أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ كما توضأت الآن؟ قالوا: نعم وذلك لشيء بلغه عن وضوء رجال. (كنز العمال: (۸۲۰/۹) رقم الحديث: ۲۶۹۰۷، حرف الطاء، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة)

= إعلاء السنن: (۱/۱۳۳) كتاب الطهارة، باب استحباب رش الماء على الرجلين قبل غسلهما، ط: إدارة القرآن.

= بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: (۱/۲۱۲) رقم الحديث: ۷۴، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الوضوء و فضله، ط: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية.

کہے، اور "یرحمک اللہ" بھی زبان سے نہ کہے۔ [1]

چھینک کا جواب

"چھینک آئے تو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰۱/۱)

چیچڑی

☆ چیچڑی ایک کیڑا ہے جو کتے، گائے اور بھینس کے بدن میں لگ جاتا ہے، اور خون چوستا ہے، اور اگر انسان گائے بھینس کے قریب رہے تو اس کے جسم میں بھی نرم جگہ دیکھ کر خون چوسنا شروع کر دیتا ہے اور خون چوسنے کے بعد اس کا پیٹ خون سے بھر جاتا ہے اور دیکھنے میں ایسا لگتا ہے کہ ایک چھوٹے سے غبارہ میں خون بھرا ہوا ہے۔

☆ اگر چیچڑی بڑی نہ ہو، اس سے بہتا ہوا خون نہ نکلے تو اس کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر چیچڑی بڑی ہے، اس سے بہتا ہوا خون نکلے تو اس کے کاٹنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ [2]

چیچک

☆ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو غسل کرنا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لینا کافی ہے۔

☆ اگر بدن پر جا بجا زخم ہیں یا چیچک نکلی ہوئی ہے، تو تیمم کرنا جائز ہے، اگر

---

(۱) ولا یذکر اللہ تعالی ولا یشمت عاطسا. (الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: سعید)

☆ مراقی الفلاح، کتاب الطهارة، (۱/۱۰۶) ط: قدیمی

☆ الفقه الاسلامی وادلته، کتاب الطهارة، (۱/۵۳۵) ط: دار الفکر

(۲) تقدم تخریجه تحت العنوان: "جونک". رقم الحاشیة: ۲، علی الصفحة: ۲۸۶.

جابجانہیں ہیں ایک جگہ بدن کے آدھے حصے سے زیادہ پر ہیں، تب بھی غسل کی جگہ
تیمم کرنا جائز ہے، اور باقی اعضاء کودھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر چار اعضاء میں سے صرف ایک عضواچھا ہے، تو وضو کی جگہ تیمم کرسکتا ہے،
اس ایک عضوکودھونے کی ضرورت نہیں ہے، مثلاً چہرہ صحیح ہے، ہاتھ، پاؤں، سرزخمی ہیں
تو تیمم کرے، چہرہ دھونے کی ضرورت نہیں ہے، ایسے ہی اگر ہاتھ، پاؤں، چہرہ زخمی
ہے صرف سرصحیح باقی ہے تو تیمم جائز ہے، سرکا مسح نہ کرے۔ (۱)

چیل ٹینکی میں گرجائے

''پرندہ ٹینکی میں گرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۸)

(۱) (تيمم لو كان أكثره) أي أكثر أعضاء الوضوء عددا وفي الغسل مساحة (مجروحا) أو به جدري اعتبارا للأكثر (وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۵۷) ط:سعيد)

○ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز له، (۱/۲۳۲) ط:ادارة القرآن.

○ البحرالرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۶۳) ط:سعيد.

﴿……ح……﴾

حافظہ میں اضافہ

''قوتِ حافظہ میں اضافہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۸/۲)

حجامت

موجودہ دور میں جدید طریقے سے بدن سے خراب خون نکالا جاتا ہے اس کو حجامت کہتے ہیں، اگر حجامت کے ذریعہ بدن سے خون نکالا گیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔[1]

حج کا ثواب

''باوضو گھر سے مسجد جانے پر حج کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

حدث اصغر

وضوٹوٹنے سے انسان کے جسم میں جو شرعی حالت پیدا ہوتی ہے وہ ''حدث اصغر'' ہے، یعنی بے وضو ہونے کو ''حدث اصغر'' کہتے ہیں۔[2]

(۱) (وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلها القراد ان) كان (كبيرا) لانه حينئذ (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقة والقراد كذلك (لا) ينقض. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۹/۱-۱۳۳) ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط: سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۱/۱-۱۰) ط: رشيدية.

(۲) والنجاسة الحكمية هي امر اعتباري يقوم بالأعضاء يمنع من صحة الصلاة حيث لا مرخص، ويشمل الحدث الأصغر الذي يزول بالوضوء والحدث الأكبر (الجنابة) الذي يزول بالغسل. (الفقه الاسلامي و ادلته، كتاب الطهارة، الفصل الثاني: النجاسة، المبحث الأول، (۲۵۹/۱) ط: دار الفكر)

☆ الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الطهارة، اقسام الطهارة، (۹/۱) ط: دار الغد الجديد.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۳۰۸/۱) ط: سعيد.

حدث اصغر کی حالت میں قرآن لکھنا

"وضو نہ ہونے کی حالت میں قرآن لکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۸۰)

حدث اصغر کی حالت میں نماز پڑھنا

حدث اصغر کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے، خواہ نفل ہو یا فرض، پانچ وقت کی نماز ہو یا عیدین کی ہو یا جنازہ کی، بہر صورت حرام ہے۔ (۱)

حدود چہرہ

"چہرہ کی حدود" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۹۷)

حدیث دوسری زبانوں میں تحریر ہو

اگر حدیث دوسری زبانوں میں تحریر ہو تو اس کی تعظیم کرنا بھی واجب ہے۔ (۲)

(۱) الشرط الثاني: الطهارة عن الحدثين: الأصغر و الأكبر (الجنابة و الحيض والنفاس) بالوضوء والغسل أو التيمم...... والطهارة عن الحدث شرط في كل صلاة مفروضة أو نافلة، كاملة أو ناقصة كسجدة التلاوة و سجدة الشكر، فاذا صلى بغير طهارة لم تنعقد صلاته. (الفقه الاسلامي و أدلته، الباب الثاني: الصلاة، الفصل الرابع: شروط الصلاة، شروط صحة الصلاة، (۱/ ٦٩٣) ط: دار الفكر)

- الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۱۰۵) كتاب الصلاة، مباحث الصلاة، شروط الصلاة، ط: دار الغد الجديد.

- الدر مع الرد: (۱/ ۳۰۲) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ويكره مس المصحف كما يكره للجنب و كذا كتب الأحاديث والفقه عندهما والأصح أنه لا يكره عنده اهـ قال في شرح المنية: وجه قوله أنه لا يسمى ماسا للقرآن لأن ما فيها منه بمنزلة التابع اهـ ومشى في الفتح على الكراهة فقال: قالوا: يكره مس كتب التفسير والفقه والسنن لأنها لا تخلو عن آيات القرآن وهذا التعليل يمنع من شروح النحو اهـ (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۷٦) ط: سعيد)

- البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۲۰۲) ط: سعيد.

- فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۵۰) ط: سعيد.

حدیث کی کتاب

حدیث کی کتابوں کو بے وضو چھونا جائز ہے۔ (۱)

حدیث کی کتابوں کو بے وضو ہاتھ لگانا

حدیث کی کتابوں کو اگر چہ بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے لیکن وضو کے ساتھ بہتر ہے اور یہ ادب کا تقاضا ہے۔ (۲)

حرام مال سے کنواں بنایا

حرام مال سے جو کنواں تیار ہوا اس کے پانی سے وضو کر کے نماز ادا کی جائے تو نماز ہو جائے گی لیکن اگر حلال مال سے تیار کیا ہوا کنواں موجود ہے تو حرام مال سے تیار کیے ہوئے کنویں کے پانی سے وضو نہ کرے۔ (۳)

حقنہ

''مقعد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۲/۲)

---

(۱) نفس المرجع السابق.

(۲) ويكره مس التفسير بدون الوضوء، أما غيره من كتب الفقه والحديث ونحوها، فإنه يجوز مسها بدون وضوء من باب الرخصة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۳م) كتب الطهارة، مباحث الوضوء، شروط الوضوء، ط: دار الغد الجديد)

(۳) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الماء طهور لاينجسه شيء. (جامع الترمذي: (۱/ ۲۱) أبواب الطهارة، باب ماجاء أن الماء لاينجسه شيء، ط: قديمي)

سنن ابی داود: (۱/ ۲۱) كتاب الطهارة، باب ماجاء في بئر بضاعة، ط: رحمانيه.

فتاوی رشیدیہ: (ص: ۵۷۱) کتاب: جواز و حرمت کے مسائل، عنوان: حرام مال سے کنواں بنوانا، ط: عالمی مجلس تحفظ اسلام۔

امداد الفتاوی: (۴/ ۱۳۵) مال حرام و مشتبہ کے احکام، عنوان: فاحشہ عورت یا کفار کے بنائے ہوئے کنویں سے پانی پینا، ط: دار العلوم کراچی۔

حقہ

☆ اگر وضو کرنے کے بعد حقہ پینے سے نشہ نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبو کا دور کرنا ضروری ہے، اگر منہ سے حقہ کی بدبو آتی ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔ (۱)

☆ اور اگر حقہ پینے سے اتنا نشہ ہوگیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم اِدھر اُدھر لڑھکتا اور ڈگمگاتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

حواس میں خلل ہوجائے

اگر کسی کے حواس میں خلل ہوجائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد تک نہ

---

(۱) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اکل من ھذہ الشجر المنتنة فلایقربنّ مسجدنا فإنّ الملائکة تتأذی مما یتأذی منہ الإنس. متفق علیہ (مشکاة المصابیح: (ص: ٦٨) کتاب الطھارة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

☆ (قولہ: واکل نحو ثوم) أي کبصل ونحوہ مما لہ رائحة کریھة، للحدیث الصحیح في النھي عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد ...... علة النھي أذی الملائکة و أذی المسلمین ...... ویلحق بما نص علیہ في الحدیث کل ما لہ رائحة کریھة مأکولا او غیرہ. (ردالمحتار، کتاب الطھارة، مطلب في الغرس في المسجد، (١/ ٦٦١) ط: سعید)

☆ عمدة القاري: (١٣٦/٦) کتاب الأذان، باب ماجاء في الثوم النيء والبصل والکراث...... الخ، ط: دار إحیاء التراث العربي.

(۲): (وینقضه إغماء ...... وسکر بأن یدخل في مشیه تمایل ولو بأکل الحشیشة. (الدر المختار مع رد المحتار: (١/ ١٤٣) کتاب الطھارة، مطلب: نوم الأنبیاء، غیر ناقض، ط: سعید)

☆ الإغماء ینقض الوضوء قلیله وکثیرہ، وکذ الجنون والغشي والسکر، وحد السکر في ھذا الباب أن لایعرف الرجل من المرأة عند بعض المشائخ وھو اختیار الصدر الشھید، والصحیح ما نقل عن شمس الأئمة الحلواني أنّه إذا دخل في بعض مشیه تحرک، کذا في الذخیرة. (الفتاوی الھندیة: (١/ ١٢) کتاب الطھارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الخامس: في نواقض الوضوء، ط: رشیدیه)

☆ حاشیة الشلبي علی التبیین: (١/ ١٠) کتاب الطھارة، ط: امدادیه ملتان.

پہنچا ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

حوض

☆ بڑا حوض جو کم سے کم دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے، اور اتنا گہرا ہے کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں یعنی لیں تو نیچے کی زمین نظر نہ آئے تو یہ بھی بہتے ہوئے جاری پانی کے حکم میں ہے، ایسے حوض کو فارسی زبان میں دہ دردہ (10×10) کہتے ہیں، اگر اس میں نجاست گر جائے تو اس سے وضو کرنا درست ہے، البتہ اگر نجاست گرنے کے بعد رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔[2]

☆ دہ دردہ (10×10) حوض میں جہاں پر ہاتھ اور چہرہ وغیرہ دھونے کے بعد استعمال کیا ہوا پانی گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھالے تو بھی جائز ہے۔[3]

---

(۱) (و) ينقضه (إغماء) ومنه الغشي (وجنون وسكر)

وفي الرد: (قوله: والجنون) صاحبه مسلوب العقل بخلاف الاغماء فانه مغلوب والاطلاق دالّ على أن القليل من كل منهما ناقض لأنه فوق النوم مضطجعا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۴) ط:سعيد)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۰) ط:سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۹) ط:سعيد.

(۲) وعن أبي يوسف رحمه الله أن الغدير العظيم كالجاري لايتنجس الا بالتغير من غير فصل، هكذا في فتح القدير، والفاصل بين الكثير والقليل أنه اذا كان الماء بحيث يخلص بعضه الى بعض بأن اتصل النجاسة من الجزء المستعمل الى الجانب الآخر فهو قليل والا فكثير قال أبو سليمان الجوزجاني ان كان عشرا في عشر فهو مما لايخلص و به أخذ عامة المشايخ رحمهم الله، هكذا في المحيط. والمعتبر في عمقه أن يكون بحال لا ينحسر بالاغتراف، هو الصحيح، كذا في الهداية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/ ۱۸) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۱۹۱–۱۹۰) ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۷۶–۷۵) ط:سعيد

(۳) وكذا يجوز (رفع الحدث) براكد كثير كذلك اي وقع فيه نجس لم ير أثره ولو في موضع وقوع المرئية به يفتى بحر. =

☆ کسی شخص کی ذاتی زمین میں حوض ہے، تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے سے یا وضو یا غسل کرنے سے منع نہیں کرسکتا۔ (۱)

حوض پر چھت ہے

اگر حوض پر چھت پڑی ہوئی ہے تو اس کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔

اگر پانی چھت سے لگا ہوا نہ ہو تب تو کوئی اختلاف نہیں ہے، اور اگر پانی چھت سے لگا ہوا ہو یعنی چھت سے لگے ہوئے ہونے کی وجہ سے پانی نہ ہلتا ہو تو اس میں اختلاف ہے، حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے، ایسا حوض نہ بنانا بہتر ہے۔ (۲)

= وفي الرد: قال في الخزائن : والفتویٰ علی عدم التنجس مطلقًا إلاّ بالتغیر بلا فرق بین المرئیة وغیرها لعموم البلوی حتی قالوا : یجوز الوضوء من موضع الاستنجاء قبل التحرک کما في المعراج عن المجتبیٰ اھ. وقال في الفتح : وعن أبي یوسف أنّه کالجاري لاینجس إلاّ بالتغیر وهو الذي ینبغي تصحیحه فینبغي عدم الفرق بین المرئیة وغیرها ، لأنّ الدلیل إنّما یقتضی عند الکثرة عدم التنجس إلاّ بالتغیر من غیر فصل اھ . (الدر مع الرد : (۱/۱۹۰،۱۹۱) کتاب الطهارة ، مطلب لو أدخل الماء من أعلیٰ الحوض وخرج من أسفله فلیس بجار ، ط: سعید)

○ البحر الرائق : (۱/۸۳) کتاب الطهارة ، ط: سعید .

= الفتاویٰ الهندیة : (۱/۱۸) کتاب الطهارة ، الباب الثالث في المیاه ، الفصل الأوّل : فیما یجوز به التوضؤ ، ط: رشیدیه .

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان: "چشمہ". رقم الحاشیة: ۲، علی الصفحة: ۲۹۲.

(۲) ولو جمد ماؤه فثقب، ان الماء منفصلا عن الجمد جاز لأنه کالمسقف وان متصلا لا لأنه کالقصعة حتی لو ولغ فیه کلب تنجس.

(قوله: منفصلا عن الجمد) اي متسفلا عنه غیر متصل به بحیث لو حرک تحرک (قوله: وان متصلا لا) اي لا یجوز الوضوء منه وهو قول نصیر والاسکاف وقال ابن المبارک و ابو حفص الکبیر : لا بأس به و هذا اوسع و الأول الأحوط، وقالوا اذا حرک موضع الثقب تحریکا بالغا یعلم عنده ان ما کان راکدا ذهب و هذا ماء جدید یجوز بلا خلاف اھ بدائع وفي الخانیة: ان حرک الماء عند ادخال کل عضو مرة جاز اھ والظاهر أن القول الأول هو الأشبه کما مر عن السراج الهندي لم رأیته في المنیة صرح بأن الفتوی علیه، وفي الحلیة أن هذا مبني علی نجاسة الماء المستعمل. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه ، (۱/۱۹۳) ط: سعید) =

جلد ①

حوض سے وضو کرتے وقت

حوض سے وضو کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ حوض میں استعمال کئے ہوئے پانی کی چھینٹیں نہ گریں، لیکن ان چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ (۱)

حوض کوثر

''امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۹۸)

حوض کی پیمائش

☆ شرعی حوض کی لمبائی اور چوڑائی ہر طرف سے برابر ہونا ضروری نہیں ہے کمی بیشی کی گنجائش ہے، جس طرح دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا شرعی حوض ہے اسی طرح پانچ ہاتھ چوڑا اور بیس ہاتھ لمبا، یا چار ہاتھ چوڑا اور پچیس ہاتھ لمبا، اور دو ہاتھ چوڑا اور پچاس ہاتھ لمبا حوض بھی شرعی حوض ہے، گہرائی خواہ کتنی ہی ہو زیادہ ہو یا کم اس کا اعتبار نہیں، لمبائی اور چوڑائی ملا کر چالیس ہاتھ ہونا ضروری ہے، البتہ گہرائی کم از کم اتنی ضروری ہے کہ چلو سے پانی لیا جائے تو زمین نظر نہ آئے۔

☆ اگر حوض گول ہے تو اس کے چاروں طرف کی پیمائش چھتیس ہاتھ ہو، اور صاحب محیط کے قول کے مطابق ۴۸ ہاتھ ہو۔

= (۶) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۷۶-۷۵) ط: سعيد.

(۷) الفتاوى الهندية، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/۱۸) ط: رشيدية.

(۸) امداد الفتاوی، کتاب الطہارۃ، (۱/۸۵، ۸۶)، بعنوان: مسقف حوض کے پانی سے وضو جائز ہے، ط: دار العلوم کراچی)

(۱) جنب اغتسل فانتضح من غسله شيء في انائه لم يفسد عليه الماء. (خلاصة الفتاوى، كتاب الطهارة، (۱/۸) ط: رشيدية)

(۲) البحر الرائق: (۱/۷۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، (۱/۲۳) ط: رشيدية.

☆ اور اگر حوض مثلث (△) تین گوشہ والا ہو تو ہر جانب سے ساڑھے پندرہ ہاتھ ہونا ضروری ہے۔[1]

حوض کے اندر جانور مر گیا

اگر شرعی حوض (دہ دردہ) کے اندر کوئی جانور گر کر مر گیا، اور گل سڑ گیا، اگر اس کے گل سڑ جانے سے پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہے تو حوض کا پانی ناپاک ہو جائے گا، اور اگر ان تینوں اوصاف میں سے کوئی بھی وصف نہیں بدلا تو حوض دہ دردہ ہونے کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوگا۔

اور جب اس کا رنگ یا مزہ بدل جائے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو، غسل اور استنجاء کرنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کیا جائے گا تو پاکی حاصل نہیں ہوگی، لہٰذا اگر اس ناپاک پانی سے استنجاء کرنے کے بعد (جان بوجھ کر ہو یا لاعلمی میں) وضو کر کے

---

(۱) لكن في النهر: وأنت خبير بأن اعتبار العشر أضبط ولاسيما في حق من لا رأي له من العوام فلذا أفتى به المتأخرون الأعلام أي في المربع بأربعين و في المدور بستة و ثلاثين و في المثلث من كل جانب خمسة عشر و ربعا وخمسا بذراع الكرباس، ولو له طول لا عرض لكنه يبلغ عشرا في عشر جاز تيسيرا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۹۲، ۱۹۳) ط: سعيد)

ﻫ وإن كان الحوض مدورا يعتبر ثمانية و أربعون ذراعا، كذا في الخلاصة وهو الأحوط كذا في محيط السرخسي. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/۱۸) ط: رشيدية)

ﻫ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۱/۷۷-۷٦) ط: سعيد)

ﻫ أما إذا كان عشرًا في عشر بحوض مربع أو ستة وثلاثين في مدورة وعمقه أن يكون بحال لا تنكشف أرضه بالغرف منه على الصحيح ...... فلا ينجس إلا بظهور وصف للنجاسة فيه حتى موضع الوقوع وبه أخذ مشائخ بلخ توسعة على النّاس، والتقدير بعشر في عشر هو المفتى به.

قوله: أو ستة و ثلاثين في مدور) هذا القدر إذا ربع يكون عشرًا في عشر، وفي المثلث كل جانب منه يكون ذرعه خمسة عشر ذراعًا و ربعًا وخمسًا. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۲۷) كتاب الطهارة، ط: قديمي)

نماز پڑھائی ہے یا پڑھی ہے تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

حیض

☆ حیض والی عورت کے لئے قرآن کریم کی طرح تورات اور تمام آسمانی کتابوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔

☆ حیض والی عورت پر حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ (۲)

---

(۱) الماء الراكد اذا كان كثيرا فهو بمنزلة الجاري لاينجس ...... الا أن يتغير لونه او طعمه او ريحه وعلى هذا اتفق العلماء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱/ ۱۸) ط: رشيدية)

ـ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۱۹۳) ط: سعيد

ـ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۷۵) ط: سعيد

ـ انه صلى الله عليه وسلم نهى عن الاستنجاء بالروث والرمة، ولأن النجاسة لاتزول بالنجس كما لا تزول بالماء النجس. (فتح العزيز بشرح الوجيز: (۱/ ۴۹۱) كتاب الطهارة، ط: دار الفكر)

ـ بيان استنباط الأحكام: الأوّل: فيه منع الاستنجاء بالروث ...... الثاني: فيه منع الاستنجاء بالنجس، فإن الركس هو النجس كما ذكرناه. (عمدة القارى: (۲/ ۳۰۳) كتاب الوضوء، باب لايستنجى بالروث، ط: دار إحياء التراث العربي)

ـ وأمّا حكم الماء المتنجس، فإنّه لايجوز استعماله في العبادات، ولا في العادات فكما لايصح التوضؤ أو الاغتسال به، فكذلك لايصح استعماله في الطبخ والعجين ونحوهما وإذا استعمل في شيء من ذلك فإنّه ينجسه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۲۷، ۲۸) كتاب الطهارة، مباحث الماء الطهور، حكم الماء الطاهر، والماء النجس، ط: مكتبة الحقيقة)

ـ فإن كان توضأ رجل منها بعد ما ماتت الفارة فيها فعليه إعادة الوضوء والصلوات جميعًا لأنه تبين أنه توضأ بالماء النجس. (المبسوط للسرخسي: (۱/ ۵۹) كتاب الصلاة، باب الوضوء والغسل، ط: دار المعرفة)

(۲) (و) يحرم به (تلاوة القرآن) ...... (بقصده) ...... (ومسه) ......

(قوله: ومسه) أي مس القرآن وكذا سائر الكتب السماوية، قال الشيخ اسماعيل: وفي المبتغى: ولا يجوز مس التوراة والانجيل والزبور وكتب التفسير. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/ ۱۷۳) ط: سعيد)=

حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا

☆ اگر کوئی عورت مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے حیض کی حالت میں طواف زیارت کرے گی تو حج ادا ہو جائے گا، لیکن گناہگار ہوگی، تو یہ استغفار کرنا لازم ہوگا، اور حرم کی حدود میں اونٹ یا گائے ذبح کر کے دم دینا لازم ہوگا۔ (١)

حیض کی حالت میں وضو کیا

اگر حیض کی حالت میں وضو کیا اور پھر حیض سے پاک ہوگئی، تو اس وضوء کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ سرے سے درست ہی نہ تھا۔ (٢)

= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، (١/ ١٦٢) ط:ادارة القرآن

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (١/ ٣٩-٣٨) ط:رشيدية

(١) (و) يمنع ...... حل (الطواف) ولو بعد دخولها المسجد وشروعها فيه.

وفي الرد: (قوله: وحل الطواف) لأن الطهارة له واجبة فيكره تحريما وان صح كما في البحر وغيره. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (١/ ٢٩٢-٢٩١) ط:سعيد)

ولو طاف طواف الزيارة محدثا أو جنبا خرج عن احرامه. (الفتاوى الهندية، كتاب المناسک، الباب الخامس، (١/ ٢٣٢) ط:رشيدية)

ولو طاف طواف الزيارة محدثا فعليه شاة وان كان جنبا فعليه بدنة. (الفتاوى الهندية، كتاب المناسک، الباب الثامن، الفصل الخامس، (١/ ٢٤٥) ط:رشيدية)

ويمنع الحيض الطواف بالبيت وكذا الجنابة ...... ولو فعلته كانت عاصية معاقبة وتتحلل به من احرامها بطواف الزيارة وعليها بدنة كطواف الجنب. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (١/ ١٩٧) ط:سعيد)

(٢) ومنها (أي من شروط وجوبه وصحته) نقاء المرأة من دم الحيض والنفاس فلايجب الوضوء على حائض ولا نفساء ولا يصح منهما بحيث إذا توضأت وهي حائض لم ارتفع حيضها، فإن وضوءها لايعتبر لعدم صحته. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (١/ ٥٦) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، شروط الوضوء، ط: مكتبة الحقيقة)

والتفصيل هذه الممنوعات في حالة الحيض و مثله النفاس...... ا. الطهارة غسلا أو وضوء في =

حیض والی عورت وضو کرے تو

☆ حیض یا نفاس والی عورت وضو کرے تو وضو درست نہیں۔

☆ اگر حیض یا نفاس کی حالت میں وضو کیا، پھر حیض اور نفاس سے پاک ہوگئی، تو اس وضو کا اعتبار نہیں ہے، کیونکہ وہ سرے سے درست ہی نہیں تھا، پاک ہونے کے بعد دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ [1]

= رأي الشافعية والحنابلة فاذا حاضت المرأة حرم عليها الطهارة للحيض لأن الحيض ومثله النفاس يوجب الطهارة وما أوجب الطهارة منع صحتها كخروج البول أي ان انقطاعه شرط لصحة الطهارة له. (الفقه الاسلامي وادلته، كتاب الطهارة، الفصل السابع، المبحث الثالث، ما يحرم بالحيض والنفاس، (٦٢٥/١) ط: دار الفكر)

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (٨٦/١) ط: سعيد.

(١) نفس المرجع السابق.

﴿ ...... خ ...... ﴾

خارش کی پھنسیاں

"زخم" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۸۲/۱)

خاص حصہ سے دوائی وغیرہ نکل آئی

مرد یا عورت پچکاری سے یا کسی اور طرح سے اپنے خاص حصہ میں تیل یا کوئی دوا یا پانی ڈالیں، اور وہ باہر نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ خاص حصہ میں نجاست نہیں رہتی، اور دواء وغیرہ ناپاک ہوکر نکلنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ (۱)

خاص حصہ سے کوئی چیز کچھ نکل کر پھر اندر چلی جائے

☆ اگر کوئی چیز مشترک یا خاص حصہ سے کچھ نکل کر پھر اندر چلی جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ عورت کے خاص حصہ سے بچہ کا کوئی جزء سر وغیرہ نکل کر پھر اندر چلا جائے اور خون نہ نکلے خواہ وہ جزء جو باہر نکلا تھا آدھا ہو یا آدھا سے کم یا زیادہ وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر اس کے ساتھ خون نکلے گا تو یہ حدث اکبر ہوگا یعنی خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) اذا قطر في احليله ثم خرج لا ينقض كما في الصوم، كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة. الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط: رشيدية)

وان قطر الدهن في احليله فعاد فلا وضوء عليه عند أبي حنيفة خلافا لهما ...... وذلک لأنه لم يستتبع شيئا من النجاسة اذ ليس في قصبة الذكر نجاسة. (حلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص: ۱۲۱) ط: سهيل اكيلمى)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط: سعيد.

(۲) المسوري خرج من دبره ان أدخله بيده انتقض وضوءه وان دخل بنفسه لا، وكذا لو خرج بعض الدودة فدخلت. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۵۰/۱) ط: سعيد) =

☆ مرد یا عورت کے مشترک حصہ سے پاخانہ وغیرہ کا کوئی حصہ باہر نکل کر اندر چلا گیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆ آنت وغیرہ کا کوئی حصہ مشترک حصہ سے باہر نکل کر اندر چلا گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

خاص حصہ سے کوئی چیز نکلے

☆ زندہ آدمی کے خاص حصہ سے کوئی چیز نکلے تو وضوٹوٹ جائے گا، خواہ

= ⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱۰/۱) ط:رشيدية.

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۳۱/۱) ط:سعيد.

⇐ والنفاس ...... هو الدم الخارج من الفرج عقيب الولادة أو خروج أكثر الولد ولو سقطا استبان بعض خلقه ، فإن نزل مستقيمًا فالعبرة بصدره وإن نزل منكوسا برجليه فالعبرة بسرته فما بعده نفاس ...... وإذا لم تر دمًا بعده لاتكون نفساء في الصحيح ولايلزمها إلاّ الوضوء عندهما ولعدم لزوم غسلها احتياطًا عند الإمام . (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي : (ص: ۱۳۰) كتاب الطهارة ، باب الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: قديمي)

⇐ البحر الرائق : (۲۱۸/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

⇐ الدر مع الرد : (۲۸۵/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

(۱) الغائط يوجب الوضوء قل أو كثر. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱۰/۱) ط:رشيدية)

⇐ ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب:نواقض الوضوء ، (۲۳۳/۱) ط:سعيد

⇐ البحرالرائق، كتاب الطهارة ، (۳۱/۱) ط:سعيد

(۲) وإذا خرج دبره إن عالجه بيده أو بخرقة حتى أدخله تنتقض طهارته ، لأنّه يلتزق بيده شئ من النجاسة ، وذكر شيخ الإمام شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ : أن بنفس خروج الدبر ينتقض وضوءه ...... والدودة إذا خرجت من الدبر فهو حدث وإن خرجت من قبل المرأة أو الذكر فكذلك ، وكذلك الحصاة . (الفتاوىٰ الهندية : (۱۰/۱) كتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ، ط: رشيديه)

⇐ البحر الرائق : (۳۱/۱) كتاب الطهارة ، سعيد .

⇐ المحيط البرهاني : (۱۹٦/۱) كتاب الطهارات ، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر لما يوجب الفطر ، ط: إدارة القرآن .

چیز پاک ہو جیسے کنکر، پتھر وغیرہ، یا ناپاک ہو جیسے پیشاب، مذی، ودی وغیرہ۔ (۱)

اور اگر شہوت کے ساتھ منی نکلے گی تو غسل کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ اگر کوئی چیز خاص حصہ سے کچھ نکل کر پھر اندر چلی جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

خاص حصہ کے قریب زخم ہو

''زخم خاص حصہ کے قریب ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸٤/۱)

---

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) اى من المتوضى الحى معتادا او لا من السبيلين او لا (الى مايطهر) اى يلحقه حكم التطهير

وفى الرد: (قوله: معتادا) كالبول والغائط او لا كالدودة والحصاة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵-۱۳۴) ط: سعيد)

ﻫ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹) ط: سعيد.

ﻫ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشيدية.

(۲) الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل وهي ثلاثة: منها الجنابة و هي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس أو النظر أو الاحتلام أو الاستمناء، كذا في محيط السرخسي. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث، (۱/۱۳) ط: رشيدية)

ﻫ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۵۳) ط: سعيد.

ﻫ رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۹) ط: سعيد.

(۳) إذا خرج دبره إن عالجه بيده أو بخرقة حتى أدخله تنتقض طهارته، لأنه يلتزق بيده شئ من النجاسة، وذكر شيخ الإمام شمس الأئمة الحلوانى رحمه الله تعالى: أن بنفس خروج الدبر ينتقض وضوءه ...... الدودة إذا خرجت من الدبر فهو حدث وإن خرجت من قبل المرأة أو الذكر فكذلك، وكذلك الحصاة. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۱۰) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيديه)

ﻫ البحر الرائق: (۱/۳۱) كتاب الطهارة، سعيد.

ﻫ المحيط البرهاني: (۱/۱۹٦) كتاب الطهارات، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع آخر فيما يوجب الفطر، ط: إدارة القرآن.

خاص حصہ کے قریب سوراخ ہو

''زخم خاص حصہ کے قریب ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸٤/۱)

خاص حصہ مشترک حصہ سے مل کر ایک ہو گیا

''دونوں راستے مل گئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲٤۷/۱)

خاص حصہ میں روئی وغیرہ جاذب رکھنا

☆ اگر کوئی مرد یا عورت اپنے خاص حصہ میں کوئی چیز مثلاً روئی، کپڑا یا پڑ وغیرہ رکھ لیں، اور ناپاکی اندر سے نکل کر اس کپڑے، روئی وغیرہ کو گیلا کردے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، بشرطیکہ کپڑے کے باہر کی طرف نجاست کا کوئی اثر نہ ہو یا وہ کپڑا وغیرہ اس خاص حصہ میں اس طرح رکھا ہو کہ باہر سے نظر نہ آئے۔

مثال کے طور پر کسی مرد نے اپنے خاص حصہ میں روئی رکھ لی اور پیشاب یا منی نے اپنے خاص مقام سے آکر اس روئی کو تر کر دیا، مگر اس روئی کا وہ حصہ جو باہر سے دکھائی دیتا ہے تر نہیں ہوا یا وہ روئی اس خاص حصہ میں ایسی چھپی ہوئی ہے کہ باہر سے بالکل نظر نہیں آتی، تو اس صورت میں اگر پوری روئی تر ہو جائے تب بھی اس مرد کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

یا کسی عورت نے اپنے خاص حصہ میں دوائی یا کپڑا رکھ لیا اور پیشاب یا حیض کے خون نے اپنے مقام سے آکر اس روئی یا کپڑے کو تر کر دیا، مگر روئی یا کپڑے کا وہ حصہ جو باہر سے دکھلائی دیتا ہے تر نہیں ہوا، یا وہ روئی اور کپڑا اس خاص حصہ میں ایسا چھپ گیا کہ باہر سے بالکل نظر نہیں آتا، تو اس صورت میں اگر پوری روئی یا کپڑا تر ہو جائے تب بھی اس عورت کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اگر کوئی مرد یا عورت اپنے خاص حصہ میں روئی یا کپڑا وغیرہ رکھ لے، اور

اس روئی یا کپڑے کا وہ حصہ جو اندر ہے نجاست سے تر ہو جائے، مگر وہ حصہ جو باہر ہے تر نہ ہو یا وہ بھی تر ہو جائے اور وہ روئی وغیرہ خاص حصہ میں ایسی چھپ گئی ہو کہ باہر سے نظر نہ آتی ہو تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

خاص حصہ میں کپڑا رکھ دیا

مرد یا عورت اگر اپنے خاص حصہ میں کپڑا یا روئی وغیرہ رکھیں، اور وہ خاص حصہ کے اندر چھپا ہوا نہ ہو، پھر وہ کپڑا یا روئی پیشاب سے تر ہو جائے، اور کپڑے یا روئی کے باہر کی جانب اس کا اثر معلوم ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر یہ کپڑا اور روئی خاص حصہ کے اندر چھپا ہوا ہو، تو اندر تر ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

خلاصہ یہ کہ اگر نجاست جسم سے جدا ہو کر باہر ظاہر ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔ (۲)

خالص پانی بدن سے نکلے

"بدن سے خالص پانی نکلے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۱/۱)

ختنہ نہیں ہوا

غیر مختون کے قلفہ کی کھال کو بھی پیشاب کی آلودگی سے پاک کرنا ضروری

(۱،۲) (كما) ينقض (لو حشا احليله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية او محاذية لرأس الاحليل وان متسفلة عنه لا ينقض. و كذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وان ابتل الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۸-۱۴۹) ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۰) ط: سعيد.

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱/ ۱۲۱) ط: ادارة القرآن.

ہے، اگر ایک درہم سے زیادہ مقدار جگہ پر پیشاب لگ جائے تو اس کو دھونا فرض ہے، ڈھیلے اور ٹشو وغیرہ سے رگڑ کر صاف کرنا کافی نہیں ہے اگر چہ (اس سے نجاست اور بدبو دونوں دور ہوجاتی ہیں)۔ (۱)

خشک رہ گیا

☆ اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ گیا تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف اتنے حصے کو دھولینا کافی ہے، لیکن اس خشک حصہ پر پانی بہانا ضروری ہے صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے۔ (۲)

☆ وضو کے دوران عضو کے جس حصہ پر پانی نہیں پہونچا اور خشک رہ گیا، صرف اس حصے پر پانی بہادینے سے وضو صحیح ہوجائے گا، پورا وضو شروع سے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وإذا أصاب طرف الاحليل من البول أكثر من الدرهم يجب غسله هو الصحيح ولو مسحه بالمدر قيل يجزئه قياسا على المقعد وقيل لا وهو الصحيح.

أقول: والظاهر أنه لو أصاب فلقة الألف القدر المانع فحكمه كذلك. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۳۳۸) ط:سعيد)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۲) ط:سعيد.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۳۸) ط:رشيدية.

(۲) (ولو تركها) أي ترك المضمضة أو الاستنشاق أو لمعة من أي موضع كان من البدن (ناسيا فصلى ثم تذكر) ذلك (يتمضمض) أو يستنشق أو يغسل اللمعة ويعيد ما صلى. (حلبي كبير: (ص:۵۰) سنن الغسل، ط:سهيل اكيڈمی)

⇦ (وصح نقل بلة عضو إلى) عضو (آخر فيه) بشرط التقاطر (لا في الوضوء) لما مر أن البدن كله كعضو واحد. (قوله: إلى عضو آخر) مفاده أنه لو اتحد العضو صح في الوضوء أيضًا. (الدر مع الرد: (۱/۱۵۹) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

⇦ فتح القدير: (۱/۵۰) كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيديه.

⇦ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۱/۱۰۷) کتاب الطہارۃ، فصل ثانی: سنن غسل، عنوان: وضو میں تقاطر کا شرط ہونا، ط: دارالاشاعت۔

(۳) (ولو تركها) أي ترك المضمضة الاستنشاق أو لمعة من أي موضع كان من البدن =

اور اگر کوئی عضو یا حصہ دھلنے اور تر ہونے کے بعد خشک ہو گیا تو اس سے وضو میں خلل نہیں آئے گا اور وضو صحیح ہوگا۔ (۱)

☆ وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پر پانی نہیں پہنچا اور وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا تو وہاں پر صرف گیلا ہاتھ پھیر دینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی پہنچانا اور بہانا ضروری ہے۔ (۲)

= (ناسیًا لمصلى ثم تذكر) ذلك (يتمضمض أو يستنشق أو يغسل اللمعة (ويعيد ما صلى). (حلبی کبیر: (ص: ۵۰) سنن الغسل، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

☆ جنب اغتسل وبقي لمعة وفني ماؤه يتيمم لبقاء الجنابة ..... فإن وجد ماء يكفيهما صرف إليهما. (الفتاوى الهندية: (۲۹/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني فيما ينقض التيمم، ط: رشيديه)

☆ جنب اغتسل فبقي بدنه لمعة لم يصبها الماء فإنّه يتيمم و يصلى ..... فإن وجد الماء بعد ذلك غسل ذلك الموضع. (المبسوط للسرخسي: (۱۲۳/۱) باب التيمم، ط: دار المعرفة)

(۱) والحنفية قالوا: إن الموالاة بين هذه الأعضاء سنة لا فرض فيكره أن يغسل العضو بعد جفاف الماء الّذي على العضو الّذي قبله، بل السنة أن ينتقل من غسل وجهه مثلاً إلى غسل يديه فورًا وينتقل إلى مسح رأسه قبل أن يجف ذراعه، وهكذا فإذا غسل وجهه ثم انتظر حتى جف الماء الّذي غسل به ثم غسل ذراعيه فإنّ الوضوء صحيح مع الكراهة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۶۷/۱) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، خلاصة لم تقدم من فرائض الوضوء، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ الفتاوىٰ الهندية: (۸/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيديه.

☆ ترك السنة لا يوجب فسادًا ..... بل إساءة لو عامدًا غير مستخف. وقالوا: الإساءة أدون من الكراهة. (الدر المختار: (۴۷۳/۱) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ط: سعيد)

(۲) (وصح نقل بلة عضو إلى) عضو (آخر فيه) بشرط التقاطر (لا في الوضوء) لما مر أن البدن كله كعضو واحد. (قوله: إلى عضو آخر) مفاده أنه لو اتّحد العضو صح في الوضوء أيضًا. (الدر مع الرد: (۱۵۹/۱) كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد)

☆ فتح القدير: (۵۰/۱) كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: رشيديه.

☆ فتاوی دار العلوم دیو بند: (۱۰۷/۱) کتاب الطہارۃ، فصل ثانی: سنن غسل، عنوان: وضو میں تقاطر کا شرط ہونا، ط: دار الاشاعت۔

خشک کرنا

''اعضاء کو خشک کرتے جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۹۱/۱)

خشک ہو گیا

اگر وضو یا غسل کے دوران کوئی عضو یا حصہ دھونے یا تر ہونے کے بعد خشک ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل میں خلل نہیں آئے گا وضو اور غسل صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

خضاب والی داڑھی

بالوں پر خضاب لگانے سے کوئی تہہ نہیں بنتی، اس لئے ایسے رنگ کی موجودگی میں وضو اور غسل دونوں صحیح ہیں، اور اگر ایسا رنگ ہو جس کی تہہ بن جانے کی وجہ سے پانی پہنچنا ممکن نہ ہو تو اس کو ہٹانا ضروری ہے، اس کی موجودگی میں وضو غسل درست نہیں۔ (۲)

---

(۱) أنظر إلى الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة: ۳۲۱. (والحاشية الاولى)

(۲) (و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين اسنانه) او في سنه المجوف به يفتى، وقيل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۵۴) ط: سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/ ۴) ط: رشيدية

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، ، (۱/ ۱۳) ط: سعيد

☜ ولا ما على ظفر الصباغ من صبغ للضرورة وعليه الفتوى. مراقي الفلاح، (ص ۳۱) فصل في تمام احكام الوضوء، ط: المكتبة العصرية)

☜ والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۴) كتاب الطهارة، الباب الأوّل: في الوضوء، الفصل الأوّل في فرائض الوضوء، ط: رشيديه)

☜ الجوهرة النيرة: (۱/ ۴) كتاب الطهارة، ط: حقانيه پشاور.

☜ حاشية الشلبي على التبيين: (۱/ ۱۳) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان

خلال تین دفعہ کرنا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، تو پیر کی انگلیوں کا خلال تین مرتبہ کیا اور فرمایا کہ اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا۔ (۱)

خلال کا فائدہ

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو انگلیوں کا خلال فرماتے، ایڑھیوں کو رگڑتے اور فرماتے انگلیوں کا خلال کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جہنم کی آگ داخل نہیں کرے گا۔ (۲)

(۱) عن شقیق بن سلمة قال: رأیت عثمان بن عفان توضأ فغسل کفیه ثلاثاً، ومضمض واستنشق ثلاثاً، وغسل وجهه و ذراعیه ثلاثاً، ومسح رأسه وأذنیه ظهرهما و باطنهما، وخلل لحیته ثلاثاً، وغسل قدمیه وخلل أصابع قدمیه ثلاثاً وقال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل کما فعلت. (سنن الدار قطني: (۱/۱۵۰) رقم الحدیث: ۲۸۷، کتاب الطهارة، باب ما روی في الحث علی المضمضة والاستنشاق والبداءة بهما أوّل الوضوء، ط: مؤسّسة الرسالة بیروت)

☆ کنز العمال: (۹/۴۱۲) رقم الحدیث: ۲۶۸۸۳، حرف الطاء، کتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: مؤسّسة الرسالة.

☆ السعایة: (۱/۱۲۸) کتاب الطهارة، تخلیل اللحیة والأصابع، ط: سعید.

(۲) عن عائشة قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ ویخلل بین أصابعه ویدلک عقبیه، ویقول: خللوا بین أصابعکم، لایخلل الله تعالیٰ بینهما بالنّار، ویل للأعقاب من النّار. (سنن الدار قطني: (۱/۱۶۶) رقم الحدیث: ۳۱۷، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل القدمین والعقبین، ط: مؤسّسة الرسالة)

☆ فیض القدیر: (۳/۳۵۱) رقم الحدیث: ۶۵۹۰، حرف الخاء، ط: المکتبة التجاریة الکبری مصر.

☆ کنز العمال: (۹/۳۰۱) رقم الحدیث: ۲۶۰۹۹، حرف الطاء، کتاب الطهارة من قسم الأفعال، الباب الثاني في الوضوء، الفصل الثاني: في آداب الوضوء، التخلیل في الوضوء، ط: مؤسّسة الرسالة.

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیوں کے درمیان خلال کرو، اللہ پاک قیامت کے دن جہنم کی آگ ان کے درمیان داخل نہیں فرمائے گا۔ (۱)

خلال کرنا

وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے کے بعد انگلیوں کا خلال کرنا افضل ہے، اسی طرح پاؤں کو دھونے کے بعد انگلیوں کا خلال کرنا افضل ہے۔ (۲)

ہاتھ دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرے یا بعد میں دونوں طرح درست ہے۔ (۳)

☆ خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں میں تشبیک کریں، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کریں، اور پیر کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا شروع کریں اور انگوٹھے تک لائیں، پھر بائیں پیر کے انگوٹھے سے خلال

(۱) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خللوا بين اصابعكم لاتخللها الله عزّ وجلّ يوم القيامة في النّار . (سنن الدر قطني : (۱/۱۶۶) رقم الحديث : ۳۱۸، كتاب الطهارة ، باب وجوب غسل القدمين والعقبين ، ط: مؤسّسة الرسالة ، بيروت)

☆ فيض القدير للمناوي : (۳/۳۵۱) رقم الحديث : ۳۵۹۱ ، حرف الخاء ، ط: المكتبة التجارية الكبرى ، مصر .

☆ كنزل العمال : (۹/۳۰۱) رقم الحديث : ۲۶۱۰۰ ، حرف الطاء ، كتاب الطهارة ، من قسم الأقوال ، الباب الثاني في الوضوء ، الفصل الثاني : في آداب الوضوء ، التخليل في الوضوء ، ط: مؤسّسة الرسالة ، بيروت .

(۲.۳) والثاني عشر : تخليل الأصابع في اليدين والرجلين بعد ايصال الماء إلى ما بين الأصابع والتخليل للمبالغة سنة. (تحفة الفقهاء: (۱/۱۳) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ وسننه أيضًا تخليل اللحية..... وتخليل الأصابع من اليد والرجلين بعد التثليث. (درر الحكام شرح غرر الأفكار: (۱/۱۱) كتاب الطهارة ، سنن الوضوء ، ط: دار إحياء الكتب العربية)

☆ الدر مع الرد : (۱/۱۱۸) كتاب الطهارة ، مطلب في منافع السواك ، ط: سعيد .

کرنا شروع کریں، اور آخر میں چھوٹی انگلی تک لائیں، اس طرح دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع ہوکر بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم ہوجائے گا۔ (۱)

☆ اگر پیر کی انگلیاں بالکل چپکی اور ملی ہوئی ہوں تو خلال کے ذریعہ پانی پہنچانا فرض ہوگا۔ (۲)

خلال کرنا چھوٹی انگلیوں سے

"چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۸/۱)

(۱) ويسن أن يخلل الأصابع ...... والأحب في كيفية التخليل أن يخلل باليد اليسرى من أسفل أصابع الرجل اليمنى ويبدأ بالخنصر من الرجل اليمنى ويختم بالخنصر من اليسرى . وعبارة الرافعي : يخلل بخنصر اليد اليسرى من أسافل الأصابع مبتدئا بخنصر الرجل اليمنى مختما بخنصر اليسرى ورد الخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك ذكره الأئمة ...... وهل التخليل من خاصية أصابع الرجلين أم هو مستحب في أصابع اليدين أيضًا معظم أئمة المذهب ذكروه في أصابع الرجلين وسكتوا عنه في اليدين ، لكن ابن كج قال : أنّه مستحب فيهما لما روي أنّه صلى الله عليه وسلم ، قال للقيط بن صبرة : إذا توضأت فخلل الأصابع فإن لفظ الأصابع يشملهما ، وروى الترمذي عن ابن عباس رفعه : إذا توضأت فخلل بين أصابع يديك ورجليك . وعلى هذا فالّذي يقرب من الفهم ههنا أن يشبك بين الأصابع ولا تعود فيه الكيفية المذكورة في الرجلين . (إتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين : (۳٦٥/۲) كتاب أسرار الطهارة ، باب آداب قضاء الحاجة ، كيفية الوضوء ، ط: مؤسّسة الرسالة)

☆ معارف السنن : (۱۸۳/۱) أبواب الطهارة ، باب في تخليل الأصابع ، ط: سعيد .

☆ الدر مع الرد : (۱۱۸/۱) كتاب الطهارة ، مطلب في منافع السواك ، ط: سعيد .

☆ حلبي كبير : (ص: ۳۳) ومن الآداب أن يستاك ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) وهذا بعد دخول الماء خلالها ، فلو منضمة فرض . (قوله : فرض) أي التخليل ، لأنّه حينئذ لايمكن إيصال الماء إلّا به فالهم . (الدر مع الرد : (۱۱۸/۱) كتاب الطهارة ، مطلب : في منافع السواك ، ط:سعيد)

☆ اتحاف السادة المتقين : (۳٦٥/۲) كتاب أسرار الطهارة ، باب آداب قضاء الحاجة ، كيفية الوضوء ، ط: مؤسّسة التاريخ العربي .

☆ تحفة الفقهاء : (۱۳/۱) كتاب الطهارة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

☆ معارف السنن : (۱۸٥/۱) أبوب الطهارة ، باب في تخليل الأصابع ، ط: سعيد .

خلاء

''خلاء'' کا معنی خالی ہونا، اور فقہاء کرام کی زبان میں ''خلاء'' سے مراد وہ جگہ جہاں قضائے حاجت کی جائے، جس کو عرف عام میں ''بیت الخلاء'' یا ''فلش'' یا ''واش روم'' وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۱)

خواب سچا ہوتا ہے

''سوتے وقت وضو کی فضیلت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

خوشبو کا استعمال

وضو کر کے فارغ ہونے کے بعد خوشبو لگا کر مسجد میں جانا بہتر ہے، جلیل القدر صحابی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جب وضو سے فارغ ہوتے تو مشک ہاتھ میں مل کر داڑھی پر لگاتے۔ (۲)

---

(۱) اذا أراد الانسان دخول الخلاء وهو بيت التغوط ...... (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۳/۱) ط:سعيد)

☆ (خلا) خلا المكان و الشئ يخلو خلوا خلاء و أخلى اذا لم يكن فيه أحد ولا شئ فيه وهو خال والخلاء من الأرض قرار خال. (لسان العرب، الواو والياء، المادة:خلا، (۲۳۷/۱۴) ط:دارصادر، بيروت)

(۲) عن يزيد بن أبي عبيد أن سلمة بن الأكوع كان إذا توضأ يأخذ المسك، فيدفه في يده، ثم يمسح به لحيته. (مجمع الزوائد: (۲۴۰/۱) رقم الحديث: ۱۲۲۳، كتاب الطهارة، باب الطيب بعد الوضوء، ط: مكتبة القدس، القاهرة)

☆ المعجم الكبير للطبراني: (۵/۷) رقم الحديث: ۶۲۲۰، باب السين، من اسمه: سلمة، سلمة بن عمرو بن الأكوع الأسلمي من أخباره، ط: مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

☆ كنز العمال: (۱۲۳/۷) رقم الحديث: ۱۸۲۹۲، حرف الشين، كتاب الشمائل، الباب الثالث في شمائل تتعلق بالعادات المعيشة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

خون

زندہ آدمی کے جسم سے اگر خون یا پیپ یا کوئی ناپاک چیز نکلے تو وضوٹوٹ جاتا ہے، بشرطیکہ وہ چیز انسان کے جسم سے ٹپک جائے، یا اپنے مقام سے بہہ کر اس مقام پر پہونچ جائے جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض یا واجب ہے۔ (۱)

☆ جس طرح بدن سے خون نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح بدن میں خون داخل کرنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

☆ جس طرح بدن سے خون نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اسی طرح بدن سے خون نکالنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

خون بند نہیں ہورہا

''زخم کا خون بند نہیں ہورہا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۹/۱)

خون ٹیسٹ کرنا

خون ٹیسٹ کرنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (۳)

---

(۱) ومنها ما يخرج من غير السبيلين و يسيل الى ما يظهر من الدم و القيح والصديد والماء لعلة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط: رشيدية)

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۴/۱) ط: سعيد.

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۱/۱) ط: سعيد.

(۲) (والمخرج) بعصر (والخارج) بنفسه (سيان) في حكم النقض على المختار كما في البزازية، قال: لأن في الاخراج خروجا فصار كالفصد وفي الفتح عن الكافي أنه الأصح واعتمده القهستاني، وفي القنية و جامع الفتاوى أنه الأشبه ومعناه أنه الأشبه بالمنصوص رواية والراجح دراية فيكون الفتوى عليه. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۷/۱-۱۳۶) ط: سعيد)

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱۲۳/۱) ط: ادارة القرآن

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط: سعيد.

☜ احسن الفتاویٰ: (۲۳/۲) کتاب الطہارۃ، عنوان: ''وریدی انجکشن ناقض وضو ہے''، ط: سعید۔

(۳) تقدم تخريجه تحت العنوان: ''خون''.

خون چڑھانا

خون چڑھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔[۱]

خون داخل کرنا

بدن میں خون داخل کرنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔[۲]

خون رستا ہے

''زخم سے خون رستا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸۸)

خون زخم کے منہ پر تھا

''زخم کے منہ پر خون تھا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۰)

خون نتھنے میں آجائے

اگر خون ناک سے نکل کر نتھنے میں آجائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

اور ''نتھنا'' ناک کے اس نرم حصہ کو کہتے ہیں جس کو غسل میں دھونا واجب ہے۔[۳]

خون نکالنا

بدن سے خون نکالنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔[۴]

(۱، ۲، ۴) تقدم تخریجه تحت العنوان: ''خون''.

(۳) ولو نزل الدم من الراس الی موضع یلحقه حکم التطهیر من الأنف والأذنین نقض الوضوء، کذا فی المحیط. والموضع الذي یلحقه حکم التطهیر من الأنف ما لان منه، کذا فی الملتقط.

(الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۱۱) ط: رشیدیة)

ﷲ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۳۲) ط: سعید.

ﷲ ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۳۴) ط: سعید.

خون نکل کر پھیل جانے سے وضو ٹوٹتا ہے

اگر خون یا پیپ زخم کے منہ سے نکل کر اطراف میں پھیل جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، ورنہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

خون نکلنا

بدن سے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

خون نکلوایا

اگر کسی نے زخم یا رگ وغیرہ سے خون نکلوایا تو وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر خون زخم کے منھ پر ہی رہے، زخم کے منھ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

---

(۱) تقدم تخریجه تحت العنوان: "چوٹ".

ف (وينقضه) خروج منه كل خارج (نجس)...... (منه) أي من المتوضئ الحي معتادا أو لا، من السبيلين أو لا (إلى ما يطهر)...... أي يلحقه حكم التطهير. (الدر مع الرد: (۱/ ۱۳۴). كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد)

ف قوله: وفي السراج عن الينابيع: الدم السائل على الجراحة إذا لم يتجاوز قال بعضهم: هو طاهر ..... اهـ. ومقتضاه أنه غير ناقض؛ لأنه بقي طاهرًا بعد الإصابة وإن المعتبر خروجه إلى محل يلحقه حكم التطهير من بدن صاحبه. (الشامية: (۱/ ۱۳۵) كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ط: سعيد)

ف حلبي كبير: (ص: ۱۳۱) فصل في نواقض الوضوء، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) تقدم تخریجه تحت العنوان: "خون".

(۳) تقدم تخریجه تحت العنوان: "خون" و "چوٹ".

﴿......۞......﴾

داڑھی دھونا

داڑھی کی دو قسمیں ہیں: گھنی اور ہلکی، اگر بالوں کے درمیان سے چہرے کی کھال نظر آتی ہے تو ایسی داڑھی ہلکی شمار ہوتی ہے، ایسی داڑھی اور نظر آنے والی کھال کو دھونا فرض ہے۔

اور جس داڑھی میں چہرے کی کھال نظر نہیں آتی ہے وہ گھنی داڑھی شمار ہوتی ہے، اور اس میں چہرے کی حدود میں جو داڑھی واقع ہو اس کا دھونا فرض ہے اور جو داڑھی لٹکی رہے اس کا دھونا فرض نہیں، صرف مسح کرنا کافی ہے۔ (1)

داڑھی کا خلال

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو داڑھی کا اور انگلیوں کا خلال

(۱) والصحیح وجوب غسلها بمعنى افتراضه...... وهذا كله في الكثة اما الخفيفة التي ترى بشرتها فيجب ايصال الماء الى ما تحتها وهذا كله في غير المسترسل واما المسترسل فلا يجب غسله ولا مسحه لكن ذكر في منية المصلي انه سنة. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱٦) ط: سعید)

⇦ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۰) ط: سعید.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/ ۳) ط: رشیدیہ.

⇦ ثم لاخلاف ان المسترسل لايجب غسله ولامسحه بل يسن وان الخفيفة التي ترى بشرتها يجب غسل ما تحتها . (قوله المسترسل)اى الخارج عن دائرة الوجه وفسره ابن حجر في شرح المنهاج بما لو مد من جهة نزوله لخرج عن دائرة الوجه . (الدر مع الرد: (۱/ ۱۰۰)، كتاب الطهارة ، فرائض الوضوء، ط: سعید)

: وروى عن ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى انه يجب امرار الماء على ظاهر اللحية هو الاصح كذا في التبيين وهو الصحيح هكذا في الزاهدي، والشعر المسترسل من الذقن لايجب غسله كذا في المحيطين. (هندية، (۱/ ۳) كتاب الطهارة، الباب الاول، ط: رشیدیہ)

(البحر: (۱/ ۱٦) ، كتاب الطهارة ، فرائض الوضوء ، ط: سعید)

کرتے اور کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (وضو میں) کرتے تھے۔ (۱)

داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے

وضو کے دوران منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی خلال فرماتے تھے۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ہتھیلی میں پانی لیتے اسے ٹھوڑی سے نیچے داخل کرتے ہوئے (انگلیوں سے) خلال فرماتے، اور فرماتے کہ اسی طرح میرے رب نے حکم دیا ہے۔ (۳)

(۱) وعن نافع: عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان إذا توضأ خلل لحيته و أصابع رجليه، ويزعم أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك. (مجمع الزوائد: (۲۳۵/۱) رقم الحديث: ۱۲۰۷، كتاب الطهارة، باب التخليل، ط: مكتبة القدس، القاهرة)

مصنف ابن أبي شيبة: (۲۰/۱) رقم الحديث: ۱۱۵، كتاب الطهارات، في تخليل اللحية في الوضوء، ط: مكتبة الرشد.

المعجم الأوسط: (۹۳/۲) رقم الحديث: ۱۳۶۳، باب الألف، من اسمه: أحمد، ط: دار الحرمين القاهرة.

(۲) عن أبي وائل عن عثمان بن عفان أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم: كان يخلل لحيته. (جامع الترمذي: (۱۳/۱) أبواب الطهارة، باب في تخليل اللحية، ط: سعيد)

سنن ابن ماجه: (ص: ۳۳) أبواب الطهارة، باب ماجاء في تخليل اللحية، ط: قديمي.

صحيح ابن خزيمة: (۷۸/۱) رقم الحديث: ۱۵۲، كتاب الوضوء، باب تخليل اللحية في الوضوء، ط: المكتب الإسلامي.

(۳) عن أنس بن مالك أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا توضأ أخذ كفًا من ماء، فأدخله تحت حنكه فخلل به لحيته، وقال: هكذا أمرني ربي عزّ وجلّ. (السنن الكبرى للبيهقي: (۵۴/۱) كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية، ط: دار الإشاعت)

مجمع الزوائد: (۲۳۵/۱) رقم الحديث: ۱۱۹۸، كتاب الطهارة، باب التخليل، ط: مكتبة القدس، القاهرة.

سنن أبي داود: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية، ط: رحمانيه.

فتح القدير: (۳۰/۱) كتاب الطهارات، ط: دار الفكر.

واضح رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی، اس لئے آپ داڑھی کا خلال فرماتے، جن کی داڑھی گھنی ہو، کھال نظر نہ آتی ہو، ان کے لئے داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔

اور اگر داڑھی گھنی نہیں ہے تو کھال تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ (١)

دامن سے پانی خشک کرنا

اگر وضو کرنے کے بعد اتفاقی طور پر کبھی دامن سے پانی خشک کر لے تو منع نہیں ہے۔

لیکن ہمیشہ وضو کا پانی دامن سے خشک کرنے کی عادت بنالینا نحوست ہے۔ (٢)

---

(١) فإن كانت اللحية كثيفة لاترى بشرتها، فيجب فقط غسل ظاهرها، ويسن تخليل باطنها، ولا يجب إيصال الماء إلى بشرة الجلد لعسر إيصال الماء إليه ولما روى البخاري أنه صلى الله عليه وسلم توضأ فغرف غرفة غسل بها وجهه و كانت لحيته الكريمة كثيفة، وبالغرفة الواحدة لايصل الماء إلى ذلك غالبًا. (الفقه الإسلامي وأدلته: (٣٦٩/١) الباب الأول: الطهارات، الفصل الرابع: الوضوء ومايتبعه، ثانيًا: غسل اليدين إلى المرفقين مرة واحدة، ط: دار الفكر، دمشق)

⇦ السعاية: (١٢٧/١) كتاب الطهارة، تخليل اللحية والأصابع، ط: سعيد.

⇦ الدر مع الرد: (١٠١/١) كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق وتقسيمه إلى ثلاثة أقسام، ط: سعيد.

(٢) عن معاذ بن جبل رضي الله عنه، قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم: إذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه. هذا حديث غريب وإسناده ضعيف، ورشدين بن سعد و عبد الرحمن بن زياد بن أنعم الأفريقي يضعفان في الحديث. (سنن الترمذي: (١٨/١) أبواب الطهارة، باب المنديل بعد الوضوء، ط: سعيد)

⇦ مشكاة المصابيح: (ص: ٤٧) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثاني، ط: قديمي.

⇦ كان يمسح على وجهه بطرف ثوبه في الوضوء، أي ينشف به، و لضعف هذا الخبر ذهب الشافعية إلى أن الأولى ترك التنشيف بلا عذر بل كرهه بعضهم بطرف ثوبه أو ذيله لما قيل إنه يورث الفقر. (فيض القدير للمناوي: (٦٨٠/٦، ٦٨١) رقم الحديث: ٧١٤٦، حرف الكاف، ط: دار الحديث القاهرة)

⇦ الشمائل الشريفة: (٣٤٠/١) رقم الحديث ٧٠٤، ط: دار طائر العلم.

دانت

☆ اگر کوئی شخص کسی چیز کو دانت سے کاٹے یا پکڑے، اور اس پر خون کا اثر ظاہر ہو، تو کپڑا یا ہاتھ دانتوں پر رکھ کر دیکھے، اگر اس پر خون نہ نکلے تو وضو باقی رہے گا، اور اگر کپڑا یا ہاتھ دانتوں پر رکھنے کے بعد خون نکلا ہے تو وضو ٹوٹ گیا، نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

☆ دانتوں میں کسی نے خلال کیا، اور خلال میں خون کی سرخی دکھائی دی، یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبہ نظر آیا لیکن تھوک میں خون کا رنگ بالکل نظر نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اگر کسی شخص نے روٹی یا کوئی پھل وغیرہ کھایا، اس میں خون کا اثر نظر آیا جو مسوڑھوں سے آرہا تھا تو اس کو چاہئے کہ وہاں پر انگلی رکھ کر دیکھے، اگر انگلی میں خون کا اثر دکھائی دے تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں۔ [1]

دانت ٹوٹے ہوئے ہوں

"مسواک نہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۲۷/۲)

دانت سے خون نکلنا

اگر دانت سے خون نکل کر تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے، یا منہ میں خون کا

---

[1] المتوضی اذا عض شيئا فوجد فيه أثر الدم أو استاك بسواک فوجد فيه أثر الدم لا ينتقض ملم يعرف السيلان، كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱/۱) ط: رشيدية)

[2] البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۲/۱) ط: سعيد.

[3] الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱۲۷/۱) ط: ادارة القرآن.

ذائقہ آنے لگے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

دانت گر گیا

اگر کچھ دانت گر جانے کی وجہ سے مسواک استعمال کرنا مشکل ہو تو منجن یا پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنے سے مسواک کا ثواب ملے گا، اور اگر مجبوری نہیں ہے تو منجن یا پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنے کی صورت میں مسواک کا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

دانت میں چاندی بھری ہوئی ہو

دانتوں میں کیڑا لگ جانے کی صورت میں ڈاکٹر حضرات علاج کے طور پر اندر صفائی کر کے چاندی یا کوئی اور دھات بھر کر قلم کر دیتے ہیں اور قلم فکس ہو جاتی ہے تو اس پر وضو اور غسل دونوں صحیح ہیں۔ (۳)

---

(۱) وان خرج من نفس الفم تعتبر الغلبة بينه و بين الريق فان تساويا انتقض الوضوء ويعتبر ذلک من حيث اللون فان كان أحمر انتقض وان كان أصفر لاينتقض، كذا في التبيين. المعرضي إذا عض شيئًا فوجد فيه أثر الدم أو استاک بسواک فوجد فيه أثر الدم لاينتقض مالم يعرف السيلان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/۱۱) ط:رشيدية)

ﮧ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۳) ط:سعيد.

ﮧ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱/۱۲۷) ط:ادارة القرآن.

(۲) وعند فقده أو فقد أسنانه تقوم الخرقة الخشنة أو الأصبع مقامه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۱۵) ط:سعيد)

ﮧ الحلبي كبير، كتاب الطهارة، (ص:۳۲) ط:سهيل اكيدمي.

ﮧ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷) ط:رشيدية.

(۳)، (و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين أسنانه) أو في سنه المجوف، به يفتى، وقيل إن صلبا منع وهو الأصح. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۵۲-۱۵۳) ط: سعيد)

ﮧ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (۱/۴) ط:رشيدية.

ﮧ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۱۳) ط:سعيد. =

دانت میں فلم ہو

''دانت میں چاندی بھری ہوئی ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (٣٢٤/١)

دانتوں پر مسّی جم جائے

اگر دانتوں پر مسّی جم جائے تو اس پر وضو ہو جائے گا لیکن غسل صحیح نہیں ہوگا۔[1]

دانت ملتے ہوں

''مسواک نہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

دایاں پیر پہلے پھر بایاں پیر دھوئے

پیر دھونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں پیر پر دائیں ہاتھ سے پانی گرا کر بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر پانی گرا کر بائیں ہاتھ سے دھوئے۔

حضرت عبد خیر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دکھاتے ہوئے یہ کہا کہ دائیں پیر کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا، پھر بایاں

قال محمد رحمه الله تعالى في الجامع الصغير: ولا يشد الأسنان بالذهب ويشدها بالفضة ... تحركت الأسنان وخيف سقوطها فأراد صاحبها أن يشدها يشدها بالفضة ولا يشدها بالذهب وهذا قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى، وقال محمد رحمه الله تعالى يشدها بالذهب ... (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب العاشر، (٣٣٦/٥) ط: رشيدية)

[1] ... الفتاوى، (٧٧/١) كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: مكتبه دار العلوم.

... (لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين أسنانه) او في سنه المجوف، به يفتى، وقيل ان ... ومنع وهو الاصح. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (١٥٤/١-١٥٢) ط: سعيد)

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، (٣/١) ط: رشيدية.

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١٣/١) ط: سعيد.

پیر تین مرتبہ ٹخنے تک دھویا۔ (۱)

دایاں دھوئے

☆ وضو، غسل اور دیگر شرف و زینت کے امور میں پہلے دایاں عضو پھر بایاں اختیار کرنا مسنون ہے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

اور وضو کے دوران ہاتھوں اور پیروں میں پہلے دائیں ہاتھ اور دایاں پیر دھونا مسنون ہے، باقی کانوں، ہتھیلیوں اور دونوں گالوں میں دائیں جانب کو مقدم کرنا سنت نہیں ہے، بلکہ دونوں کو ایک ساتھ دھونا اور مسح کرنا سنت ہے۔ (۳)

---

(۱) عن عبد خير، عن علي رضي الله عنه أنه دعا بوضوء، فأتي بإناء فيه ماء، فذكر الحديث إلى أن قال: ثم صب بيده اليمنى ثلاث مرات على قدمه اليمنى ثم غسلها بيده اليسرى، ثم صب بيده اليمنى على قدمه اليسرى ثلاث مرات ثم غسلها بيده اليسرى، ثم قال: هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم (السنن الكبرى للبيهقي: (۱۲۰/۱) رقم الحديث: ۳۵۱، كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء، باب قراءة من قرأ ﴿وأرجلكم﴾ نصبا وأن الأمر رجع إلى الغسل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

⇐ سنن الدار قطني: (۱۵۵/۱) رقم الحديث: ۲۹۹، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

⇐ مسند أحمد: (۳۵۰/۲) رقم الحديث، ۱۱۳۳، مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وقال النووي: أجمع العلماء على أن تقديم اليمين في الوضوء سنة: من خالفها فاته الفضل وتم وضوءه---- وقال النووي: واعلم أن الابتداء باليسار وإن كان مجزئًا، فهو مكروه. (عمدة القاري: (۳۲/۳) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: دار إحياء التراث العربي)

⇐ شرح النووي على المسلم: (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: قديمي.

⇐ عون المعبود: (۱۸۸۷/۲) كتاب اللباس، باب في الانتعال، ط: دار ابن حزم.

(۳) وأجمع العلماء أن تقديم اليمين على اليسار من اليدين والرجلين في الوضوء سنة--- ثم اعلم أن من أعضاء الوضوء ما لا يستحب فيه التيامن وهو الأذنان والكفان والخدان بل يطهران دفعة واحدة (شرح النووي على الصحيح لمسلم: (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: قديمي)

⇐ عمدة القاري: (۳۲/۳) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: دار إحياء التراث العربي.

⇐ عون المعبود: (۱۸۸۷/۲) كتاب اللباس، باب في الانتعال، ط: دار بن حزم.

☆ اگر کسی نے بایاں ہاتھ یا بایاں پیر پہلے دھولیا تو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو دایاں دھو۔ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے، کنگھی کرنے اور طہارت کے مسئلہ میں بلکہ ہر کام میں دایاں جانب پسند تھا۔ (۳)

دائیں بائیں دیکھنا

پیشاب، پاخانہ کرتے وقت بلاضرورت دائیں بائیں نہ دیکھے۔ (۴)

دائیں کی فضیلت

عبادات کے مقام میں دائیں کو بائیں پر فضیلت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۳۳۶. (وقال النووي:)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا توضأتم فابدء وا بميامنكم، (سنن ابن ماجه: (ص: ۳۳) أبوب الطهارة، التيمن في الوضوء، ط: قديمي)

☆ فيض القدير للمناوي: (۱/۳۲۲) رقم الحديث: ۳۵۵، حرف الهمزة، ط: المكتبة التجارية، مصر.

☆ عمدة القاري: (۳/۳۲) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله. (صحيح البخاري: (۱/۲۹) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: قديمي)

☆ الصحيح لمسلم: (۱/۱۳۲) كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ط: قديمي.

☆ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۲) أبواب الطهارة، التيمن في الوضوء، ط: قديمي.

(۴) ولا يكثر الالتفات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعيد.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۵) ط: سعيد.

سے مروی ہے کہ مسجد کا دایاں حصہ بہتر ہے۔

ابن المسیب مسجد کے دائیں حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔

ابراہیم نخعی کو امام کا دایاں جانب پسند تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ دائیں حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔

اسی طرح حسن اور ابن سیرین مسجد کی دائیں طرف نماز پڑھتے تھے۔ (۱)

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ مسجد کی دائیں طرف اور امام کے دائیں جانب ہونا مستحب ہے۔ (۲)

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا

☆ کسی عذر اور مجبوری کے بغیر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ (۳)

☆ اگر کوئی عذر ہے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء کر سکتا ہے۔ (۴)

(۱) عن ابن عمر قال: خير المسجد المقام ثم ميامن المسجد. وكان سعيد بن المسيب يصلي في الشق الأيمن من المسجد، وكان إبراهيم النخعي يعجبه أن يقوم عن يمين الإمام، وكان أنس يصلي في الشق الأيمن وكذا عن الحسن وابن سيرين. (عمدة القاري: (۳۲/۳) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

○ شرح صحيح البخاري لابن بطال: (۲۸/۲) كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ط: مكتبة الرشد، الرياض.

(۲) واستدلّ به على استحباب الصلاة عن يمين الإمام وفي ميمنة المسجد. (فتح الباري: (۱/ ۲۷۰) كتاب الوضوء، باب التيمن، ط: دار المعرفة)

(۳) (وكره) تحريمها ...... (...... وبيمين) ولا عذر بيسراه. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۳۴۰/۱) ط: سعيد)

○ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱) ط: رشيدية.

○ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۳/۱) ط: سعيد.

(۴) وفي فوائد ابي حفص الكبير انه سئل عن رجل شلت يده اليسرى ولا يقدر ان يستنجي بها كيف يستنجي بها؟ قال: يستنجي بيمينه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱۰۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية) =

درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا

☆ ایسے درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہیں۔

☆ پھول اور پھل والے درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

درود شریف پڑھنا وضو کے بعد

وضو کے بعد درود شریف پڑھنے سے ثواب ملتا ہے، اور رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تم وضو سے فارغ ہو تو "اشهد أن لا إله إلاّ الله وأنّ محمداً عبده ورسوله" پڑھو، پھر مجھ پر درود بھیجو، ایسا کرو گے تو رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔ (۲)

= وان كان باليسرى عذر يمنع الاستنجاء بها جاز ان يستنجي بيمينه من غير كراهة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۲) ط: سعيد.

(۱) عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ: اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز في الموارد وقارعة الطريق والظل. (سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، (۱/۵) ط: رحمانيه)

☆ ويكره على طرف نهر او بئر او حوض او عين او تحت شجرة مثمرة او في زرع او في ظل ينتفع بالجلوس فيه. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيديه.

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۳) ط: سعيد.

(۲) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا فرغ احدكم من طهوره فليقل لا إله إلاّ الله وأنّ محمداً عبده ورسوله، ثم ليصل عليّ فإذا قال ذلك فتحت له ابواب الرحمة. (القول البديع: (۱/۱۷۶) الباب الخامس في الصلاة عليه في أوقات مخصوصة، بعد الفراغ من الوضوء، ط: دار الريان للتراث) =

دریا

''دریا'' کا پانی خواہ میٹھا ہو یا نمکین ہر حال میں پاک ہے، اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (۱)

اور دریا کے پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کسی کو دریا کا پانی استعمال کرنے سے منع کرنے کا حق نہیں ہے۔ (۲)

دستانے پہن کر بلا وضو قرآن چھونا

☆ بدن میں پہنی ہوئی چیزوں سے بلا وضو قرآن چھونا جائز نہیں ہے، اور جو چیز بدن سے الگ ہو پہنی ہوئی نہ ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے بے وضو بھی قرآن

= ↩ كنز العمال: (۲۸۲/۹) رقم الحديث: (۲۶۰۳۲) حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، الفرع الأوّل في وجوب الوضوء، ط: مؤسّسة الرسالة.

↩ اتحاف السادة المتقين: (۳۶۹/۲) كتاب الطهارة، باب آداب قضاء الحاجة، كيفية الوضوء، ط: مؤسّسة التاريخ العربي.

↩ جلاء الأفهام: (۳۲۶/۱) الموطن التاسع والعشرون من مواطن الصلاة صلى الله عليه وسلم بعد الفراغ من الوضوء، ط: دار العروبة، الكويت.

(۱) (الطهارة من الأحداث جائزة بماء السماء والأودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى: وأنزلنا من السماء ماء طهورا و قوله عليه السلام: الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه أو طعمه أو ريحه و قوله عليه السلام في البحر: هو الطهور ماؤه والحل ميته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لايجوز، (۶۰/۱-۶۱) ط: رشيدية)

↩ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۶/۱) ط: سعيد.

↩ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۷۹/۱) ط: سعيد.

(۲) اعلم أن المياه أربعة أنواع، الأول: ماء البحار ولكل احد فيها حق الشفة و سقي الأراضي فلا يمنع من الانتفاع على أي وجه شاء. (ردالمحتار، كتاب احياء الموات، فصل الشرب، (۴۳۸/۱) ط: سعيد)

↩ الفتاوى الهندية، كتاب الشرب، (۳۹۰/۵) ط: رشيدية.

↩ البحر الرائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (۲۱۳/۸) ط: سعيد.

مجید کو چھونا جائز ہے۔

☆دستانے بدن میں پہنے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اس سے بلا وضو قرآن مجید چھونا جائز نہیں ہے، البتہ رومال وغیرہ جو بدن سے الگ ہے اس سے بے وضو بھی قرآن مجید کو چھونا جائز ہے۔

☆اگر عاقل بالغ مرد یا عورت کو قرآن مجید حفظ کرنے کی غرض سے بار بار چھونا پڑتا ہے تو وضو کر کے ہاتھ لگائے، بے وضو دستانہ پہن کر قرآن مجید کو نہ چھوئے۔[1]

دس نیکیاں ملتی ہیں وضو پر وضو کرنے سے

''وضو پر وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۳/۲)

دعا پڑھنا بھول گیا

''بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۸/۱)

(۱) ولایجوز لهم مس المصحف بالثياب التي هم لابسوها . (الفتاوى الهندية : (۳۹/۱) كتاب الطهارة ، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشيديه)

☆ (ولا يجوز لهم) اى للجنب والحائض والنفساء (مس المصحف الا بغلافه)...... (وكذلك لايجوز مس المصحف الا بغلافه ......(للمحدث) ايضا لما تقدم من الدليل لانه غير طاهر(هذا) بمعنى جواز الاخذ بالغلاف (اذا كان الغلاف غير مشرز) اى غير محبوك مشدود بعضه الى بعض مشتق من الشيرازة وهي اعجمية (وان كان الغلاف مشرزا) لايجوز الاخذ به ولا مسه قال في الهداية هو الصحيح بمعنى ان الغلاف ما يكون متجافيا لا ما يكون متصلا به لانه صار تبعا للمصحف ...... ويكره مسه بالكم هو الصحيح ..... ، لأنّ الثوب تبع للماس . (حلبى كبير : (ص:۵۹-۵۸) ط:سهيل اكيڈمى)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (۱۷۳/۱) ط:سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة،الفصل الثانى ، بيان احكام المحدث، (۱۴۷/۱) ط:ادارة القرآن

دعاءِ توبہ پڑھنے کا راز

''وضو کے ختم پر دعاءِ توبہ پڑھنے کا راز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۰ ۳۵)

دعا کب پڑھے

بیت الخلاء (واش روم) میں قدم رکھنے سے پہلے اور جنگل میں یا خالی میدان میں ستر، پاجامہ، شلوار اور دھوتی کھولنے سے پہلے دعا پڑھی جائے۔ (۱)

دعا کے لئے وضو کرنا

جو دعائیں کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں ان دعاؤں سے قبل وضو کر لینا مستحب ہے، اور جو دعائیں اوقات اور احوال کے ساتھ خاص ہیں جیسے پاخانہ، پیشاب، بازار آنے جانے، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت، کھانے سے پہلے اور فارغ ہونے کے بعد اور سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد وغیرہ ان دعاؤں سے پہلے وضو کرنا ثابت نہیں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو عامر نے مجھ سے کہا کہ میرا اسلام، میرے لئے مغفرت کی دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دینا، چنانچہ

---

(۱) (وسننه ...... والبداءة بالتسمية قولاً ...... قبل الاستنجاء وبعده) إلاّ حال انكشاف وفي محل نجاسة فيسمي بقلبه.

قوله: إلاّ حال انكشاف ...... الخ) الظاهر أنّ المراد أنّه يسمي قبل رفع ثيابه إن كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة، وإلاّ فقبل دخوله. (الدر مع الرد: (۱/۱۰۹) كتاب الطهارة، مطلب سائر بمعنى باقي لابمعنى جميع، ط: سعيد)

(۲) قوله: قبل دخوله) الأولىٰ التفصيل وهو إن كان المكان معدًا للملك يقول قبل الدخول وإن كان غير معد له كالصحراء ففي أوان الشروع كتشمير الثياب مثلاً قبل كشف العورة. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۱) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي)

(۳) حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۱/۶۷) كتاب الطهارة، ط: المكتبة العربي.

میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چار پائی پر تشریف فرما تھے، جس کے نشان جسم اطہر پر نمایاں تھے، میں نے ان کا سلام اور دعا پیش کر دی، تو آپ نے پانی منگایا، وضو کیا اور دعا کی کہ اے اللہ ابو عامر کی مغفرت فرما، اور اسے قیامت میں لوگوں سے فائق و بلند فرما۔ [1]

دعا وضو کے شروع میں

"وضو کے شروع میں کیا دعا پڑھے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۸/۲)

(۱) عن أبي بردة، عن أبيه قال: لما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم من حنين: بعث أبا عامر على جيش إلى أوطاس، فلقي دريد بن الصمة، فقتل دريد و هزم الله أصحابه، فقال أبو موسى: وبعثني مع أبي عامر، قال: فرمي أبو عامر في ركبته، رماه رجل من بني جشم بسهم فأثبته في ركبته فانتهيت إليه فقلت: يا عم من رماك؟ فأشار أبو عامر إلى أبي موسى فقال: إن ذاك قاتلي، تراه ذلك الذي رماني، قال أبو موسى: فقصدت له فاعتمدته فلحقته، فلما رآني ولى عني ذاهبًا فاتبعته وجعلت أقول له: ألا تستحيي؟ ألست عربيًا؟ ألا تثبت؟ فكف، فالتقيت أنا وهو. فاختلفنا أنا وهو ضربتين، فضربته بالسيف فقتلته، ثم رجعت إلى أبي عامر فقلت: إنّ الله قد قتل صاحبك، قال: فانزع هذا السهم، فنزعته فنزا منه الماء، فقال: يا ابن أخي انطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقرئه مني السلام، وقل له: يقول لك أبو عامر: استغفر لي قال واستعملني أبو عامر على النّاس، ومكث يسيرًا ثم أنّه مات، فلما رجعت إلى النّبي صلى الله عليه وسلم دخلت عليه، وهو في بيت على سرير مرمل، وعليه فراش، وقد أثر رمال السرير بظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وجنبيه، فأخبرته بخبرنا وخبر أبي عامر، وقلت له: قال: قل له: يستغفر لي، فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ منه، ثم رفع يديه، ثم قال: اللّهم اغفر لعبيد أبي عامر، حتى رأيت بياض إبطيه، ثم قال: اللّهم اجعله يوم القيامة فوق كثير من خلقك أو من النّاس ..... الحديث. (الصحيح لمسلم: (۳۰۳/۲) كتاب الفضائل، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ط: قديمي)

صحيح ابن حبان (۱۲/۱۷۱) رقم الحديث: ۷۱۹۸، كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم لأبي موسى بمغفرة ذنوبه، ط: مؤسسة الرسالة.

يستفاد منه استحباب التطهير لإرادة الدعاء. (فتح الباري: (۴۳/۸) كتاب المغازي، باب غزوة أوطاس، ط: دار المعرفة.

دواء ڈالنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا

کنویں میں کیڑے مارنے کی دواء ڈالنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا، وہ پانی پاک ہے۔ (۱)

دواء سے ناپاک پانی کو صاف کیا

''ناپاک پانی کو مشین سے صاف کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۵۶)

دواء لگائی گئی ہے

اگر ہاتھ، پیر اور منہ پر کسی وجہ سے دواء لگائی گئی ہے، تو وضو کے دوران اس دواء پر پانی بہانا فرض ہے، بشرطیکہ مضر نہ ہو، اور اگر مضر ہو تو مسح کرنا کافی ہے۔ (۲)

دوائی الگ ہوگئی

اگر ہاتھ، پیر اور منہ پر کسی وجہ سے دواء لگائی گئی ہے، اور ڈاکٹر یا ماہر طبیب نے

---

(۱) فإن تغيرت أوصافه الثلاثة بوقوع أوراق الأشجار فيه وقت الخريف، فإنه يجوز به الوضوء عند عامة أصحابنا رحمهم الله ...... وكذا التوضؤ بالماء الذي ألقي فيه الحمص أو الباقلاء ليبتل وتغير لونه وطعمه ولكن لم تذهب رقته. (الفتاوى الهندية: (۲۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق: (۶۸/۱) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

☜ درر الحكام شرح غرر الأفكار: (۲۱/۱) كتاب الطهارة، فصل في الغسل، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۲) في أعضائه شقاق غسله ان قدر والا مسحه والا تركه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۰۲/۱) ط: سعيد)

☜ وفي مجموع النوازل اذا كان برجله شقاق فجعل فيه الشحم وغسل الرجلين ولم يصل الماء الى ما تحته ينظر ان كان يضره ايصال الماء الى ما تحته يجوز وان كان لا يضره لا يجوز. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الأوّل، (۱۶۹/۱) ط: ادارة القرآن)

: الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول في فرائض الوضوء، (۵/۱) ط: رشيدية)

پانی بہانے سے منع کردیا ہے تو وضو کے دوران مسح کرلینا کافی ہے اگر مسح کے بعد زخم اچھا ہونے کی وجہ سے دوائی الگ ہوگئی یا الگ کرلی گئی تو مسح ختم ہوجائے گا اور ان اعضاء کو دھونا پڑے گا۔ (۱)

دوائی وغیرہ خاص حصہ سے نکل آئی

''خاص حصہ سے دوائی وغیرہ نکل آئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۵/۱)

دوپٹہ

وضو کرتے وقت عورت کے سر پر دوپٹہ اوڑھنا ضروری نہیں ہے لیکن عورت کو جہاں تک ہوسکے سر ننگا نہیں کرنا چاہئے، مگر وضو ہوجائے گا۔ (۲)

دوپٹہ کے اوپر مسح کرنا

''عمامہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۶/۲)

---

(۱) وإذا كان الشقاق في رجله ، فجعل فيه الدواء أو الشحم أو العلك ، ولا يمكنه إيصال الماء إلى قعره ، يؤمر بإمرار الماء فوق الدواء ، ولايكلف إيصال الماء إلى قعره يؤمر بإمرار الماء فوق الدواء ولايكلف ايصال الماء الى قعره، ولايكفيه المسح ، وإذا توضأ وأمر الماء على الدواء ، ثم سقط الدواء ، إن سقط عن برء يفترض غسل ذلك الموضع ومالا فلا ، كما في المسح على الجبائر . (المحيط البرهاني : (۳۶۳/۱) كتاب الطهارات ، الفصل السادس: في المسح على الخفين ، قبيل : الفصل السابع ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲۸۱/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، قبيل: باب الحيض، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (۳۵/۱) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الثاني في نواقض المسح ، ط: رشيديه .

(۲) يرخص للمرأة كشف الرأس في منزلها وحدها ، فأولى لبس خمار رقيق يصف ماتحته عند محارمها . (الشاميه : (۴۰۴/۱) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية : (۳۳۳/۵) كتب الكراهية ، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذلك ومالايكره ، ط: رشيديه .

دودھ پانی میں مل گیا

اگر پانی میں دودھ مل گیا، تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آ گیا تو وضو درست نہیں، اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ پانی میں ملنے کے بعد رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے۔ (۱)

دودھ پلانا

وضو کی حالت میں بچوں کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (۲) لیکن اگر نماز کی حالت میں بچہ دودھ پی لے اور دودھ نکل بھی آئے تو نماز فاسد ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر دودھ نہ نکلے تو نماز ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) الماء المطلق اذا خالطه شيء من المائعات الطاهرة كالخل واللبن ونقيع الزبيب ونحو ذلك على وجه زال عنه اسم الماء لا يجوز التوضؤ به، ثم ينظر ان كان الذي يخالطه مما يخالف لونه لون الماء كاللبن وماء العصفر والزعفران ونحو ذلک تعتبر الغلبة في اللون. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۱/۱) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۸۲/۱) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۷۰/۱) ط: سعيد.

(۲) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أي من المتوضئ الحي معتادا أولا من السبيلين أولا (إلى ما يطهر)...... أي يلحقه حكم التطهير وفي الرد: (قوله: معتادا) كالبول والغائط أو لا كالدودة والحصاة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة مطلب نواقض الوضوء، (۱۳۵/۱-۱۳۴) ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط: سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط: رشيدية

☆ امداد الفتاوى، كتاب الطهارة، (۷۲/۱) ط: مكتبه دار العلوم كراچی

(۳) اذا مص صبي ثديها و خرج اللبن تفسد صلاتها. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس، النوع الثاني، (۵۸۷/۱) ط: ادارة القرآن)

☆ البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (۱۲/۲) ط: سعيد.

☆ ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (۶۲۵/۱) ط: سعيد.

دودھ پینے والے بچہ کا پیشاب

دودھ پینے والے بچہ کا پیشاب ناپاک ہے، اگر کپڑے میں گرے تو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے، ورنہ ایسے ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

دونوں راستے مل گئے

اگر کسی عورت کا خاص حصہ مشترک حصہ سے مل کر ایک ہوگیا ہے، تو اس کے جس حصہ سے ہوا نکلے وضو ٹوٹ جائے گا اس لئے کہ اس کے دونوں حصوں میں اب فرق باقی نہیں رہا۔ (۲)

دونوں ہاتھوں میں فالج ہو

اگر کوئی شخص دونوں ہاتھ میں فالج ہونے کی وجہ سے کام نہیں کرسکتا، اور استنجاء کے وقت پانی ڈالنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور جاری پانی بھی نہیں ہے، اور عورت کا شوہر یا مرد کی بیوی بھی نہیں ہے، تو اس وقت استنجاء بالکل معاف ہوجائے گا، لیکن اگر وہ زمین سے یا دیوار سے رگڑ کر صاف کرسکتا ہے تو صاف کرلے۔ (۳)

(۱) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالغائط والبول--- وكذلك بول الصغير والصغيرة أكلا أو لا ، كذا في الاختيار شرح المختار.
(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع ، (۱/۴٦) ط:رشيديه)
= الفتاوى التاترخانية ، كتاب الطهارة، الفصل السابع ، (۱/۲۸۷) ط:ادارة القرآن.
= البحر الرائق ، كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، (۱/۲۳۰) ط:سعيد.

(۲) المفضاة وهي التي اختلط سبيلها أي مسلك البول والغائط فيندب لها الوضوء من الريح وعن محمد يجب احتياطا وبه أخذ ابوحفص ورجحه في الفتح بأن الغالب في الريح كونها من الدبر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء ، (۱/۱۳٦) ط:سعيد)
= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني ، (۱/۱۱۴) ط:ادارة القرآن.
= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱/۹) ط:رشيدية.

(۳) الرجل شلت يده اليسرى ولا يقدر أن يستنجي بها ان لم يجد من يصب الماء لا يستنجي =

دہ دردہ

''دہ دردہ'' اس حوض کو کہتے ہیں جو کم سے کم دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو، یعنی (10×10) ہو، اگر لمبائی میں دس ہاتھ اور چوڑائی میں دس ہاتھ ہے تو چاروں طرف چالیس ہاتھ اور اندر سو ہاتھ مربع ہونگے، نقشہ یہ ہے۔[1]

(مربع ہاتھ) چوڑائی دس (۱۰) ہاتھ

لمبائی دس (۱۰) ہاتھ

۱ مربع	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	سو مربع

لمبائی دس (۱۰) ہاتھ

چوڑائی دس (۱۰) ہاتھ

= وان قدر على الماء الجاري يستنجي بيمينه، كذا في الخلاصة. الرجل المريض اذا لم يكن له امرأة ولا أمة وله ابن أو أخ وهو لا يقدر على الوضوء فانه يوضيه ابنه أو أخوه غير الاستنجاء فانه لا يمس فرجه ويسقط عنه الاستنجاء، كذا في المحيط. المرأة المريضة اذا لم يكن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها ابنة أو أخت توضيها ويسقط عنها الاستنجاء، كذا في فتاوى قاضيخان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰-۴۹) ط: رشيدية)

(۱) ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۱) ط: سعيد.

(۲) الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه (۱/ ۱۰۳) ط: ادارة القرآن.

.... فلذا أفتى به المتأخرون الأعلام أي في المربع بأربعين =

دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا

گرم علاقہ کے گرم وقت میں دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے گرم ہونے کی حالت میں وضو اور غسل کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دھوپ میں رکھ کر پانی گرم کیا اور آپ کے وضو کے واسطے لے کر آئی کہ آپ وضو کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرماتے ہوئے کہا: عائشہ یہ مت کرو، اس سے برص کی بیماری ہوتی ہے۔ (۱)

= وفي الرد: (قوله: أي في المربع الخ) أشار الى أن المراد من اعتبار العشر في العشر ما يكون وجه مائة ذراع سواء كان مربعا وهو مايكون كل جانب من جوانبه عشرة وحول الماء أربعون ووجهه مائة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۹۳-۱۹۲) ط: سعيد)

= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في ماء الحياض والغدران والعيون، (۱/۱۶۹) ط: ادارة القرآن.

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۷۷) ط: سعيد.

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: اسخنت ماء في الشمس، فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم ليتوضأ به، فقال: لا تفعلي يا عائشة، فإنه يورث البياض. (مجمع الزوائد: (۱/۲۱۴) رقم الحديث: ۱۰۷۲، كتاب الطهارة، باب الوضوء بالمشمس، ط: مكتبة القدسي بالقاهرة)

= وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: لا تغتسلوا بالماء المشمس فانه يورث البرص، رواه الدار قطني. (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب أحكام المياه، (ص: ۵۲) ط: قديمي)

= (يرفع الحدث)...... (وبماء قصد تشميسه بلا كراهة) وكراهته عندالشافعي طبية، وكره أحمد المسخن بالنجاسة.

(قوله: قصد تشميسه) قيد اتفاقي لأن المصرح به في كتب الشافعية انه لو تشمس بنفسه كذلك (قوله: وكراهته الخ) أقول: المصرح به في شرحي ابن حجر والرملي على المنهاج انها شرعية تنزيهية لا طبية، ثم قال ابن حجر: واستعماله يخشى منه البرص كما صح عن عمر رضي الله عنه، واعتمده بعض محققي الأطباء لقبض زهومته على مسام البدن فتحبس الدم، وذكر شروط كراهته عندهم وهي أن يكون بقطر حار وقت الحر في اناء منطبع غير نقد وان يستعمل وهو حار.

أقول: وللغزنوي في مندوبات الوضوء عن الامداد أن منها أن لايكون بماء مشمس وبه صرح =

دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے وضو کرنا

دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہوجانے کا اندیشہ ہے، اس لئے اس سے وضو اور غسل نہیں کرنا چاہئے یعنی ڈاکٹری اعتبار سے بہتر نہیں ہے، باقی ثواب اور گناہ کی کوئی بات نہیں۔ (۱)

دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا

''دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

دھوپ لینے کی جگہ

سردیوں میں جس جگہ لوگ دھوپ لینے کو بیٹھتے ہیں وہاں پر پیشاب پاخانہ کرنا

= في الحلية مستدلا بما صح عن عمر من النهي عنه ولذا صرح في الفتح بكراهته ومثله في البحر. وقال في معراج الدراية وفي القنية وتكره الطهارة بالمشمس لقوله صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها حين سخنت الماء بالشمس: لا تفعلي يا حميراء فإنه يورث البرص، وعن عمر مثله، وفي رواية لا يكره وبه قال أحمد و مالك والشافعي يكره ان قصد تشميسه. وفي الغاية: وكره بالمشمس في قطر حار في أوان منطبعة واعتبار القصد ضعيف وعدمه غير مؤثر اهـ ما في المعراج، فقد علمت أن المعتمد الكراهة عندنا لصحة الأثر وأن عدمها رواية. والظاهر انها تنزيهية عندنا أيضا بدليل عده في المندوبات فلا فرق حينئذ بين مذهبنا ومذهب الشافعي، فاغتنم هذا التحرير. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/۱۸۰) ط:سعيد)

ث البحر الرائق، كتاب الطهارة، قبيل نواقض الوضوء، (۱/۲۹) ط:سعيد

ث فتح القدير، كتاب الطهارات، قبيل فصل في نواقض الوضوء، (۱/۳۲) ط:سعيد

ث عن عائشة رضي الله عنها قالت: اسخنت ماء في الشمس، فقال: النبي صلى الله عليه وسلم لا تفعلي يا حميراء، فإنه يورث البياض. (السنن الكبرى للبيهقي: (۱/۱۱) رقم الحديث: ۱۲، كتاب الطهارة، باب كراهة التطهير بالماء المشمس، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ث سنن الدار قطني: (۱/۵۰) رقم الحديث: ۸۶، كتاب الطهارة، باب الماء المسخن، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

(۱) نفس المرجع السابق.

مکروہ تحریمی ہے۔ [1]

دھوپ میں ٹینکی گرم ہوئی

اگر دھوپ کی وجہ سے ٹینکی گرم ہوئی، اس سے پانی گرم ہو گیا تو وہ دھوپ کے جلے ہوئے پانی کے حکم میں نہیں ہے، اس سے وضو و غسل درست ہے۔ [2]

دیر تک نہ بیٹھے

پیشاب، پاخانہ میں بلا ضرورت زیادہ دیر تک بیٹھنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس سے بواسیر کی بیماری ہوتی ہے، اور جگر کا درد پیدا ہو جاتا ہے۔ [3]

دینی رسائل کو بلا وضو ہاتھ لگانا

دینی رسائل میں بھی قرآن کریم کی آیات کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا اور مس کرنا جائز نہیں ہے، قرآن مجید کی آیات کے علاوہ تفسیر، مضامین اور دیگر سفید کاغذات کو

---

(۱) ویکرہ تحریمًا استقبال القبلة...... واستدبارها...... وأن یبول أو یتغوط في الماء...... والظل الذي یجلس فیه.

قوله: والظل) قال الأبهري: موضع الشمس في الشتاء كالظل في الصیف. (حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح: (ص: ۵۳) كتاب الطهارة، فصل فیما یجوز به الاستنجاء، ط: قدیمی)

ویلحق بالظل في الصیف محل الاجتماع في الشمس في الشتاء. (الشامیة: (۱/۳۴۳) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، مطلب: القول المرجح علی الفعل، ط: سعید)

فیض القدیر للمناوی: (۱/۱۳۷) رقم الحدیث ۱۴۰، حرف الهمزة، ط: المكتبة التجاریة الكبری.

(۲) اللمم تخریجه تحت العنوان: "دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا".

(۳) ولا یطیل القعود علی البول والغائط لأنه یورث الباسور أو وجع الكبد كما روي عن لقمان علیه السلام. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعید)

الفتاوی الهندیة، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشیدیة.

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۵) ط: سعید.

چھونا اور پکڑنا جائز ہے۔ (۱)

دیوار

دیوار پتھر کی ہو یا پختہ اینٹوں کی یا کچی اینٹوں کی اگر پاک ہے تو اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆ کچی اور پکی دیوار پر گرد وغبار ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اس پر تیمم کرنا جائز ہے۔

☆ اگر دیوار پر چونا لگا ہوا ہے تو اس پر بھی تیمم کرنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) لا يجوز مس المصحف كله المكتوب وغيره بخلاف غيره فانه لا يمنع الا مس المكتوب.
(البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۰۱) ط:سعيد)
☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۲۹۳) ط:سعيد.
☆ ويكره ايضا للمحدث ونحوه مس تفسير القرآن وكتب الفقه وكذا كتب السنن ولأنها لا يخلو عن آيات، وهذا التعليل يمنع مس شروح النحو ايضا...... والأصح انه لا يكره عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى. (كبيرى، في آخر باب الغسل، (ص: ۵۱) ط:مكتبه نعمانيه)
☆ (امداد الفتاوى، كتاب الطهارة، مسائل منثورة، (۱/۹۲) ط:مكتبه دار العلوم)

(۲) ويجوز بالحجر والتراب والرمل والسبخة المنعقدة من الأرض دون الماء والجص والنورة والكحل والزرنيخ والمغرة والكبريت والفيروزج والعقيق والبلخش والزمرد والزبرجد---- ويجوز بالآجر المشوى، وهو الصحيح؛ لأنه طين مستحجر وكذا بالخزب الخالص إلا إذا كان مخلوطا بما ليس من جنس الأرض أو كان عليه صبغ ليس من جنس الأرض. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۷) ط:سعيد)
☆ (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۶، ۲۷) ط:رشيدية)
☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۱۲) ط:رشيدية.

(۳) ويجوز بالحجر والتراب والرمل والسبخة المنعقدة من الأرض دون الماء والجص والنورة والكحل والزرنيخ والمغرة والكبريت والفيروزج والعقيق والبلخش والزمرد والزبرجد--- ويجوز بالآجر المشوى، وهو الصحيح؛ لأنه طين مستحجر وكذا بالخزب الخالص إلا إذا كان مخلوطا بما ليس من جنس الأرض أو كان عليه صبغ ليس من جنس الأرض. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۴۷) ط:سعيد)
☆ (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/۲۶، ۲۷) ط:رشيدية)
☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۱۲) ط:رشيدية.

دیوار پر آیت لکھی ہوئی ہو

اگر دیوار پر قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو، تو اس صورت میں بے وضو صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جس پر آیت لکھی ہوئی ہے، اس کے علاوہ سادہ مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

دیوار سے ڈھیلہ لینا

☆ کسی اور آدمی کی دیوار سے ڈھیلہ لے کر استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ دوسرے کی چیز اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں ہے، ہاں اگر اپنی دیوار ہے تو اس سے ڈھیلہ لے کر استنجاء کرنا مکروہ نہیں ہے۔

☆ بعض لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ چلتے چلتے کسی کی بھی دیوار وغیرہ سے کچا ڈھیلہ نکال کر استنجاء سکھانا شروع کر دیتا ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ کسی کا مال اجازت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں۔ (۲)

---

(۱) لا یجوز مس المصحف کله المکتوب وغیره بخلاف غیره فانه لا یمنع الا مس المکتوب. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الحیض، (۱/۲۰۱) ط:سعید)

☆ رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الحیض، (۱/۲۹۳) ط:سعید

☆ ویکره ایضاً للمحدث ونحوه مس تفسیر القرآن وکتب الفقه وکذا کتب السنن ولأنها لا یخلو عن آیات، وهذا التعلیل یمنع مس شروح النحو ایضاً...... والأصح انه لا یکره عند ابی حنیفة رحمه الله تعالی. (کبیری، فی آخر باب الغسل، (ص:۵۱) ط:مکتبه نعمانیه)

☆ امداد الفتاوی، کتاب الطهارة، مسائل منثورة، (۱/۹۲) ط:مکتبه دار العلوم.

(۲) ویکره تحریما الاستجمار بجدار غیره لأنه لا یجوز التعدي علی مال الغیر أما جدار نفسه فلا کراهة فیه. (الفقه علی المذاهب الأربعة، کتاب الطهارة، مباحث الاستنجاء، شروط صحة الاستنجاء والاستجمار الخ، (۱/۹۹) ط:دار احیاء التراث العربي)

☆ رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، قبیل مطلب اذا دخل المستنجي في ماء قلیل، (۱/۳۳۷) ط:سعید.

☆ فتح باب العنایة بشرح الوقایة، کتاب الطهارة، احکام الاستنجاء، (۱/۱۶۶) ط:سعید.

﴿......ڈ......﴾

ڈاڑھی

☆ چہرے پر جو بال ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر ڈاڑھی اور مونچھ کے بال ہیں۔

☆ ڈاڑھی کے بال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ چہرے کی جلد کے ساتھ جو بال ہیں اوپر سے لے کر ٹھوڑی کی نچلی جلد تک ان کا دھونا واجب ہے، اور جو اس کے آگے بڑھے ہوئے بال ہیں ان کا دھونا واجب نہیں ہے، لہٰذا ایسے لوگ جن کی ڈاڑھیاں لمبی ہیں انہیں صرف وہ بال جو ٹھوڑی کے اوپری سطح پر ہیں دھونا واجب ہیں، اس کے علاوہ زائد بالوں کا دھونا واجب نہیں ہے۔

☆ اگر بال چھوٹے ہیں کہ چہرے کی کھال کی سطح پر پانی پہونچایا جا سکے تو اس میں ہاتھ کی انگلیوں سے کنگھی طرح خلال کرنا واجب ہے، ورنہ بالوں کو اوپر ہی سے دھونا کافی ہے۔ [1]

☆ مونچھ کے احکام کے لئے ''مونچھ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۴۷)

☆ وضو کرنے کے بعد اگر ڈاڑھی کٹوائی یا منڈوائی تو وضو باطل نہیں ہوگا، سابقہ وضو بدستور برقرار رہے گا، البتہ ڈاڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے پہلے کٹوانا کبیرہ گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا لازم ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ پسند نہ

(۱) والصحیح وجوب غسلها بمعنی افتراضه ..... وهذا کله في الکثة اما الخفیفة التي تری بشرتها فیجب ایصال الماء الی ما تحتها وهذا کله في غیر المسترسل واما المسترسل فلا یجب غسله ولا مسحه لکن ذکر في منیة المصلي انه سنة. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۱۶) ط: سعید)

(۲) ردالمحتار، کتاب الطهارة، (۱/۱۰۰) ط: سعید.

(۳) الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/۳) ط: رشیدیة.

کرنے کی وجہ سے شفاعت سے محروم ہوسکتا ہے۔ (۱)

اگر ڈاڑھی اس قدر گھنی ہو کہ نیچے کی کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا فرض نہیں ہے کیونکہ وہ بال ہی کھال کے قائم مقام ہیں، ان بالوں پر پانی بہادینا کافی ہے، ایسی صورت میں ڈاڑھی کے اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے جو چہرہ کی حد کے

،، (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بلّ المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) الغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبلل ليشمل المسح والغسل. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۱) ط:سعيد)

ن الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱/ ۹۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية.

د الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول الفصل الاول، (۱/ ۳) ط:رشيدية.

د عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم: احفوا الشوارب واعفوا اللحى. (الصحيح لمسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، (۱/ ۱۲۹) ط:قديمي)

د صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب اعفاء اللحى، (۲/ ۸۷۵) ط:قديمي

د سنن النسائي، كتاب الطهارة، احفاء الشارب و اعفاء اللحى، (۱/ ۷) ط:قديمي

د أما الأخذ منها (أي من اللحية) وهي دون ذلك (أي دون القبضة) كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد وأخذ كلها فعل يهود الهند و مجوس الأعاجم. (ردالمحتار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد، (۲/ ۴۱۸) ط:سعيد)

ت البحر الرائق، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد، (۲/ ۲۹۰) ط:سعيد

ت فتح القدير، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، (۲/ ۲۷۰) ط:رشيدية

ث ودخلا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد حلقا لحاهما وأعفيا شواربهما فكره النظر إليهما وقال: ويلكما من أمركما بهذا؟ قالا أمرنا ربنا، يعنيان كسرى. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ربي أمرني بإعفاء لحيتي وقص شاربي. (البداية والنهاية: (۳/ ۳۰۷) سنة ثمان من الهجرة، كتاب بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى ملوك الآفاق وكتبه إليهم. (دار إحياء التراث العربي)

ث فقال النبي صلى الله عليه وسلم......: فمن رغب عن سنتي فليس مني. أخي المسلم! هل تحب أن يتبرأ منك النبي صلى الله عليه وسلم لرغبتك عن سنته؟ إذن لا تحلق فإن إعفاء اللحية من سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم. (الجامع في أحكام اللحية: (ص: ۸۵) الفصل الثاني مظاهر حلق اللحية، براءة النبي صلى الله عليه وسلم ممن رغب عن سنته، ط: دار الآثار)

اندر ہیں، باقی جو بال چہرہ کی حد سے آگے بڑھ گئے ہوں ان کا دھونا واجب نہیں ہے، مونچھ اور بھوؤں کا بھی حکم یہی ہے۔ (۱)

ڈاڑھی خلال کرنے کا طریقہ

ڈاڑھی خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ منہ دھونے کے بعد دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالے اور ہاتھ کی پیٹھ گردن کی جانب کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی جانب لے جائے۔ (۲)

ڈاڑھی کا پانی

لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ ”جب ڈاڑھی کا پانی زمین پر گرتا ہے تو فرشتوں کو اس کے اٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے“ یہ بات بے اصل اور بے بنیاد ہے۔ (۳)

ڈاڑھی کے بال

وضو کرنے کے بعد ڈاڑھی کے بال کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، اس جگہ کو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ڈاڑھی ایک مٹھی ہونے سے پہلے کاٹنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ (۴)

(۱، ۴) تقدم تخریجہ تحت العنوان: ”ڈاڑھی“.

(۲) وکیفیتہ علی وجہ السنۃ أن یدخل أصابع الید في فروجہا التي بین شعراتہا من أسفل الی فوق بحیث یکون کف الید الخارج وظہرہا الی المتوضئ. (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، أرکان الوضوء، (۱/۱۱۷) ط:سعید)

؛ الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷) ط:رشیدیۃ.

؛ البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، (۱/۳۵) ط:سعید.

(۳) فتاوی دارالعلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الباب الأول، فصل ثالث، (۱/۱۰۷) ط: دارالاشاعت.

ڈاکٹر کا قول تیمم کے لئے معتبر ہے

''تیمم کے لئے مریض کی طبیعت یا ڈاکٹر کے قول کا اعتبار ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۵۲/۱)

ڈبہ

''رنگ کی بو آتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۱/۲)

ڈرم

''رنگ کی بو آتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۱/۱)

ڈکار

ڈکار آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ ڈکار بدبودار کیوں نہ ہو۔ (۱)

ڈھیلہ استعمال کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا

''قبلہ رخ ہو کر ڈھیلہ استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۴/۲)

ڈھیلہ استعمال کرتے ہوئے ہاتھ پر نجاست نہیں لگی

مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء سکھانے کے بعد اگر ہاتھ پر نجاست بالکل نہیں لگی تو ہاتھ پاک ہے، اگر ایسا ہاتھ پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی پاک ہے۔ (۲)

(۱) لأنه جشاء لخرج منها ريح لا تنقض الوضوء، كالجشاء المنتن كذا في القنية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۹/۱) ط: رشيدية)

الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، (۳۷/۱) ط: رشيدية.

العناية: (۳٦/۱) كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيدية.

(۲) وتطهر اليد مع طهارة موضع الاستنجاء، كذا في السراجية و يغسل يده بعد الاستنجاء كما يكون يغسلها قبله ليكون انقى و أنظف. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۳۸/۱) ط: رشيدية) =

ڈھیلہ استعمال کرنے کا طریقہ

☆ پاخانہ کرنے کے بعد گرمی کے موسم میں مردوں کو پہلا ڈھیلہ آگے سے پیچھے لے جانا چاہئے، دوسرا ڈھیلہ پیچھے سے آگے کو اور تیسرا ڈھیلہ پھر آگے سے پیچھے لے جائیں۔

☆ سردی کے موسم میں مرد پہلا ڈھیلہ پیچھے سے آگے کو، دوسرا ڈھیلہ آگے سے پیچھے کو اور تیسرا ڈھیلہ پیچھے سے آگے کو لے جائیں۔

☆ اگر عورت استنجاء سکھانے میں ڈھیلہ استعمال کرے تو ہمیشہ سردی اور گرمی میں پہلا ڈھیلہ آگے سے پیچھے کو لے جائے، دوسرا ڈھیلہ پیچھے سے آگے کو اور تیسرا ڈھیلہ بھی آگے سے پیچھے کو لے جائے، پھر پانی سے استنجاء کرے تاکہ نجاست کا اثر زائل ہوجائے۔[1]

ڈھیلہ استعمال کرنے کے بعد نجاست کا اثر باقی رہ گیا

اگر ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد نجاست کا اثر باقی رہ گیا، اور پاخانہ کے

= ☆ ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستجاء، (۱/ ۳۳۵) ط: سعيد.

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/ ۱۰۲) ط: ادارة القرآن.

(۱) ومعه ثلاثة أحجار يدبر بالأول ويقبل بالثاني ويدبر بالثالث، قال أبو جعفر: هذا في الصيف أما في الشتاء فيقبل بالأول ويدبر بالثاني ويقبل بالثالث والمرأة تفعل في جميع الأوقات مثل ما يفعل الرجل في الشتاء. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۴۸) ط: رشيدية)

☆ وأشار بقوله: منق الى أن المقصود هو الانقاء والى أنه لا حاجة الى التقيد بكيفية من المذكورة في الكتب نحو اقباله بالحجر في الشتاء وادباره به في الصيف لاسترخاء الخصيتين فيه لا في الشتاء وفي المجتبى: المقصود الانقاء فيختار ما هو الأبلغ والأسلم عن زيادة التلويث. (البحر الرائق، كتاب الطهارة باب الأنجاس، (۱/ ۲۳۰) ط: سعيد)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستجاء، مطلب: اذا دخل المستنجي في ماء قليل، (۱/ ۳۳۷) ط: سعيد.

مقام کا پسینہ کپڑے کو لگ گیا تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا، خواہ اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہو۔ (۱)

ڈھیلہ استعمال کیا ہوا

استعمال کیا ہوا استنجے کا ڈھیلہ سوکھنے سے پاک نہیں ہوتا، زمین سوکھنے سے پاک ہوجاتی ہے، ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد سوکھنے سے پاک نہیں ہوتے لہٰذا ایسے ڈھیلے سے دوبارہ استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

لیکن اگر سفر وغیرہ کی وجہ سے ضرورت ہو تو خشک ہونے کے بعد اس کو گھسا کر دوبارہ، سہ بارہ یا زیادہ دفعہ استنجاء کرلیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ (۲)

---

(۱) لم لتفق المتاخرون على سقوط اعتبار ما بقي من النجاسة بعد الاستجاء بالحجر في حق العرق حتى اذا أصابه العرق من المقعدة لا يتنجس. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۴۸) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، مطلب: اذا دخل المستنجي في ماء قليل، (۱/۳۳۷) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۴۱) ط: سعيد.

(۲) ولا يستنجي بالأشياء النجسة وكذا لا يستنجي بحجر استنجي به مرة هو أو غيره الا اذا كان حجرا له احرف له ان يستنجي كل مرة بطرف لم يستنج به فيجوز من غير كراهة، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيدية)

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۰) ط: سعيد.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط: سعيد.

☆ لو استنجى بحجرله ثلاثة احرف جاز، وكذا لو مسح بحجر ثم غسله ونشفه ثم مسح به ثم غسله ونشفه ثم مسح به جاز في الصحيح من مذهب الشافعي. (حلبي كبير: (ص: ۳۰) آداب الوضوء، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☆ قال الشافعي رضي الله عنه: ولا يستنجي بحجر قد مسح به مرة إلّا أن يكون قد طهر بالماء. (الحاوي الكبير: (۱/۱۶۲) كتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: دار الكتب العلمية)

☆ المجموع شرح المهذب: (۲/۱۲۲) كتاب الطهارة، باب الإستطابة، ط: دار الفكر.

ڈھیلہ ایک ہے دومرتبہ استعمال کرنا

''ایک ڈھیلہ کودومرتبہ استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۷)

ڈھیلہ پہلے پھرپانی استعمال کرے

''استنجاء کاافضل طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۱)

ڈھیلہ عورت کیسے استعمال کرے

''ڈھیلہ استعمال کرنے کاطریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۸)

ڈھیلہ کتنابڑاہو؟

تیمم میں احتیاط یہ ہے کہ ڈھیلہ اتنابڑاہوجس پردونوں ہاتھ ایک دفعہ مارسکیں یاکم ازکم اتنابڑاہوکہ ایک ہاتھ پوراہتھیلی اورانگلیوں کے ساتھ اس پرآجائے،اور یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کواس پرمارسکیں،کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ضرب(مار) تیمم کارکن ہے۔ (۱)

---

(۱) (هو لغة القصد ...... مطهر ...... واستعماله) حقيقة أو حكما ليعم التيمم بالحجر الأملس (بصفة مخصوصة) هذا يفيد أنّ الضربتين ركن ، وهو الأصح والأحوط .

(قوله : وهو الأصح الأحوط) هذا ماذهب إليه السيد أبو الشجاع وصححه الحلواني ، وفي النصاب : وهذا استحسان وبه نأخذ ، وهو الأحوط . وقيل ليسا بركن ، وإليه ذهب الاسبيجابي وقاضي خان ، وإليه مال في البحر والبزازية والإمداد . وقال في الفتح : إنّه الذي يقتضيه النظر ولأنّ المأمور به في الآية المسح ليس غير ، ويحمل قوله صلى الله عليه وسلم : " التيمم ضربتان " . إمّا على إرادة الضربة أعم من كونها على الأرض أو على العضو مسحًا أو أنه خرج مخرج الغالب اهـ . وأقرّه في الحلية ورجحه في شرح الوهبانية ، وقال العلامة ابن الكمال : والمراد بيان كفاية الضربتين لا أنّه لابد منهما ، كيف وقد ذكر في كتاب الصلاة : لو كنس دارًا أو هدم حائطًا أو كال حنطة فأصاب وجهه وذراعيه غبار لم يجزه ذلك عن التيمم حتى يمر يده عليه اهـ أي أو يحرك وجهه ويديه بنيته كما سيأتي عن الخلاصة . =

ڈھیلے پر لگاہوا ہاتھ

استنجے کے ڈھیلے پر لگا ہوا ہاتھ پاجامہ پر پڑنے سے پاجامہ ناپاک نہیں ہوتا۔ (۱)

ڈھیلے تین مقرر ہونے کی وجہ

استنجے کے لئے تین ڈھیلے مقرر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صفائی کے لئے ایک حد مقرر کرنا ضروری تھا ورنہ وہمی لوگ سارا سارا دن استنجاء ہی کرنے میں گذار دیتے، اس قدر شدید تاکید کے باوجود بعض وہمیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ ایک ہی استنجاء کے لئے ڈھیلوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، اور پانی بھی کافی مقدار میں خرچ کر دیتے ہیں، دوسری طرف تین سے کم ڈھیلوں میں اچھی طرح صفائی اور پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی، اور تین ڈھیلوں میں اچھی طرح صفائی ہو جاتی ہے، اور تین سے زیادہ ڈھیلے استعمال کرنے کی صورت میں وقت بھی ضائع ہو جاتا ہے اور وہم میں بھی اضافہ ہوتا

= وقال في النهر : المراد الضرب أو ما يقوم مقامه ، وعليه مشى الشارح فيما سيأتي ، وتظهر ثمرة الخلاف كما في البحر فيما لو ضرب يديه فقبل أن يمسح أحدث ، و فيما إذا نوى بعد الضرب ، و فيما إذا ألقت الريح الغبار على وجهه ويديه فمسح بنية التيمم اجزاه على الثاني دون الأول . (الدر مع الرد : (۱/۲۲۹، ۲۳۰) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

٥ البحر الرائق : (كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيدٌ)

٥ البناية شرح الهداية : (۱/۵۲۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

(۱) إمداد الأحكام ، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/۳۸۷) ط: دار الاشاعت

(۲) وتطهر اليد مع طهارة موضع الاستنجاء، كذا في السراجية و يغسل يده بعد الاستنجاء كما يكون يغسلها قبله ليكون انقى و انظف. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ، (۱/۴۸) ط: رشيدية)

ردالمحتار ، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء ، (۱/۳۳۵) ط: سعيد

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه ، (۱/۱۰۲) ط: ادارة القرآن

ہے۔(۱)

ڈھیلے سے استنجاء پاک کرنا

ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء پاک کرنا درست ہے،(۲) اور طاق عدد ہونا سنت ہے، اور تین کا عدد مستحب ہے۔(۳)

(۱) آداب الخلاء ..... ومنها تحقيق معنى التنظيف ، فورد النهي عن استنجاء بأقل من ثلاثة احجار ـ أي ثلاث مسحات ـ ، لأنها لاتنقي غالبًا . (حجة الله البالغة : (۱/ ۳۰۷) القسم الثاني في بيان أسرار ما جاء عن النّبي صلى الله عليه وسلم تفصيلاً ، آداب الخلاء ، ط: دار الجيل)

⇦ المصالح العقلية : (ص: ۴۱) باب نواقض الوضوء ، والتيمم ، عنوان : تين ڈھیلوں سے امر استنجاء کی وجہ ، ط: دار الاشاعت .

⇦ والصحيح ان طباع الناس مختلفة فمتى وقع في قلبه انه تمّ استفراغ ما في السبيل يستجي ، هكذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج والمضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة الباب السابع، الفصل الثالث ، (۱/ ۴۹) ط:رشيدية)

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس ، (۱/ ۲۴۰)ط:سعيد

⇦ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء ، (۱/ ۳۴۵-۳۴۴)ط:سعيد

(۲) اذا أراد ان يتوضا بعد ماأحدث فانه يغسل موضع النجاسة فان ترك الاستنجاء بالماء واستنجى بالحجر أو بالمدر جاز. (فتاوى قاضي خان، كتاب الطهارة،باب الوضوء، والغسل،فصل في صفة الوضوء، (ص:۳۳) ط:رشيديه)

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ، (۱/ ۴۸) ط:رشيدية.

⇦ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء ، (۱/ ۳۰- ۳۳۱) ط:سعيد.

(۳) (وليس العدد) ثلاثا (بمسنون فيه) بل مستحب.

وفي الرد: (قوله بل مستحب) أشار الى أن المراد نفي السنة المؤكدة لا أصلها لما ورد من الأمر بالاستنجاء بثلاثة أحجار ولم نقل ان الأمر للوجوب كما قال الامام الشافعي لأن قوله عليه الصلاة والسلام: من استجمر فليوتر فمن فعل فحسن ومن لا فلا حرج دليل على عدم الوجوب فحمل الأمر على الاستحباب توفيقا وتمام الكلام في الحلية و شرح الهداية للعيني. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۳۷) ط: سعيد)

⇦ الفتاوى التاتارخانية، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، (۱/ ۱۰۰) ط: ادارة القرآن.

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس ، (۱/ ۲۴۰)ط:سعيد.

ڈھیلے سے استنجاء سکھاتے وقت سلام کا جواب دینا

''ڈھیلے سے استنجاء سکھانے کے وقت سلام کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

ڈھیلے سے استنجاء سکھانے کے وقت سلام کرنا

☆ ڈھیلے سے استنجاء سکھانے کے وقت سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا درست ہے، کیونکہ یہ پیشاب کا وقت نہیں ہے، بلکہ وہ اس سے فارغ ہو چکا ہے، صرف دل کے اطمینان کے لئے ڈھیلہ استعمال کر رہا ہے، اگر چہ افضل یہ ہے کہ اس وقت سلام نہ کیا جائے اور نہ جواب دیا جائے کیونکہ یہ وقت بھی بعض اعتبار سے پیشاب پاخانہ میں داخل ہے۔ (۱)

☆ استنجاء ایسے مواقع پر خشک کرنا کہ گذرنے والوں کا سامنا ہو انسانیت اور مروت کے خلاف ہے۔ (۲)

---

(۱) تنبیه: عبارة الغزنوية: ولا يتكلم فيه أي في الخلاء وفي الفضاء عن بستان أبي الليث يكره الكلام في الخلاء وظاهره أنه لا يختص بحال قضاء الحاجة وذكر بعض الشافعية أنه المعتمد عندهم. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۴۴) ط:سعيد)

☆ ولا يتكلم. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيديه)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط:سعيد.

(۲) وكذا يكره ...... في ظل ينتفع بالجلوس فيه(ويجتنب مسجد ومصلى عيد وفي مقابر وبين الدواب وفي طريق) الناس (و) في (مهب ريح وجحر فأرة او حية او نملة او ثقب) زاد العيني: وفي موضع يعبر عليه احد او يقعد عليه ويجتنب طريق او قافلة او خيمة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء، (۱/۳۴۲) ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۴۳) ط:سعيد.

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط:سعيد.

ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا خاص طریقہ

ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، بس اتنا خیال رکھے کہ نجاست اِدھر اُدھر پھیلنے نہ پائے، بدن خوب صاف ہو جائے،[1] نیز ڈھیلے سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے،[2] لیکن اگر نجاست پھیل جائے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔[3]

ڈھیلے سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء نہیں کیا

اگر پاخانہ، پیشاب کرنے کے بعد نجاست آس پاس نہیں پھیلی ہے تو ڈھیلے

---

(۱) (ویجوز فیه الحجر وماقام مقامه یمسحه حتی ینقیه) لان المقصود هو الانقاء فیعتبر ما هو المقصود. (الهدایة مع فتح القدیر، کتاب الطهارات، باب الانجاس وتطهیرها، فصل فی الاستنجاء، (۱۸۷/۱) ط: رشیدیة

ن الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۸/۱) ط: رشیدیة

ن البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۱/۱) ط: سعید

(۲) (وقیل هی) ای استعمال الماء سنة فی زماننا قاله الحسن البصری..... الاستنجاء بالماء سنة مؤکدة فی کل زمان لافادته المواظبة. (فتح القدیر، کتاب الطهارات، باب الأنجاس وتطهیرها، فصل فی الاستنجاء، (۲۱۶/۱) ط: دار الکتب العلمیة)

ن البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۲۴۱/۱) ط: سعید.

ن ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل فی الاستنجاء، (۳۳۸/۱) ط: سعید.

(۳) (ویجب) ای یفرض غسله (ان جاوز المخرج نجس) مانع ویعتبر القدر المانع للصلاة (فیما وراء موضع الاستنجاء) لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولهذا لا تکره الصلاة معه. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۳۳۹/۱) ط: سعید)

ن الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۸/۱) ط: رشیدیة.

ن البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۲/۱) ط: سعید.

استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہوگی۔ (۱)

ڈھیلے کا حکم عورتوں کے لئے

"عورتوں کے لئے ڈھیلے کا حکم" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۸/۲)

ڈھیلے کا عدد

پاخانے کے لئے تین ڈھیلے اور پیشاب کے لئے علیحدہ چوتھا ڈھیلہ ہونا چاہئے اور اگر تیسرا استعمال کر رہا ہے تو تین مرتبہ پاخانے کے مقام کو صاف کیا جائے اور ایک مرتبہ پیشاب کے مقام کو صاف کیا جائے۔ (۲)

(۱) (ویجب) ای یفترض غسله (ان جاوز المخرج نجس) مائع ویعتبر القدر المانع للصلاة (فیما وراء موضع الاستنجاء) لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولهذا لا تکره الصلاة معه. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، (۳۳۹/۱)، ط: سعید)

د الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۴۸/۱) ط: رشیدیة

د فالحاصل أنه اذا اقتصر علی الحجر کان مقیما للسنة واذا اقتصر علی الماء کان مقیما لها ایضا وهو افضل من الأول واذا جمع بینهما کان أفضل من الکل. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۴۲/۱) ط: سعید)

(۲) صورته أن یجلس منحرفا عن القبلة وعن الشمس والقمر و معه ثلاثة أحجار فیبدأ بالحجر الأول من مقدم الصفحة الیمنی ویدیره حتی یرجع إلی الموضع الذي بدأ منه، ثم بالثاني من مقدم الیسری ویدیره کذلک ثم یمر الثالث علی الصفحتین. (الجوهرة النیرة: (۳۶/۱) کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: حقانیه پشاور)

د ولو استنجی في القبل والدبر وجب ست مسحات لکل واحد ثلاث مسحات والأفضل أن یکون بستة أحجار، فإن اقتصر علی حجر واحد له ستة أحرف أجزأه ..... وذهب العلماء کافة من الطوائف کلها إلی أن الحجر لیس متعینا بل تقوم الخرق والخشب وغیره مقامه. (شرح النووی علی الصحیح لمسلم: (۱۳۱/۱) کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: قدیمی)

د (وما سن فیه عدد) أي لیس في الاستنجاء عدد مسنون. وقال الشافعی: لابد من التثلیث، لقوله علیه السلام: ولیستنج بثلاثة أحجار ..... ولنا ما روینا ..... ولعل ذکر الثلاثة في الحدیث خرج مخرج العادة والغالب، لأنه یحصل النقاء بها غالبا أو یحمل علی الاستحباب. (تبیین الحقائق: (۷۷/۱) کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: امدادیه ملتان) =

ڈھیلے کی جگہ پر

ڈھیلے کی جگہ پر ٹشو، دھجی (پرانے یا نئے کپڑوں کے چھوٹے ٹکڑے جو کسی کام کے نہیں ہیں) خشک مٹی کے ٹکڑوں وغیرہ سے گندگی کی صفائی کرنا درست ہے۔[1]

= :: فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، فصل ثانی، (۲۷۵/۱) ط: دار الاشاعت

(۱) (ویجوز فیہ الحجر وماقام مقامہ یمسحہ حتی ینقیہ) لان المقصود هو الانقاء فیعتبر ما هو المقصود. (الهدایة مع فتح القدیر، کتاب الطهارات، باب الانجاس وتطهیرها، فصل فی الاستنجاء، (۱۸۷/۱) ط: رشیدیة)

:: الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۳۸/۱) ط: رشیدیة.

:: البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الانجاس، (۲۳۱/۱) ط: سعید.

﴿ ر ﴾

راستہ کے قریب پیشاب کرنا

راستہ کے قریب پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

راستہ میں پیشاب کرنا

راستہ میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

رخسار اور کان کے درمیانی حصہ کا حکم

''کان اور رخسار کے درمیانی حصہ کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱۳۰)

رس

پھل، درخت، پتے اور گنے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے، ایسی صورت میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے۔ (۳)

رفع حاجت کے وقت بات کرنا

پیشاب و پاخانہ کرتے وقت بات کرنا مکروہ ہے، نیز ان اوقات میں اللہ کا

(۱) (وكذا يكره ...... وفي طريق) الناس ...... زاد العيني: وفي موضع يعبر عليه أحد أو يقعد عليه ويجتنب طريق أو قافلة أو خيمة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۳) ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد.

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: سعيد.

(۳) (و) لا (بمعتصر نبات) أي معتصر من شجر أو ثمر لأنه مقيد. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۱۸۰) ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في بيان المياه التي لا يجوز الوضوء بها على الوفاق وعلى الخلاف، (۱/ ۲۰۷) ط: ادارة القرآن

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۱/ ۲۱) ط: رشيدية

ذکر نہ کرے، اور چھینک آئے تو ایسے وقت "الحمد لله" بھی زبان سے نہ کہے،
اور "یرحمک الله" بھی زبان سے نہ کہے، اور سلام کا جواب بھی نہ دے۔ (۱)

رفع حاجت کے وقت بولنا

رفع حاجت کی حالت میں بولنا مکروہ ہے، کیونکہ ایسا کرنا خود کلام کی توہین ہے، اور کچھ دھیان نہیں رہتا، بہت زیادہ ممکن ہے کہ بات چیت کے دوران اللہ تعالیٰ کا نام، یا اللہ کے رسول کا نام یا اور کوئی ایسا ہی مقدس لفظ زبان پر آجائے اور آدمی گناہگار ہو، مزید یہ کہ ضرورت کے بغیر بولنا بھی مکروہ ہے، ہاں پانی کا لوٹا یا رومال یا کپڑا مانگنا اور استنجاء کا ڈھیلہ یا ٹشو وغیرہ طلب کرنا مکروہ نہیں ہے، یا ضرورت کی بناء پر بولنا پڑے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

رکوع اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

"قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۷/۲)

---

(۱) ولا يتكلم ولا يذكر الله تعالى ولا يشمت عاطسا ولا يرد السلام ولا يجيب المؤذن فإن عطس يحمد الله بقلبه ولا يحرك لسانه. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۵۰/۱) ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۳۴۳/۱) ط: سعيد.

☜ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۳۴۵/۱) ط: سعيد

(۲) ولا يتكلم إلا لضرورة، لأنه يمقت به. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۲) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي)

☜ الفقه الإسلامي وأدلته: (۳۵۶/۱) الباب الأول: الطهارات، الفصل الثالث: الاستنجاء، خامسًا: آداب قضاء الحاجة، ط: دار الفكر.

☜ الموسوعة الفقهية: (۱۱۴/۳۵) حرف الكاف، كلام، الكلام حال قضاء الحاجة في الخلاء، ط: دار السلاسل الكويت.

☜ انظر أيضًا الحاشية السابقة.

رکی ہوئی نجاست کو خارج ہونے دینا واجب ہے

''استبراء'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۳/۱)

رگڑ کر دھونا

وضو کے اعضاء کو رگڑ کر اور مل کر دھونا سنت ہے۔[1] عام طور پر وضو کے اعضاء پر گرد وغبار رہنے سے یا سردی کے موسم میں اعضاء خشک رہنے کی وجہ سے پانی کمال پر اچھی طرح نہیں پہنچ پاتا ان صورتوں میں اعضاء کو رگڑ کر دھونا واجب ہوتا ہے تاکہ پوری طرح پانی پہنچ جائے۔

بعض دفعہ انگلیوں کے درمیان خشکی کی وجہ سے پانی نہیں پہنچ پاتا اور وضوء ناقص رہ جاتا ہے، اس لئے انگلیوں کے درمیان اور جوڑوں میں اہتمام کے ساتھ رگڑ کر پانی پہنچانا چاہیے تاکہ وضو ناقص نہ۔[2]

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

(۱) ومنها (أي من سنن الوضوء) الدلك ذكره في المنية. (السعاية: (۱/۱۶۳) كتاب الطهارة، من الوضوء، ط: سعيد)

ومن السنن الدلك. أي بإمرار اليد ونحوها على الأعضاء المغسولة. (الدر مع الرد: (۱/۱۲۳) كتاب الطهارة، مطلب: لافرق بين المندوب والمستحب والنفل والتطوع، ط: سعيد)

النهر الفائق: (۱/۳۹) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) ينبغي من السنن الدلك، كما في الخلاصة، خصوصًا في الشتاء وهو إمرار اليد على الأعضاء المغسولة. (النهر الفائق: (۱/۳۹) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية)

قال ابن الملك: فالتخليل سنة إن وصل الماء إلى أثنائها وإن لم يصل بأن كانت الأصابع منضمة فواجب. (مرقاة المفاتيح: (۲/۱۰م) كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ط: دار الفكر، بيروت)

تحفة الأحوذي: (۱/۱۲۳) كتاب الطهارة، باب في تخليل الأصابع، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

وسلم کو دیکھا جب وضو فرماتے تو پیر کی انگلیوں کو ہاتھوں کی چھوٹی انگلی سے رگڑتے۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو رگڑ رگڑ کر دھویا۔ (۲)

رمد

''آشوب چشم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۶۴)

رمضان میں مسواک کرنا

رمضان شریف میں بھی ہر وضو میں مسواک کرنا مستحب ہے، اور وہ ''خلوف'' جو اللہ کو پسند ہے مسواک کرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔ (۳)

رنگریز

رنگ ریز جو کپڑا رنگنے کا کام کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر جو رنگ لگا ہوتا ہے اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں، البتہ لکڑی اور لوہے وغیرہ پر رنگ کرنے کا چپکنے والا

---

(۱) عن المستورد بن شداد قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ يدلك أصابع رجليه بخنصره. (سنن أبي داود: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب غسل الرجلين، ط: رحمانيه)
☆ السنن الكبرى للبيهقي: (۱۲۳/۱) رقم الحديث: ۳۶۰، كتاب الطهارة، باب كيفية التخليل، ط: دار الكتب العلمية.
☆ جامع الترمذي: (۱۶/۱) أبواب الطهارة، باب تخليل الأصابع، ط: سعيد.

(۲) عن عبد الله بن زيد رضي الله عنه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فدلك ذراعيه. (مسند أبي داود الطيالسي: (۲۲۳/۲) رقم الحديث: ۱۱۹۵، احاديث عبد الله بن زيد بن عاصم الأنصاري، ط: دار هجر، مصر)

(۳) وفي شرح الطحاوي: فاذا كان السواك سنة فله أن يستاك بأي سواك كان رطبا أو يابسا مبلولا كان أو غير مبلول صائما أو غير صائم بالغداة و العشي. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه (۱۰۷/۱)، ط: ادارة القرآن)
☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، مطلب في السواك، (۱۹/۱) ط: سعيد.

روغن اگر جم گیا ہو تو اس کو اتارے بغیر وضو کرنے سے وضو نہیں ہوگا، ہاں اگر ایسے روغن کی تہہ نہیں جمی صرف رنگ نظر آتا ہے تو اس کو اتارے بغیر بھی وضو ہو جائے گا، کیونکہ وہ پانی پہونچنے سے مانع نہیں ہے۔[1]

رنگ کی بُو آتی ہے

ڈرم یا ڈبہ وغیرہ کو سفیدہ یا رنگ لگانے سے کچھ دن پانی میں رنگ کی بو آتی ہے، اور پانی کے ذائقہ میں بھی فرق آتا ہے، یہ پانی وضو اور غسل کے استعمال کے لئے جائز ہے، جب کہ یہ رنگ خنزیر کے بالوں کے برش سے نہ کیا ہو تو ایسے پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اگر چہ پانی میں رنگ کی بو یا ذائقہ آجائے۔[2]

(۱) (ويجب) اى يفرض (غسل) كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة كاذن و (سرة وشارب وحاجب و) اثناء (لحية) ...... (ولا يمنع) الطهارة (ونيم) اى خرء ذباب و برغوث لم يصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به يفتى (ودرن ووسخ) عطف تفسير وكذا دهن ودسومة (وتراب وطين ولو (فى ظفر مطلقا) ...... (و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و) لا (طعام بين اسنانه) او فى سنه المجوف، به يفتى، وقيل ان صلبا منع وهو الاصح. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱/ ۱۵۴-۱۵۲) كتاب الطهارة ، ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية: (۱/ ۴) كتاب الطهارة، الباب الاول ، ط:رشيدية.

☆ البحر الرائق: (۱/ ۱۳) كتاب الطهارة، ط:سعيد.

(۲) ولو تغير الماء المطلق بالطين أو بالتراب او بالجص او بالنورة او بطول المكث يجوز التوضؤ به ، كذا في البدائع . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۲۱) كتاب الطهارة ، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني : فيما يجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه)

☆ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۵) كتاب الطهارة ، مبحث شرائط اركان الوضوء ، ط: سعيد .

☆ حلبى كبير : (ص: ۹۰) فصل فى المياه ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☆ خلاخنزير فلايطهر. قوله: (فلايطهر) اي لأنه نجس العين بمعنى أن ذاته بجميع أجزائه نجسة حيًا وميتًا. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۰۴) كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في احكام الدباغة، ط: سعيد)

☆ وإن كان نجس العين كالخنزير ، فإنّه ينجس الماء وإن لم يدخل فاه . (تبيين الحقائق : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، ط: سعيد)

☆ احسن الفتاوى، كتاب الطهارة ، باب المياه (۱/ ۳۴) ، ط:سعيد.

روپیہ پر آیت لکھی ہوئی ہو

اگر روپیہ پر قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو، تو اس صورت میں بے وضو صرف اسی مقام کو چھونا مکروہ ہے جس پر آیت لکھی ہوئی ہو، اس کے علاوہ جہاں پر قرآن مجید کی آیت لکھی ہوئی نہیں ہے اس مقام کو چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

روٹ کنال

''دانت میں چاندی بھری ہوئی ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳٤/۱)

روحانی نور واپس آتا ہے

''وضو کا فائدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۷/۲)

روزہ کی حالت ہو تو

روزہ کی حالت میں وضو یا غسل کرتے وقت کلی کرنے میں مبالغہ نہ کرے، غرارہ نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ غرارہ کرنے کی حالت میں پانی حلق میں اتر جائے اسی طرح ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ سے پانی اوپر نہ کھینچے کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی دماغ تک پہنچ جائے اور روزہ فاسد ہو جائے، ہاں اگر روزہ کی حالت میں نہ ہو تو کلی کرتے وقت غرارہ کرے۔ اور پانی کو حلق کے آخر تک پہنچائے، اور اہتمام سے

---

(۱) لا یجوز مس المصحف کله المکتوب وغیره بخلاف غیره فانه لا یمنع الا مس المکتوب۔ (البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب الحیض، (۲۰۱/۱) ط: سعید)

رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الحیض، (۲۹۳/۱) ط: سعید

ویکره ایضاً للمحدث ونحوه مس تفسیر القرآن وکتب الفقه وکذا کتب السنن لأنها لا تخلو عن آیات، وهذا التعلیل یمنع مس شروح النحو ایضاً...... والأصح انه لا یکره عند ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ. (کبیری، فی آخر باب الغسل، (ص ۵۱) ط: مکتبه نعمانیه)

(۲) (امداد الفتاوی، کتاب الطهارة، مسائل متفرقة، (۹۲/۱) ط: مکتبه دار العلوم)

پورے منہ میں پھیلائے اور پانی کو ایک جانب سے دوسری جانب لے جائے۔ [1]
اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی کو ناک کے بانسہ تک پہنچائے۔

حضرت لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے والد نے کہا کہ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے، تو آپ نے فرمایا: وضو کو مکمل طور پر کرو، انگلیوں کا خلال کرو، ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو، ہاں مگر یہ کہ روزہ کی حالت میں ہو۔ [2]

رومال زمین پر مارا

اگر کسی نے تیمم کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر نہیں مارا بلکہ رومال وغیرہ کو زمین پر مار کر چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا تو بھی تیمم ہو جائے گا، لیکن بلا عذر ایسا

---

(۱) ومن الآداب أن يبالغ في المضمضة والاستنشاق ...... إلا أن يكون صائمًا فلا يبالغ فيهما خشية إلحاق الفساد بالصوم ...... (والمبالغة في المضمضة قال بعضهم) وهو شيخ الإسلام خواهر زاده (هي الغرغرة) وهي ترديد الماء في الحلق، وقال شمس الأئمة الحلواني: المبالغة في المضمضة إخراج الماء من جانب إلى جانب ...... والمبالغة في الاستنشاق جلب الماء بالنفس حتى يصعد إلى منخره. (حلبي كبير: (ص: ۳۳،۳۲) آداب الوضوء، ط: سهيل اكيلمي لاهور)

☆ فتح القدير: (۲۲/۱) كتاب الطهارة، ط: رشيديه.

☆ الدر مع الرد: (۱۱٦/۱) كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ط: سعيد.

(۲) عن عاصم بن لقيط بن صبرة، عن أبيه قال: قلت يا رسول الله، أخبرني عن الوضوء قال: أسبغ الوضوء، وخلل الأصابع، وبالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائمًا. (صحيح ابن خزيمة: (۷۸/۱) رقم الحديث: ۱۵۰، كتاب الوضوء، جماع أبواب الوضوء، باب الأمر بالمبالغة في الاستنشاق إذا كان المتوضئ مفطرًا غير صائم، ط: المكتب الإسلامي، بيروت)

☆ السنن الكبرى: (۵۰/۱) كتاب الطهارة، باب المبالغة في الاستنشاق إلا أن يكون صائمًا، ط: دار الإشاعت.

☆ جامع الترمذي: (۱٦۳/۱) أبواب الصوم، باب ماجاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، ط: سعيد.

کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

رومال سے پانی خشک کرنا

''پانی کو تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۷)

رومال سے ہاتھ منہ پونچھنا

وضو کے بعد رومال سے ہاتھ منہ پونچھنا جائز ہے، اور اگر نہ پونچھا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

رومال کے اوپر مسح کرنا

''عمامہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۷۶)

رومالی پر پانی چھڑکنا

☆ وضو کے بعد وسوسہ آنے کی صورت میں پاجامہ وغیرہ کی رومالی پر پانی

(۱) تیمم لهذه الأعذار ...... مستوعبا وجهه ...... ويديه ...... مع مرفقيه بضربتين ولو من غيره لو مايقوم مقامهما لما في الخلاصة وغيرها ... ك رأسه او ادخله في موضع الغبار بنية التيمم جاز، والشرط وجود الفعل منه.

قوله: لما في الخلاصة) عبارتها كما في البحر: ولو ادخل رأسه في موضع الغبار بنية التيمم يجوز، ولو انهدم الحائط وظهر الغبار فحرك رأسه ونوى التيمم جاز، والشرط وجود الفعل منه اهـ أي الشرط في هذه الصورة وجود الفعل منه وهو المسح او التحريك وقد وجد، فهو دليل على أنّ الضرب غير لازم كما مر. (الدر مع الرد: (۱/۲۳۷، ۲۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، فرع في البحر عن المبتغى بالغين المعجمة، ط: سعيد)

ﷲ ثم اعلم أنّ الشرط وجود الفعل منه اعم من أن يكون مسحًا او ضربًا او غيره فقد قال في الخلاصة: ولو ادخل رأسه في موضع الغبار بنية التيمم يجوز ولو انهدم الحائط وظهر الغبار فحرك رأسه ونوى التيمم جاز، والشرط وجود الفعل منه اهـ (البحر الرائق: (۱/۱۴۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

ﷲ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۱۲۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

(۲) تقدم تخريجه تحت العنوان: ''پونچھنا''.

چیز کرنا جائز ہے۔

☆ جس شخص کو پیشاب کا قطرہ نکلنے کا مرض ہے وہ پاجامہ کی رومالی پر پانی بالکل نہ چھڑکے، پاجامہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہے، اس درمیان میں اگر قطرہ آ گیا تو پاجامہ یقینی طور پر ناپاک ہوجائے گا۔ (۱)

روئی پاخانہ کی جگہ میں ڈال لی

''مقعد میں روئی ڈال لے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۴۳)

روئی شرمگاہ میں ڈال لے

شرمگاہ میں روئی ڈال لے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۵۰)

ریح

☆ وضو کرتے ہوئے یا نماز پڑھتے ہوئے ریح کو روک لیا اور خارج ہونے نہیں دیا تو وضو باقی ہے اور نماز صحیح ہے، کیونکہ ریح نکل جانے سے وضو ٹوٹتا ہے اندر رہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر نماز پڑھنے میں دھیان بٹے تو مکروہ ہوگی۔ (۲)

(۱) ---- الانتضاح وهو نضح الفرج بماء قليل لينفي عنه الوسواس فاذا أراه الشيطان ذلك أحاله على الماء وقد صرح بذلك مشايخنا في كتبهم لكن قالوا ان هذه الحيلة انما تنفعه اذا كان العهد لربها بحيث لم يجف البلل اما اذا كان بعيدا و جف البلل ثم رأى بللا يعيد الوضوء.(البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۴۷) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۴۹) ط:رشيدية.

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/۳۳۶) ط:سعيد.

(۲) حدثنا احمد بن محمد بن حنبل و مسدد و محمد بن عيسى - المعنى - قالوا حدثنا يحيى بن سعيد عن ابى حزرة حدثنا عبدالله بن محمد - قال ابن عيسى فى حديثه ابن ابى بكر ثم اتفقوا اخو القاسم بن محمد - قال كنا عند عائشة فجئ بطعامها فقام القاسم يصلى فقالت سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يصلىٰ بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان.(سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب ايصلى الرجل وهو حاقن؟، (۱/۳۳) ط:دار الكتاب العربى، بيروت) =

☆ اگر ریح نکلنے کا یقین ہو جائے خواہ آواز اور بدبو ہو یا نہ ہو، اور وہ شخص معذور نہ ہو، تو وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر محض شبہ ہو اور اختلاج سا ہو، تو وضو باقی رہے گا اور نماز صحیح ہوگی۔

☆ اگر کسی وقت پیٹ میں قراقر ہو کر شبہ ہو جائے، تو اس قسم کے شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے، آواز سن لے یا بدبو آ جائے، غرض کہ کسی طرح یقین ہو جائے کہ ریح نکل گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ شک کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز ہو جائے گی۔ (۱)

ریح خارج ہو

ریح نکلنے سے صرف وضو کرنا لازم ہوتا ہے، پانی سے دھونا یا غسل کرنا لازم

= ⇦ الصحيح لمسلم ، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام...... وكراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين، رقم الحديث: ۱۲۷۳ ، (۱/۸۷) ط: دار الجيل بيروت) (قوله: وصلاته مع مدافعة الاخبثين) اى البول والغائط ، قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم...... وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لادائها مع الكراهة التحريمية. (ردالمحتار ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، مطلب فى الخشوع ، (۱/ ٦۴۱) ط: سعيد)

⇦ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات ، (ص:۱۹۷) ط: قديمى.

⇦ حلبى كبير، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة ، (ص:۳٦٦) ط: سهيل اكيڈمى.

(۱) ومن شك فى الحدث فهو على وضوئه ولو كان محدثا فشك فى الطهارة فهو على حدثه. (خلاصة الفتاوى، الفصل الثالث فى الوضوء ، (۱/۱۸) ط: رشيديه)

⇦ ولو ايقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعكس اخذ باليقين. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء ، (۱/ ۱۵۰) ط: سعيد)

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱/۱۳) ط: رشيدية.

⇦ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة ، (۱/۲۵) ط: سعيد.

نہیں، البتہ اگر ریح نکلنے کے ساتھ نجاست نکل گئی تو دھونا ضروری ہے۔ [1]

ریح نکلنے سے وضوٹوٹنے کی وجہ

ریح خارج ہونے سے بدبو کی وجہ سے نفس کی اندرونی حالت کو ایک قسم کی نجاست، یبوست (خشکی) سستی، کدورت اور ضعف لاحق ہوتا ہے، اور فرشتوں سے دوری ہوجاتی ہے، اور شیاطین اور جنات اس کو گھیر لیتے ہیں، اس لئے اس کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا تا کہ وضو سے نجاست، یبوست، سستی، کدورت، اور ضعف دور ہوجائے، اور فرشتوں سے قرب اور شیاطین اور خبائث سے دوری حاصل ہوجائے۔ [2]

ریح نکلنے کی صورت میں وضو کا حکم ہے جگہ کو دھونے کا حکم کیوں نہیں ہے؟

☆ ریح خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، اور وضو میں چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کو دھویا جاتا ہے اور سر کا مسح کیا جاتا ہے، حالانکہ ہوا ان جگہوں سے خارج نہیں ہوئی،

---

[1] ... ان الاستنجاء لا يسن الا من حدث خارج من احد السبيلين غير الريح لأن بخروجه لريح لا يكون على السبيل شيء فلا يسن منه بل هو بدعة كما في المجتبى. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۴۰) ط:سعيد)

[2] ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۳٦) ط:سعيد.

[3] المحيط البرهاني، كتاب الطهارة، الفصل الأول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/ ۱۲۱) ط:ادارة القرآن.

[4] قوله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره.

أقول: النظافة المؤثرة في جلو النفس لقدس النفس وتلحقها بالملائكة، وتنسي كثيرا من الحالات الدنية، فجعلت خاصيتها للوضوء الذي هو شبحها ومظنتها وعنوانها. (حجة الله البالغة: (۱/ ۲۹۵) من أبواب الطهارة، فصل في الوضوء، ط: دار الجيل)

[5] المصالح العقلية: (ص: ۳۹) باب نواقض الوضوء والتيمم، ط: دار الاشاعت

اور جس جگہ سے خارج ہوئی ہے اس کو دھویا نہیں جاتا تو یہ بظاہر ایسا ہے کہ جرم کسی سے صادر ہوا اور سزا کسی اور کو ملی، یہ بات ہماری ناقص عقل کے مطابق نہیں ہے، اس لئے اس کو فقہ کی زبان میں "امر تعبدی" کہتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریح خارج ہونے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا لیکن اس کی وجہ بیان نہیں فرمائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی وجہ بیان نہیں فرمائی اس کی وجہ دریافت کرنے کی کس کی جرأت اور ہمت ہے؟ یہ امر تعبدی ہے اس کو ماننا لازم ہے۔

اس کی ظاہری مثال یہ ہے کہ اگر سلائی مشین کی سوئی سلائی صحیح نہیں کرتی تو تیل سوئی کے سرے پر نہیں لگایا جاتا بلکہ سلائی مشین کے اوپر اور اطراف کے مختلف سوراخوں میں تیل لگایا جاتا ہے، تو مشین صحیح سلائی کرنے لگتی ہے، اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ کام ہماری عقل کے مطابق نہیں ہے لہٰذا تیل صرف سوئی کے سرے پر لگایا جائے، جس طرح یہ بات درست نہیں اسی طرح ہوا خارج ہونے کی صورت میں وضو کا حکم ہے، ہوا خارج ہونے کی جگہ کو دھونے کا حکم نہیں ہے، اور مذکورہ مثال کے سمجھنے کے بعد شریعت کا یہ حکم بھی آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے اور اسے عقل کے خلاف بھی نہیں کہا جاسکتا۔

آج کل دنیا نے بڑی ترقی کر لی، فضاء میں اڑتے ہوئے جہاز کو زمین میں رہ کر مرمت کر لیتے ہیں اور جہاز صحیح ہو جاتا ہے اس لئے ان حکمتوں کو اس دور میں سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

☆ ریح سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر یہ نجاست غلیظہ نہیں ہے، اگر اس کے ساتھ نجاست خارج نہ ہو تو پاک ہے اس کے نکلنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ [1]

---

(۱) (قوله: مثل ريح) فانها تنقض لأنها منبعثة عن محل النجاسة لا لأن عينها نجسة لأن الصحيح =

☆ ہر وہ چیز نجاست غلیظہ ہے جو ریح کے علاوہ آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو یا غسل کو واجب کرے چنانچہ پیشاب، منی، مذی، ودی، پیپ، منہ بھر کر قے، بہتا ہوا خون، حیض ونفاس کا خون، یہ ساری چیزیں نجاست غلیظہ ہیں، البتہ شہید کے بدن پر جو خون ہوتا ہے وہ پاک ہے۔[1]

ریل

اگر ریل میں نماز کے وقت کے اندر پانی مل جانے کا یقین ہو تو نماز کو موخر کرنا

= ان عينها طاهرة حتى لو لبس سراويل مبتلة أو ابتل من البته الموضع الذي تمر به الريح فخرج الريح لا يتنجس وهو قول العامة، وما نقل عن الحلواني من أنه كان لا يصلي بسراويله فورع منه، بحر. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۵-۱۳۶) ط:سعيد)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۰) ط:سعيد.

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۹) ط:رشيدية.

= ان الوضوء تطهير حكمي أي تعبدي غير معقول المعنى؛ لأنه لايعقل في العين أي محل وجوب الغسل نجاسة تزول بهذه الطهارة؛ لأنه طاهر حقيقة وحكمًا بدليل أنه لو صلى وهو حامل محدث جازت صلاته والمحل الذي قام به النجاسة وهو المخرج لم يجب غسله. (كشف الاسرار: (۳/۱۲۶) باب وجوه دفع العلل الطردية، المناقضة، ط: دار الكتاب الإسلامي)

= العناية في شرح الهداية: (۱/۳۳) كتاب الطهارات، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيديه.

= البناية في شرح الهداية: (۱/۲۶۲) كتاب الطهارات، فصل: في نواقض الوضوء، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۱) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالغائط والبول. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۱/۳۶) ط:رشيديه)

= الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، (۱/۲۸۷) ط:ادارة القرآن

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۲۳۰) ط:سعيد

= ودم الشهيد طاهر في حق نفسه نجس في حق غيره أي مادام عليه فهو طاهر ولهذا لايغسل عنه..... قال الحسن: كل ما خرج من بدن الإنسان مما يوجب خروجه الوضوء والاغتسال فهو نجس فعلى هذا الغائط والبول والمني والودي والمذي والدم والقيح والصديد نجس وكذا القئ إذا كان ملء الفم نجس. (الجوهرة النيرة: (۱/۴۴) كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ط: حقانيه پشاور)

مستحب ہے اگر پانی مل جائے تو وضو کر کے نماز ادا کرے، اگر نہ ملے اور وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کرے۔ (۱)

ریل گاڑی کے بیت الخلاء

ریل گاڑی کے بیت الخلاء کی ٹینکی کا پانی پاک ہوتا ہے، اس سے وضو کرنا اور پینا جائز ہے۔ (۲)

ریل میں تیمم صحیح ہونے کے شرائط

ریل گاڑی اور موٹر میں تیمم سے نماز صحیح ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں:

(۱) (قوله: وراجي الماء يؤخر الصلاة) يعني على سبيل الندب كما صرح به في أصله الوافي والمراد بالرجاء غلبة الظن أي يغلب على ظنه أنه يجد الماء في آخر الوقت وهذا اذا كان بينه وبين موضع يرجوه ميل او اكثر فان كان أقل منه لايجزئه التيمم وان خاف فوت وقت الصلاة فان كان لايرجوه لايؤخر الصلاة عن أول الوقت لأن فائدة الانتظار احتمال وجدان الماء ليؤديها بأكمل الطهارتين واذا لم يكن له رجاء و طمع فلا فائدة في الانتظار. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۵۵/۱) ط:سعيد)

ﻭ: ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۷/۱) ط:سعيد.

ﻭ: فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۲۵/۱) ط:رشيدية.

(۲) (الطهارة من الاحداث جائزة بماء السماء والاودية و العيون والآبار والبحار) لقوله تعالى وانزلنا من السماء ماء طهورا وقوله عليه السلام الماء طهور لا ينجسه شئ الا ما غير لونه او طعمه او ريحه وقوله عليه السلام في البحر هو الطهور ماؤه والحل ميتته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذى يجوز به الوضوء وما لايجوز، (۱/ ۶۱-۶۰) ط:رشيدية)

ﻭ: البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۶/۱) ط:سعيد.

ﻭ: ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۷۹/۱) ط:سعيد.

ﻭ: لابأس بالوضوء اذا لم يتغير أحد أوصافه كذا في شرح الوقاية وفي النصاب وعليه الفتوى كذا في المضمرات. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، (۱۷/۱) ط: رشيدية)

ﻭ: الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثالث، (۱۶۳/۱) ط:ادارة القرآن.

ﻭ: فتاوى محموديه، كتاب الطهارة، باب المياه، الفصل الأول، (۱۲۸/۵) ط:ادارة الفاروق.

① ریل گاڑی کے کسی ڈبہ میں بھی پانی نہ ہو۔ (۱)

② راستہ میں ایک میل (۱،۸۳ کلومیٹر) کے اندر کہیں پانی کے وجود کا علم نہ ہو۔ (۲)

③ ریل گاڑی یا موٹر کے تختے پر اتنا غبار ہو کہ اچھی طرح ہاتھ کو لگے، تو اس پر تیمم کر لے اگر ان میں سے کسی ایک شرط پر بھی قدرت نہ ہو تو جیسے بھی ممکن ہو پڑھ لے مگر بعد میں قضاء کرے۔ (۳)

---

(۱) ومنها عدم القدرة على الماء .(الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول، (۱/ ۲۷) ط:رشيدية)

ر الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان شرائطه ، (۱/ ۲۳۱) ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

د البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۱۳۸) ط:سعيد

(۲) (من عجز) مبتدأ خبره تيمم(عن استعمال الماء) المطلق الكافي لطهارته لصلاة تفوت الى خلف (لبعده) ولو مقيما في المصر(ميلا). (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۲۳۲-۲۳۳) ط:سعيد)

ج الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول ، (۱/ ۲۷) ط:رشيدية

ه البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ۱۴۰) ط:سعيد

(۳) وصورة التيمم بالغبار ان يضرب بيده ثوبا او لبدا او وسادة او ما اشبهها من الاعيان الطاهرة التي عليها غبار فاذا وقع الغبار على يديه تيمم. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر فيما يجوز به التيمم ، (۱/ ۲۳۰) ط:ادارة القرآن)

ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۲۴۱) ط:سعيد

الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الاول ، (۱/ ۲۶) ط:رشيدية

(والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين)بان حبس في مكان نجس ولايمكنه اخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنهما لمرض (يؤخر عنده، وقالا يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع ويسجد ان وجد مكانا يابسا والا يؤمي قائما لم يعيد كالصوم(به يفتى واليه صح رجوعه) اى الامام كما في الفيض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۲۵۲-۲۵۱) ط:سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۱۶۳) ط:سعيد.

فتح القدير، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/ ۱۲۵) ط:رشيدية.

﴿......ز......﴾

زائد پانی بہانا وضو میں

''وضو میں زائد پانی بہانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۷/۲)

زخم

☆اگر وضو کے اعضاء چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں میں سے اکثر حصے پر خارش کی پھنسیاں یا زخم ہوں اور پانی نقصان کرتا ہو، تو تیمم کرے، ورنہ صحیح اعضاء کو دھوئے اور زخمی حصہ پر مسح کرے، اور غسل کا بھی یہی حکم ہے، مگر غسل میں اعضاء کے عدد کی بجائے پورے بدن کی پیائش کو دیکھا جائے گا، اگر آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں تو تیمم کرے، اور اگر آدھے بدن پر یا اس سے کم پر زخم ہوں تو مسح کرے، اور اگر تندرست بدن پر پانی بہانے سے زخمی حصہ کو پانی سے بچانا مشکل ہو تو اتنا تندرست حصہ بھی زخمی کے حکم میں شمار ہوگا اور سب پر مسح کرنا کافی ہوگا۔[1]

☆اگر زخم یا پٹی پر مسح نہیں ہوسکتا تو پھر تیمم کرنا درست ہے۔

☆اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لے۔

مزید ''چیچک'' عنوان کو بھی دیکھیں۔(۳۰۲/۱)

---

(۱) (يتيمم لو كان أكثر) أي أكثر أعضاء الوضوء عددا وفي الغسل مساحة (مجروحا) أو به جدري اعتبارا للأكثر (وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح (و) كذا (إن استويا غسل الصحيح) من أعضاء الوضوء، ولا رواية في الغسل (ومسح الباقي) منها (وهو الأصح لأنه (الأحوط) فكان أولى.
قوله: وبعكسه) وهو ما لو كان أكثر الأعضاء صحيحًا يغسل الخ لكن إذا كان يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح وإلاّ تيمم حليه، فلو كانت الجراحة بظهره مثلاً وإذا صب الماء سال عليها يكون ما فوقها في حكمها فيضم إليها كما بحثه الشرنبلالي في الإمداد، و قال: لم أره وما ذكرناه صريح فيه. قوله: ولا رواية في الغسل) ..... ورجح في البحر تصحيح الثاني: =

زخم پر پٹی باندھی

اگر زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ (رطوبت) پٹی پر ظاہر ہوگئی، تو وضوٹوٹ جائے گا کیونکہ وضو کرنے کے بعد خون وغیرہ ظاہر ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، اور تراوٹ بہنے کی جگہ پر ہے، اگر یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا، اور خون بہنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (۱)

زخم پر مسح کرنا

اگر زخم کو پانی نقصان دیتا ہے تو اس جگہ کو دھونے کے بجائے اس پر مسح کرسکتے

= (أي الغسل والمسح) بأنّه أحوط وتبعه في المتن. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۵۷) ط:سعيد)

ﻫ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز له، (۱/ ۲۴۲) ط:ادارة القرآن.

ت البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۶۳) ط:سعيد.

(۱) قال في البدائع: ولو ألقي على الجرح الرماد أو التراب فتشرب فيه أو ربط عليه رباطا فابتل الرباط ونفذ قالوا يكون حدثا لأنه سائل وكذا لو كان الرباط ذا طاقين فنفذ الى أحدهما لما للناقض قال في الفتح: ويجب أن يكون معناه اذا كان بحيث لو لا الرباط سال. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في حكم كي الحمصة، (۱/ ۱۳۹) ط:سعيد)

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۳۳) ط:سعيد.

= بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل وأما بيان ما ينقض الوضوء ۱/ ۲۷ ط:سعيد.

= ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة وفي الرد: وكذا اذا وضع عليه قطنا او شيئا آخر حتى ينشف ثم وضعه ثانيا وثالثا فانه يجمع جميع ما ينشف فان كان بحيث لو تركه سال نقض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الوضوء، مطلب في نواقض الوضوء، (۱/ ۲۳۵) ط:سعيد)

= الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۱) ط: رشيدية.

= البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الوضوء، (۱/ ۳۳) ط: سعيد.

ہیں۔ (۱)

زخم خاص حصہ کے قریب ہو

اگر کسی کے مشترک یا خاص حصہ کے قریب زخم ہو، یا اور کسی طرح کوئی سوراخ ہو جائے، اور اس سے نجاست نکلتی ہے تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔

مثلاً مشترک حصہ کے قریب زخم یا سوراخ ہو اور اس سے پاخانہ نکلتا ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر خاص حصہ کے قریب زخم یا سوراخ ہو اور اس سے پیشاب وغیرہ نکلتا ہو تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (۲)

زخم دبانا

''زخم کے دبنے سے رطوبت نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۹۰)

زخم دبنے سے خون نکل آیا

''زخم کے دبنے سے رطوبت نکلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۹۰)

زخم سے خون رستا ہے

☆ اگر زخم میں سے ہر وقت خون رستا رہتا ہے، اور کسی وقت بھی رکتا نہیں، تو

---

(۱) والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار فان ضره مسحه فان ضر مسحها فان ضر سقط أصلاً. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱/ ۲۸۰) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الخامس، الفصل الثاني، (۱/ ۳۵) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، (۱/ ۱۸۷) ط: سعيد.

(۲) ولو كان لذكر الرجل جرح له رأسان أحدهما يخرج منه ما يسيل في مجرى البول والثاني يخرج منه ما لا يسيل في مجرى البول فالأول بمنزلة الاحليل اذا ظهر البول على رأسه ينقض الوضوء وان لم يسل ولا وضوء في الثاني ما لم يسل. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۰) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱/ ۱۲۳) ط: ادارة القرآن

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۵۰) ط: سعيد

ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک بار وضو کر لینا کافی ہے، بشرطیکہ کسی اور ناقض وضو سے وضو ٹوٹ نہ جائے، مثلاً نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کیا پھر اس کے بعد پیشاب کیا تو نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر زخم سے کبھی خون رستا ہے اور کبھی نہیں رستا تو اس صورت میں جب بھی خون نکل کر بہہ جائے گا نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔ [۱]

☆ زخم سے خون وغیرہ نکل کر زخم ہی میں رہے، اور زخم ایسا ہے کہ اس کا دھونا نقصان کرے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ [۲]

---

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لايمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ريح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث، ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء وفي) حق (البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) لو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، (۱/۳۰۵) ط: سعيد)

⇐ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۸۰) ط: سعيد

⇐ البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۶۷۲) ط: رشيدية

⇐ (و) المعذور (انما تبقى طهارته في الوقت) بشرطين (اذا) توضأ لعذره و (لم يطرأ عليه حدث آخر اما اذا) توضأ لحدث آخر وعذره منقطع ثم سال او توضأ لعذره ثم (طرأ) عليه حدث آخر بان سال احد منخريه او جرحيه او قرحيه ولو من جدري ثم سال الآخر (فلا) تبقى طهارته. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، (۱/۳۰۷) ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۱/۴۱) ط: رشيدية

⇐ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱/۱۶۳) ط: رشيدية

(۲) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أي من المتوضئ الحي معتادا اولا من السبيلين اولا (الى ما يطهر) أي يلحقه حكم التطهير...... ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة......

وفي الرد: (قوله: عين السيلان) اختلف في تفسيره ففي المحيط عن أبي يوسف أن يعلو و ينحدر وعن محمد اذا انتفخ على رأس الجرح وصار اكثر من رأسه نقض والصحيح لا ينقض. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵-۱۳۴) ط: سعيد) =

☆اگر وضو کے اعضاء پر زخم ہو، اور وضو کے بعد اس زخم کے اوپر کی کھال (چھلکا) الگ کر دیا جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اس مقام کو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں ہوگی، خواہ چھلکا اتارنے میں تکلیف ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔ (۱)

☆اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں، تو ایک مجلس میں مختلف دفعات میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا جائے گا، اگر یہ مجموعہ اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں تو اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

= ⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط:سعيد

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط:رشيدية

(۱) (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) الغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۰۱/۱) ط:سعيد)

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۹۳/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۳/۱) ط:رشيدية

(۲) لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض والا لا

(قوله: لو مسح الدم كلما خرج الخ) وكذا اذا وضع عليه قطنا أو شيئا آخر حتى نشف ثم وضعه ثانيا وثالثا فانه يجمع جميع ما نشفه فان كان بحيث لو تركه سال نقض وانما يعرف هذا بالاجتهاد وغالب الظن وكذا لو ألقي عليه رمادا أو ترابا ثم ظهر ثانيا فتربه ثم وثم فانه يجمع قالوا: وإنّما يجمع إذا كان في مجلس واحد مرة بعد أخرى، فلو في مجالس فلا. تاتارخانية، ومثله في البحر، أقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذي يَنِزُّ دائمًا وليس فيه قوة السيلان ولكنه إذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فإذا نشفه أو ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئ تشربته الخرقة ينظر، إن كان ماتشربته الخرقة في ذلك المجلس شيئًا فشيئًا بحيث لو ترك واجتمع أسال بنفسه نقض، وإلّا لا، ولايجمع ما في مجلس إلى ما في مجلس آخر، =

☆اگر مریض کے زخم سے خون رستا ہے، وہ کپڑا بدلتا ہے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے تو اس کے کپڑے کی پاکی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس بات کا یقین ہو کہ کپڑا دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا تو کپڑا دھونا ضروری ہے، اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں ہے، اسی کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆اگر ایسے مریض کے کپڑے دھونے یا بدلنے کے بعد نماز ختم کرنے سے پہلے پھر بھیگ جائیں تو اس کپڑے کو دھونا یا بدلنا واجب نہیں ہے، اور اگر دھونے یا بدلنے کے بعد نماز ختم کرنے سے پہلے تر نہ ہوں تو دھونا یا بدلنا واجب ہے۔ (۱)

زخم سے خون نکلنے لگا

☆اگر کسی کے زخم سے ذرا ذرا سا خون نکلنے لگا، اس نے اس پر مٹی ڈال دی، یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر اس کے بعد ذرا سا خون نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا، اسی طرح متعدد مرتبہ کیا اور خون بہنے نہ پایا، تو دل دل میں اندازہ لگائے کہ اگر یہ خون پونچھا

= ولي ذلک توسعة عظيمة لأصحاب القروح ولصاحب كي الحمصة ، فاغتنم هذه الفائدة ، وكأنهم قاسوها على القيء ولما لم يكن هنا اختلاف سبب تعين اعتبار المجلس فتبه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة ، (١٣٥/١) ط:سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (٣٣/١) ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (١١/١) ط:رشيدية.

☆ رسائل ابن عابدين: الفوائد المخصصة باحكام كي الحمصة، (٥٩/١) ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(١) (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز أن لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أي الصلاة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترک غسله، هو المختار للفتوى. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور ، (٣٠٦/١) ط: سعيد)

☆ الفتاوى الهندية ، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع ، (٤١/١) ط:رشيدية

☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (١٦٣/١) ط:رشيدية

نہ جاتا تو بہہ پڑتا یا نہیں، اگر اندازہ یہ ہو کہ بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اندازہ یہ ہو کہ پونچھا نہ جاتا تو نہ بہتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

زخم سے کیڑا نکلے

☆ اگر کسی کو کوئی زخم ہو، اس میں سے کیڑا نکلے، یا کان میں سے کیڑا نکلے، یا زخم سے گوشت کٹ کر خود بخود گر پڑے، اور خون نہ نکلے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

زخم سے مواد رستا رہتا ہے

اگر کسی آدمی کے زخم سے مواد رستا رہتا ہے تو وہ معذور ہے، ایسا آدمی ہر فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے، البتہ ایک وقت کے وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، وقت نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوسرے وقت کے لئے دوبارہ تازہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض والا لا.

(قوله: لو مسح الدم كلما خرج الخ) وكذا اذا وضع عليه قطنا أو شيئا آخر حتى ينشف ثم وضعه ثانيا وثالثا فانه يجمع جميع ما ينشفه فان كان بحيث لو تركه سال نقض وانما يعرف هذا بالاجتهاد و غالب الظن وكذا لو القي عليه رمادا أو ترابا ثم ظهر ثانيا فتربه ثم و ثم فانه يجمع. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۵/۱) ط:سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط:سعيد

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۱/۱) ط:رشيدية

(۲) (ولا) خروج (دودة من جرح او اذن او انف) او (وكذا لحم سقط منه) لطهارتهما وعدم السيلان فيما عليهما وهو مناط النقض. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۶/۱) ط: سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط:سعيد.

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۱/۱) ط:رشيدية.

(۳) (وصاحب عذر من به سلس) بول لايمكنه امساكه (او استطلاق بطن أو انفلات ريح ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلى فيه خاليا عن الحدث، (ولو حكما) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم...... (حكمه الوضوء) ... (لكل فرض) اللام للوقت (ثم يصلى) به (فيه فرضا ونفلا)...... (فاذا خرج الوقت بطل) (الدر المختار =

زخم کا خون بند نہیں ہو رہا

اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کوئی زخم ہو گیا، اس کا خون بند نہیں ہو رہا ہے تو نماز کے آخر وقت تک انتظار کرے، اگر خون بند نہ ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے، پھر اگر دوسری نماز کے وقت بھی پورے وقت میں خون جاری رہا تو پہلی نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور اگر دوسری نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے خون بند ہو گیا تو پہلی نماز کا اعادہ واجب ہے، البتہ اگر دوسری نماز کا وقت ہونے سے پہلے عذر ختم ہونے کا گمان غالب ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھنا فرض نہیں لیکن پڑھ لینا بہتر ہے اور بعد میں قضاء کرے۔ (۱)

زخم کے بعد دوسرا زخم پیدا ہوا

اگر کسی کا ایسا زخم تھا کہ ہر وقت بہا کرتا تھا، اس نے وضو کیا، پھر دوسرا زخم پیدا

= مع الرد، کتاب الطهارة،باب الحيض،مطلب في احكام المعذور ، (۱/۳۰۵) ط: سعيد)

☆ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (۱/۱۸۰) ط:سعيد

☆ البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (۱/۶۷۲) ط:رشيدية

(۱) (وصاحب عذر من به سلس)بول لايمكنه امساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث، (ولو حكما) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء وفي) حق (البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) لو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل.

قوله : تمام الوقت حقيقة) ...... ولو عرض بعد دخول وقت فرض انتظر إلى آخره ، فإن لم ينقطع يتوضأ ويصلي ثم إن انقطع في أثناء الوقت الثاني يعيد تلك الصلاة . وإن استوعب الوقت الثاني لايعيد لثبوت العذر حينئذ من وقت العروض. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة،باب الحيض،مطلب في احكام المعذور ، (۱/۳۰۵) ط:سعيد)

☆ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (۱/۱۸۰) ط:سعيد

☆ البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة، باب الحيض ، (۱/۶۷۲) ط:رشيدية

ہوگیا اور وہ بہنے لگا، تو وضوٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرے۔ (۱)

زخم کے دبنے سے رطوبت نکلے

اگر زخم کو دبانے یا دبنے سے زخم کی جگہ سے خون یا رطوبت نکل کر باہر بہہ جائے تو وضوٹوٹ جائے گا، اور اگر خون وغیرہ نکل کر زخم ہی میں رہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، خلاصہ یہ کہ قصداً دبانا اور بلا قصد دب جانا برابر ہے، لہٰذا اگر خود دب کر بہنے والی رطوبت بھی زخم کے مقام سے باہر نکل آئے تو بھی وضوٹوٹ جائے گا۔ (۲)

زخم کے منہ پر خون تھا

وضو کرنے کے بعد دیکھا کہ زخم کے منہ پر خون تھا کسی نے اس پر مٹی ڈال دی یا پٹی باندھ دی اور خون جذب ہوگیا، پھر اس کے بعد بہا نہیں تو وضوٹوٹنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون مقدار میں اتنا کم تھا کہ اگر مٹی نہ ڈالتے یا پٹی نہ باندھتے تو نہ بہتا، تو مٹی ڈالنے کی صورت میں یا پٹی سے جذب ہوکر خشک ہونے کے بعد وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون مقدار میں اتنا زیادہ تھا کہ مٹی نہ ڈالنے کی صورت میں یا پٹی

---

(۱) (و) المعذور (انما تبقى طهارته في الوقت) بشرطين (اذا) توضأ لعذره و(لم يطرأ عليه حدث آخر اما اذا) توضأ لحدث آخر وعذره منقطع ثم سال أو توضأ لعذره ثم (طرأ) عليه حدث آخر بأن سال أحد منخريه أو جرحيه أو قرحتيه ولو من جدري ثم سال الآخر (فلا) تبقى طهارته. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، (۳۰۷/۱) ط: سعيد)
☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، (۴۱/۱) ط: رشيدية
☆ فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۶۳/۱) ط: رشيدية

(۲) (والمخرج) بعصر (والخارج) بنفسه (سيان) في حكم النقض على المختار كما في البزازية، قال: لأن في الاخراج خروجا فصار كالفصد وفي الفتح عن الكافي أنه الأصح واعتمده القهستاني، وفي القنية و جامع الفتاوى أنه الأشبه ومعناه أنه الأشبه بالمنصوص رواية والراجح دراية فيكون الفتوى عليه. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱۳۶-۱۳۷/۱) ط: سعيد)
☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني، (۱۲۳/۱) ط: ادارة القرآن
☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط: سعيد.

نہ باندھنے کی صورت میں بہہ پڑتا تو وضوٹوٹ جائے گا۔ (۱)

زخم کے منہ سے پیپ باہرآجاتی ہے

اگر زخم کے منہ سے پیپ باہر آجاتی ہو، اگرچہ پھاہیہ کے اندر رہتی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا (۲) لیکن جس کا زخم ہروقت بہتا ہو معذور ہونے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

زعفران گھولا

کپڑے رنگنے کے لئے پانی میں زعفران گھولا تو اس سے وضو درست نہیں۔ (۴)

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة: ۳۸۸، (لما قالوا:)

(۲) قال في البدائع: ولو ألقى على الجرح الرماد أو التراب فتشرب فيه أو ربط عليه رباطا فابتل الرباط ونفذ قالوا يكون حدثا لأنه سائل وكذا لو كان الرباط ذا طاقين فنفذ الى احدهما لما للنافعة قال في الفتح: ويجب أن يكون معناه اذا كان بحيث لو لا الرباط سال. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في حكم كي الحمصة، (۱۳۹/۱) ط:سعيد)

☜ البحرالرائق، كتاب الطهارة، (۳۳/۱) ط:سعيد

☜ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل وأما بيان ما ينقض الوضوء ۲۷/۱ ط:سعيد

(۳) (وصاحب عذرمن به سلس) بول لايمكنه امساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لايجد في جميع وقتهامتيتوضأويصلي فيه خاليا عن الحدث، (ولوحكما) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء وفي) حق (البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) لو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل. (الدرالمختار مع الرد، كتاب الطهارة،باب الحيض،مطلب في احكام المعذور، (۳۰۵/۱) ط:سعيد)

☜ تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۱۸۰/۱) ط:سعيد

☜ البناية شرح الهداية، كتاب الطهارة، باب الحيض، (۶۷۲/۱) ط:رشيدية

(۴) الماء المطلق اذا خالطه شيئ من المائعات الطاهرة كالخل واللبن ونقيع الزبيب ونحو ذلك على وجه زال عنه اسم الماء لا يجوز التوضؤ به، لم ينظر ان كان الذي يخالطه مما يخالف لونه لون الماء كاللبن وماء العصفر والزعفران ونحو ذلك تعتبر الغلبة في اللون. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، (۲۱/۱) ط:رشيدية)

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۸۲/۱) ط:سعيد =

زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے

''نزلہ کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۷۹)

زمزم

☆جو شخص پاک اور باوضو ہو وہ اگر صرف برکت کے لئے زمزم کے پانی سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے، اسی طرح کسی کپڑے کو برکت کے لئے زمزم سے بھگونا بھی درست ہے لیکن بے وضو آدمی کے لئے زمزم سے وضو کرنا، یا کسی جنبی ناپاک آدمی کے لئے اس سے غسل کرنا مکروہ ہے۔

☆اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی تو اس کو زمزم سے دھونا مکروہ ہے۔

☆زمزم سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ زمزم نہایت برکت والا پانی ہے، اس کا ادب کرنا ضروری ہے، اس کا پینا برکت کا باعث ہے، لیکن نجاست دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

☆اگر مجبوری ہے کہ پانی ایک میل سے پہلے نہ ملے اور ضروری پاکی کسی اور طرح سے بھی حاصل نہ ہو سکے تو یہ سب کام زمزم کے پانی سے بھی کرنا جائز ہوگا۔

☆اگر جنابت کے غسل کے لئے زمزم کے پانی کے علاوہ اور کوئی پانی نہیں ہے تو مجبوراً زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت ہوگی، اور اگر دوسرا پانی موجود ہے پھر زمزم کے پانی سے جنابت کا غسل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۱)

= ☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۷۰) ط: سعید

(۱) یجوز الوضوء والغسل بماء زمزم عندنا من غیر کراهة بل ثوابه اکثر وفصل صاحب لباب المناسک آخر الکتاب فقال: یجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ان کان علی طهارة للتبرک فلا ینبغی ان یغتسل به جنب ولا محدث، ولا فی مکان نجس، ولا یستنجی به ولا یزال به نجاسة حقیقیة، وعن بعض العلماء تحریم ذلک، وقیل ان بعض الناس استنجی به فحصل له باسور. =

زمین

اگر ناپاک زمین خشک ہو جائے تو خود پاک ہو جائے گی، مگر دوسروں کو پاک کرنے والی نہیں ہوگی، ایسی زمین پر خشک ہونے کے بعد نماز پڑھنا تو جائز ہے مگر اس سے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

زمین پر پیشاب کیا

"پیشاب گرا ہے زمین پر" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۷)

طحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الطهارة، أقسام المياه (۱/۲۷) ط: المكتبة الغوثية)

(قوله: يكره الاستنجاء بماء زمزم) وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذلك. (ردالمحتار، كتاب الحج مطلب في كراهية الاستنجاء بماء زمزم، (۲/ ۶۲۵) ط: سعيد)

إرشاد الساري: (ص: ۳۳۰) ط: دار الفكر، بيروت.

وفي التجنيس: رجل كان في البادية وليس معه إلا قمقمة من ماء زمزم في رحله وقد رصص رأسه لايجوز له التيمم إذا كان لايخاف على نفسه العطش؛ لأنه واجد للماء. (البحر الرائق: (۱/ ۱۴۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

(رجل معه ماء زمزم) في القمقمة ...... (و) الحال أنه (قد رصص رأس الإناء وهو يحمله للعطية) أي لأجل الإهداء (أو للاستشفاء ...... لايجوز له التيمم) للقدرة على استعمال الماء المطهر. (حلبي كبير: (ص: ۷۰) فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

المحيط البرهاني: (۱/ ۳۰۲) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان شرائطه، ط: إدارة القرآن.

فتاوی رحیمیہ: (۱۳۶،۱۳۵/۸) کتاب الحج، متفرقات الحج، عنوان: آب زمزم سے وضو یا غسل کرنا، ط: دار الاشاعت۔

(۱) ومنها الجفاف وزوال الأثر، الأرض تطهر باليبس وذهاب الأثر للصلاة لا للتيمم، هكذا في الكافي، ولا فرق بين الجفاف بالشمس والنار والريح والظل، كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول، (۱/ ۴۴) ط: رشيدية)

ولو أصابت النجاسة الأرض فجفت وذهب أثرها تجوز الصلاة عليها عندنا وعند زفر لا تجوز وبه أخذ الشافعي ولو تيمم بهذا التراب لا يجوز في ظاهر الرواية. (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل في بيان ما يقع به التطهير، (۱/ ۸۵) ط: سعيد)

البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۲۶-۲۲۵) ط: سعيد.

سازش شیطان کی

''شیطان کی سازش'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۸/۲)

سالن

''سالن'' سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔ (۱)

سانپ کنویں میں گر جائے

☆اگر خشکی کا سانپ کنویں میں گر کر مر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا، مرے ہوئے سانپ کو نکالنے کے بعد کنویں کا تمام پانی نکالنا بھی واجب ہوگا۔

اگر کنواں ایسا ہے کہ اس میں ہر وقت پانی آتا رہتا ہے، تو اس قدر پانی نکالنا کافی ہو جائے گا جتنا کہ اس وقت تھا جب نکالنا شروع کیا تھا، اور اس کا اندازہ دو ایسے عادل اور ماہر آدمی لگائیں جن کو کنویں کے اندر کے پانی کی مقدار کے بارے میں صحیح اندازہ لگانے کی مکمل مہارت ہو، اتنی مقدار پانی نکالنے کے بعد جو پانی آئے گا وہ پاک ہوگا، مثلاً ماہر آدمیوں نے اندازہ کیا کہ اس کنویں میں پچاس بالٹی پانی ہے تو پچاس بالٹی نکالنے کے بعد باقی پانی پاک ہوگا۔

اور اگر عام کنواں ہے جس میں ہر وقت پانی آتا نہیں رہتا ہے تو سارا پانی نکالنا

(۱) (ولا) يجوز (بماء غلب عليه غيره فاخرجه عن طبع الماء كالأشربة والخل وماء الباقلاء والمرق وماء الورد وماء الزردج) لأنه لا يسمى ماء مطلقا والمراد بماء الباقلاء وغيره ما تغير بالطبخ فان تغير بدون الطبخ يجوز التوضي به. (فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لايجوز، (۶۲/۱) ط: رشيدية)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۹۷/۱) ط: سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۹/۱) ط: سعيد

ضروری ہوگا۔

☆اور اگر پانی کا سانپ ہے تو اس کے کنویں میں مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (۱)

سائنسی طریقہ سے گندی نالیوں کے پانی کو صاف کیا

''گندی نالیوں کے پانی کو سائنسی طریقہ سے صاف کیا'' عنوان کے تحت

دیکھیں۔(۱۷۱/۲)

---

(۱) اذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير او مات فيها حيوان دموي وانتفخ او تفسخ ينزح كل مائها بعد اخراجه. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۲۱۱، ۲۱۲) ط: سعيد)

☆ فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، فصل في البئر، (۱/ ۹۲-۹۱) ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۰) ط: سعيد

☆ (وان تعذر) نزح كلها لكونها معينا (فبقدر ما فيها) وقت ابتداء النزح قاله الحلبي (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتى. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۲۱۳) ط: سعيد)

☆ فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، فصل في البئر، (۱/ ۹۲) ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲۲) ط: سعيد

☆ (يجوز) رفع الحدث (بما ذكر وان مات فيه) اي الماء ولو قليلا (غير دموي كزنبور ...... ومائي مولد) ...... (كسمك وسرطان) وضفدع الا بريا له دم سائل وهو ما لا سترة له بين اصابعه فيفسد في الأصح كحية برية ان لها دم والا لا.

وفي الرد: (قوله: كحية برية) اما المائية فلا تفسد مطلقا كما علم مما مر (قوله: والا لا) اي وان لم يكن للضفدع البرية والحية البرية دم سائل فلا يفسد. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱/ ۱۸۳، ۱۸۵) ط: سعيد)

☆ فتح القدير مع الهداية، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، (۱/ ۸۳) ط: رشيدية

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۸۷) ط: سعيد

سایہ دار چیز کے نیچے پیشاب کرنا

ایسی سایہ دار چیزوں کے نیچے پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے جہاں پر لوگ آرام کرتے ہیں۔ (۱)

سبیل کا پانی

☆ جو پانی میدان، راستوں پر سڑکوں کے کنارے میں سبیل کے نام سے وقف کے طور پر رکھا ہوا ہے، اگر وہ زیادہ مقدار میں ہے، وضو کی بھی اجازت ہے تو تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس سے پانی لے کر وضو کرنا لازم ہوگا، اور اگر پانی زیادہ مقدار میں نہیں ہے تو وہ صرف پینے کے لئے سمجھا جائے گا، اور وضو کے لئے تیمم کرنا جائز ہوگا۔

☆ موجودہ دور میں عام راستوں میں استعمال کے لئے نل اور پائپ لائن ہوتی ہے اور استعمال کے لئے عام اجازت ہوتی ہے تو اس صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ويكره تحريمًا استقبال القبلة ...... واستدبارها ...... وأن يبول أو يتغوط في الماء ...... والظل الذي يجلس فيه ...... وتحت شجرة مثمرة ، لإتلاف الثمر . قوله : لإتلاف الثمر) ولأنه ظل منتفع به إذا كان يستظل بها . (حاشية الطحطاوي مع مراقي الفلاح : (ص: ۵۳) كتاب الطهارة فصل : فيما يجوز به الاستنجاء ، ط: قديمي)

☆ الشامية : (۱/۳۴۳) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، فصل في الاستنجاء ، مطلب : القول مرجح على الفعل ، ط: سعيد .

☆ البحر الرائق : (۱/۲۴۳) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعيد .

(۲) الماء المسبل في الفلاة لايمنع التيمم مالم يكن كثيرا فيعلم انه للوضوء ايضا ويشرب ما للوضوء (قوله: لايمنع التيمم) لأنه لم يوضع للوضوء بل للشرب فلايجوز الوضوء به وان صح — المسبل للشرب لا يتوضأ به ...... أن ما سبل للوضوء يجوز الشرب منه وكان الفرق ان الشرب اهم لانه لاحياء النفوس بخلاف الوضوء لان له بدلا فياذن صاحبه بالشرب منه عادة لانه انفع. (رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/۲۵۳) ط:سعيد)

☆ حاشية الطحطاوى، كتاب الطهارة، باب التيمم ، (۱/۱۳۳) ط:رشيدية

☆ بہشتی زیور، کتاب الطہارة، پانی کے استعمال کے احکام، گیارہواں حصہ، (۱/۸۵۹) ط: دارالاشاعت

سپید پانی

اگر جسم کے کسی حصہ سے سپید پانی نکلے اور اس کے نکلنے سے انسان کو تکلیف ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر اس کے نکلنے سے تکلیف نہ ہو مگر کوئی ماہر ڈاکٹر یا طبیب تجویز کرے یا ٹیسٹ وغیرہ سے معلوم ہو جائے کہ یہ پیپ ہے اور کسی زخم سے آتی ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

ستر

☆ وضو کے بعد کسی کا ستر (جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا ضروری ہے) دیکھ لیا، یا اپنا ستر کھل گیا یا کپڑوں کے بغیر ننگے ہو کر غسل کیا تو اس کا وضو درست ہے، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ مجبوری کے بغیر کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا ستر دکھانا ناجائز اور گناہ ہے۔ (۲)

(۱) وإذا خرج من أذنه قيح أو صديد ينظر ان خرج بدون الوجع لا ينتقض وضوءه وان خرج مع الوجع ينتقض وضوءه لأنه اذا خرج مع الوجع فالظاهر انه خرج مع الجرح هكذا حكى فتوى شمس الأئمة، كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشيدية)

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۴۷) ط: سعيد

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۲) ط: سعيد

(۲) والحاصل أن الصوم يبطل بالدخول والوضوء بالخروج. (الشاميه: (۱/۱۴۹) كتاب الطهارة، مطلب: في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد)

☜ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۱/۱۱۶) کتاب الطہارات، فصل رابع: نواقض الوضوء، عنوان: ستر کھلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، ط: دارالاشاعت۔

☜ أغلاط العوام: (ص: ۲۸) وضوء و تیمم کی اغلاط، ط: إدارۃ المعارف۔

☜ اجمعوا على أنّ ستر العورة عن العيون واجب في الصلاة وغيرها. (الميزان الكبرى للشعراني: (۱/۱۶۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر)

☜ مرقاة المفاتيح: (۸/۲۷۱) تحت رقم الحديث: ۴۴۲۰، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الأوّل، ط: دار الكتب العلميه۔ =

☆ مرد یا عورت کا ستر دیکھنے سے یا ستر برہنہ ہوجانے سے یا اپنا ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

سجدہ اور قعدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

"قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۷/۲)

سجدہ بے وضو کرنا

وضو نہ ہونے کی صورت میں سجدہ کرنا حرام ہے، خواہ تلاوت کا سجدہ ہو، یا شکرانے کا یا ویسے ہی کوئی شخص کرے، بے وضو کرنا حرام ہے۔[2]

سجدۂ تلاوت بے وضو کرنا

بے وضو سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔[3]

= ☆ ويحرم النظر إلى العورة إلا عند الضرورة كالطبيب . (مجمع الانهر : (۱۹۹/۴) كتاب الكراهية ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة: ۳۹۷. (والحاصل أن الصوم)

(۲) (بشروط الصلاة) المتقدمة (خلا التحريمة) ونية التعيين ، ويفسدها ما يفسدها

قوله (بشروط الصلاة) لأنها جزء من أجزاء الصلاة فكانت معتبرة بسجدات الصلاة ولهذا لا يجوز أداؤها بالتيمم إلا أن لا يجد ماء لأن شرط صيرورة التيمم طهارة حال وجود الماء خشية الفوت ولم توجد لأن وجوبها على التراخي. (الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة ، (۱۰۶/۲) ط:سعيد)

☆ البحرالرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة ، (۱۱۸/۲) ط:سعيد

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر ، (۱۳۵/۱) ط:رشيدية.

☆ وانظر الهامش الآتي ايضًا .

(۳) وأمّا شرائط الجواز فكل ما هو شرط جواز الصلاة من طهارة الحدث وهي الوضوء والغسل، وطهارة النجس وهو طهارة البدن والثوب ...... فهو شرط جواز السجدة ، لأنها جزء من أجزاء الصلاة ، فكانت معتبرة بسجدات الصلاة . (بدائع الصنائع : (۱۸۶/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا شرائط الجواز ، ط: سعيد) =

سجدۂ تلاوت کے لئے وضو کیا

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے لئے وضو کیا تو اس سے دوسری نمازیں پڑھنا جائز ہیں۔[1]

سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگانا

تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن سجدۂ تلاوت باطل ہو جاتا ہے، اس سجدہ کو دوبارہ کرنا لازم ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ سجدہ تلاوت عبادت ہے، اس میں قہقہہ لگانا بالکل مناسب نہیں۔[2]

سجدۂ کی ہیئت میں سونا

سجدہ کی مسنون ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، چاہے نماز کے اندر ہو یا

= ☆ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۳۹۸) كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: قديمي.

☆ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشيديه.

(۱) إن الصلاة تصح عندنا بالوضوء ولو لم يكن منويًا...... ولعل الفرق بين التيمم والوضوء أن كل وضوء تصح به الصلاة، بخلاف التيمم فإن منه مالاتصح به الصلاة كالتيمم لمس المصحف. (شامي: (۱/۱۰۶، ۱۰۷) كتاب الطهارة، مطلب: الفرق بين الطاعة والقربة والعبادة، ط: سعيد)

☆ بخلاف الوضوء فإنه طهارة أصلية . والأقرب أن يقال : إنّ كل وضوء تستباح به الصلاة ، بخلاف التيمم ، فإنّ منه مالاتستباح به ، فلايكفي للصلاة التيمم المطلق ، ويكفي الوضوء المطلق ، هذا ما ظهر لي ، والله أعلم . (شامي : (۱/۲۴۷) كتاب الطهارة ، بمطلب : الفرق بين الظن وغلبة الظن ، ط: سعيد)

(۲) ولو قهقه في سجدة التلاوة أو في صلاة الجنازة تبطل ما كان فيها ولا تنقض الطهارة، كذا في فتاوى قاضيخان. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط: رشيديه)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة ، (۱/۲۴۵) ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة ، (۱/۱۵۰) ط:سعيد

☆ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الطهارة، فصل فيما ينقض الوضوء، (۱/۳۸) ط: رشيدية.

نماز سے باہر دونوں صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ یہ ضروری ہے کہ اس حالت میں پیٹ رانوں سے الگ ہو اور بازو بھی پہلو سے علیحدہ ہو، ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

سر

چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے، اگر سر پر بال ہوں تو صرف انھیں بالوں کا مسح واجب ہے جو چوتھائی سر پر ہوں، اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے، اور اگر سر پر بال نہیں تو جلد پر مسح کرنا لازم ہے۔ (۲)

---

(۱) لا ينقض نوم القائم و لا القاعد ولو في السرج أو المحمل كما في الخلاصة ولا الراكع ولا الساجد مطلقا ان كان في الصلاةوان كان خارجها فكذلك الا في السجود فانه يشترط ان يكون على الهيئة المسنونة له بأن يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه وان سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوءه. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۸) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط:رشيدية

☆ الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/۱۴۱) ط:سعيد

(۲) واتفق الحنفية، والشافعية على أنّ المفروض مسح بعض الرأس أمّا مسح جميعها فهو سنة، ولكن الشافعية قالوا: المفروض مسح بعض الرأس ولو يسيرًا، أمّا الحنفية فقالوا: المفروض مسح ربع الرأس. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۶۸) كتاب الطهارة، خلاصة لما تقدم من فرائض الوضوء، ط: مكتبة الحقيقة)

☆ والمفروض في مسح الرأس مقدار الناصية، والمختار في مقدار الناصية ربع الرأس ---- وإن كان بعض رأسه محلوقا فمسح على غير المحلوق جاز ...... ومنها (أي من سنن الوضوء) مسح كل الرأس مرة. (الفتاوى الهندية: (۱/۵،۷) كتاب الطهارة، الباب الأوّل: في الوضوء، الفصل الأوّل والثاني، ط: رشيديه)

☆ ومن كان شعر رأسه طويلاً نازلاً على جبهته او عنقه، فمسح عليه فإنّه لايجزئه، لأنّ الفرض هو ان يمسح نفس ربع الرأس، فإن كانت محلوقة، فالأمر ظاهر، وإن كان عليها شعر، فإنّه يجب عليه ان يمسح على الشعر النابت في نفس الرأس، فلا بدّ أن يكون الشعر الممسوح نابتًا على جزء من رأسه، فإن كان بعض رأسه محلوقًا، وبعضها غير محلوق، فإنّه يصح أن يمسح على الربع الذي يختاره. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۶۱) كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: مكتبة الحقيقة) =

سر پر مسح کرنے کا طریقہ

سر پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے گیلا کرنے کے بعد سر کے ابتدائی حصہ پر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں رکھ کر گردن تک ایسے طریقے سے لے جائے کہ اس سے تمام سر کا احاطہ ہو۔ (۱)

سر پر مسح نہیں کر سکتا

اگر کسی کے سر میں اس قدر درد یا زخم وغیرہ ہو کہ سر کا مسح نہ کر سکے، تو اس حالت میں سر کا مسح معاف ہے۔ (۲)

سرخی

☆ سرخی، پاؤڈر، کریم لگا کر وضو ہو جاتا ہے جبکہ ان میں کوئی ناپاک چیز ملی

= ⇐ وفي النسفية: واختلفوا فيما جز من الشعر من مقدم رأسه أنه ملحق بالجبين أم بالرأس؟ والصحيح أنه من الرأس حتى لو مسح عليه متوضئ اجزأ من مسح الرأس. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۲۰۲) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، ط: مكتبة الفاروقية)

⇐ المحيط البرهاني: (۱/۱٦۳) كتاب الطهارة، الفصل الأوّل في الوضوء، ط: إدارة القرآن.

(۱) والأظهر ان يضع كفيه واصابعه على مقدم رأسه ويمدهما الى القفاء على وجه يستوعب جميع الرأس ثم يمسح أذنيه باصبعيه. (رد المحتار: كتاب الطهارة، (۱/۱۲۱) ط: سعيد)

⇐ قال الزيلعي: تكلموا في كيفية المسح والأظهر ان يضع كفيه واصابعه على مقدم رأسه، ويمدهما على القفا على وجه يستوعب جميع الرأس. (البحر الرائق، كتاب الطهارة (۱/۲٦) ط: سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثاني، (۱/۷) ط: رشيدية

(۲) سئل عن المتوضئ إذا تضرر بمسح رأسه؟ اجاب: إذا غلب على ظنه أنه يضره مسح رأسه سقط عنه المسح ولا يجب عليه شئ. (فتاوىٰ قارئ الهداية: (ص: ۷۰) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية)

⇐ ويسقط مسح الرأس عمن برأسه من الداء ما إن بلّه يتضرر وبه افتى قاضى الهداية. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۱۲٦) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمى)

⇐ منحة الخالق على البحر الرائق: (۱/۱٦۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

ہوئی نہ ہو، اگر ناخن پالش کی طرح سرخی کی تہہ جم جاتی ہے تو وضو اور غسل سے پہلے اس کو اتارنا ضروری ہوگا ورنہ پانی نہ پہونچنے کی وجہ سے وضو اور غسل صحیح نہیں ہوگا۔

☆ واضح رہے کہ سرخی (لپ سٹک)، کریم وغیرہ تیل کے مانند ہیں، اور پاؤڈر گرد وغبار کے مانند ہے، اس کی وجہ سے اعضاء پر تہہ نہیں بنتی، اس لئے ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی وضو درست ہے، لیکن وضو کرتے وقت پہلے ان کو گیلا کرے پھر دھوئے البتہ اگر سرخی یا کریم ایسی ہو جس سے ناخن پالش کی طرح تہہ جمتی ہو تو پھر اس پر وضو اور غسل درست نہیں ہوگا۔ (۱)

سرد ملکوں میں تیمم کا حکم

جس جگہ برف باری کی شدت ہو، اور سردی بھی بکثرت ہوتی ہو، ہوا بھی نہایت تیز چلتی ہو، پانی سے سخت تکلیف ہوتی ہو، اور ہاتھ پاؤں کچھ دیر کے لئے بالکل معطل رہتے ہو، اور وضو کرنے سے ہلاکت یا مرض غالب ہونے کا اندیشہ ہو، اور پانی گرم کرنے کا سامان بھی نہ ہو، اور ایسا کوئی کپڑا بھی نہ ہو کہ اس میں لپٹ کر بدن گرم کرلیں، ایسی صورت میں تیمم جائز ہے، ورنہ تیمم جائز نہیں ہے، اور پاؤں

---

(۱) (ولا يمنع) الطهارة (ونيم) ...... وكذا دهن و دسومة.

(قوله: وكذا دهن) أي كزيت و شيرج، بخلاف نحو شحم وسمن جامد (قوله: ودسومة) هي أثر الدهن قال في الشرنبلالية: قال المقدسي: وفي الفتاوى: دهن رجله ثم توضأ و أمر الماء على رجليه ولم يقبل الماء للدسومة جاز لوجود غسل الرجلين. (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة، (۱۵۴/۱) ط: سعيد)

(۲) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، (۴/۱) ط: رشيدية

(۳) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱۳/۱) ط: سعيد

(۴) عن خلف بن ايوب انه قال: ينبغى للمتوضى فى الشتاء ان يبل اعضائه بالماء شبه الدهن ثم يسيل الماء عليها لان الماء يتجافى عن الاعضاء فى الشتاء. (الفتاوى الهندية: الباب الأول، الفصل الثالث، (۹/۱) ط: رشيدية)

دھونے کا بدل خفین (چمڑے یا ریگزین کے موزے) ہیں ان پر مسح ہوسکتا ہے۔ (۱)

سردی سے جنبی کو مرض کا خطرہ ہے

''جنبی کو سردی سے مرض کا خطرہ ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۲/۱)

سردی کے موسم میں اعضاء وضو دھونے کا طریقہ

سردی کے موسم میں خشکی بہت ہوجاتی ہے، اور پانی وضو کے اعضاء کو گیلا نہیں کرتا، اس لئے دھونے سے پہلے اعضاء کو تر کیا جائے پھر اس پر سنت کے مطابق پانی بہایا جائے تاکہ اعضاء کو اچھی طرح دھویا جاسکے۔ (۲)

سردی کے موسم میں ڈھیلہ کیسے استعمال کرے

''ڈھیلہ استعمال کرنے کا طریقہ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۸/۱)

سردی میں احتلام ہوجائے تو تیمم کرنا

''احتلام بلاناغہ ہونے پر تیمم کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۲/۱)

(۱) (وان عجز عن استعمال الماء لبعده میلا او لمرض او برد)یهلک الجنب او یمرضه ولو فی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا مایدفئه ...... (او خوف عدو) ...... او عطش او عدم آلة تیمم). (رد المحتار : کتاب الطهارة، باب التیمم ، (۲۳۶/۱ – ۲۳۳) ط:سعید)

وفی الفتاوی الهندیة : کتاب الطهارة ، الباب الرابع، الفصل الأول ، (۲۸/۱) ط:رشیدیة .

وفی البحرالرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم ، (۱۴۱/۱) ط:سعید.

(۲) عن خلف بن ایوب انه قال:ینبغی للمتوضی فی الشتاء ان یبل اعضائه شبه الدهن ثم یسیل الماء علیها لان الماء یتجافی عن الاعضاء فی الشتاء. (بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، (۳/۱) ط: سعید)

وفی عن خلف بن ایوب انه قال:ینبغی للمتوضی فی الشتاء ان یبل اعضائه بالماء شبه الدهن،ثم یسیل الماء علیها لان الماء یتجافی عن الاعضاء فی الشتاء. (الفتاوی الهندیة،الباب الأول،الفصل الثالث، (۹/۱) ط:رشیدیة)

وفی ومن الأداب ..... وبلهما عند ابتداء الوضوء فی الشتاء، وفی الرد:(قوله:وبلهما) ای الرجلین. (رد المحتار، کتاب الطهارة (۱۳۱/۱–۱۳۰) ط:سعید)

سردی میں وضو کا ثواب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سخت سردی کے زمانہ میں اچھی طرح وضو کیا اسے دوگنا ثواب ملے گا (ایک وضو کا، دوسرا سردی کی مشقت برداشت کرنے کا)[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں کو دھونے والی چیز مشقت کے موقع پر (ٹھنڈک میں) وضو کرنا، مساجد کی جانب قدم بڑھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا ہے، یہی گناہ سے بچنے کی سرحد اور حفاظت کا ذریعہ ہے۔[2]

سرکاری نہر سے پانی لینا

سرکاری نہر سے وضو اور غسل کے لئے پانی لینا درست ہے۔[3]

(۱) وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أسبغ الوضوء في البرد الشديد كان له من الأجر كفلان. (مجمع الزوائد: (۱/۲۳۷) رقم الحديث: ۱۲۱۷، كتاب الطهارة، باب إسباغ الوضوء، ط: مكتبة القدسي، القاهرة)

☆ فيض القدير المناوي: (۶/۵۲) رقم الحديث: ۱۲۱۷۲، حرف الميم، ط: المكتبة التجارية مصر.

☆ كنز العمال: (۹/۲۸۷) رقم الحديث: (۲۶۰۳۹) حرف الطاء، كتاب الطهارة، من قسم الأقوال، الباب الثاني في الوضوء، النوع الثاني في فضائل الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟ قالوا: بلى يا رسول الله، قال: إسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا إلى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة، فذلكم الرباط. (جامع الترمذي: (۱/ ۱۸) أبواب الطهارة، باب ماجاء في إسباغ الوضوء، ط: سعيد)

☆ سنن ابن ماجه: (ص: ۳۴) أبواب الطهارة، ماجاء في إسباغ الوضوء، ط: قديمي.

☆ صحيح ابن خزيمة: (۱/۶) رقم الحديث: ۵، كتاب الوضوء، باب ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات في الجنة بإسباغ الوضوء على المكاره، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

(۳) اعلم أن المياه أربعة أنواع،...... والثاني ماء الأودية العظام كسيحون وللناس فيه حق الشفة=

سر کا مسح

☆وضو کے فرائض میں سے چوتھا فرض ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا ہے، اور چوتھائی سر کی مقدار ہتھیلی کے برابر ہے، لہٰذا پوری ہتھیلی کے برابر کے حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔

☆اگر ہاتھ میں پانی لگا ہوا ہے اور اس ہاتھ کو سر پر پیچھے یا آگے سے یا کسی بھی طرف سے ہتھیلی کے برابر جگہ پر پھیر لیا تو مسح کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)

☆سر پر ہاتھ سے مسح کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ کم از کم تین انگلیوں کو استعمال کیا جائے تا کہ انگلیاں خشک ہونے سے پہلے چوتھائی سر تک پانی پہونچ جائے۔

☆اگر صرف دو انگلیوں کو مسح کے لئے استعمال کیا جائے گا تو بسا اوقات چوتھائی سر تک ہاتھ پہونچنے سے پہلے ہی انگلی خشک ہو جائے گی، اور پانی وہاں تک

= مطلقا وحق سقي الأراضي ان لم يضر بالعامة. (ردالمحتار، كتاب احياء الموات، فصل الشرب، (٦/ ٤٣٨) ط:سعيد)

ﻫ الفتاوى الهندية، كتاب الشرب، (٥/ ٣٩٠) ط:رشيدية

ﻫ البحر الرائق، كتاب احياء الموات، مسائل الشرب، (٨/ ٢١٣) ط:سعيد

(١) الرابع من فرائض الوضوء، مسح ربع الرأس، ويقدرون ربع الرأس بكف، فالواجب أن يمسح من رأسه بقدر الكف كلها، فلو أصاب الماء كف يده، ثم وضعها على رأسه من خلف أو أمام أو أي ناحية، فإنّه يجزئه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (١/ ٦١) كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: المكتبة الحقيقية)

ﻫ والمفروض في مسح الرأس مقدار الناصية، كذا في الهداية والمختار في مقدار الناصية ربع الرأس كذا في الاختيار شرح المختار. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (١/ ٥) ط:رشيدية)

ﻫ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (١/ ٩٩) ط:سعيد

ﻫ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (١/ ١٣) ط:سعيد

نہیں پہنچ سکے گا، جہاں تک پانی پہنچانا مقصود ہے۔ [۱]

☆ اگر انگلیوں کے سرے سے سر کا مسح کیا جن سے اتنا پانی ٹپک رہا تھا کہ پانی چوتھائی سر کے مسح تک پہونچ گیا تو مسح صحیح ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔ [۲]

☆ اگر ہاتھ گیلا تھا اور اس سے مسح کر لیا تو مسح ہو جائے گا، البتہ اگر دوسرے تر عضو کی تری لے کر سر کا مسح کیا تو مسح درست نہیں ہوگا، مثلاً کہنی دھونے کے بعد ہاتھ خشک ہو گیا، پھر ہاتھ کو کہنی کے پانی سے تر کر کے سر کا مسح کیا تو مسح نہیں ہوگا، نئے پانی سے ہاتھ گیلا کر کے دوبارہ سر کا مسح کرنا پڑے گا۔ [۳]

(۱) ويشترط للمسح باليد بان ان يكون بثلاث اصابع على الأقل ، لأجل ان يصيب الماء ربع الرأس قبل ان يجف ، إذ لو مسح باصبعين فقط ربما يجف الماء قبل تحريكهما لمسح باقي الربع فلايصل الماء إلى القدر المطلوب مسحه . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ٦١) كتاب الطهارة ، مباحث الوضوء ، فرائض الوضوء ، ط: المكتبة الحقيقية)

☆ الواجب ان يستعمل فيه ثلاث اصابع اليد على الأصح كذا في الكفاية فلو مسح باصبع او اصبعين لا يجوز في ظاهر الرواية كذا في شرح الطحاوي . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول ، (۱/ ٥) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة ، (۱/ ۹۹) ط:سعيد

☆ البحرالرائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ١٥) ط:سعيد

(۲) فإذا مسح برؤوس الأصابع ، وكان الماء متقاطرًا ، يمكن ان يصل إلى القدر المطلوب مسحه ، فإنّه يصحّ ، وإلا فلا . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ٦١) كتاب الطهارة ، مباحث الطهارة ، فرائض الوضوء ، ط: المكتبة الحقيقية)

☆ الدر مع الرد : (۱/ ۹۹) كتاب الطهارة ، مطلب في معنى الاشتقاق و تقسيمه إلى ثلاثة اقسام، ط: سعيد.

☆ البحرالرائق : (۱/ ۱۰۰) كتاب الطهارة ، ط: سعيد .

☆ الفتاوى الهندية : (۱/ ٥) كتاب الطهارة ، الباب الأوّل ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

(۳) لايشترط ان يمسح رأسه بماء جديد ، فلو كانت يده مبلولة ، فإنّه يجزئه ، ولايجزئه ان ياخذ البلل من على عضو من أعضائه ، فلو غسل ذراعه وكانت يده جافة ، فاخذ البلل من على ذراعه ومسح به ، فإنّه لايكفى . (كتاب لفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ٦١) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء ، فرائض الوضوء ، ط: المكتبة الحقيقية) =

☆جس آدمی کے سر کے بال لمبے ہونے کی وجہ سے پیشانی یا گردن تک لٹکے رہتے ہوں، اگر اس آدمی نے اسی لٹکے ہوئے حصہ پر مسح کرلیا تو مسح جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں چوتھائی سر کا مسح نہیں ہوا۔

☆اگر سر منڈا ہوا ہے تو سر پر ہی مسح ہوگا، اور اگر سر پر بال ہیں تو ان بالوں پر مسح کرنا لازم ہے جو سر کے کسی حصے کے اوپر ہوں، اور جو بال لٹک رہے ہیں وہ سر پر نہیں ہیں، لہٰذا ان کا مسح کرنے سے سر کا مسح نہیں ہوگا۔ (۱)

☆اگر سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا ہے اور کچھ نہیں ہے، تو جس حصہ پر بھی مسح کرلے گا صحیح ہوجائے گا۔ (۲)

= ☆ وإذا أخذ البلل في عضو من أعضائه لا يجوز المسح به مغسولا كان ذلك العضو أو ممسوحا كذا في الذخيرة . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۶) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۹۹) ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴) ط:سعيد

(۱) ومن كان شعر رأسه طويلاً نازلاً على جبهته أو عنقه، فمسح عليه، فإنّه لايجزئه، لأنّ الفرض هو أن يمسح نفس ربع الرأس، فإن كانت محلوقة، فالأمر ظاهر، وإن كان عليها شعر، فإنّه يجب عليه أن يمسح على الشعر النابت في نفس الرأس، فلا بدّ أن يكون الشعر الممسوح نابتا على جزء من رأسه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۶۱) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، فرائض الوضوء، ط: المكتبة الحقيقية)

☆ ان وقع على شعر تحته رأس يجوز عن مسح الرأس وان وقع على شعر تحته جبهة أو رقبة لا يجوز. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۵) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۹۹) ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۵) ط:سعيد

(۲) وان كان بعض رأسه محلوقا فمسح على غير المحلوق جاز كذا في الجوهرة النيرة (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ۵) ط:رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الأول، (۱/ ۹۲) ط: ادارة القرآن

☆ الفقه على المذاهب الأربعة مباحث الوضوء، المبحث الثاني، فرائض الوضوء، (۱/ ۵۷) ط: داراحياء التراث العربي

☆ سر پر مسح کرنے کے بعد بال منڈانے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔ (۱)

☆ اگر مسح کرنے کی غرض سے برف کا ٹکڑا لے کر سر پر پھیرا گیا تو مسح ہو جائے گا۔ (۲)

☆ اگر سر اور چہرے کو ایک ساتھ دھوڈالا تو مسح ہو جائے گا، لیکن مکروہ ہے۔ (۳)

☆ عذر کے بغیر عمامہ وغیرہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح عورت کے لئے رومال یا اوڑھنی یا اسکارف وغیرہ سے ڈھکے ہوئے سر کا اوپر سے مسح کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر وہ اتنی پتلی چیز ہے کہ پانی اس سے جذب ہو کر بال تک پہنچ جاتا

(۱) وإذا مسح على الشعر، ثم حلقه فإن وضوءه لا يبطل. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ٦١) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، فرائض الوضوء، ط: المكتبة الحقيقية)

☆ (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) الغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۰۱) ط: سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱/ ۹۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (۱/ ۳) ط: رشيدية

(۲) وإذا أخذ قطعة من الثلج، فمسح بها رأسه، أجزاه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ٦١) كتاب الطهارة، مباحث الوضوء، فرائض الوضوء، ط: المكتبة الحقيقية)

☆ ومن مسح رأسه بالثلج اجزاه مطلقا ولم يفصلوا بين بلل قاطر أو غير قاطر، كذا في الفتاوى البرهانية. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الثاني، (۱/ ٦) ط: رشيدية)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۱/ ۹۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

(۳) وإذا غسل الرأس مع الوجه أجزاه عن المسح هكذا ذكر شيخ الاسلام لأن في الغسل مسحا و زيادة ولكن يكره لأنه خلاف ما أمر به. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، نوع منه في بيان سنن الوضوء و آدابه، (۱/ ۱۷٦) ط: ادارة القرآن)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۱/ ٦) ط: رشيدية

☆ الفقه على المذاهب الأربعة، مباحث الوضوء، المبحث الثاني، فرائض الوضوء، (۱/ ٥٧) ط: داراحياء التراث العربي

ہو تو جائز ہے۔ (۱)

☆ سر کے مسح میں سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرے، اگر ایک ہاتھ سے سر کا مسح کرے گا تو مسح ہو جائے گا لیکن سنت کے موافق نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ معذوری کے وقت صرف ایک ہاتھ سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کر سکتا ہے۔ (۳)

☆ وضو میں صرف چوتھائی سر کے مسح پر اکتفاء کرنے کی عادت ڈالنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱) ولا يجوز المسح على القلنسوة والعمامة وكذا لو مسحت المرأة على الخمار الا انه اذا كان الماء متقاطرا بحيث يصل الى الشعر فحينئذ يجوز ذلك عن الشعر، كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول، (۵/۱) ط: رشيدية)

☆ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۷۱/۱) ط: رشيدية

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (۹۲/۱) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

(۲) والمسنون في كيفية المسح أن يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه آخذًا إلى قفاه على وجه يستوعبه. (فتح القدير: (۱۷/۱) كتاب الطهارة، ط: رشيديه)

☆ الفتاوىٰ الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل في الوضوء، الفصل الثاني، ط: رشيدية

(۳) وروى عن ابى داود والطبرانى عن على في حكاية المسح ثلاثًا (قال عبد الله بن محمد، عن يعقوب عن خالد إنّ النّبي صلى الله عليه وسلم مسح رأسه ثلاثًا على أنه وضع يده على يافوخه) أي مقدم رأسه (ثم مد يده إلى مؤخر رأسه ثم إلى مقدم رأسه، فجعل ذلك ثلاث مرات) أي ثلاثات في الصورة وهو في الحقيقة مرة واحدة، وإنّما وقع مرات الاستيعاب ...... ويمكن أنّه وضع يدًا واحدةً على مقدم رأسه، ومسح إلى آخره، ثم وضعها على طرفه الأيمن ثم الأيسر. (شرح مسند أبي حنيفة: (ص: ۳۳۵) مسح الرأس بيد واحدة، ط: دار الكتب العلمية)

☆ والاجماع منعقد على استحسان المسح باليدين معًا، وعلى الأجزاء إن مسح بيد واحدة. (تفسير القرطبي: (۹۸/۶) سورة المائدة: ۶، ط: دار الكتب المصرية القاهرة)

☆ احكام القرآن لابن العربى: (۲۸/۲) سورة المائدة، الآية السادسة، مسألة: صفة مسح الرأس، ط: دار الكتب العلمية.

وانظر الهامش السابق أيضًا.

(۴) فلو اقتصر على مسح جزء المفروض مسحه وتكرر ذلك منه فانه يأثم. (الفقه على المذاهب الأربعة، مباحث الوضوء، مبحث بيان عدد السنن وغيرها، (۶۷/۱) ط: احياء التراث العربي)

☆ الدر مع الرد: (۱۲۱/۱) كتاب الطهارة، مطلب في تصريف قولهم معزيا، ط: سعيد. =

☆اگر کسی کے سر میں اس قدر درد ہو یا زخم وغیرہ ہو کہ سر کا مسح نہ کر سکے تو اس کو سر کا مسح معاف ہے۔ [۱]

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ [۲]

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا، جب سر کے مسح پر پہنچے تو اپنی ہتھیلی کو سر کے اگلے حصہ پر رکھا، اور اسے گزارتے ہوئے گدی تک لے گئے، پھر اسے وہاں لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا (یعنی پیچھے سے آگے لے گئے)۔ [۳]

= ☆ الفتاویٰ الهندیة : (۷/۱) کتاب الطهارة ، الباب الأوّل في الوضوء ، الفصل الثاني في سنن الوضوء ، ط: رشيدية.

☆ (وسننه...... الخ) ومسح كل رأسه مرة مستوعبة ، فلو تركه و داوم عليه أثم . (قوله : مستوعبة) هذا سنة أيضًا ، كما جزم به في الفتح ، ثم نقل عن القنية أنه إذا داوم على ترك الاستيعاب بلا عذر يأثم ، قال وكأنّه لظهور رغبته عن السنة (الدر مع الرد : (۱۲۰/۱، ۱۲۱) كتاب الطهارة ، مطلب في تصريف قولهم معزيًا ، ط: سعيد)

☆ امداد الأحكام : (۳۲۷/۱) كتاب الطهارة ، فصل في سنن الوضوء و آدابه و مكروهاته ، ط: دار العلوم كراچی.

(۱) سئل عن المتوضئ إذا تضرر بمسح رأسه؟ أجاب: إذا غلب على ظنه أنّه يضره مسح رأسه سقط عنه المسح ولا يجب عليه شئ. (فتاویٰ قاری الهداية: (ص: ۷۰) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية)

☆ ويسقط مسح الرأس عمن برأسه من الداء ما إن بلّه يتضرر وبه أفتى قاضي الهداية . (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي : (ص: ۱۲۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي)

☆ منحة الخالق على البحر الرائق: (۱۶۳/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۲) (وسننه الخ) ومسح كل رأسه مرة مستوعبة ، فلو تركه و داوم عليه أثم . (الدر المختار مع الرد : (۱۲۱/۱) كتاب الطهارة ، مطلب في تصريف قولهم معزيًا ، ط: سعيد)

☆ السعاية : (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة ، استيعاب الرأس فيه ، ط: سعيد .

☆ الفتاویٰ الهندية: (۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الأوّل، الفصل الثاني في سنن الوضوء، ط: رشيدية.

(۳) عن المقدام بن معديكرب قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ، فإذا بلغ مسح رأسه وضع كفيه على مقدم رأسه فأمرهما حتى بلغ القفاء، ثم ردهما إلى المكان الّذي بدأ منه. =

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس طرح وضو کر کے دکھاتا ہوں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا چنانچہ جب انہوں نے وضو کرتے ہوئے سر کا مسح کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصہ پر رکھا اسے گزار کر سر کے پیچھے حصہ کی طرف لے گئے، پھر ہاتھ کو مسح کرتے ہوئے آگے کی طرف لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ (۱)

سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے کرنا

سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے کرنا سنت ہے، اور ایک ہاتھ سے مسح کرنا سنت کے خلاف ہے، اس لئے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا جائے ایک ہاتھ سے مسح کرنے پر اکتفاء نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو نقل کرتے ہوئے اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے مسح کیا۔ (۲)

= (السنن الكبرى للبيهقي : (۵۹/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء، باب الاختيار في استيعاب الرأس بالمسح، ط: دار الإشاعت)

۞ سنن أبي داود: (۲۸/۱) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، ط: رحمانيه.

۞ السعاية : (۱۳۲/۱) كتاب الطهارة، استيعاب الرأس فيه، ط: سعيد.

(۱) أن معاوية توضأ للناس كما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ، فلما بلغ رأسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتى وضعها على وسط رأسه حتى قطر الماء أو كاد يقطر، ثم مسح من مقدم رأسه إلى مؤخره، ومن مؤخره إلى مقدمه. (السنن الكبرى : (۵۹/۱) كتاب الطهارة، جماع أبواب سنة الوضوء، باب الاختيار في استيعاب الرأس، ط: دار الإشاعت)

۞ عن معاوية أنه أراهم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما بلغ مسح رأسه وضع كفيه على مقدم رأسه ثم مر بهما حتى بلغ القفا، ثم ردهما حتى بلغ المكان الذي منه بدأ. (شرح معاني الآثار : (۲۷/۱) كتاب الطهارة، باب فرض مسح الرأس في الوضوء، ط: مكتبه حقانيه.

۞ كنز العمال: (۳۳۰/۹) رقم الحديث : ۲۶۸۲۵، حرف الطاء، كتاب الطهارة من قسم الأفعال، باب الوضوء، فرائض الوضوء، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) عن عمرو بن يحيى المازني عن أبيه أن رجلاً، قال لعبد الله بن زيد وهو جد عمرو بن يحيى =

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا۔ (۱)

سرکہ

سرکہ سے وضو اور غسل درست نہیں ہے۔ (۲)

سر کھلا نہ رکھے

استنجاء کرتے وقت سر کھلا نہ رکھے، یہ ادب کے خلاف ہے۔ (۳)

= استطیع ان تریني کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ ، فقال عبد الله بن زید : نعم! فدعا بماء فافرغ علی یده فغسل یده مرتین ...... ثم مسح راسه بیدیه فاقبل بهما وادبر ...... الحدیث . (صحیح البخاري : (۳۱/۱) کتاب الوضوء ، باب مسح الرأس کله ، ط: قدیمی)

☆ سنن ابي داود: (۲۷/۱، ۲۸) کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلی الله علیه وسلم، ط: رحمانیه.

☆ سنن ابن ماجه : (ص: ۳۳) ابواب الطهارة ، باب ماجاء في مسح الرأس ، ط: قدیمی .

(۱) عن عبد الله بن زید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح راسه بیدیه ...... الحدیث . (صحیح ابن خزیمة : (۸۰/۱) رقم الحدیث : ۱۵۵ ، کتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء و سننه ، باب استحباب مسح الرأس بالیدین جمیعًا ...... الخ ، ط: المکتب الإسلامي ، بیروت)

☆ سنن النسائي : (۲۸/۱) کتاب الطهارة ، باب صفة مسح الرأس ، ط: قدیمی .

☆ جامع الترمذي : (۱۵/۱) ابواب الطهارة ، باب ماجاء في مسح الرأس انه یبدأ بمقدم الرأس...... الخ ، ط: سعید.

(۲) (ولا) یجوز (بماء غلب علیه غیره فاخرجه عن طبع الماء کالأشربة والخل وماء الباقلاء والمرق وماء الورد وماء الزردج) لأنه لا یسمی ماء مطلقاوالمراد بماء الباقلاء وغیره ما تغیر بالطبخ فان تغیر بدون الطبخ یجوز التوضي به. (فتح القدیر مع الهدایة، کتاب الطهارة، باب الماء الذي یجوز به الوضوء وما لایجوز ، (۶۲/۱) ط:رشیدیة)

☆ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه ، (۱۹۷/۱) ط:سعید

☆ البحر الرائق، کتاب الطهارة ، (۶۹/۱) ط:سعید

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان النبي صلی الله علیه وسلم إذا دخل الخلاء غطی راسه، وإذا اتی اهله غطی راسه ...... قال الشیخ : وروی في تغطیة الرأس عند دخول الخلاء =

سر کے بال

وضو کرنے کے بعد سر کے بال کاٹنے سے وضو یا سر کا مسح باطل نہیں ہوتا، یعنی دوبارہ وضو یا سر کا مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سر کے مسح کا طریقہ

''سر پر مسح کرنے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤٠١/١)

سرمہ

سرمہ کی تیزی یا اس کی چوٹ سے جو پانی آنکھ سے نکلتا ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲)

= عن أبي بكر، وهو عنه صحيح. (السنن الكبرى للبيهقي: (٩٦/١) كتاب الطهارة، جماع أبواب الاستطابة، باب تغطية الرأس عند دخول الخلاء، ط: دار الإشاعت)

☆ ومن آداب الاستنجاء الإبعاد إذا كان في براح من الأرض ...... وتغطية الرأس كما كان أبو بكر رضي الله تعالىٰ عنه يفعله. (عمدة القاري: (٣٢٣/١) كتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول إلا عند البناء، جدار أو نحوه، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ الشامية: (١٢٥/١) كتاب الطهارة، مطلب: الفرض أفضل من النفل إلاّ في مسائل، ط: سعيد.

☆ مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ٥١) كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي.

(۱) (ولا يعاد الوضوء) بل ولا بل المحل (بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد) الغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره) وكشط جلده.

وفي الرد: (قوله: ولا بل المحل) عبر بالبل ليشمل المسح والغسل. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (١٠١/١) ط:سعيد)

☆ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، (٩٣/١) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الاول، (٣/١) ط: رشيدية

(۲) (كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه و ثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين (لا بوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (١٤٧/١) ط:سعيد)=

سستی کی بناء پر تیمم کرنا

اگر بدن میں طاقت ہے، اور پانی نقصان نہیں کرتا لیکن کاہلی کی وجہ سے یا سستی کی بناء پر وضو کرنے کو دل نہیں چاہتا تو تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ وضو کرنا ہی لازم ہے۔ (۱)

سفید پانی

پیشاب کے راستہ سے جو سفید پانی نکلتا ہے وہ ناپاک، نجاست غلیظہ اور ناقض وضو ہے، یعنی نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا، لیکن ایک درہم کی مقدار یعنی ہاتھ کی ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر معاف ہے۔ اگر دھونے کا وقت نہیں ملا، اور اس کو پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، بعد میں دھو لینا چاہئے۔ (۲)

= ⇦ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۱/۳۳-۳۲) ط: سعید

⇦ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۱) ط: رشيديه

(۱) ومنها عدم القدرة على الماء والأصل أنه متى أمكنه استعمال الماء من غير لحوق الضرر في نفسه أو ماله وجب استعماله. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۱/ ۲۸) ط: رشيدية)

⇦ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۳۲) ط: سعيد

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۳۹) ط: سعيد

(۲) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالغائط والبول. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۱/ ۳٦) ط: رشيديه)

⇦ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، (۱/ ۲۸۷) ط: ادارة القرآن

⇦ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/ ۲۳۰) ط: سعيد

⇦ (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح وبكسر (منه) اى من المتوضى الحى معتادا او لا من السبيلين او لا (الى ما يطهر) اى يلحقه حكم التطهير. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/ ۱۳۵-۱۳۴) ط: سعيد) =

سفید رطوبت

"لیکوریا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۲/۲)

سکھانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا

اگر کسی کو بتلانے، سکھانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا، لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں کی، بلکہ صرف بتلانا اور سکھانا مقصود ہے، تو سکھانے والے کا تیمم نہیں ہوگا، کیونکہ تیمم درست ہونے کے لئے تیمم کرنے کی نیت کرنا بھی ضروری ہے جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو، بلکہ دوسرے کو بتلانا، دکھلانا اور سکھانا مقصود ہو تو تیمم نہیں ہوگا۔ (۱)

سگریٹ

☆اگر وضو کرنے کے بعد سگریٹ پینے سے نشہ نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے

= ☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط:سعيد

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط:رشيدية

☜ (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله ومادونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض...... (وهو مثقال) عشرون قيراطا (في) نجس (كثيف) له جرم (وعرض مقعر الكف) وهو داخل مفاصل أصابع اليد (في رقيق من مغلظة...... (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۳۱۶/۱-۳۱۸) ط:سعيد)

☜ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل السابع، النوع الثاني، (۲۹۸/۱) ط:ادارة القرآن

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل السابع، (۳۶/۱) ط:رشيديه

(۱) ولو تيمم يريد به تعليم الغير ولا يريد به الصلاة لم يجزئه عندالثلاثة كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، (۲۶/۱) ط:رشيدية)

☜ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۲۴۵/۱) ط:سعيد

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱۵۰/۱) ط:سعيد

گا،(۱) لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبو کا دور کرنا ضروری ہے، اگر منہ سے سگریٹ کی بدبو آتی ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔(۲)

سلام کا جواب دینا

پاخانہ پیشاب کرتے وقت زبان سے سلام کا جواب نہ دے۔(۳)

سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کرنا

پانی ہونے کے باوجود سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کرنا جائز ہے، لیکن

(۱) ومنها الاغماء والجنون والغشي والسكر ...... وحد السكر في هذا الباب ان لايعرف الرجل من المرأة عند بعض المشايخ وهو اختيار صدر الشهيد والصحيح ما نقل عن شمس الائمة الحلواني انه اذا دخل في بعض مشيه تحرك، كذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: ۱۲/۱، كتاب الطهارة، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، ط: رشيدية)

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني نوع آخر في النوم والغشي والجنون، (۱/ ۱۳۸) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية

⇐ رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۴) ط: سعيد

(۲) (قوله: وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت: علة النهي أذى الملائكة و أذى المسلمين ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ما له رائحة كريهة مأكولا أو غيره وانما خص الثوم هنا بالذكر وفي غيره أيضا بالبصل والكراث لكثرة أكلهم لها. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (۱/ ۶۶۱) ط: سعيد)

⇐ حلبي كبير، فصل في احكام المساجد، (ص: ۵۲۶) ط: نعمانيه، كوئته

⇐ الفقه على المذاهب الأربعة، كتاب الصلاة مكروهات الصلاة، مايكره فعله في المسجد، النوم في المسجد والأكل فيه، (۱/ ۲۸۵) ط: دار احياء التراث العربي

(۳) ولا يرد السلام. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/ ۲۴۳) ط: سعيد

⇐ ردالمحتار كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، (۱/ ۳۴۵) ط: سعيد

اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نماز کے لئے تیمم کرنا اس وقت جائز ہوتا ہے جب پانی نہ ملے، یا پانی کے استعمال پر کسی وجہ سے قادر نہ ہو۔ (۱)

سلام وجواب

☆ وضو کے دوران سلام وجواب میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

☆ کھانا کھانے کے دوران سلام نہیں کرنا چاہئے، اور کھانا کھانے والے کے ذمہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔ (۳)

سلس البول

"سلس البول" مرض کی ایک خاص کیفیت ہے، جس میں مسلسل پیشاب نکلتا رہتا ہے، یا بار بار ہوا خارج ہوتی رہتی ہے، یا مستحاضہ عورتوں سے بیماری کی وجہ سے خون خارج ہوتا رہتا ہے یا دائمی پچس ہوتی ہے اور اس طرح کے اور مشہور

(۱) المناط خوف الفوات لا الی بدل فجاز لکسوف...... ولنوم وسلام ورده وان لم تجز الصلاة به قال في البحر: وكذ لكل ما لا تشترط له الطهارة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۲۴۲- ۲۴۳) ط:سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۱) ط:رشيدية

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/ ۱۵۹- ۱۵۸) ط:سعيد

(۲) ومن آدابه ...... وعدم التكلم بكلام الناس الا لحاجة تفوته. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۲٦) ط:سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۸) ط:رشيدية

☜ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۲۹) ط:سعيد

(۳) يكره على عاجز عن الرد حقيقة كآكل او شرعا كمصل و قارئ ولو سلم لا يستحق الجواب اهـ وفي الرد: (قولهم: كآكل) ظاهره أن ذلك مخصوص بحال وضع اللقمة في الفم والمضغ وأما قبل وبعد فلا يكره لعدم العجز وبه صرح الشافعية. (ردالمحتار، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، (٦/ ۳۱۵) ط:سعيد)

☜ الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب السابع، (۵/ ۳۲۵) ط:رشيدية

☜ حاشية الطحطاوى على الدر، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، (۱/ ۲۰۷) ط:رشيدية

امراض بھی ہیں۔ایسے لوگ معذور ہیں اور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کریں۔[۱]

سمندر کا پانی

سمندر کا پانی پاک ہے،جانوروں کے پینے اور مرنے یا کسی اور چیز سے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔[۲]

سنت مؤکدہ کے لئے تیمم کرنا

سنت مؤکدہ کی قضاء نہیں ہے،اگر وضو کرنے کی صورت میں سنت مؤکدہ فوت ہونے کا خوف ہو تو پانی موجود ہونے کے باوجود تیمم کرکے سنت پڑھنا جائز ہوگا،اور اگر وضو کرکے پڑھنے میں فوت ہونے کا خوف نہ ہو تو وضو کرکے پڑھنا لازم

---

(۱) (قوله: وتتوضأ المستحاضة ومن به سلس بول او استطلاق بطن او انفلات ريح او رعاف دائم او جرح لايرقأ لوقت كل فرض) ودم الاستحاضة اسم لدم خارج من الفرج دون الرحم وعلامته أنه لا رائحة له ودم الحيض منتن الرائحة ومن به سلس البول وهو من لا يقدر على امساكه والرعاف الدم الخارج من الأنف والجرح الذي لا يرقأ اي الذي لا يسكن دمه من رقأ الدم سكن. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، (۲۱۵/۱) ط:سعيد)

☆ الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارات، باب الحيض والنفاس، (۱۸۱/۱) ط:دار الكتب العلمية

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الحيض والنفاس، مطلب في احكام المعذور، (۳۰۵/۱) ط:سعيد

(۲) (الطهارة من الأحداث جائزة بماء السماء والأودية والعيون والآبار والبحار) لقوله تعالى: وأنزلنا من السماء ماء طهورا و قوله عليه السلام: الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غير لونه او طعمه او ريحه و قوله عليه السلام في البحر: هو الطهور ماؤه والحل ميتته ومطلق الاسم ينطلق على هذه المياه. (الهداية مع فتح القدير، كتاب الطهارة، باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لايجوز، (۶۰/۱-۶۱) ط:رشيدية)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۶۶/۱) ط:سعيد

☆ رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المياه، (۱۷۹/۱) ط:سعيد

ہوگا، تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

سنتیں وضو کی

"وضو کی سنتیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۳۸)

سوتے وقت وضو کی فضیلت

باوضو سونے سے اسلام پر موت آتی ہے، خواب سچا ہوتا ہے اور شیطانی خواب سے محفوظ رہتا ہے، اور بدخوابی سے محفوظ رہنے کا بہترین عمل ہے۔ (۲)

(۱) (و) جاز (لخوف فوت صلاة جنازة) اى كل تكبيراتها ...... (او) فوت (عيد) بفراغ امام او زوال شمس (ولو) كان يبنى (بناء) بعد شروعه متوضئا وسبق حدثه (بلا فرق بين كونه اماما او لا) فى الاصح لان المناط خوف الفوات لا الى بدل فجاز لكسوف وسنن رواتب ولو سنة فجر خاف فوتها وحدها.

وفى الرد: (قوله: خاف فوتها وحدها) اى فيتيمم على قياس قولهما اما على قول محمد فلا لانها اذا فاتته لاشتغاله بالفريضة مع الجماعة يقضيها بعد ارتفاع الشمس عنده وعندهما لا يقضيها اصلا بحر. وصورة فوتها وحدها لو وعده شخص بالماء او امر غيره بنزحه له من بئر وعلم انه لو انتظره لا يدرك سوى الفرض يتيمم للسنة لم يتوضأ للفرض ويصلى قبل الطلوع وصورها شيخنا بما اذا فاتت مع الفرض واراد قضاءها ولم يبق الى زوال الشمس مقدار الوضوء وصلاة ركعتين فيتيمم ويصليها قبل الزوال لانها لا تقضى بعده لم يتوضأ ويصلى الفرض بعده وذكر لها ط صورتين أخريين. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۴۳-۲۴۱) ط: سعيد)

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۱۵۹-۱۵۸) ط: سعيد

☆ كتاب المبسوط، كتاب الطهارة، باب التيمم، (۱/۲۶۰) ط: المكتبة الغفارية

(۲) ثم إنّ هذا الوضوء مستحب وإن كان متوضئًا كفاه ذلك الوضوء، لأنّ المقصود النوم على طهارة مخافة أن يموت في ليلته، ويكون أصدق لرؤياه وأبعد من تلعب الشيطان به في منامه. (عمدة القاري: (۳/۱۸۹) كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ط: دار إحياء التراث العربي)

☆ شرح النووي: (۲/۳۴۸) كتاب الذكر، باب الدعاء عند النوم، ط: قديمي.

☆ تحفة الأحوذى (۱۰/۲۷) ابواب الدعوات، باب انتظار الفرج وغير ذلك، ط: دار الفكر، بيروت.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو، پھر دائیں کروٹ سو جاؤ اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنا رخ تیری طرف کیا، اپنا کام تیرے حوالہ کیا اپنی پیٹھ تیری طرف کی، تیرے شوق اور تیرے خوف کے ساتھ، تیرے سوا نہ کوئی ٹھکانہ اور نہ جائے پناہ، تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔

اگر تمہاری موت ہوگئی تو اسلام پر موت ہوگی، اور تمہارا آخری کلمہ یہ ہوگا۔ (۱)

سوراخ خاص حصہ کے قریب ہو

"زخم خاص حصہ کے قریب ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸٤/۱)

(۱) عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة، ثم اضطجع على شقك الأيمن، ثم قل: اللّٰهم إني أسلمت وجهي إليك، وفوضت أمري إليك والجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، اللّٰهم آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت، فإن مت من ليلتك فأنت على الفطرة، واجعلهن آخر ما تتكلم به. (صحيح البخاري: (۱/۳۸) كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ط: قديمي)

☆ سنن أبي داود: (۳۳٦/۲) كتاب الآداب، باب مايقول عند النوم، ط: رحمانيه.

☆ الأذكار للنووي: (ص: ۲۵۷) باب مايقول إذا أراد النوم واضطجع على فراشه، ط: دار ابن كثير.

سوراخ سے پیشاب ادھر ادھر نہیں پھیلا

''پیشاب سوراخ سے ادھر ادھر نہیں پھیلا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۹۷)

سوراخ مشترک حصہ کے قریب ہو

''زخم خاص حصہ کے قریب ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸٤)

سوراخ میں پیشاب کرنا

سوراخ میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ [1]

سورج بادل کی آڑ میں ہو

اگر چاند، سورج بادل کی آڑ میں ہو اور دکھائی نہ دیتا ہو تو جنگل وغیرہ میں اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو۔ [2]

---

(۱) عن عبداللہ بن سرجس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى أن يبال في الجحر قال: قالوا لقتادة: مايكره من البول في الجحر؟ قال: كان يقال انها مساكن الجن. (سنن أبي داوٗد، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر، (۱/۱٦) ط: قديمي)

☆ سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب كراهية البول في الجحر، (۱/۱۳) ط: قديمي

☆ كنز العمال، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، البول في الجحر، رقم الحديث: ۲٦۳۸۰، (۹/۳٦۳) ط: مؤسسة الرسالة

☆ ويكره ان يقعد في أسفل الأرض ويبول الى اعلاها وأن يبول في جحر فارة أو حية أو نمل أو ثقب. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، (۱/۳۴۳) ط: سعيد

(۲) والذي يظهر أن المراد استقبال عينهما مطلقا لا جهتهما ولا ضوئهما وأنه لو كان ساتر يمنع عن العين ولو سحابا فلا كراهة. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، (۱/۳۴۲) ط: سعيد)

☆ وأمّا استقبال الشمس والقمر في البول فللكراهة ذلك، لأنهما آيتان عظيمتان من آيات اللہ الباهرة والمراد بالاستقبال استقبال عينهما، فلو كان في مكان مستور =

سورج کو سامنے لے کر پیشاب پاخانہ کرنا

سورج یا چاند کو سامنے لے کر پیشاب پاخانہ کے لئے بیٹھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانی اور اس کی ان نعمتوں میں سے ہیں جن سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے، اور اسلامی شریعت کے اصولوں میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا احترام اور ان کی قدر کی جائے۔ (1)

سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا

سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ (2)

سونا

☆ اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگائے بغیر سویا اور گرا نہیں، یا گرتے ہی فوراً

= ولم تكن عينهما بمرأى منه بأن كان ساتر يمنع عن العين ولو سحابًا فلا كراهة . (تكملة رد المحتار : (۱۴۷/۷) كتاب الشهادات ، باب القبول وعدمه ، مطلب شهدا أن الدائن أبرأهما ، وفلانًا عنا لألف ، ط: سعيد)

طحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الطهارة، فصل فيما يجوز به الاستنجاء ، (۸۷/۱) ط: المكتبة الغوثية

(1) يكره استقبال عين الشمس والقمر ، لأنهما من آيات الله و نعمته التي ينتفع بها الكون عامة و من قواعد الشريعة الاسلامية احترام نعم الله تعالىٰ وتقديرها . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱۰۲/۱) كتاب الطهارة ، مبحث آداب قضاء الحاجة ، ط: المكتبة الحقيقية)

(2) وكذا يكره ... استقبال شمس وقمر لها) أي لأجل بول وغائط قوله : واستقبال شمس و قمر)؛ لأنهما من آيات الله تعالىٰ الباهرة ... ونقل سيدي عبد الغني عن المفتاح : ولا يقعد مستقبلا للشمس والقمر، ولا مستدبرًا لهما للتعظيم اهـ . (الدر مع الرد : (۳۴۲/۱) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، فصل في الاستنجاء ، ط : سعيد)

(3) (البحر الرائق : (۲۴۳/۱) كتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، سعيد)

بیدار ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹا، سابقہ وضو بدستور باقی ہے۔ (۱)

☆ سجدہ کی مسنون ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اگر چہ نماز سے باہر کیوں نہ ہو، البتہ اس حالت میں یہ ضروری ہے کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو، اور بازو بھی پہلو سے علیحدہ ہوں ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

☆ اگر پوری مقعد (سرین) زمین پر قائم نہیں، اور ٹیک لگا کر سو یا، خواہ اپنی ران وغیرہ ہی پر ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

☆ دوزانو بیٹھ کر ران وغیرہ پر ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ چارزانو بیٹھ کر ران پر ٹیک لگائی، اور اتنا جھک گیا کہ پوری مقعد زمین پر قائم نہیں رہی تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

---

(۱) ولو نام قاعدا فسقط على وجهه او جنبه ان انتبه قبل سقوطه او حالة سقوطه او سقط نائما وانتبه من ساعته لا ينتقض . (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول ، الفصل الخامس ، (۱/ ۱۲) ط:رشيدية)

☆ ردالمحتار، كتاب الطهارة ، (۱/ ۱۴۲) ط:سعيد

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ۳۹-۳۸) ط:سعيد

(۲) ولا ينقض نوم القائم والقاعد ولو في السرج او المحمل كما في الخلاصة ولا الراكع ولا الساجد مطلقا ان كان في الصلاةوان كان خارجا فكذلك الا في السجود فانه يشترط ان يكون على الهيئة المسنونة له بأن يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه وان سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوءه. (البحر الرائق، كتاب الطهارة ، (۱/ ۳۸) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس ، (۱/ ۱۲) ط:رشيدية

☆ الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة ، (۱/ ۱۴۱) ط:سعيد

(۳) وينقضه ...... نوم يزيل مسكه ..... وإلاّ يزل مسكه لاينقض وإن تعمده في الصلاة أو غيرها على المختار كالنوم قاعدا ولو مستندا إلى ما لو أزيل لسقط على المذهب ..... أو متوركا ...... أو شبه المنكب .

(قوله : على المذهب) اي على ظاهر المذهب عن ابي حنيفة وبه أخذ عامة المشايخ ، وهو الأصح كما في البدائع . واختار الطحطاوي والقدوري و صاحب الهداية النقض ، ومشى عليه بعض المتون ، وهذا إذا لم تكن مقعدته زائلة عن الأرض وإلاّ نقض اتفاقًا كما في البحر وغيره . =

☆ اگر پوری مقعد زمین پر قائم رہے مثلاً گھٹنے کھڑے کر کے ہاتھوں سے پکڑ لئے، یا کپڑے وغیرہ سے کمر کے ساتھ باندھ لئے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر سو گیا، یا چار زانو بیٹھ کر کہنیوں سے رانوں پر ٹیک لگا کر صرف اتنا جھکا کہ پوری مقعد زمین پر قائم رہی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ اگر پوری مقعد زمین پر قائم رہے اور ٹیک لگا کر اتنی گہری نیند سویا کہ اس چیز کو ہٹا دیا جائے تو گر جائے اس صورت میں اختلاف ہے، اور مفتی بہ قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

= (قوله: شبه المنكب) أي على وجهه كما في شروح الهداية أن ينام واضعًا أليته على عقبيه وبطنه على فخذيه، ونقل عدم النقض به في الفتح عن الذخيرة أيضًا، ثم نقل عن غيرها لو نام متربعًا ورأسه على فخذيه نقض. قال وهذا يخالف ما في الذخيرة واختار في شرح المنية النقض في مسألة الذخيرة لارتفاع المقعدة وزوال التمكن. وإذا نقض في التربع مع أنه أشد تمكنًا فالوجه الصحيح النقض هنا، ثم أيده بما في الكفاية عن المبسوطين من أنه لو نام قاعدًا و وضع أليته على عقبيه وصار شبه المنكب على وجهه قال أبو يوسف: عليه الوضوء. (الدر مع الرد: (۱/ ۱۴۱، ۱۴۲) كتاب الطهارة، مطلب: لفظ حيث موضوع للمكان، ويستعار لجهة شئ، ط: سعيد)

(۲) فتح القدير: (۱/ ۴۳) كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيديه.

(۳) البحر الرائق: (۱/ ۳۷) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

(۱) وينقضه ...... نوم يزيل مسكته ...... وإلا يزل مسكته لاينقض وإن تعمده في الصلاة أو غيرها على المختار كالنوم قاعدًا ولو مستندًا إلى ما لو أزيل لسقط على المذهب ...... أو متوركًا أو محتبيًا، ورأسه على ركبتيه.

(قوله: على المذهب) أي على ظاهر المذهب عن أبي حنيفة وبه أخذ عامة المشايخ، وهو الأصح كما في البدائع. واختار الطحاوي والقدوري وصاحب الهداية النقض ومشى عليه بعض أصحاب المتون.

(قوله: أو محتبيا) بأن جلس على أليته ونصب ركبتيه وشد ساقيه إلى نفسه بيديه أو بشئ يحيط من ظهره عليهما شرح المنية. (الدر مع الرد: (۱/ ۱۴۱، ۱۴۲) كتاب الطهارة، مطلب لفظ حيث للمكان ويستعار لجهة شئ، ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق: (۱/ ۳۷، ۳۸) كتاب الطهارة، ط: سعيد.

- مجمع الأنهر: (۱/ ۳۵) كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية. =

☆ مراقبہ کی حالت میں کسی چیز سے سہارہ لیے کے بغیر چارزانو بیٹھ کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

☆ اگر وضو کی حالت میں کسی چیز سے تکیہ یا ٹیک لگا کر ایسا سویا کہ اگر وہ چیز ہٹالی جاتی تو یہ گر پڑتا اور مقعد بھی زمین پر قائم نہیں ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (۱)

☆ صرف سونا وضو کو نہیں توڑتا، بلکہ نیند میں ایک قسم کی غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ہوا نکلنے اور نہ نکلنے کی خبر باقی نہیں رہتی ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۳)

ولو نام قاعدا واضعا أليتيه على عقبيه شبه المنكب لا وضوء عليه وهو الأصح كذا في محيط السرخسي...... وان نام متربعا لا ينتقض الوضوء وكذا لو نام متوركا بأن يبسط قدميه من جانب ويلصق أليتيه بالأرض كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط:رشيدية)

ولو نام قاعدا يتمايل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض كناعس يفهم أكثر ما قيل عنده، وإلا لاينتقض. (الدر المختار (۱/۱۴۲) كتاب الطهارة، مطلب: لفظ حيث موضوع للمكان ويستعار لجهة الشئ، ط: سعيد)

النعاس لاينقض الوضوء، وهو قليل، نوم لايشتبه عليه أكثر ما يقال عنده. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل في النوم، ط: رشيديه.

وان نام متربعا لا ينتقض الوضوء (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط:رشيدية

ولو نام مستندا الى ما لو ازيل عنه لسقط ان كانت مقعدته زائلة عن الأرض نقض بالاجماع. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/۱۲) ط:رشيدية)

فتح القدير، كتاب الطهارات، (۱/۳۹) ط:دار الكتب العلمية

بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۴) ط:رشيدية

لأن مناط النقض الحدث لا عين النوم فلما خفي بالنوم أدير الحكم على ما ينتهض مظنة له ولذا لم ينقض نوم القائم والراكع والساجد ونقض في المضطجع لأن المظنة منه ما يتحقق معه الاسترخاء على الكمال وهو في المضطجع لا فيها. (فتح القدير، كتاب الطهارات، (۱/۳۹) ط:دار الكتب العلمية)

بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۱/۱۳۴) ط:رشيدية

البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۳۷) ط:سعيد

☆ اگر کوئی شخص بیٹھنے کی ایسی حالت میں سو گیا کہ وہ نیند سے بوجھل ہو کر جھوم رہا تھا، پھر وہ گر پڑا اور گرتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔[1]

☆ اگر کوئی شخص اس طرح اونگھتا ہو کہ وہ اپنے پاس کی جانے والی بات چیت کا اکثر حصہ سمجھتا ہو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔[2]

☆ وضو کو وہ نیند توڑتی ہے جو آدمی کی قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) کو اس طرح زائل کردے کہ اس کی مقعد (سرین) زمین سے لگی نہ رہے، اور "قوت ماسکہ" اس قوت کو کہتے ہیں جو آدمی کے اندر کی ریح (گیس) کو روکتی ہے۔

☆ کسی بھی کروٹ پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور چار طرح کا سونا ناقض وضو ہے (وضو توڑ دیتا ہے):

① کروٹ، ② کسی ایک کولہے پر ٹیک لگا کر سونا، ③ چت لیٹنا ④ الٹا

(۱) ولو نام قاعدًا يتمايل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض، به يفتى كناعس يفهم أكثر ماقيل عنده. (الدر المختار مع الرد: (۱۴۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب: لفظ حيث موضوع للمكان، ويستعار لجهة الشي، ط: سعيد)

(۲) ولو نام قاعدا فسقط على وجهه أو جنبه ان انتبه قبل سقوطه أو حالة سقوطه أو سقط نائما وانتبه من ساعته لا ينقض. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط: رشيدية)

(۳) تبيين الحقائق: (۱۰/۱) كتاب الطهارة، ط: امداديه ملتان.

(۴) ولو نام قاعدًا يتمايل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض به يفتى، كناعس يفهم أكثر ما قيل عنده. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۴۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب لفظ حيث موضوع للمكان، ويستعار لجهة الشي، ط: سعيد)

(۵) وأما النعاس في حالة الاضطجاع لا يخلو اما ان يكون ثقيلا أو خفيفا فان كان ثقيلا فهو حدث وان كان خفيفا لا يكون حدثا والفاصل بين الخفيف والثقيل أنه ان كان يسمع ما قيل عنده فهو خفيف وان كان يخفى عليه عامة ما قيل عنده فهو ثقيل كذا في المحيط، وهكذا حكى فتوى شمس الأئمة كذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۳/۱) ط: رشيدية)

(۶) حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۸۲/۱) كتاب الطهارة، ط: المكتبة العربية.

لیٹنا ان چاروں صورتوں میں قوت ماسکہ (روکنے والی قوت) باقی نہیں رہتی۔
اور اگر ایسی نیند ہو کہ اس سے قوت ماسکہ زائل نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے تو وہ نیند وضو نہیں توڑے گی۔ (۱)

’’سونا‘‘ ناقض وضو ہے یا نہیں؟

صرف سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ نیند میں ایک قسم کی غفلت پیدا ہو جاتی ہے، اور جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ہوا وغیرہ نکلنے اور نہ نکلنے کی خبر باقی نہیں رہتی ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

سونے سے پہلے وضو کرنا

رات کو سوتے وقت وضو کرنا، اور وضو کے ساتھ سونا افضل ہے۔ (۳)

سونے کے برتن سے وضو کرنا

سونے اور چاندی کے برتن یا لوٹے سے مرد اور عورت دونوں کے لئے وضو کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر کسی نے اس سے وضو کر کے نماز ادا کر لی تو نماز ادا ہو جائے

---

(۱) (و) ينقضه حكماً (نوم يزيل مسكته) أي قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الأرض وهو النوم على أحد جنبيه أو وركيه أو قفاه أو وجهه (وإلا) يزيل مسكته (لا) ينقض. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۱۴۱) ط:سعيد)

(۱) (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱/ ۱۲) ط:رشيدية

(۲) انظر الى الحاشية رقم: ۳، على الصفحة: ۳۲۵. (لأن مناط النقض الحدث)

(۳) (قوله: وسنة للنوم) كذا في شرح الملتقى لكن عده الشرنبلالي وغيره في المندوبات وجعل الأنواع ثلاثة، فليحفظ، ابن عبدالرزاق. (ردالمحتار، كتاب الطهارة، (۱/ ۸۹) ط:سعيد)

(۴) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الثالث، (۱/ ۹) رشيدية

(۵) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/ ۱٦) ط:سعيد

گی۔(۱)

سونے کے لوٹے سے وضو کرنا

''سونے کے برتن سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۲۷)

سونے کے وقت تیمم کرنا

پانی ہونے کے باوجود سونے کے وقت تیمم کرنا جائز ہے لیکن اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) ویکرہ الأکل بملعقة الذهب والفضة وعلی خوان الذهب والفضة، والوضوء من طست الذهب والفضة، وکذا الإبریق من ذلک، وکذا الاستجمار من مجمر الذهب والفضة إلا ان یکون للتجمل، کذا فی الغیاثیة. (الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة، (۵/ ۳۳۴)، ط: رشیدیة)

ولایجوز الأکل، والشرب، والادهان، والتطیب فی آنیة الذهب والفضة للرجال والنساء. (اللباب فی شرح الکتاب، کتاب الحظر والاباحة، (۴/ ۱۵۹)، المکتبة العلمیة، بیروت)

قال أبو جعفر: (وکل إناء غیر الذهب والفضة فغیر مکروه فی شیء من ذلک).

قال أبوبکر أحمد: أما الذهب والفضة فیکره استعمالهما للوضوء والأکل، والشرب. والأصل فیه: ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم "أنه نهی عن الشرب فی آنیة الذهب والفضة"، وقال: "إن الذی یشرب فی آنیة الذهب والفضة إنما یجرجر فی بطنه نار جهنم"، والوضوء، والادهان فیه مکروه أیضًا، قیاسًا علی الشرب، لأن ذلک قد یفعل لإصلاح الجسم کالشرب. وکذا کان الأکل مکروهًا – وإن لم یذکر – قیاسًا علی الشرب. (شرح مختصر الطحاوی للجصاص، کتاب الطهارة، مسألة [لایکره شیء من الآنیة غیر الذهب والفضة]، (۱/ ۲۹۷)، ط: دار البشائر الإسلامیة)

(۲) المناط خوف الفوات لا الی بدل فجاز لکسوف...... ولنوم وسلام ورده وان لم تجز الصلاة به قال فی البحر: وکذا لکل ما لا تشترط له الطهارة. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۲۲۲–۲۲۳) ط:سعید)

الفتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الثالث، (۱/ ۳۱) ط:رشیدیة

البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب التیمم، (۱/ ۱۵۹–۱۵۸) ط:سعید

سوئی چبھ گئی

اگر کسی کو سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون ذرا بھی بہہ پڑے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[1]

سوئی کی نوک چبھوئی

اگر کسی نے سوئی کی نوک چبھوئی اس کی وجہ سے خون نکلا، مگر اپنی جگہ سے وہ نہیں بہا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اگر خون نکلنے کے بعد اپنی جگہ سے بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔[2]

سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنا

عذر کی حالت میں سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنا بلا کراہت جائز ہے،[3] اور

---

(۱) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) أى من المتوضئ الحى معتادًا أو لا من السبيلين أو لا (إلى ما يطهر) أى يلحقه حكم التطهير ..... ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة.....

وفي الرد: (قوله: عين السيلان) اختلف في تفسيره ففي المحيط عن أبي يوسف أن يعلو و ينحدر وعن محمد إذا انتفخ على رأس الجرح وصار أكثر من رأسه نقض والصحيح لا ينقض. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/۱۳۵-۱۳۴) ط: سعيد)

(۲) البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۱/۲۹) ط: سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱/۱۰) ط: رشيدية.

(۳) وفي فوائد أبى حفص الكبير أنه سئل عن رجل شلت يده اليسرى ولا يقدر أن يستنجي بها كيف يستنجي بها؟ قال: يستنجي بيمينه. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الاول، نوع منه في بيان سنن الوضوء وآدابه، (۱/۱۰۳) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۳) وإن كان باليسرى عذر يمنع الاستنجاء بها جاز أن يستنجي بيمينه من غير كراهة، كذا في السراج الوهاج. (الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث، (۱/۵۰) ط: رشيدية)

(۴) البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس، (۱/۲۳۲) ط: سعيد

اگر کوئی عذر نہیں تو سیدھے ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے۔ (۱)

سی ڈی

قرآن کریم کی سی ڈی کو بے وضو ہاتھ لگانا بھی جائز ہے۔ (۲)

سینٹ

وضو کرنے کے بعد سینٹ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۳)

---

(۱) (وكره) تحريما ...... (...... وبيمين) ولا عذر بيسراه . (ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء ، (۱/۳۴۵) ط:سعيد)

☆ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثالث ، (۱/ ۵۰) ط: رشيدية.

☆ البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الانجاس ، (۱/۲۴۳) ط: سعيد

(۲) (ويمنع) حل (دخول مسجد و) حل (الطواف) ...... (و قراءة القرآن) بقصده (ومسه...... إلا بغلافه المنفصل .

(قوله : ومسه) اي القرآن سواء كان مكتوبًا على لوح أو درهم أو حائط لكن لايجوز مس المصحف كله المكتوب وغيره على المعتمد بخلاف غيره فإنّه لايمنع إلّا مس المكتوب . (حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۱/ ۱۵۰) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: المكتبة العربية)

☆ (قوله : ومسه) اي القرآن ولو في لوح أو درهم او حائط لكن لايمنع إلّا من مس المكتوب ، بخلاف المصحف فلايجوز مس الجلد و موضع البياض منه ...... وفي الحلية عن المحيط لو كان المصحف في صندوق فلا بأس للجنب أن يحمله . (الشامية : (۱/ ۲۹۳) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☆ الحنفية قالوا : يشترط لجواز مس المصحف كله أو بعضه او كتابته شروط : ...... ثانيها : أن يكون المصحف في غلاف المنفصل عنه كان يكون موضوعًا في كيس او في جلد او ورقة أو ملفوفًا في منديل أو نحو ذلك ، فإنّه في هذه الحالة يجوز مسه وحمله . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۵۲) كتاب الطهارة ، مباحث الوضوء ، المبحث الثاني : حكم الوضوء ومايتعلق به من مس المصحف ونحوه ، ط: المكتبة الحقيقية)

(۳) (وينقضه خروج) كل خارج (نجس) بالفتح ويكسر (منه) اى من المتوضى الحى معتادًا اولامن السبيلين اولا (الى مايطهر) اى يلحقه حكم التطهير

وفى الرد: (قوله: معتادا) كالبول والغائط او لا كالدودة والحصاة. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، (۱/ ۱۳۵-۱۳۴) ط:سعيد)=

سیلان

سیلان ایک مرض ہے اس بیماری میں عورت کے پیشاب کی جگہ سے پانی خارج ہوتا ہے، بعض دفعہ عورت کو بالکل پتہ نہیں چلتا کہ پانی کس وقت اور کب آیا ہے، کبھی کم بہتا ہے، اور کبھی زیادہ، کبھی کھال کے اندر ہوتا ہے شلوار گیلی نہیں ہوتی کبھی شلوار گیلی ہوجاتی ہے ان تمام صورتوں میں اگر نماز کے اندر پانی خارج ہونے پر یقین ہوجائے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا نماز نہیں ہوگی اور اگر نماز میں پانی خارج ہونے کا یقین نہ ہو تو نماز ہوجائے گی۔ (۱)

ایسی عورت شرمگاہ کے اندر اسفنج (پانی جذب کرنے والی چیز) رکھ لیا کرے، یہ پانی کو جذب کرتا رہے گا جب تک اسفنج کے اس حصہ پر رطوبت نہیں آئے گی جو شرمگاہ کے گول سوراخ سے باہر ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

= ⇐ البحر الرائق، کتاب الطهارة، (۲۹/۱) ط:سعید

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاول، الفصل الخامس، (۱۰/۱) ط:رشیدیة

(۱) ومن شك في الحدث فهو على وضوئه ولو كان محدثا فشك في الطهارة فهو على حدثه. (خلاصة الفتاوى، الفصل الثالث في الوضوء، (۱۸/۱) ط:قديمي)

⇐ ولو ايقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعكس اخذ باليقين. (الدر المختار مع الرد، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، (۱۵۰/۱) ط:سعيد)

⇐ الفتاوى الهندية، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس، (۱۱۳/۱) ط:رشيدية

⇐ بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، (۲۵/۱) ط:سعيد

⇐ وانظر ايضًا الهامش تحت عنوان : "سپنٹ" .

(۲) (كما) ينقض (لو حشا احليله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية أو محاذية لرأس الاحليل وان متسفلة عنه لا ينقض. وكذا الحكم في الدبر والفرج الداخل (وان ابتل) الطرف (الداخل لا) ينقض ولو سقطت فان رطبة انتقض والا لا. (رد المحتار، كتاب الطهارة، (۱۴۸-۱۴۹/۱) ط:سعيد)

⇐ البحر الرائق، كتاب الطهارة، (۳۰/۱) ط:سعيد

⇐ الفتاوى التاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، (۱۲۱/۱) ط: ادارة القرآن

مؤلف کی دیگر تالیفات

نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حج کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

میت کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

غسل کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

عیدین کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

عقیقہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

عمرہ و حج کا آسان طریقہ

الشافی شرح اردو متن الکافی

متن الکافی فی العروض والقوافی